یعنی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے پینتالیس سالہ اجلاسوں کی کیفیت (از آغاز اجلاس ۱۸۸۶ء تا ۱۹۳۴ء)

تعلیم جدید کی تحریک سے قوم میں جوش عمل، بااثر نتائج کا مختصر ذکر اور ہر اجلاس کے پاس شدہ رزولیشنوں کی فہرست

عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی حاجی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی

آنریری سکرٹری کانفرنس کی ہدایت سے صدر دفتر کانفرنس نے شائع کی

جامع حالات

خاکسار انوار احمد مارہروی
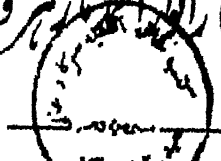
باہتمام محمد مقتدی خاں شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۵ء طبع ہوا

خزینۂ معلومات مفت طلب کیجئے

چند سال سے کانفرنس نے ایک بکڈپو قائم کیا ہے جس میں اردو کے تمام مشہور مصنفین مثلاً نواب محسن الملک، مولانا حالی، علامہ شبلی نعمانی، مولانا حافظ نذیر احمد، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا حاجی محمد حبیب الرحمن خاں شروانی (نواب صدر یار جنگ) وغیرہ کی تصنیفات موجود ہیں جو مناسب نرخ پر فروخت ہوتی ہیں۔

بچوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت و نیز فن تعلیم کے متعلق بھی متعدد معتبر و مفید کتابیں اس بکڈپو سے مل سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ چند سال میں خود کانفرنس نے جو عمدہ دلچسپ کتابیں نہایت اہتمام سے حسن طباعت و کتابت کے ساتھ شائع کی ہیں مثلاً وقار حیات، حیات محسن، یاد ایام، خطبات عالیہ، فطرت اطفال، التربیۃ الاستقلالیہ، سلاطین معبر، تاریخ ملیبار، رسالۂ اتالیق، بچوں کی تعلیمی ریڈریں، گنجینۂ اسکاؤٹنگ، صولت شیر شاہی وغیرہ خصوصیت کے ساتھ مطالعہ کے قابل ہیں۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ عام فائدہ کے خیال سے باوجود ظاہری و معنوی محاسن کے ان کی قیمتیں بہت کم رکھی گئی ہیں یہ کتابیں بھی کانفرنس بکڈپو سے ملتی ہیں اور زیادہ خریداری پر تاجروں کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

ان سب کتابوں کے تفصیلی حالات اور ان کی قیمتیں رسالہ "خزینۂ معلومات" سے معلوم ہونگی آپ صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے۔ رسالہ خزینۂ معلومات جو ۱۵۲ صفحہ کا ہے دفتر سے محصول ڈاک لگاکر آپ کی خدمت میں بلا قیمت بھیجدیا جائے گا۔ اس کو پڑھکر آپ اپنے مذاق و شوق کی کتابیں طلب کر لیجئے۔

ملنے کا پتہ: صدر دفتر کانفرنس سلطان جہاں منزل علیگڈھ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

کانفرنس کا قیام اور اس کی تاریخ کی ضرورت

سرسید مرحوم کی زندگی کے مفید کاموں میں سے ایک بڑا کام مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا بھی قائم کرنا تھا۔ اس کے مقاصد کی تشریح اور اس کا اعلان تقریباً نصف صدی سے علی التواتر اور مسلسل طور پر اس بلند آہنگی سے آج تک کیا گیا ہی کہ اس کی مثال مسلمانانِ ہندوستان کے بڑے سے بڑے ارادوں اور عزم میں مشکل سے مل سکتی ہی۔

مسلمانوں کی قوم میں پچاس برس پیشتر ایک دوسرے کے حال سے بے خبری کا یہ عالم تھا کہ ایک صوبہ تو درکنار ایک شہر کے مسلمان بھی قومی اغراض اور قومی بھلائی کی خاطر ایک جگہ اکٹھا ہونا اور قومی اصلاح کی ترقی و تدابیر پر کچھ سوچنا اور غور کرنا نہ جانتے تھے، ہندوستان کے دوسرے باشندے زمانہ کی رَو کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے اور مسلمان تعلیمی، اخلاقی، مادّی غرض ہر قسم کے ترقی کن وسائل سے ناآشنائے محض جمود و

سکون کے عالم میں تھے ان کا علمی اور اخلاقی تنزل پستی کے درجے طے کرنے میں سرعت کے ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔ غرض ایک دنیا حرکت میں تھی اور مسلم قوم غفلت کی نیند میں اپنی متاعِ زندگی کو خیرباد کہہ رہی تھی۔ قومی شیرازہ بکھر گیا تھا جب کوئی مقصدِ زندگی نہ رہا تو نظامِ عمل کی تلاش اور اس کی جستجو کہاں اور کیسے؟ عملی راہیں تو مقصد کے سامنے اور پیش نظر ہونے سے پیدا ہوتی اور ہموار کی جاتی ہیں۔

کانفرنس کی پیدائش کا سبب مختصر طور پر

یہ وہ حالات تھے جن کا ذکر ہوا۔ بالآخر ۲۷ دسمبر ۱۸۸۶ء کو کانفرنس کا پہلا اجلاس علی گڑھ میں منعقد ہوا اور اس کے بعد ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں اس کے اجلاس سال بہ سال ہوتے رہے قوم کی بلند پایہ اور تعلیم یافتہ جماعت نے بہ سال اس کے جلسوں میں شرکت کی، قوم کے نامور علماء اس کے جلسوں کے صدر نشین ہوئے جنہوں نے بحیثیت صدر کے عالمانہ خطبہ جات دے کر اور تقریریں کرکے قوم کی تعلیمی اور معاشرتی اصلاح میں اپنے عالی خیالات کی اشاعت کرکے رہنمائی کی یہ عالمانہ خطبہ جات "خطبات عالیہ" کے نام سے عالی جناب نواب صدر یار جنگ صاحب آنریری سکریٹری کے حکم سے مرتب کئے گئے جو تین جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اب جناب موصوف کے ارشاد کی تعمیل میں کانفرنس کے پچاس سالہ اجلاسوں اور اس کے پاس شدہ رزولیوشنوں اور مخصوص کاموں کی مختصر کیفیت مرتب کرکے پیش کی جاتی ہے جس کی ضرورت عرصہ دراز سے محسوس ہو رہی تھی۔ کانفرنس کی ایک تاریخ کی ضرورت کا احساس سب سے زیادہ ہر سالانہ اجلاس سے قبل ہوتا تھا جب کہ جدید منتخب شدہ صدر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کانفرنس کا ابتدائی پروگرام کیا تھا اور اس کے مطابق اس نے کہاں تک عمل کیا اور

اس پروگرام میں کس حد تک تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح پر ہر ممبر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اب تک کس کس قسم کی تجاویز کانفرنس میں پیش ہو کر پاس ہوئیں ان پر کس حد تک عملدرآمد ہوا اور اب پاس شدہ تجاویز پر نظر ثانی کرنے کی کہاں تک ضرورت ہے اور کون سے وہ ضروری امور ہیں جن کی طرف قوم نے اب تک توجہ نہیں کی اور اب ان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی ضروریات کو محسوس کرکے سب سے اوّل ۱۸۹۶ء میں نواب محسن الملک مرحوم کی خواہش سے سر سید مرحوم نے "مجموعہ رزولیوشن ہائے دہ سالہ" کے نام سے ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۵ء تک رزولیوشنوں کا مجموعہ چھاپ کر شائع کیا تھا۔ اس کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم نے اپنے زمانۂ سکرٹری شپ میں دوسرا مجموعہ رزولیوشن ہائے نوزدہ سالہ کے نام سے من ابتدائے ۱۸۸۶ء لغایتہ ۱۹۰۵ء شائع کیا جس میں سر سید مرحوم کے مجموعۂ دہ سالہ کو ضم کردیا گیا تھا۔ اب یہ تیسرے مجموعہ کی باری ہے جو بہ عہد نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی آنریری سکرٹری کانفرنس شائع ہوتا ہے۔ سابق الذکر رسالوں میں اور اس میں اتنا فرق ہے کہ اول الذکر میں محض سادہ رزولیوشنوں کی نقل تھی اور بس۔ اس بار یہ اضافہ ہے کہ جہاں کہیں کانفرنس کے سالانہ اجلاس ہوئے دعوت کی تحریک، اہتمام اجلاس کی کیفیت، مقامی اصحاب کی مخلصانہ سرگرمی اور توجہ کا ذکر خلاصہ کے طریق پر کردیا گیا ہے تاکہ اس تحریک اعظم میں جن ہمدردان قوم نے حصہ لے کر اور اس کے وجود کو قائم رکھ کر اس کے مقاصد و اغراض کو پھیلانے اور بارآور کرنے میں اپنے عزیز وقت اپنے کافی اثر اور اپنی مالی امداد سے صرف ہمت کیا ہے، آیندہ نسلوں کی بصیرت کے لئے ان کی جد و جہد اور

قومی ترقی کی روح افزا خواہش کی یاد باقی رہے۔ تحریکوں کا زور اور تقریروں کا شور ایک دور ہے جو آتا ہے اور جاتا ہے۔ بڑے سے بڑے ہنگامے اور حیرت میں ڈالنے والی بزم آرائیاں، محیر العقول مظاہرات آنکھوں دیکھتے ذہن سے اتر کر فراموش ہو جاتے ہیں جن کی یاد ایک افسانہ بن کر رہ جاتی ہے۔ البتہ جو واقعات عالم تحریر کا جامہ پہن لیتے ہیں خواہ ان کا تعلق شخصیتوں سے ہو یا جماعتوں سے۔ ان کی تدوین اور قلم بند ہونے سے نہ صرف ان کی یاد کی عمر بڑھ جاتی ہے بلکہ یہی ترقی یافتہ حالات ایک تاریخی واقعہ اور کارنامہ سے منسوب ہو جاتے ہیں۔

مقاصد کانفرنس اس مختصر تمہید کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس کے مقاصد کو جو ابتدا میں اس نے قرار دیئے درج کیا جائے جو سب ذیل ہیں:

(۱) مسلمانوں میں یورپین لٹریچر کے پھیلانے اس کو وسیع حد تک ترقی دینے اور اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک ان کے پہونچانے پر کوشش کرنا۔

(۲) مسلمانوں نے جو قدیم علوم میں ترقی کی اس کی تحقیقات کرانا اور اس پر اردو یا انگریزی میں رسالہ جات تحریر کرانا یا لوگوں کو آمادہ کرنا۔

(۳) نامی علماء اور مشہور مصنفین اسلام کی لائف یعنی سوانح عمریوں کو اردو یا انگریزی زبان میں لکھوانا۔

(۴) مسلمان مصنفین کی تصنیفات جو نایاب ہیں ان کے بہم پہونچانے کی تدبیر کرنا یا پتا لگانا کہ وہ کس جگہ موجود ہیں۔

(۵) تاریخانہ واقعات زمانہ قدیم کی تحقیقات پر رسالہ جات تحریر کرنے یا لکھ دینے پر لوگوں کو آمادہ کرنا۔

(۶) دنیاوی علوم کے کسی مسئلہ یا تحقیقات پر کسی رسالہ کے تحریر ہونے یا لکچر دینے کی تدبیر کرنا
(۷) فرامین شاہی کو بہم پہونچا کر ان سے ایک کتاب انشا کا مرتب کرنا اور ان کے مواہیر و طغرا کے نمونے فوٹو گراف سے قائم رکھنا۔
(۸) مسلمانوں کی تعلیم کے لئے جو انگریزی مدرسے مسلمانوں کی طرف سے قائم ہیں ان میں مذہبی تعلیم کے حالات دریافت کرنا اور بقدر امکان عمدگی سے اس تعلیم کے انجام پانے میں کوشش کرنا۔

کیا کانفرنس کا وجود اب بے کار ہے

یہ ایک سوال ہے جو عوام کی زبانوں سے گزر کر اب خواص کے بھی زبان زد پایا جاتا ہے۔ پہلے تو لوگ دبی زبان سے کہتے تھے لیکن اب کھلم کھلا کہتے ہیں کہ اس کانفرنس کا وجود بے کار ہے اس کا مقصد پورا ہو گیا یعنی یہ کہ قوم کو علوم جدیدہ کی طرف راغب کرنا تھا اور تعلیم جدید کی طرف سے جو بھڑک پچاس سال قبل قوم میں تھی اس کا دور کرنا اور تعلیم علوم جدیدہ کی ضرورت کو قوم کے ذہن نشین کرنا۔ غرض یہ مقصد کانفرنس کے قیام نے عام طور سے محسوس کرا دیا۔ اب قوم کا ہر طبقہ تعلیم کی ضرورت کو سمجھتا ہے اور اپنی اولاد کو تعلیم دینا چاہتا ہے جو مشکل ہے وہ وسائل تعلیم کے مہیا نہ ہونے کی ہے اور اب ادھر تو موجودہ حالات زمانہ نے اس شش و پنج میں ڈال دیا ہے کہ موجودہ تعلیم ہمارے لئے ضروری ہے بھی یا نہیں۔ آیا یہی وقتی تعلیم اختیار کی جائے یا جاری رکھی جائے یا اس کا چولا بدلا جائے، اس خیال کا سبب وہ اقتصادی حالات اور اس کی وجہ سے وہ عام ناداری اور بے کاری ہے جو نہ صرف ہندوستان پر بلکہ دنیا کے تعلیم یافتہ سے تعلیم یافتہ اور مہذب سے مہذب ممالک پر محیط اور طاری ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ موجودہ نظام تعلیم کو بدلنا ایک محکوم قوم کے

دسترس سے باہر بات ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس ماحول میں فقط ہماری ہی قوم تو آباد نہیں۔
اس کے بالمقابل کروڑوں کی تعداد میں دوسرے بھی آباد ہیں آخر وہ لوگ کیا کر رہے ہیں
یہی کر رہے ہیں کہ موجودہ نظام عمل کے ماتحت اپنی اپنی تعلیم میں مصروف ہیں بے شبہ
ہر قوم کی اصل ترقی کا دارومدار اس کی مادری زبان میں ہے۔ صنعتی و حرفتی تعلیم کی تکمیل
دیگر علوم ضروریہ کے علاوہ اس مادی زمانہ میں دولت و ثروت کے حصول کے لئے
لازمی ہے۔ تعزز قومی، دولت و ثروت کی مقدار اور اس کے اندازہ پر موقوف ہے۔
جس کے پاس نسبتاً دولت زیادہ ہے وہی آج دنیا میں باعزت اور با اثر قوم سمجھی جاتی
ہے لیکن اس کمال اور قوت کا پیدا کرنا کس چیز پر منحصر ہے۔ جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ
تعلیم حاصل کرنے پر؟ بے شبہ تعلیم ایک روشنی ہے جس کے اجالے میں ہم دوسری
کامیاب شاہراہوں کی منزل طے کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کی
منزل طے نہ کرلیں ہم میں یہ شعور اور وقوف پیدا ہونا ہی محالات سے ہے کہ آئندہ ہم کو
کس منزل کی طرف قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ آگے چل کر ہم اس کے اسباب و
وسائل مہیا کریں۔ اس موقع پر ہم کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ تعلیم عامہ کے لحاظ سے ہماری قوم کا
کیا درجہ ہے۔ کیا حکومت کی کرسیوں پر چند لوگوں کے بیٹھ جانے سے یا سرکاری
آفسوں کی بنچوں پر منتخب افراد کی خانہ پری ہونے سے قوم تعلیم یافتہ سمجھی جاتی ہے
یا اس کی مالی حالت رو با صلاح ہو جاتی ہے۔ اس کا ذریعہ اور اس کی میزان
علم الاعداد کی شمار پر منحصر ہے جس کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے ابھی ۱۹۳۴ء کی اوائل
میں کانفرنس نے ایک مہتم بالشان رسالہ علم الاعداد کا شائع کیا ہے جس کے مطالعہ سے
مسلمانوں کی تعلیمی کیفیت کا مکمل نقشہ ہر علمی شاخ میں موجود نظر آتا ہے اور قوم

اس کو پڑھ کر دیکھ سکتی ہے کہ اس ملک میں دیگر قوموں کے علاوہ ہماری کیا حیثیت ہے اور اس لحاظ سے یہ حقیقت کھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ مسلمان من حیث القوم اپنی نسبتی تعداد کے لحاظ سے ہر درجہ کی تعلیم میں نہایت پست ہیں اور ان کے لئے ابھی مسلسل کوشش کی ضرورت ہے کہ جس طرح ممکن ہو ان میں تعلیم عامہ پھیلائی جائے اور تعلیم کی طرف مائل و راغب ہوں۔ مردم شماری حال کی رپورٹ سے واضح ہے کہ چھ سال کی عمر سے اوپر کے مسلم خواندوں کی تعداد فی ہزار (۱۰۷) ہے جن میں سے بیشتر صرف دستخط کرنا جانتے ہیں انگریزی دانوں کا اوسط دس ہزار میں (۱۴۱ ۶) ہے اور عورتوں کی تعلیم کا اوسط دس ہزار میں گیارہ ہے۔ یہ اس قوم کا حال ہے جو تعلیم کی علم بردار اور اخلاق و تمدن کی مصلح اعظم تھی بسلسلۂ سخن کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کانفرنس کی کوششوں سے تعلیمی ترقی میں باوجود اس عام جہالت کے جس کا ذکر اوپر ہوا تعلیمی ترقی میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

جس تحریک نے تعلیمی ترقی کی جد وجہد میں پچاس برس صرف کیے اور جس کی پیہم توجہ نے قوم میں جس حد تک تعلیم کی خواہش پیدا کی ہے یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ظاہر ہے کہ جو مادّہ آج ظہور میں آرہا ہے یہ خیال سالہا سال کی محنت اور کاوش کے سبب سے اندر ہی اندر پکتا رہا ہے۔ ظاہر بیں نگاہیں اندرونی باتوں سے بے خبر رہتی اور محسوسات کی تلاش کرتی ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتیں کہ بگڑی ہوئی قوموں کو صحیح راستہ پر ڈالنا اور ان کی اخلاقی خرابیوں کو سدھارنا اور ان کی دماغی قوتوں کو بیدار کرنا ایک صبر آزما اور مسلسل قومی توجہ کا محتاج ہے۔ کانفرنس کے سامنے کسی شہر کی تعمیر نہ تھی کہ وہ ان ظاہری مادّوں کی شوکت و کاریگری کو سامنے لائے اور بتائے کہ یہ بلند و بالا

فصیلیں ہیں یہ مستحکم اور رفیع الشان چہار دیواریاں ہیں، یہ پُرشکوہ پھاٹک اور دروازے ہیں۔ یہ کشادہ شاہراہ اور مہمان سرائے ہیں، یہ قصور وایوان اور یہ سبزہ زار اور آبشار رہیں۔ اس کا یہ کام تھا کہ وہ خیالات عالی کا ایسا لائٹ ہاؤس تیار کرے جس پر قوم چڑھ کر اپنی حالت کو دیکھے اور تنزل پزیر خیالات کے بہاؤ کا بند باندھ کر قوم کو مفید اغراض کی طرف مائل اور پلٹ دینے کی کوشش کرکے اس میں اجتماعی قوت پیدا کرنا توہمات اور مراسم بے جا کے دیوتاؤں کو توڑنا اور تعلیم کے ذریعہ سے اس صداقت کو قوم کے ذہن نشین کر دینا ہے کہ ہر قسم کی بُرائی اور بھلائی ہمارے اپنے عمل اور کوشش پر منحصر ہے۔

کانفرنس کی چوالیس سالہ رپورٹوں میں، اس کے عالم خطیبوں کے خطبوں میں، رزولیوشنوں پر تقریروں اور مباحثوں کی صورت میں علمی اور اخلاقی برکات کے یہ آثار رہیں۔ ان تذکروں سے بھرے پڑے ہیں جو ہزارہا مسلمانوں کو سنائے گئے، لاکھوں نے ان کو پڑھا۔ یہی وہ جماعت ہے جس کا نام آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ہے جس کی پنجاہ سالہ جدوجہد کا خلاصہ ان تدبیروں میں محصور ہے جو بہ شکل رزولیوشن اس نے قومی عمل کے لئے پیش کیئے ہیں۔ کامیاب قومیں ان ہی راہوں پر گام زن ہوتی اور ساحل مقصود سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ کانفرنس کے وجود میں لانے کا بڑا مقصد یہی تھا کہ قوم کے خیالات کی اصلاح کرکے اس کی پست حالت کی طرف اس کو توجہ دلائی جائے اور اس کی تعمیر کی طرف جن مادّوں کی ضرورت ہے ان کو برسرِ کار لایا جائے اور اس کو زمانۂ جدید کے علوم سے خبردار کیا جائے جس پر دسترس نہ ہونے سے نہ تو ملکی مناصب میں حصہ مل سکتا ہے نہ ملکی اور شہری حقوق مل سکتے ہیں نہ وہ عمومی زندگی کی کش مکش سے راہِ نجات پا سکتی ہے، نہ اپنی معاشرتی حالت کی اصلاح کرکے اپنی قومی خصوصیات کو برقرار

رکھ سکتی ہے، نہ اپنی اقتصادی توازن کو قائم رکھ کر ہمعصر اقوام کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہو سکتی ہے۔ نہ اس میں قومی ہمدردی اور قومی ترقی کے خیال کی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ نہ اس میں دلیری اور بلند ہمتی کے اوصاف باقی رہ سکتے ہیں، نہ اس میں اپنے دوسرے ابنائے جنس کی بھلائی اور نیکی سے پیش آنے اور ایثار علی النفس کے جوہر اور کمال حاصل کرنے کا عزم پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ وہ تخیل اعظم تھا یا وہ رفیع الشان مقصد تھا جس کو لے کر کانفرنس اٹھی تھی اور اس نے اپنی عمارت کی بنیادی اینٹ رکھتے وقت وہ نصب العین پیش کیا تھا جو کانفرنس کے مقاصد کے سلسلہ میں اوپر درج ہو چکا ہے۔ ان مقاصد کو پورا کرنے والی ایک قسم وہ تجاویز ہیں جو رزولیوشنوں کی صورت میں ہر سال کافی غور اور مباحثہ کے بعد عملی شکل میں لانے کے واسطے پیش ہوتی رہی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سی مختلف تدابیر اور تجاویز کا سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری رہا ہے اور ہے جن کا اجمالی ذکر اور نتیجۂ کار کا نمونہ خیالی اور ذہنی انقلاب کی شکل میں اور طریقۂ کار کی کارروائیوں میں درج ہے جن کے خصوصی حالات اور کیفیات کا اختصار قابل مطالعہ ہے۔ ۱۹۳۵ء میں کانفرنس کی عمر کا انچاسواں سال ہے غالباً مسلمانوں کے کسی انجمن کی عمر اس سے بڑی نہیں ہے جو ان کے علمی و اخلاقی فلاح کے مقصد میں اس قدر طویل عرصہ تک مسلسل طور پر مصروف عمل رہی ہو۔ آج جس شکل میں اور جس صورت میں مختلف حیثیتوں سے مختلف مقاصد کے تحت میں مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کے واسطے جو مجالس قائم ہیں ان میں سب سے پہلا بنیادی پلیٹ فارم آج بھی آل انڈیا پلیٹ فارم کی صورت میں صرف اسی کانفرنس کا وجود قائم ہے۔ بے شبہ آج کی تمام حسیات ذہنی اور انقلاب خیالات کو اس پلیٹ فارم کا رہین منت رہنا پڑے گا جس نے اجتماع ملی پر سب سے پہلے آواز بلند کی جلسوں کے آئین و طریقہ مطالبات قومی پر بحث و

مباحثہ کے ضوابط و قواعد تیار کرکے رائے عامہ کو مضبوط اور مؤثر بنانے کی کوشش کی ان امور کا ایک سرسری خاکہ اس تحریر کے ذریعہ سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس مادہ میں کانفرنس کے وجود اور اس کی کوششوں کا اندازہ ہو اور اس کے مطالعہ کے بعد قوم کو اپنی تعلیمی پستی کا اندازہ کرتے ہوئے جو سرکاری مردم شماری کے نقشہ جات میں ظاہر کی گئی ہے اگر قوم کو تعلیمی کوشش کی ضرورت ہے تو وہ اپنی عملی ہمدردی سے کانفرنس اور اس کی آواز کو مضبوط بنائیں اور اگر واقعی ان کے نزدیک بھی ابھی کانفرنس کے وجود کی ضرورت ہے تو ہر ضلع میں اس کی لوکل کمیٹیاں اور شاخیں قائم کرکے اسکول اور بورڈنگ قائم کریں۔ جہاں قائم ہیں ان میں استحکام اور زندگی پیدا کریں۔ طلباء کی امداد کے لئے انجمن ہائے معین طلباء قائم کریں۔ مسلمانوں کے مطالعہ کے لئے ریڈنگ روم اور دارالاخبار قائم کریں۔ اصلاح تمدن اور اصلاح رسوم کی طرف توجہ کریں۔ انھیں کفایت شعاری کی تعلیم دیں اور ان طریقوں سے مسلمانوں کو ابھارنے اور ان میں قومی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں السعی منی والاتمام من اللہ۔

قیام کانفرنس سے قبل مسلمانوں کی تعلیمی حالت

قبل از وجود کانفرنس ہماری تعلیمی زندگی کا اندازہ ذیل کے بیان سے کیا جاسکتا ہے:۔
کانفرنس کا سال پیدائش ۱۸۸۶ء ہے اس زمانہ میں مسلمانوں کی تعلیمی پستی کا ذکر سر الفریڈ کرافٹ نے اپنی تعلیمی رپورٹ میں جو ہندوستان کی تعلیمی حالت پر لکھی گئی تھی اس طرح پر کیا ہے۔

کالج کلاسوں میں مسلمانوں کی تعداد

جس سے مراد یہ ہے کہ جن جن کالجوں میں ۵۶۹ طالب علم غیر مسلم تھے من جملہ ان کے

۴۴ مسلمان تھے۔ ۱۸۸۶ء میں کانفرنس کے ابتدائی سال میں خاص مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی کالج کلاسوں میں مسلم طلبار کی تعداد بیس تھی۔ مندرجۂ بالا ۱۸۸۶ء کے نسبتی اعداد کا مقابلہ آج ۱۹۳۵ء کے اعداد سے کیا جائے تو بلا مبالغہ زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔

یہ نتیجہ ہے کانفرنس کی اس پیہم اور متواتر کوشش کا جس نے قوم کی علمی تہی دستی کو دور کرنے کی غرض سے تعلیم کی منادی کا فرض ۴۷ برس سے اپنے ذمہ لے کر کل صوبوں میں تعلیمی تحریک پیدا کر دی اس مقصد کو سرانجام دینے کے لئے بحر و بر کی پیمائش کی اور اپنے محترم لیڈروں کے خیالات کی امانت کو جوں کا توں پیش نظر رکھا۔ نئی نئی زمینیں تخم افشانی کے لئے تلاش کی گئیں۔ دور دست مقامات پر پہونچنا خیالات و عمل میں تعاون کی کوشش کرنا، اجنبی لوگوں کو مددگار و معاون بنانا، انتظام کا بار گراں ڈالنا، ان کی جیبوں سے ضروریات تعلیمی کے لئے روپیہ نکلوانا، بظاہر صبر آزما اور تکلیف دہ حقیقت تھی لیکن بباطن روح پرور اور زندگی بخش کام تھا۔ کٹھن منزل تھی اور مسافت دراز۔ بالآخر دیکھو اور غور کرو تو نیک انجام ثابت ہوا۔

شعبہ جات کانفرنس جب کانفرنس کا عملی دور شروع ہوا تو مختلف اوقات میں حسب ذیل شعبہ جات قائم کئے گئے:

(۱) شعبۂ اسکول
(۲) شعبۂ تعلیم نسواں
(۳) شعبۂ ترقی اردو
(۴) شعبۂ تعلیم صنعت و حرفت
(۵) شعبۂ اصلاح تمدن
(۶) شعبۂ تعلیمی

ان شعبہ جات کے متعلق جو عملی کام ہوئے ان کے اعتبار سے شعبۂ اسکول کو حسب ذیل مدات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(الف) ابتدائی تعلیم | (ج) اعلیٰ تعلیم
(ب) ثانوی تعلیم | (د) مذہبی تعلیم

الف۔ابتدائی تعلیم ابتدائی تعلیم کی درستی و اصلاح ایک ایسا وسیع اور کشادہ میدان ہے جس پر کانفرنس کا حاوی ہونا ایک عالمگیر اثر اور جمہوری کوشش کے علاوہ لاکھوں روپیہ کی امداد کا محتاج ہے۔ اور جس قوت اور انہماک کی اس تعلیم کو مکمل کرنے کی ضرورت ہے سچ تو یہ ہے کہ آج پچاس برس کے بعد اس درجہ قوم کی توجہ کا باعث نہیں بنا جس خیال اور کوشش کی ضرورت ہے۔ کانفرنس کی دُوربینی روز اوّل سے اس منزل کے طے کرنے کی خواہش مند تھی۔ کیونکہ قوم کی آئندہ تعلیم اس کی تربیت اور اصلاحی بنیاد کی یہ پہلی اینٹ تھی۔ چنانچہ اجلاس اوّل ۱۸۸۶ء اور ۹۷-۱۸۹۶ء میں اصلاح مکاتب و مکاتب قرآن کی حفاظت کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ۱۲-۱۹۱۱ء میں مسٹر گوکھلے کے جبریہ اور مفت ابتدائی بل کی تائید کی گئی کانفرنس نے لوکل کمیٹیوں کی بنا کو اس مقصد کی خشت اوّل قرار دے کر ابتدائی تعلیم کی بنیاد کو مضبوط کرنے کی طرف قوم کو توجہ دلائی۔ اپنے سفیروں کے ذمہ مدرسوں کا اور مکاتب کا معائنہ کیا۔ غریب طلبا کو سرکاری مدارس میں داخل کرانے کی کوشش کی اور مختلف دیار و امصار میں مکاتب قائم کرنے پر توجہ کی۔ ۱۹۱۳ء میں ابتدائی تعلیم کے لئے مسلسل کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہز آنر سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی توجہ سے مکاتب و اسپیشل مدارس اسلامیہ کے لئے چار لاکھ سالانہ کی امداد ملی اور مکتب کمیٹیوں کی تجویز عمل میں آئی۔ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ کمیٹیاں قائم ہوئیں۔ پریسیڈنٹ، انسپکٹر، سکرٹری، ڈپٹی انسپکٹر مسلمان قرار پائے۔ سکرٹری کے لئے

قرار دیا گیا کہ وہ مکاتب قائم کرے اور ان کو ترقی دے۔ مکاتب کے لئے سرکاری امداد کل مصارف کی تین چوتھائی رقم قرار دی گئی اس طرح جہاں جہاں کانفرنس کے اجلاس ہوئے مسلمانوں کی خاص ضرورتوں پر مختلف گورنمنٹوں کو ہمیشہ توجہ دلائی گئی۔ نیز گورنمنٹ ہند کو بھی ان خواہشات پر توجہ کرنے کی ضرورت ثابت کی گئی۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کے نام ایک سرکلر چٹھی شائع کی اور ان اصولوں کو تسلیم کیا جن کے لئے کانفرنس مدتوں سے کوشاں تھی۔ ابتدائی تعلیم کے بارے میں اس سرکلر کا خلاصہ منشاء بہ الفاظِ ذیل تھا:

(۱) مکتبوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ اردو اور قرآن شریف کی تعلیم دیں۔

(۲) جن مقامات پر عملی کاموں میں اردو رائج ہو وہاں پر اردو کی تعلیم میں آسانیاں پہونچائی جائیں۔

(۳) مکتبوں کے واسطے خاص نصاب تیار کیا جائے۔

(۴) نصاب میں اردو ریڈروں کے مضامین میں مسلمانی روایات کو شامل کیا جائے اور ان بیانات کو خارج کر دیا جائے جن کو مسلمان ناپسند کرتے ہیں۔

(۵) جہاں کہیں قابلِ عمل ہو مسلمان استاد مقرر کئے جائیں۔

(۶) مسلمانوں کی تعلیم کی نگرانی کے لئے علیحدہ انسپکٹنگ ایجنسی قائم کی جائے۔

غرض اس سلسلہ میں اسلامیہ اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ کو دعوت دے کر ان کے جلسے کئے۔ ان جلسوں کے دلچسپ پروگرام بنائے گئے تاکہ مختلف مقامات کے اساتذہ اور طلبہ باہم ایک دوسرے سے ملیں۔ ان میں وحدتِ قومی اور اتحادِ خیال کا جذبہ پیدا ہو۔ صوبۂ ممالک متحدہ میں مکاتب و مدارس کی بنا کے لئے سفیرانِ کانفرنس

مامور کئے گئے جن کی کوشش سے مکاتب قائم کئے گئے۔ صوبہ متحدہ کے علاوہ صوبہ بہار
صوبہ پنجاب میں بھی سفیروں سے اصلاح مکاتب و مدارس کا کام لیا گیا جن کی خدمات کا
ذکر تفصیل کے ساتھ سابق کانفرنس گزٹ میں شائع کیا جاتا تھا۔ مدرسوں اور مکتبوں کے معائنے
وقتاً فوقتاً صدر دفتر کانفرنس کے ذریعہ سے ہمیشہ کئے گئے۔

ابتدائی تعلیم کو زیادہ موثر اور مضبوط بنانے کے لئے ان طرق تعلیم کو رواج
دینے کی بھی کوشش کی گئی جو یورپ میں بچوں کی ذہنی ترقی [illegible] ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں کانفرنس نے اسکول میوزیم کے قیام پر زور دیا
جس کے ذریعہ سے تعلیمی آلات اور نقشہ جات کی نمائش ہوا کرے۔ علی ھذا
کنڈر گارٹن کے ذریعہ سے بھی تعلیم دینے کی تحریک کی گئی۔ کانفرنس نے نمونے کے
نقشے اور کنڈر گارٹن کا سامان مہیا کیا اور ان کی نمائش کی لیکن تجربہ سے معلوم ہوا
کہ ابھی اس فن کے معلم ہندوستان نہیں پیدا کر سکا اور اس لئے یہ طریقہ ابھی ایک
کافی مدت تک یہاں رواج نہیں پا سکتا۔

کانفرنس کی تحریک اور تبلیغ کے سلسلہ میں جو مکاتب اسپیشل مدارس کے علاوہ
کھولے گئے ان میں سے اکثر مقامات کے نام حسب ذیل ہیں:

مارہرہ، آنولہ، جلالی، چھرہ، ریواڑی، تلہر، بریلی، اٹاوہ، بلند شہر
بدایوں، مراد آباد، سہارن پور، لکھنؤ، گورکھپور، بنارس، الہ آباد، اعظم گڑھ، آگرہ
مظفر نگر، قنوج، علی گڑھ، فیض آباد، اترولی، ہردوا گنج، سہاور، اسارہ، کیتھل
رٹھورا، جے پور وغیرہ

مذکورہ بالا مقامات کے بعض اسکول بند ہو گئے۔ بعض مکاتب کی حیثیت میں بعض

مڈل اسکولوں کے درجہ میں ہیں اور بعض نے ہائی اسکولوں کے درجہ تک ترقی کی ہے ان اسکولوں کا معائنہ اکثر اوقات کانفرنس کے ذریعہ سے کیا گیا۔ اکثر اسکولوں کے لئے عوام کی توجہ کو مائل کیا اور تقریباً بیس مکاتب و مدارس کو اس وقت بھی کانفرنس مالی امداد دے رہی ہے۔

جو مدارس ابتدائی سرکاری سررشتۂ تعلیم کی نگرانی اور انتظام سے تعلق رکھتے ہیں وہ کس طرح پر قومی ضروریات کے لحاظ سے مفید اور کارآمد ہوں نیز خود مسلمانوں کے قائم کردہ مکاتب کی اصلاح کس طریقہ سے کی جائے۔ اور دیہات میں مکاتب کا اجراء کیونکر ہو۔ کانفرنس نے ان مسائل پر کافی طور سے غور کرکے ٹیچرس کانفرنس منعقدہ علی گڑھ ۱۳ء میں ایسی تجاویز بعد غور و مباحثہ کے پاس کیں جن پر عملدرآمد ہوتا تو قوم کی ابتدائی تعلیم بہت کچھ اصلاح پا جاتی لیکن یہ سب باتیں مجموعی امداد اور مجموعی خیالات اور توجہ کی محتاج ہیں۔

(ب) ثانوی تعلیم سکنڈری تعلیم کے متعلق کانفرنس کے دو نظریے تھے:

(۱) گورنمنٹ ہائی اسکولوں اور مڈل اسکولوں میں مسلمان طالب علموں کی کافی تعداد کا انتظام کرنا اور علاوہ سرکاری مدارس کے جہاں مڈل اور ہائی اسکول قائم ہیں ان کو کارآمد اور عمدہ حالت میں لانے اور رکھنے کی کوشش کرنا اور جہاں ضرورت ہو وہاں قائم کرنے کی تدابیر عمل میں لانا، کانفرنس تعلیمی اصول و مقاصد کی اشاعت روز اول سے لے کر تا ایندم کر رہی ہے۔ تعلیم کی جو خواہش آج موجود ہے اور ہر مقام پر جہاں کہیں بھی چھوٹے بڑے بہتر حالت میں یا غیر مطمئن حالت میں مکتب، مدرسے اسکول نظر آتے ہیں وہی اس کانفرنس کی کم زور آواز کا مکمل نہ سہی غیر مکمل نتیجہ ہیں۔ کانفرنس نے مقامی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پراونشیل کانفرنسیں قائم کیں

ان کے اصول و ضوابط قرار دے کر بتایا کہ یہ کانفرنسیں کیوں کر اپنی صوبہ وار تعلیمی ضروریات کی اصلاح کر سکتی ہیں اور جس صوبہ کی مدد کی گورنمنٹ سے ضرورت ہو وہ کن اصولوں کے ماتحت حاصل ہو سکتی ہے اور اپنے اپنے صوبوں میں ان کی آواز کیوں کر مؤثر ثابت ہو سکتی ہے اس لئے اس غرض سے مختلف صوبوں میں مرکزی کانفرنس کے اجلاس کر کے صوبہ وار ضروریات پر تبادلۂ خیال کر کے ایسے رزولیوشن پاس کئے جو ان صوبہ جات کی گورنمنٹ کی امداد کے مستحق تھے۔ ان مطالبات پر مراسلتیں کیں اور صحیح حالات کی اطلاع دی۔

۱۹۱۳ء میں جب آگرہ میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تو وہاں کے مسلمانوں کی تعلیمی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے نیز مکاتب و مدارس اسلامیہ کی عام حالت کا اندازہ کرنے کے واسطے ایک قابل تعلیم یافتہ شخص کو بطور انسپکٹر مقرر کر کے وہاں بھیجا۔ انسپکٹر موصوف نے مسلمانان آگرہ کی تعلیمی کیفیت کی ایک مفصل رپورٹ پیش کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آگرہ جیسے مشہور اور تاریخی شہر میں ۶۷ ہزار مسلمان آباد تھے جن کی اصلاح کار کے لئے اس وقت ۲۷ انجمنیں سرگرم عمل تھیں لیکن ایک مڈل اسکول تک نہ تھا۔ اجلاس کانفرنس کے دوران میں آنریری سکرٹری نے ایک مقامی ابتدائی اسکول کی حمایت میں حاضرین اجلاس سے مدد کی اپیل کی خود اپنی جیب سے دو سو روپیہ دیئے نتیجہ میں چار ہزار کا وعدہ ہوا۔ بحمد للہ آج یہ اسکول شعیب محمدیہ ہائی اسکول کے نام سے ترقی کر گیا ہے اور مشہور محب قوم مولوی سعید احمد مارہروی کی سرپرستی میں قائم ہے۔

۱۹۱۸ء میں جب کانفرنس کا اجلاس سورت میں ہوا تو وہاں مسلم طلبہ کی رفاقت کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس قائم کئے جانے کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی کانفرنس میں یہ تجویز پیش ہوئی جس پر کامیاب عملی حیثیت سے توجہ کی گئی اور ہزاروں

روپیہ کا نقد چندہ اجلاس مذکور میں ہو کر اس ضرورت پر کامیابی حاصل کی گئی۔

(ج) اعلیٰ تعلیم کی کوشش چونکہ اعلیٰ تعلیم کا کوئی جداگانہ شعبہ نہ تھا اس لئے اُس کو شعبۂ اسکول کے تحت میں درج کیا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ کانفرنس کی کوشش اور سرگرم عملی توجہ کا بڑا کارنامہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کو ترقی دے کر مسلم یونیورسٹی کے درجہ تک پھونچانا ہے۔ چنانچہ کانفرنس کے سب سے پہلے اجلاس ۱۸۸۶ء میں دوسرا رزولیوشن اعلیٰ تعلیم کے متعلق تھا۔ ۱۸۹۳ء میں اور دوسرا رزولیوشن اعلیٰ تعلیم کے بارہ میں قوم اور گورنمنٹ دونوں کو متوجہ کرنے میں پاس کیا۔ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کو ترقی دے کر مسلم یونیورسٹی کے درجہ تک پھونچانے میں جو مسلسل توجہ سالہائے دراز تک جاری رہی وہ ہر سال کے رزولیوشنوں اور ان کے سرگرم مباحثوں میں پڑھنے کے لائق ہے۔ سرسید کے بعد ۱۸۹۸ء کا جو اجلاس کانفرنس لاہور میں منعقد ہوا اس کا تیسرا رزولیوشن مسلم یونیورسٹی کے قیام کے متعلق تھا۔ پانچواں رزولیوشن اس غرض کے متعلق مختلف صوبجات میں سب کمیٹیاں قائم کرنے، قوم کو اس مقصد سے آگاہ کرنے اور حصول چندے کی فراہمی کے لئے تھا۔ ۱۸۹۹ء میں کانفرنس نے قرار دیا کہ اسلامی یونیورسٹی قائم ہونے کے لئے موزوں مقام علی گڑھ ہے تا آنکہ ۱۹۰۸ء بمقام اجلاس امرتسر یونیورسٹی کے بارے میں مفصل اسکیم پیش کی گئی۔ رنگون کے اجلاس ۱۹۰۹ء میں تجویز مذکور کی تائید ہوئی اور ۱۹۱۰ء کے اجلاس ناگپور سے عملی کوشش اور سرمایہ کی فراہمی میں پرزور قوت و عمل کا مظاہرہ سامنے آیا جو ہندوستان کی تاریخ علمی میں جوش قومی کا بے نظیر مشاہدہ تھا جس کی بدولت ۱۹۱۹ء تک لاکھوں روپیہ کا سرمایہ بہم پھونچا۔ کانفرنس کی خیالی اور عملی قوت اس تحریک کی روز اول سے آخر تک مددگار اور معاون رہی۔ بالآخر

۱۹۱۹ء یہ اعلیٰ تخیل اس وقت وجود میں آیا جب کہ کانفرنس نے ... اپنی تمام قوت کا سرمایہ اس مقصد کے حصول کے لئے وقف کر ...

ڈھاکہ یونیورسٹی کا قیام اجلاس کانفرنس منعقدہ سورت میں رزولیوشن نمبر ۱۹ کی جانب بذریعہ تار آنریبل صدر کانفرنس کی طرف سے گورنمنٹ بنگال کو ان وعدوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اور ان کے ... کرنے کی درخواست کی گئی تھی جو تقسیم بنگال کی منسوخی کے وقت مسلمانوں سے کئے گئے تھے۔ من جملہ ان وعدوں کے ایک وعدہ مسلمانان مشرقی بنگال کی تعلیمی ضروریات کے لحاظ سے ڈھاکہ یونیورسٹی کے قیام کا مسئلہ تھا کانفرنس کی اس درخواست کے بعد ڈھاکہ کالج کے تقسیم انعام کا جلسہ ہوا جس میں ہز اکسلنسی لارڈ رونالڈشے بالقابہ گورنر بنگال نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا:

"جب کہ یونیورسٹی کے کام کا آغاز ہو کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کی تائید کی امید پر سال حال کے بجٹ میں پندرہ لاکھ روپیہ اس مقصد سے رکھا گیا ہے تاکہ عملی کام کے آغاز میں تعویق نہ ہو۔ میرے لئے حقیقی مسرت کا باعث ہوگا اگر میرے عہد میں یونیورسٹی عالم وجود میں آئے اور اپنے لقب کے ساتھ مجھے ڈھاکہ یونیورسٹی کے چانسلر کا لقب شامل کرنے کا فخر حاصل ہو۔"

یہ تقریر اس رزولیوشن کی تحریک کا جواب تھی جس کا ذکر ابھی اوپر کی سطروں میں گزر چکا ہے۔ خدا کا شکر ہے یہ کوشش ۱۹۲۰ء میں بار آور ہوئی۔

۱۹۲۶ء میں دہلی میں کانفرنس کا سالانہ اجلاس ہوا۔ رزولیوشن ۱۲ میں ... انٹرمیڈیٹ کالج کو فرسٹ گریڈ آرٹ کالج بنائے جانے کی تحریک کی گئی۔ رزولیوشن نمبر ... گور

کی تائید میں پرجوش تقریریں ہوئیں۔ تقریروں کے ساتھ عملی طور پر چندہ کی اپیل کی گئی۔ نقد اور وعدے ملا کر تقریباً دس ہزار روپیہ کا چندہ اجلاس میں ہوا۔ بعد اجلاس مبحث مذکور پر گورنمنٹ ہند کو پھر توجہ مطالبۂ مذکور کی طرف دلائی گئی خدا کا شکر ہے کہ یہ دیرینہ خواہش بھی اس شکل میں پوری ہوئی کہ کالج مذکور اب ڈگری کالج کی صورت میں مصروف عمل ہے۔

مذہبی تعلیم کانفرنس نے ابتدائی تعلیم سے لے کر یونیورسٹی تک کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مذہبی تعلیم کی ضرورت کو ایک مقدس فرض سمجھا۔ اُس نے ۱۸۹۱ء میں رزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ عربی تعلیم کا رواج روز بروز کم ہو رہا ہے جس سے اسلامی فرائض انجام دینے میں اور اس کی اشاعت میں نقص پیدا ہوتا جاتا ہے لہذا ایسی کوشش ہونی چاہیئے کہ بہتر سے بہتر عالم پیدا ہوسکیں اس کے بعد ۱۸۹۳ء میں کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی کہ مسلمانوں کی حقیقی ترقی کا یہ ذریعہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو اعلیٰ درجہ کی دینی تعلیم دے کر عام مسلمانوں کے دینی و دنیوی حالات درست کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ کو جب نظام ندوۃ العلما سے بدظنی ہوئی اور اس کا اثر ندوہ پر خراب پڑا تو ۱۹۰۸ء میں کانفرنس نے ندوۃ العلما کی تائید اور حمایت میں رزولیوشن پاس کیا اور جب گورنمنٹ نے ندوہ کو مدد دی تو کانفرنس نے شکریہ کا رزولیوشن منظور کیا۔ کانفرنس کی یہ خواہش عربی مدارس کی حمایت اور اصلاح تک موقوف نہ تھی بلکہ اس نے انگریزی مدارس کے طلبہ کو مذہبی تعلیم دیئے جانے کی ضرورت پر متعدد مرتبہ پُر زور تجاویز کے ذریعہ سے اپنی خواہشات قومی کو سررشتۂ تعلیم اور گورنمنٹ کے روبرو پیش کیا اور ان کی مذہبی تعلیم پر زور دیا۔ نتیجہ میں صوبہ جات ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور

پنجاب کی گورنمنٹوں نے اس خواہش کو قبول کرکے مدارس سرکاری میں مسلم طلبہ کو مذہبی تعلیم دیئے جانے کی اجازت دے دی۔

۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء میں گورنمنٹ مدراس اور بمبئی کو اس ضرورت پر توجہ دلائی گئی۔ اس سلسلہ میں غالباً یہ ذکر ہوچکا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے چٹھی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء میں مذہبی تعلیم کے بارہ میں دریافت کیا کہ کن شرائط پر مسلمانوں کو سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم پانے کی اجازت دی۔ فتنۂ ارتداد جب اٹھا اور جہاں اس کا زور دیکھا تو دیہات کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اردو اور قرآن مجید کی تعلیم کے لئے مکاتب کھولے لیکن افسوس کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ کانفرنس کے علاوہ جس عملی توجہ کا اظہار من حیث القوم مسلمانوں کو کرنا چاہیئے تھا انھوں نے اس اجازت سے بھی وہ فائدہ نہیں اٹھایا جس کی ان سے توقع ہوسکتی تھی۔

شعبۂ تعلیمی مسلمانوں کی ترقی تعلیم میں ایک بڑی رکاوٹ ٹرینڈ استادوں کی کمی تھی۔ اس لئے سرکاری مدارس میں ان کی ملازمت کا دروازہ ایک طرف بند تھا تو قومی مدارس میں ان کے ان ٹرینڈ ہونے سے جو نقصان قومی تعلیم کو پہونچ رہا تھا وہ پہلے نقصان سے بہت زیادہ تھا۔ کانفرنس نے اس امر کو محسوس کرکے ان ٹرینڈ مسلمانوں کو ٹرننگ کالجوں میں بھرتی ہونے کی توجہ دلائی ان کے لئے خاص وظائف کا اہتمام کیا مختلف صوبہ جات کے ٹرننگ کالجوں کے پرنسپلوں کے پاس وظائف کا روپیہ بھیجا کہ جو مسلمان اس طرف توجہ کریں ان کی مدد اس روپیہ سے کی جائے کانفرنس کے اجلاسوں میں اس ضرورت پر رزولیوشن پیش کئے مسلم یونیورسٹی قائم ہوجانے پر یونیورسٹی ٹرننگ کالج قائم کرنے پر زور دیا۔ اور مسلم یونیورسٹی میں کالج قائم ہوا۔

تعلیم کے لئے بہترین کتب خانہ ٹریننگ کالج کو دیا۔ خود سلطان جہاں منزل میں ٹریننگ کالج کھولا گیا۔ ہزار ہا روپیہ بمد وظائف صرف کیا اور کر رہی ہے۔ اور آج بھی معقول تعداد وظائف کی ٹریننگ کالج کے طلبہ کو کانفرنس دے رہی ہے۔

ٹیچرس کانفرنس تعلیمی شعبہ جات کے پہلو میں کانفرنس نے ٹیچرس کانفرنس کی بنیاد بھی قائم کی۔ غرض یہ تھی کہ اسلامیہ اسکولوں کے مدرسین سال بھر میں ایک جگہ اکھٹے ہو کر اپنے تجربوں اور باہمی مشوروں سے ایسی تجویزیں قرار دیں جو مسلمانوں کی تعلیم میں سہولت اور آسانی پیدا کریں۔ چنانچہ ۱۹۰۹ء میں اس کے اجلاس کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں اس کانفرنس نے جو نوٹ پگیٹ کمیٹی کے پاس ابتدائی تعلیم اور سیکنڈری تعلیم کے بارہ میں بھیجا اس پر صوبۂ متحدہ کی گورنمنٹ نے خاص طور پر توجہ کی۔ ۱۹۱۴ء کے اجلاس میں اہم رزولیوشن یہ پاس کیا گیا کہ مدارس اسلامیہ ایک نظام کے ماتحت منسلک کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک اسکیم مرتب ہوئی کہ ہر درجہ کے اسکولوں کے لئے کس قدر اسٹاف اور مصارف کی ضرورت ہے۔ جن جن مدارس کو اس کی ضرورت لاحق ہوئی ان کو اس تجویز سے اطلاعات بہم پہنچائی گئیں۔

۲۔ شعبۂ تعلیم نسواں کانفرنس نے تعلیم نسواں کی ضرورت پر ۱۸۸۸ء میں ایک رزولیوشن پاس کیا۔ پھر ۱۸۹۹ء میں یہ تجویز پیش کی کہ ہر صوبہ کے صدر مقام میں ایک زنانہ مدرسہ خاص لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جاری کیا جائے اور اسی سال تعلیم نسواں کے متعلق ایک جداگانہ شعبہ قائم کیا گیا۔ خان بہادر شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی جو اس سیکشن کے بڑے حامی اور مددگار تھے اور جن کو تعلیم نسواں سے دلچسپی تھی اس سیکشن کے آنریری سکرٹری قرار پائے۔ قیام سیکشن کے بعد کانفرنس کے

سالانہ اجلاسوں میں سیکشن مذکور کے باقاعدہ طور پر اجلاس ہوتے رہے۔ خان بہادر موصوف کی کوشش اور ان کی محترم خاتون عبداللہ بیگم صاحبہ کی ہمت سے علی گڑھ میں زنانہ اسکول قائم ہوا۔ جو بحمداللہ اب انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ میں ہے۔ یہ کالج باعتبار تعلیم عمارات کی وسعت اور بورڈنگ ہاؤس کی انتظامی خوبیوں کے لحاظ سے مسلم طالبات کے لئے ہندوستان بھر میں مفید اور بہترین درس گاہ ہے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ کالج ڈگری کالج کی صورت میں نظر آتا۔ تعلیم جدید کا حامی طبقہ جو صنف نازک کی تعلیم کو طبقۂ ذکور کی تعلیم کے ہم پلہ قرار دینے میں حق بجانب ہے افسوس ہے کہ اس کا ادعائے ہمدردی بھی عملی اعانت سے خالی نظر آتا ہے۔

۳۔ شعبۂ ترقی اردو اردو زبان کی حمایت میں کانفرنس کی کوششوں کا آغاز شروع زمانۂ کار سے شامل رہا ہے جس نے اپنے جلسوں میں خطابیات کا دلچسپ اور مؤثر انداز گفتگو پیدا کر کے اور تقریروں میں دلکش اسلوب نمایاں کر کے قوم میں خطیبوں کی جماعت پیدا کر دی تحریر اور تقریر کا ایک ایسا دلچسپ مجموعہ قوم کے ہاتھ میں دے دیا جس کا مطالعہ نہ صرف مسائل تعلیم کو حل کرتا ہے بلکہ ادبی نقطۂ نگاہ سے بھی اہل ذوق لذت آشنا ہو سکتے ہیں۔ مجموعہ لکچرس سرسید اعظم و نواب محسن الملک بہادر و دیگر اکابر قوم کے خطبات جو سینتالیس سالہ رپورٹوں میں مدون ہیں انھیں میں وہ اعلیٰ تخیل جو قوم کی کایا پلٹ کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ دل سے نکلا اور دلوں میں جا کر بیٹھا۔ اکثر قوم کا لفظ اور قومیت کا جوش اور قصر قومی کی بنا وہی دل گداز نغمے ہیں جو سرسید اور نواب محسن الملک کی ساحرانہ تقریروں میں مولوی نذیر احمد کی گرج یا مولوی حالی، مولوی شبلی کے نالۂ دلدوز کی صورت میں اسی پلیٹ فارم سے اٹھے

جن کی صداؤں نے اس سرے سے اُس سرے تک دلوں میں قومی لگن کا انمٹ جذبہ پیدا کردیا اور جس کی مثال ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک اسلامیہ میں بھی نہیں ملتی۔ کانفرنس نے ہی آئینی طور پر طلب حقوق پر مکالمہ کرنا سکھایا۔ مختلف صوبوں کے تعلیمی نصاب سے اُردو کو خارج کرنے کی مختلف اوقات میں جو تدابیر کی گئیں کانفرنس نے اس مدافعانہ جنگ میں پوری قوّت سے کام لیا۔ بنگال، مدراس، بمبئی، صوبہ متوسط میں اس کوشش کا اور کانفرنس کی حمایت کا جو اثر ہوا اس سے اُن صوبہ جات میں نہ صرف اُردو زبان اپنی جگہ پر قائم رہی بلکہ کانفرنس کے اُردو سیکشن کی عملی حیثیت نے اس زبان کو علمی زبان بنانے میں جو حصہ لیا ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ قومی روایات، نامور اسلاف کے حالات زندگی ان کا مطالعہ قوم کے اخلاقی وزن کو اپنے درجے سے گرانے میں ہمیشہ مانع آتا ہے جس قوم میں خصوصی روایات کا سرمایہ نہیں ہوتا، یا جو قوم اہل فضل اور اہل کمال کے وجود سے کم مایہ یا تہی دست ہوتی ہے یا اس کا ذہن اپنے صاحب کمال ہیروز کے کارنامۂ حیات سے خالی ہوتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسی قوم اپنے وجود کی ضرورت کو فراموش کرکے اس قابل بن جاتی ہے کہ خود بخود مٹ جائے۔ کانفرنس نے اس خیال کو قوم کے دل و دماغ میں جاگزیں کرنے کی کوشش کی اور موجودہ نسل کو بتایا کہ وہ اپنے گزشتہ اسلاف کے علمی، اخلاقی اور دماغی ماحول کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں، اسلاف کی سیرت کے بہترین ترکہ کو منظر عام پر لانے کے لئے کانفرنس کی ہی تحریک تھی جو اُبھر کر پھوٹی۔ سیرۃ النعمان، مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم، المامون، الفاروق وغیرہ جیسی مفید کتابیں اور بیسیوں رسالے قومی کیرکٹر کو بلند کرنے کے لئے سامنے آئے۔ بڑی بڑی ضخیم جلدوں کی رپورٹیں جس میں اعلیٰ پایہ کی تقریریں اور مضامین قلم بند ہوئے ہیں، ہزار ہا

روپیہ کے صرف سے تیار کرکے ملک کے ہر گوشہ میں پھیلائیں۔ بہترین خیالات کی تخم افشانی
ایک طرف جلسوں کی ہنگامہ آرائیوں سے کی تو دوسری طرف مفید خیالات کی اشاعت سے
ہندوستان کے کسی خطۂ زمین کو باقی نہ چھوڑا۔ اسی سلسلہ میں مشاہیر قوم کی سوانح حیات
شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر زمانۂ حال کے مسلّمہ لیڈر اور اس تعلیمی تحریک
کے علم بردار نواب وقار الملک بہادر اور نواب محسن الملک مرحوم کی سوانح حیات کو
جن میں خودداری، ثبات قدم، ایثار نفس، قومی غیرت، قومی ہمدردی، بلند نظری
کے نمایاں اوصاف موجود ہیں "وقار حیات" اور "حیات محسن" کی صورت میں شائع
کرنے کا اہتمام کیا۔ کانفرنس کے اجلاسوں کے صدر نشیں جو قوم کے بلند پایہ افراد پر مشتمل ہیں
ان کے خطبات صدارت کا مجموعہ تین جلدوں میں چھاپا۔ خطبات کے ساتھ ساتھ ان کی
باوقار زندگی کے مختصر حالات لکھ کر پیش کئے تاکہ موجودہ نسل میں ان کے جیسے عزم اور
اور حوصلے کی مثالیں پیدا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں یہ شعبہ قائم ہوا۔ آج یہ کامیاب شعبہ
ملک کے نامور ادیب اور فاضل مولوی عبدالحق صاحب بی اے پروفیسر جامعہ عثمانیہ کی
نگرانی میں جو گراں بہا خدمت اردو کی ترقی اور اس زبان کو علمی حیثیت سے بلند درجہ پر
پہونچانے کی انجام دے رہا ہے یہ کامیاب وجود ملک اور قوم کے سامنے موجود ہے۔
اور اس انجام پر گواہ ہے کہ عمل اور بے عملی کا نتیجہ کیا ہے۔

شعبۂ اصلاح تمدن اصلاح معاشرت قومی زندگی اور قومی ترقی کا ایسا اہم
جزو ہے جس کے بغیر قومی ترقی دشوار ہے مسلمانوں کے
غلط اوہام، تباہ کن رسوم نے ان کی معاشرتی زندگی کو خطرناک افلاس کے درجے تک
پہونچا دیا ہے۔ جس خطرناک بیماری کے علاج یعنی جہالت کو مٹانے اور قوم میں علم کی روشنی

پھیلانے کے لئے کانفرنس اٹھی تھی موانعات تعلیم میں بڑا سبب قومی افلاس بھی شامل تھا۔
کانفرنس نے ۱۸۸۸ء میں اپنے روز پیدائش سے دو ہی سال بعد اس خرابی کو محسوس کرکے
نامشروع اور قبیح رسوم کے خلاف آواز بلند کی، اس نے زکوٰۃ کے روپیہ کا بہتر مصرف مسلم یتیمی
کی تعلیم پر خرچ کرنے کو قرار دیا۔ اصلاح معاشرت و تمدن کی غرض سے شعبۂ مذکور قائم کرنا
کانفرنس کے فرائض میں سے تھا۔ بالآخر ۱۹۰۱ء میں یہ شعبہ کھولا گیا اور اس کے ذریعہ سے
نہایت مفید نتیجہ خیز لٹریچر قوم میں پھیلا کر خصوصیت کے ساتھ اس موضوع پر قوم کو متوجہ کیا گیا
خوش بختی سے خواجہ غلام الثقلین جیسا ہمدرد قوم اور عالم اقتصادیات اس شعبہ کو آنریری
سکرٹری ملا۔ خواجہ صاحب کی قابلیت علمی، اعلیٰ سیرت اور جذبات ملی میں ڈوبی ہوئی غیرت
اور محبت نے اس تحریک میں جان پیدا کردی۔ انھوں نے بڑے بڑے پُراثر خطبے اور تقریریں
مبحث مذکورہ پر کانفرنس کے جلسوں میں کیں جن کو بڑے شوق و ذوق سے ہزاروں
آدمی سنتے تھے۔ قوم کی بربادی پر چونکہ خیالی کہانیاں نہ ہوتی تھیں بلکہ واقعات اور حالات کا
مرقع سامنے لایا جاتا تھا دیکھا ہے کہ لوگ بادیدۂ تر اُٹھتے اور اپنے ساتھ اثر لے جاتے تھے
اس مقصد کی غرض سے ۱۹۰۳ء میں انھوں نے "عصر جدید" نامی رسالہ جاری کیا جو ملک کے
موقت الشیوع اور جاذب توجہ پرچوں میں سے تھا۔ سالہا سال کے مراسم کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنا
اور زمانۂ دراز کے خیالاتِ فاسد کو مٹا دینا جو عقیدۂ راسخ کی طرح ایمان کی طرح دلوں میں
جڑیں جما چکے تھے برس ہا برس کی کاوش اور محنت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ قوم اس آواز سے ابھی
گوش آشنا بھی پورے طور سے نہ ہوئی تھی کہ ان کی بے وقت موت نے جہاں قوم کی بہت سی
اُمیدوں کو جو ان کی ذات سے وابستہ تھیں اس تحریک کو بھی بٹھا دیا لیکن مولوی سید طفیل احمد
صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس کے جذبۂ ہمدردی اور قومی لگن کی اس کیفیت خاص سے جو

بدو شعور سے ان کی فطرت سلیم میں پیدا ہے اس شعبہ کا نام اب تک زندہ ہے جو لوگ مولانا سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ موصوف عملی نمونہ ان خیالات کا ہیں جو آن کی زبان اور قلم سے ظاہر ہوتا ہے. وہ سادہ معاشرت کا پیکر ہیں۔ ان کی تمام زندگی قوم کو اس سطح پر لانے کی کوشش میں صرف ہوئی ان کا بیان تخیل اور انشا پردازی سے معرا ہے وہ واقعات، علم الاعداد اور حقیقت کے ماہر ہیں۔ تہ کی چیزیں دیکھتے ہیں اور انھیں کو سامنے لاکر اوروں کو دکھانے اور بتانے کی کوشش کرتے ہیں اقتصادی مسائل کی مشکلات اور اس کے نتائج کا انھوں نے مطالعہ کیا ہے سرمایہ داری کی بے پناہ تلوار ان کے سامنے ہے مسلمانوں کی شیخیاں ان کی مسرفانہ زندگی ان کے گھروں کی عادتیں اور رباتیں ایک عمر گزری ان کے زیر غور رہی ہیں مسلمانوں کی سابق بربادیوں کے نتائج پر انھوں نے مہریں لگوائی ہیں پس ایسے دل سوز مجسم کے قلم سے جو کچھ بھی ادا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ جگ بیتی نہ ہوگی آپ بیتی ہوگی غرض تحریر و تقریر کا یہ سلسلہ جاری ہے اور کس شنود یا نشنود پر عمل ہے اسی ذہن میں موصوف نے ذاتی طور پر سودمند رسالہ جاری کیا جو کئی سال سے اصلاح تمدن و معاشرت کی مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔

۴۔ تعلیم صنعت و حرفت ہر قوم کی خوش حالی کا دار و مدار اس قوم کے باکمال صناعوں اور اہل حرفہ کی صناعی اور کاریگری پر منحصر ہے یورپ کی دولت کی فراوانی اور گرم بازاری اس کی صنعت و حرفت کے کمال سے وابستہ ہے بدنصیب ہندوستان بھی ایک زمانہ میں اس دولت سے مالا مال تھا۔ یورپ کے بازاروں میں اس کے مالوں کی مانگ تھی۔ قوم کا ایک بڑا طبقہ پارچہ بافی کی صنعت کا مالک تھا اور ملکی ضرورت کو پورا کرتا تھا لیکن رفتہ رفتہ مشینوں کی قوت نے ملکی صنعت و حرفت کو

برباد کرنا شروع کیا تو ہر قسم کے کسب اور فن نے آزادی دے کر یورپ کا دست نگر بنا دیا اور نتیجہ میں ملک کی صنعت و حرفت کی جگہ یورپ نے لے لی۔ ہمارے بازار ہماری چیز سے خالی ہو گئے اور ہم محنت اور کوشش کی تعلیم صحیح سے فارغ البال کر دیئے گئے جس کے لئے ارشاد ہوا تھا لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ کانفرنس نے عام تعلیم کے علاوہ تجارتی تعلیم اور صنعت و حرفت کی تعلیم پر بھی گفتگوئیں کیں اور قوم کو اس کے آئندہ مستقبل سے خبردار کرنے میں پیہم اور متواتر آوازیں بلند کیں۔ ۱۹۰۷ء میں اس خواہش کے اظہار میں زیر نگرانی پراونشل کانفرنس فنڈ قائم کئے جانے کی اپیل کی تاکہ حسب ضرورت تجارتی اور صنعتی تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں مگر یہ آواز اب تک صدا بصحرا ہے۔ علاج اسی وقت نتیجہ خیز ہوتا ہے کہ بیمار طبیب حاذق سے رجوع کرے، اس کی تبائی ہوئی دوا پیئے اور فاسد مادوں سے پرہیز کرے نسخے لینا دافع امراض نہیں۔

۱۹۱۳ء میں کانفرنس کا چوالیسواں اجلاس پنجاب کے دارالامارۃ لاہور میں منعقد ہوا اور اس میں یہ اہم رزولیوشن بھی پیش ہوا:

"چونکہ مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی بلکہ حقیقتاً ان کی اصلاح کا ہر شعبہ بحالتِ موجودہ ان کی اقتصادی ترقی میں مضمر ہے اور مالی حالت درست کرنے کے واسطے ازبس ضروری ہے کہ قوم میں صنعت و تجارت کو رواج دینے کی غرض سے ایک معین نظام کے ماتحت مسلسل کوشش کی جائے۔ لہٰذا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ اس مقصد کے واسطے حسب ذیل اصحاب کی کمیٹی مرتب کی جائے جو مسلمانوں کی بے کاری کے مسئلہ پر غور کرے اور مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا ایک مکمل اور مفصل لائحہ عمل وضع کرے اور اس کو بروئے کار لانے کے لئے امکانی تدابیر اختیار کرے۔"

چنانچہ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب سی آئی ای پی ایچ ڈی ایم ایل اے۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب بی اے ایل ایل بی تے ممبر کونسل صوبہ متحدہ، مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ایک تمہید او تین بابوں پر مشتمل ایک رپورٹ تیار کی۔ تمہید میں زور دیا گیا ہے کہ خاص مسلمانوں کے لئے ایسے طریقے تجویز ہوں جن کے اختیار کرنے سے وہ صنعت، تجارت اور اقتصادی حالت کے اعتبار سے دیگر اقوام ہندوستان کی ہمسری کے درجہ پر پہونچ جائیں مسئلۂ مذکور کے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد مسلمانوں کے افلاس و ناداری کے اسباب پر رپورٹ تیار ہوئی اور میرٹھ کے جلسے میں پیش ہوئی۔

تعلیمی امداد کے لئے وظائف

مسلمانوں کے تعلیم نہ پانے کے جہاں دیگر اسباب مثلاً ان کی غفلت، مستقبل کا صحیح اندازہ نہ ہونا علوم جدیدہ کی تحصیل سے نفرت۔ غرض جہاں بیسیوں موانعات اور مشکلات حائل تھیں وہاں ایک معقول حد تک ان کی کمزور مالی حالت بھی سدِ راہ اور مانع تعلیم تھی اور اب تو روز بروز بڑھ رہی ہے کانفرنس نے اہم دشواری کا مقابلہ کیا۔ اس نے قوم کے اغنیاء اور مالداروں کو بتایا کہ اگر تم عزت کے ساتھ قائم رہنا چاہتے ہو تو قوم کے گرتے ہوؤں کو سنبھالو، اپنے نوجوانوں کو تعلیم سے آراستہ کرو، ان کے اخلاق کے نگہبان بنو اور اپنی دولت کا تھوڑا بہت حصہ قومی تعلیم پر صرف کرو۔ ۱۸۸۷ء میں کانفرنس نے غریب اور ہونہار طلبہ کی مالی امداد وظائف کے ذریعے سے قرار دے کر عام توجہ کے لئے رزولیوشن پیش کیا۔ اس تجویز کو عملی شکل میں لانے کے لیے دوسرے سال قرار دیا کہ ہر صوبہ میں ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو وظائف اور اس

فنڈ کی نگرانی اپنے ذمہ لے۔ جب اکثر اضلاع میں لوکل کمیٹیاں قائم ہوئیں تو ۱۸۹۶ء میں یہ تجویز منظور کی کہ جن جن مقامات پر کمیٹیاں قائم ہوتی جائیں تو ان سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ سے دس روپیہ ماہوار کا چندہ ایسے مسلمان طالب علم کی اعانت کے لئے وصول کریں جو کالج کلاسوں میں پڑھتا ہو یا پڑھنا چاہے۔ اس رزولیوشن کی تائید ۱۸۹۸ء میں بھی کی گئی۔ اب کانفرنس نے اس تجویز پر ایک اور قدم بڑھایا اور ۱۹۰۵ء میں اس نے محسوس کیا کہ بیرون ممالک کی تعلیم کے وظائف کا اجراء کیا جائے جو تعلیم صنعت وحرفت کے لئے دیئے جائیں۔ کانفرنس کے سفیر جس مقام پہ جاتے ان کو ہدایت کی گئی کہ وہ غریب طلبہ کے سرکاری یا غیر سرکاری مدارس میں داخلہ کی کوشش کریں۔ ان کو کتابوں اور فیس کے امداد کی ضرورت ہو تو مقامی لوگوں پہ اثر ڈال کر اس ضرورت کو پورا کریں۔ پراونشیل کانفرنس کے مقاصد میں تفصیل کے ساتھ ان ضروریات پر توجہ دلائی گئی اور اس سلسلہ میں بیسیوں مقامات پہ تھوڑی بہت توجہ بھی کی گئی۔ جہاں جہاں کانفرنس کے اجلاس ہوئے ان میں وظائف حاصل کرنے میں حاضرین اجلاس سے درخواست کی جاتی اور اس قومی ضرورت کو دل نشیں کرنے کی غرض سے پر اثر تقریریں کی جاتیں۔

لاہور، کراچی، سورت، امرت سر، رنگون، لکھنؤ، ڈھاکہ وغیرہ کے اجلاس کی رپورٹیں اس تحریک کی کامیابی سے بھری پڑی ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ایک مخیر سیٹھ حاجی موسیٰ صاحب نے دس ہزار روپیہ کی یکمشت رقم اس غرض کے لئے کانفرنس کو عطا کی جو گجرات کے طلبہ پر صرف کی گئی۔ اسی طرح جناب صالح بھائی بڑودہ والا نے اجلاس سورت میں مبلغ چار ہزار روپیہ کا چیک اس غرض کے لئے عنایت کیا۔ کراچی کے

اجلاس ۱۹۰۰ء میں مرحوم شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور اور رئیس خیرپور کی فیاضانہ امداد ہمیشہ لائق شکر گزاری رہے گی۔ کانفرنس کی سالانہ آمدنی سے اخراجات ادا کرنے کے بعد جو روپیہ بچا کرتا تھا وہ تمام وکمال عرصۂ دراز تک وظائف کی مد میں صرف کیا اور جب آمدنی کے ابواب میں کمی ہونے لگی تو سالانہ بجٹ میں کئی ہزار کی رقم وظائف کے لئے تاحال جاری ہے۔ خود نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکرٹری صاحب کانفرنس نے سیکڑوں روپیہ اپنی جیب سے اس ضرورت کے لئے کانفرنس کو دیا اور دیتے رہتے ہیں۔ غرض سالہائے دراز کی تحریک اور جد وجہد کی بدولت تعلیم کی مختلف شاخوں میں ہزارہا روپیہ ایک ہاتھ سے لیا اور دوسرے ہاتھ میں دے دیا۔ اور صدہا ایسے گھروں میں جو بوجہ علمی روشنی نہ ہونے کے تاریکی میں تھے ان میں تعلیم کی روشنی پہونچا کر ان کو روشن اور فارغ البال بنا دیا۔ بے یار و مددگار لوگوں کی مدد کر کے ان کو طاقت ور خاندان اور گروہ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ جو آج سوسائٹی کی جان اور ملک زندگی اور بزم قومی کی رونق ہیں۔

گورنمنٹ کالجوں اور گورنمنٹ اسکولوں میں ہر جگہ مسلمان اساتذہ کا عدم و وجود برابر تھا اور مسلم طلبہ کے داخلہ میں اور ان کی تعلیمی ترقی میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی حائل تھی۔ کانفرنس نے نہ صرف سررشتۂ تعلیم میں مسلم افسروں اور مسلم اساتذہ کے تقرر پہ زور دیا۔ بلکہ مسلمان تعلیم یافتوں کو بھی ترغیب دی کہ وہ سررشتۂ تعلیم میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ ورنہ سررشتۂ تعلیم میں مسلمانوں کا وجود کم ہو جانے سے قومی تعلیم کو جو دھکّا لگے گا اس کی تلافی ناممکن ہو گی۔ اس غرض کے لئے ٹریننگ کالجوں میں وظائف دیئے جانے کا کانفرنس نے اہتمام کیا۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور، الہ آباد، لکھنؤ، بمبئی

کے لیئے وظائف معین کیئے اور ان کالجوں کے پرنسپلوں کے پاس مسلم طلبہ کے لیئے وظائف
کی رقوم بھیجیں تاکہ جو امیدوار ہو وہ خالی نہ جائے۔ ان وظائف کے علاوہ لا کالس
انجنیرنگ کالج رڑکی اسکول آف کامرس بمبئی میں وظائف دیئے اور اب انجنیری ڈاکٹری
اور دوسرے پیشوں کے لئے ہزار ہا روپیہ سالانہ وظائف کی شکل میں دیئے جاتے ہیں
کانفرنس کی اس کوشش کا ایک یہ بھی نتیجہ ظاہر ہوا کہ ہر صوبہ کے مسلمانوں میں اس
تحریک کا خیال پیدا ہوا اور بعض مقامات پر دو ایک انجمنوں نے محض وظائف کے ذریعے
قومی تعلیم میں امداد کا طریقہ اپنے مقصد کا واحد ذریعہ قرار دے لیا۔ انجمن معین وظائف
امرتسر کا امدادی ریکارڈ اس ذریعہ سے عملی ہمدردی کا نمونہ ہے۔ اور کام کرنے والوں
کے لئے قابل تقلید۔

۱۹۱۳ء میں کانفرنس نے اپنا اجلاس رہتک میں منعقد کیا۔ رہتک صوبۂ پنجاب کا
ایک غیر معروف سا ضلع ہے لیکن رہتک کو بانیِ کانفرنس کے ساتھ ایک خاص تعلق رہا ہے
جب سرسید اول اول منصفی کے عہدے پر مامور ہوئے تھے تو رہتک ہی میں تعینات
ہوئے تھے اس ضلع کے مسلمان مویشی کی تجارت میں پیش پیش ہیں اور ان کی آبادی کا
بیشتر حصہ اسی تجارت اور سادہ معاشرت کی بدولت خوش حال بھی نظر آتا ہے لیکن تعلیمی
اعتبار سے ان کا کوئی درجہ نہیں۔ ان کی تعلیمی بے مائگی کی خاطر کانفرنس نے وہاں
اپنا اجلاس کیا اور مسلم طلبہ میں رغبت اور خواہش کا میلان پیدا کرنے کی غرض سے
اسکالرشپ فنڈ قائم کرنے کی بنیاد رکھی گئی جس میں کئی ہزار روپیہ کی رقم فراہم ہو گئی ہے

مسلم بورڈنگ ہاؤسوں کی ضرورت

مدارس اور کالجوں میں تعلیمی ٹریننگ کے لئے
اخلاقی تربیت کی نگرانی کے واسطے اور

آئندہ زندگی کی تیاری کے لئے بورڈنگ سسٹم کا اصول نہایت مفید ثابت ہوا ہے جس میں طلبہ کو ایک خاص نظام کے ماتحت یک جہتی کے ساتھ مل جل کر رہنا سہنا، کھانا پینا، کھیلنا کودنا، فرائض عبادات میں سب کا شریک ہونا، معاشرتی خوبیوں سے تجبردار رہنا بالفاظ دیگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سکھایا جاتا ہے۔ بورڈنگ لائف اب تمدن اور معاشرت کی خشت اول ہے۔ حصول تعلیم کے زمانہ میں خاص قسم کے انداز تربیت کی ضرورت مان کر قومی کیرکٹر، قومی خیالات، قومی جذبات اور قومی ایوان کی تکمیل کا کام اسی بنیاد اور آثار پر قائم کر کے منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے علما، علوم حاضرہ کے متفقہ فتوے پر یعنی بورڈنگ لائف کی تربیت پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ سرسید مرحوم نے جب مدرسۃ العلوم قائم کرنے کا ارادہ کیا تو اسی مقصدِ تربیت کو لے کر مدرسۃ العلوم کی بنیاد رکھی تھی۔ کانفرنس نے ۱۸۹۱ء میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ سے ہر مرکز میں پرائیوٹ نیز سرکاری امداد سے بورڈنگ ہاؤسوں کے قائم کرنے پر قوم کو توجہ دلائی۔ ۱۹ء میں پھر اس خواہش کا اظہار کیا اور ۱۹۰۳ء میں مکرر اس ضرورت کا اعلان کیا گیا۔ ۱۹۱۸ء میں جب سورت میں کانفرنس کا اجلاس ہوا جو گجرات کا مشہور مرکزی شہر ہے اور وہاں مسلم طلبہ کی اس ضرورت کا کوئی سامان نہ دیکھا جو ان کی مذکورۂ بالا ضروریات اور حسیات پیدا کرنے میں ممد و معاون ہو تو حسب ذیل رزولیوشن پیش کر کے مسلمانان گجرات کو توجہ دلائی :-

"یہ کانفرنس نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ مسلمان طالب علموں کے واسطے جو سورت میں سیکنڈری اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں کوئی ہوسٹل ایسا موجود نہیں ہے جس میں رہ کر آسانی کے ساتھ تعلیم پا سکیں

جس سے اس صوبہ کے مسلمانوں کی تعلیم میں بڑی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے لہذا یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ مسلمانانِ گجرات سے اپیل کرتی ہے کہ فوراً ایک عمدہ قسم کا ہوسٹل قائم کرنے کا بندوبست کریں۔"

مذکورہ بالا خواہش کا جواب اجلاس مذکور میں تقریباً پچاس ہزار روپے کے چندہ سے دیا گیا اور جس میں سے چالیس ہزار روپیہ فوراً ادا کر دیا گیا۔

جوش اور زرپاشی کی یہ عدیم المثال کیفیت ہماری آنکھوں نے دیکھی اور شاید ہی کسی رزولیوشن کی تعمیل اس طرح پر قوم نے کی ہوگی جس کا ولولہ انگیز سماں سولہ برس گزرے پھر بھی نظروں کے سامنے ہے۔

نتیجہ میں اب جہاں کہیں مدارس اسلامیہ موجود ہیں وہاں اس ضرورت کا احساس بدرجہ اتم موجود ہے اور چھوٹے بڑے دار الاقامہ کھلتے جاتے ہیں

مسئلہ اوقاف اور تعلیم

مسلمانوں نے جب اپنے زمانۂ اقبال و عروج میں جہاں بہت سی نیکیوں کی یادگاریں چھوڑی ہیں وہاں اوقاف کی شکل میں بیش بہا دولت کا خزانہ بھی خیر جاریہ کے طور پر ورثہ میں قوم کے لئے چھوڑا ہے جس کی آمدنی سے ناداروں کی مدد، غربا کی اعانت، مسافروں کی حاجت برآری، مساجد کا قیام، علوم دینی و دنیوی کا اجراء غرض دین و دنیا کی بہبودی کے بہت سے وسائل اس آمدنی سے وابستہ رہتے ہیں لیکن بدنصیبی سے جب زوالِ عمل و اخلاق شروع ہوا تو رفتہ رفتہ ہر نیکی کا

عمل ہم سے دُور ہوتا گیا اور اوقاف کا خزانہ بھی نفس پروری میں صرف ہونے لگا۔ اگر
محض اوقاف کا مصرف صحیح ہمارے نظام عمل میں شامل ہوتا تو قومی ضروریات کی
تکمیل کے لئے دست گیری اور مشکل کشائی کے لئے موجود تھا۔ کانفرنس نے ۱۸۸۹ء میں
قوم کو اوقاف کی اصلاح پر توجہ دلائی۔ پھر ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء میں اس تحریک کی ضرورت کو
ثابت کیا۔ مگر افسوس کہ حاصل توجہ اب تک تاریکی میں ہے۔ تاہم اس تاریکی میں اب ایک
نور کی جھلک پیدا ہوئی اور وہ اس طرح کہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم
ایل سی، سی آئی ای نے صوبۂ متحدہ آگرہ و اودھ کی کونسل میں ایک مسودہ
قانون اوقاف کی اصلاح کے متعلق پیش کیا ہے۔ اس وقف بل کے متعلق گورنمنٹ نے
کانفرنس سے بھی رائے طلب کی ہے۔ قبل اس کے کہ کانفرنس اپنی رائے کا اظہار کرے
کانفرنس نے اپنے اجلاس سالانہ منعقدۂ میرٹھ ۱۹۳۴ء میں خان بہادر حافظ صاحب
کے ساتھ ان نامور علماء کی کمیٹی کو بھی دعوت دی جو وقف بل کی نوعیت اور اس کے
اہم پہلوؤں پر بحث و تمحیص کے طور پر اسی زمانہ میں اصلاح اوقاف کے مسائل پر غور
کر رہی تھی۔ کانفرنس نے بانیٔ مسودہ اور جماعتِ علماء کو اس لحاظ سے دعوت دی
کہ اس مسئلہ کے اہم پہلوؤں پر تصادم خیالات نہ ہو اور ایسی صورتیں سامنے لائی جائیں
جو شرعی اور قومی نقطۂ نظر سے خاص توجہ کے لائق ہیں اور جس کا حل صحیح معنوں میں
اوقاف کی اصلاح کا حامل ہو اور مابین کوئی امر مانع اختلاف نہ پیدا ہونے پائے۔
چنانچہ کانفرنس کی اس دعوت کا اثر ایک طرف علماء کرام پر یہ ہوا کہ علماء کی

کمیٹی کے چند احباب اجلاس کانفرنس میں شریک ہوئے، دوسری طرف مجوزہ بل کے
بانی حافظ ہدایت حسین صاحب بھی تشریف لائے اور مسئلۂ مذکور کے متعلق کافی طور سے
مباحثہ ہوکر ایسی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی جس میں اختلاف کی صورت
نہ پیدا ہو۔ اور وقف بل کا منشا بھی پورا ہو۔ وقف کے متعلق سب سے آخر جو رزولیوشن
اپریل ۱۹۳۴ء میں میرٹھ کے اجلاس میں پاس ہوا، وہ بہ اعتبار اپنی اہمیت کے اوّل
درجہ رکھتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو مسودہ قانون اوقاف جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین
صاحب نے صوبۂ متحدہ کی کونسل میں پیش کیا تھا۔ اُس پر علمار کرام کو مذہبی نقطۂ نظر سے
بہت سے اعتراضات تھے اور اُس کی وجہ سے علمار کرام اور جدید تعلیم یافتگان کی
دو متضاد پارٹیاں قائم ہوگئی تھیں جس کی وجہ سے صوبہ میں ایک ناگوار صورت پیدا
ہوگئی تھی کانفرنس نے اس موقع پر علمار کرام کو خاص طور پر دعوت دے کر بلایا اور
دونوں جماعتوں میں ایک سمجھوتہ کرا کر ایک ایسا متفق علیہ رزولیوشن پاس کرا دیا
جس نے تمام باہمی اختلافات کا خاتمہ کر دیا۔

وہ رزولیوشن جن کا تعلق گورنمنٹ کی توجہ سے تھا

اب مختصر طور پر اُن تجاویز کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جن کے ذریعہ سے کانفرنس نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی :

(۱) صیغۂ تعلیم میں مسلمان ٹیچروں اور انسپکٹروں کی کمی پورا کرنا۔

(۲) اسکولوں اور کالجوں کے نصاب تعلیم میں مسلمانوں کی ضروریات اور حسیات مذہبی کا

لحاظ رکھنا۔

(۳) اسکولوں میں مسلم طلبہ کی تعداد کا تناسب نیز وظائف سے ان کی امداد۔ ۱۹۰۷ء و ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۲ء و ۱۹۱۳ء اور اس کے بعد بھی بدفعات مقصد بالا پورا ہونے کے لئے کانفرنس نے رزولیوشن منظور کرکے سررشتہ ہائے تعلیم کے افسران اور گورنمنٹ کو مسلم خواہشات کی جانب توجہ دلائی اور واقعات کے لحاظ سے ہر صوبہ کی گورنمنٹ کے سامنے ان خواہشات اور ضروریات کو لایا گیا۔ ریاستہائے ہند میں باعتبار آبادی سب سے بڑی ریاست کشمیر کی ریاست ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ کشمیر کو ریاست کے مسلمانوں کی تعلیمی اصلاح پر سب سے پہلے ۱۹۰۰ء میں بذریعہ ایک رزولیوشن دربار کشمیر کو توجہ دلائی ہز ہائی نس کے عنایت آمیز جواب پر ۱۹۰۸ء میں کانفرنس نے ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کے شکریہ میں رزولیوشن پاس کیا۔ پھر ۱۹۰۹ء میں ہز ہائی نس کو توجہ دلائی کہ صیغۂ تعلیم میں مسلمانوں کی تعداد ان کے حق کی مناسبت سے ہو۔ ۱۹۱۲ء میں ایک اور رزولیوشن اس مضمون کا کانفرنس نے پاس کیا اور قرار پایا کہ:

"مسلمانان کشمیر کی پستیِ تعلیم کو مدنظر رکھ کر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر کی خدمت میں بھیجا جائے۔"

چنانچہ ۱۹۱۳ء میں یہ ڈیپوٹیشن گیا اور ہز ہائی نس کی خدمت میں باریاب ہوا۔

غرض اس مختصر مرقع میں قوم کی ذہنی اور دماغی تربیت کا وہ نقشہ یا خاکہ موجود ہے جو قوم کے دردمندوں نے کھینچا اور سامنے رکھا۔ قومی درد کی درد بھری

آواز تھی جو دل سے اٹھی اور دل و دماغ سے نکل کر میدان عمل میں گونجی نتیجہ میں پاک نیتوں کا ظہور قومی زندگی کے آثار میں دیکھو' وقار قوم کو سنبھالنے کی عام خواہش مختلف ارادوں میں پاؤ گے۔ مختلف وسائل دماغی' اخلاقی' مادی ترقی کے لئے ہمہ گیر کوششوں کو متحد کرنے میں مصروف کار رہی برسوں اور نگوں کی کاوشوں نے امراض قومی کا چور اور سرچشمہ معلوم کر لیا ہے۔ وسعت نظر سے دیکھو تو مریض اچھے ہو رہے ہیں' طاقت پکڑ رہے ہیں' کانفرنس نام ہے قومی طاقت کے عمل اور کردار کا۔ جب یہ صداقت آج کامیاب نظر آرہی ہے تو کل اس سے کامیاب تر ثابت ہونے کی توقع ہے۔

قوم کے پچھلے رہنما جو قوم کے پشتی بان اور تحریک تعلیم جدیدہ کے علم بردار تھے اور جن کے مشاہدے سے زندگی کی لہر اٹھتی تھی' موت کی چادر میں نقاب پوش ہو گئے۔ خدائے برتر ان کے اعمال نیک کی ان کو جزائے خیر دے۔ پس ماندگان میں جو درد مند ہستیاں باقی ہیں اور جن کے دل میں قومی ترقی' قومی تعلیم کی امداد کا خیال ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رہنماؤں کے جانشین اور وارث ہیں۔ لازوال قوت ان کے ارادوں اور خواہشوں میں برکت دے۔

بے شبہ اچھی خواہشوں اور نیک ارادوں میں کامیابی آسمان سے اترتی اور قوم پر رحمت ہو کر برستی ہے۔ تھوڑی بہت ہمت اور سعی کا نتیجہ آنکھوں نے دیکھا۔

خیال و عمل کے لحاظ سے تعمیر کی وسعت میدانِ اعانت کی تلاش میں ہے۔ جو روشنی سامنے ہے وہ ایک جگنو کے چمکارے کی مثال ہے۔ وقت' دماغ اور دولت کی قربانی کا اب وقت آ رہا ہے اور آ گیا۔ تعلیم کا چولا بدلنے کا عام طور سے مطالبہ ہے۔ حکومت کے ایوانوں سے گزر کر ہر مجلس میں اس کا چرچا ہے۔ اب تعلیم کے ذریعہ سے بے کاروں کو باکار اور غافلوں کو

ہوشیار بنانا ہی لیکن ایسے وقت میں جب کہ ہر قوم اپنی ترقی کی دوڑ میں مصروفِ عمل ہے ہمارا ماحول تعلیمی جد و جہد کے لحاظ سے پرسکون میں ہی۔ چالیس برس پہلے اکثر لوگ اپنی قوت اور اپنے سرمایہ کے بل پر تعلیم پانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اب بے مائیگی کی بدولت پڑھانے اور سکھانے کا سرمایہ بہم پہونچانا قوم کے ہاتھ اور اس کی مدد سے ہوگا۔ مولانا حالیؔ مرحوم نے مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی اٹھان کے وقت حسرت اور تنبیہ کرتے ہوئے قوم کو پکار کر کہا تھا ؎

ایسے کچھ بیٹھے ہیں فارغ یار سب کھولے کمر جو مہم درپیش تھی وہ کر چکے گویا کہ سر

قوم میں تعلیم پھیلانی تھی سو پھیلا چکے ہو گیا وہ بیج جو بویا تھا نخلِ بارور

پر جو سچ پوچھو تو ہم اب تک اسی منزل میں ہیں

جس جگہ سے باندھ کر اُٹھے تھے احرامِ سفر

کیا ۱۹۳۵ء میں بھی تیس چالیس برس کے بعد اس آواز کا مطالبہ بے حقیقت سمجھا جائے گا!!!

والسلام ختم الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجلاس اوّل

محمّدن ایجوکیشنل کانگرس علی گڑھ

واقع سنٹرل ہال محمدن اینگلو اورینٹل کالج

من ابتدائے ۲۷ دسمبر لغایت ۲۹ دسمبر ۱۸۸۶ء

باہتمام آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی

زیر صدارت

مولوی محمد سمیع اللہ خاں صاحب بہادر سی ایم جی

مسلمانان ہندوستان میں علوم جدیدہ کی ضرورت اور علوم قدیمہ خصوصاً علوم دینیہ کی بقا اور اس کی حفاظت کو برقرار رکھنے کے لئے اور قوم کو ان ضروری امور پر توجہ دلانے کے لئے اس تعلیمی کانگرس کی بنیاد بھی سرسید مرحوم کے ہاتھوں سے ۱۸۸۶ء میں رکھی گئی اس جلسہ کے پہلے صدر جیسا کہ عنوان بالا سے

ظاہر ہے۔ سرسید کے قدیم اور سب سے پہلے رفیق کار مولوی سمیع اللہ خاں صاحب مرحوم تجویز ہوئے تھے جن کی صدارت میں کانگریس کے پہلے اجلاس کی کارروائی انجام کو پہونچی۔ مدرستہ العلوم کے مشہور اسٹریچی ہال کی ناتمام عمارت کو عارضی شامیانوں سے آراستہ کرکے جلسہ گاہ کی ترتیب و تزئین خود سرسید کے اہتمام و نگرانی میں ہوئی تھی باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے کالج کے دو بنگلے اور متعدد کمرے ضروری سامان سے آراستہ ہوئے تھے۔

پاک نیتوں کی برکت نے اور جذبات صادق کی کشش نے آگے چل کر مسلمانان ہند کے قلوب کو اس تحریک اعظم کی طرف کھینچ لیا اور از آن دم تا ایندم ہر مرکزی شہر میں کانگریس کے سالانہ اجلاس منعقد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ دہائیوں سے لے کر سیکڑوں اور ہزاروں تک کی تعداد شریک مجلس ہوئی۔ غربا سے لے کر امیر، ہندوستان کے شہزادے، والیان ریاست، حکمراں جماعت کے اعلیٰ افراد، مشاہیر قوم اور علماء و فضلاء ملت نے اس تحریک کا خیر مقدم کرکے حوصلہ افزا خیالات کا اظہار فرمایا اور تھوڑی سی مدت میں خیالات کا یہ کم زور پودا اتنا تناور درخت بن گیا جس نے قوم کی منتشر قوت کو ایک مرکز پر سمیٹ کر خیال کو عملی صورت میں تبدیل کرکے قوم کو حصول تعلیم کی کوشش میں مصروف کر دیا۔

ابتدائی اجتماع کی کیفیت تجاویز کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر ارتقائی دور کا سلسلہ تدریج آگے آئے گا۔

جلسہ مذکور میں مندوبین کی تعداد (۶۱) تھی جن میں سے (۱۴) مندوب پنجاب سے (۲) جبل پور صوبہ متوسط سے اور باقی صوبہ آگرہ و اودھ سے آکر شریک اجلاس ہوئے تھے ممبران کے علاوہ ڈیڑھ سو طلبائے مدرستہ العلوم علی گڑھ بھی جلسہ میں موجود تھے۔ من جملہ ان کے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں نے جو بطور ممبر کانگریس شریک ہوئے تھے رزولیوشنوں کی تحریک اور تائید میں بھی حصہ لیا تھا۔

جلسہ کی تہذیب و ترتیب اور تجاویز کی تحریک تائید اور ان پر بحث و مباحثہ کے متعلق حسب ذیل قواعد قرار دیئے گئے تھے جن کا ذکر آگے آتا ہے۔ اجلاس مذکور میں بحث و غور کے لئے پانچ رزولیوشن پیش کئے گئے تھے۔

قواعد متعلق پیشی رزولیوشنس

(الف) ایک شخص جو پہلے سے معین ہو چکا ہوگا رزولیوشن پیش کرے گا اور دوسرا شخص کہ وہ بھی پہلے سے معین ہو چکا ہو گا اس کی تائید کرے گا۔ اس کے بعد حاضرین میں سے ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ جو کچھ اس کی رائے ہو اس رزولیوشن کے موافق یا مخالف گفتگو کرے۔

(ب) جب گفتگو ہو چکے گی تو اس شخص کو جس نے رزولیوشن پیش کیا ہوگا اختیار ہوگا کہ ان لوگوں کا جواب دے

جنھوں نے اس رزولیوشن کے برخلاف رائے ظاہر کی ہو۔

(ج) اس کے بعد ووٹ لئے جاویں گے کثرت ووٹ کے لحاظ سے وہ رزولیوشن منظور یا نامنظور ہو گا۔

جو رزولیوشن پیش ہونے والے تھے ان میں سے سب سے پہلا رزولیوشن بانیِ کانگرس کی طرف سے پیش ہوا۔

رزولیوشن

۱۔ سالانہ اجلاس کانگرس مسلمانوں میں ہر قسم کی تعلیم کے تنزل کا لحاظ کرکے اور اس خیال سے کہ ان کی ہر قسم کی تعلیم کی ترقی میں قومی اتفاق اور قومی امداد سے کوشش کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال ان امور پر غور کرنے کے لئے مختلف اضلاع کے لوگوں کا ایک جلسہ ہوا کرے جو "محمڈن ایجوکیشنل کانگریس" کے نام سے موسوم ہو۔ یہ جلسہ کسی خاص مقام پر مخصوص نہ ہو گا بلکہ ہر سال کسی ایسے مقام میں جہاں کے لوگ اس جلسہ کے منعقد ہونے کی خواہش کریں اور اس کا انتظام منظور فرما دیں منعقد ہوا کرے گا۔

محرک سید احمد خاں **مؤید۔** محمد رفیق بار ایٹ لا

تحریک رزولیوشن کے موقع پر جو تقریر سرسید نے اس وقت کی تھی چوں کہ یہ تقریر اس تحریک اعظم کے لئے بمنزلہ سنگ بنیاد کے تھی۔ اس لئے ہم اس کو بجنسہ یہاں نقل کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا:

تقریر سرسید حضرات من۔ مجھے اس بات کی عزت دی گئی ہے کہ میں اس کانگرس میں جو قومی تعلیم پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئی ہے پہلا رزولیوشن پیش کردں اور وہ یہ ہے (رزولیوشن کی عبارت پڑھ کر فرمایا) اے صاحبو! مسلمانوں کی حالت کا تنزل اب اس درجہ کو پہنچ گیا ہے کہ تمام ہندوستان میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے گا جو اس کو تسلیم اور اس پر افسوس نہ کرتا ہو۔ ہماری حالتِ زار اب اس درجہ پر پہونچ گئی ہے کہ غیر قومیں بھی ہم پر آنسو بہاتی ہیں اور ہمارے بچوں کی تعلیم کے لئے خیرات سے روپیہ جمع کرنے پر کوشش کرتی ہیں۔ بلاشبہ ہم کو اپنے ان ہم وطن ہندو بھائیوں کا جنھوں نے صوبہ دکن میں ایسا ارادہ کیا شکر گزار ہونا لازم ہے مگر کیا ہماری قوم میں جن کے اسلاف کے ناموں کی شہرت دنیا کے ہر ایک حصہ میں گونج رہی تھی اور جن کے سیف و قلم کی نام آوری کے نشان ہسٹری میں اور دنیا کے ایک بہت بڑے حصے میں اب تک پائے جاتے ہیں آتنی غیرت اور ہمت بھی باقی نہیں رہی کہ

اپنی قوم کی تباہ حالت کی درستی پر توجہ کریں۔

اے صاحبو! جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پولیٹکل امور پر بحث کرنے سے ہماری قومی ترقی ہو گی میں اس سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ میں تعلیم کو اور صرف تعلیم ہی کو ذریعہ قومی ترقی کا سمجھتا ہوں ہماری قوم کو اس وقت بجز ترقی تعلیم کے اور کسی چیز پر کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہماری قوم میں تعلیم کی کافی ترقی ہو جائے گی تو ہم کو وہی کافی ذریعہ تنزل کی حالت سے نکلنے کا ہوگا پس غور طلب یہی امر ہے کہ تعلیم کی ترقی کیونکر ہو؟ اس وقت ہمارا حال یہ ہے کہ گو ہم ایک قوم مسلمان کہلاتے ہیں مگر ایک جگہ کے رہنے والے دوسری جگہ کے رہنے والوں سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی اجنبی قوم ایک دوسرے کے حال سے ناواقف ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ پنجاب کے لوگوں کو اپنی قومی تعلیم اور قومی ترقی کی نسبت کیا خیال ہے اور انھوں نے کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہیئے پنجاب تو ایک دوسرا صوبہ ہے ہم اپنے صوبے کے ہی ایک ضلع کے رہنے والے دوسرے ضلع کے رہنے والوں کے حال سے محض ناواقف ہیں۔ کوئی ذریعہ ہمارے پاس ایسا نہیں ہے کہ مختلف اضلاع کے لوگ کسی موقع پر آپس میں ایک جگہ جمع ہوں ایک کے حال سے دوسرے کو آگاہی ہو ہم آپس میں مل کر اپنے خیالات جو قومی تعلیم اور قومی ترقی کی نسبت ہوں دوسروں پر ظاہر کر سکیں ایک دوسرے کے خیالات سے تبادلہ ہو۔ جو غلطی ہمارے خیالات میں ہو وہ دوسروں کے خیال سے بخوبی اصلاح پاوے، مختلف اضلاع کے لوگوں کے باہم جمع ہونے سے آپس میں واقفیت، آپس میں محبت اور اخلاص باہمی ہمدردی اور یگانگت پیدا ہو۔ ہم باوجود ایک قوم مسلمان ہونے کے جو بمنزلہ مختلف قوموں کے ہو رہے ہیں ان میں قومی یگانگت بلکہ مجھکو کہنا چاہیئے کہ قومیت پیدا ہو۔ اس اجنبیت نے ہم میں سے قومی ہمدردی کو مٹا دیا ہے۔ اس طرح پر باہم جمع ہونے سے اور ایک مقصد یعنی قومی بھلائی، قومی تعلیم قومی ترقی کے لئے جمع ہونے سے قومی ہمدردی ہم میں پیدا ہو یا جس قدر ہے اس میں زیادہ ترقی ہو۔ آپس میں ملنے سے اور مختلف امور پر جو قومی تعلیم اور قومی ترقی سے علاقہ رکھتے ہیں بحث مباحثہ یا تذکرہ و مذاکرہ کرنے سے ضرور ہے کہ کوئی عمدہ راہ قومی ترقی اور قومی تعلیم کی ہاتھ آوے۔ ہر ایک ضلع کے لوگ جو مختلف راہیں چلتے ہیں وہ سب سمجھ بوجھ کر ایک ایسا سیدھا رستہ قومی تعلیم کے لئے اختیار کریں جو منزل مقصود کو پہونچانے والا ہو۔ اس وقت قومی تعلیم یا قومی ترقی کی نسبت ہمارے خیالات ایسے پراگندہ ہیں کہ ایک کو دوسرے سے مدد نہیں پہونچتی اور گویا ہماری قوتیں متفرق ہو کر کمزور ہوتی جاتی ہیں، ہم سب کو اگر ایک سیدھا رستہ قومی تعلیم اور قومی ترقی کا ہاتھ آجائے۔ تو تمام متفرق قوتیں ایک رستہ پر جمع ہو جائیں گی اور قومی تعلیم کی ترقی پر زیادہ تر آسانی حاصل ہو گی۔

گورنمنٹ ملکۂ معظمہ قیصر ہند ہماری بہبودی اور تعلیم کی ترقی کے لئے ہر وقت آمادہ ہے اور ہم بھی اپنی
گورنمنٹ سے ہر طرح کی مدد و امداد چاہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے خود ابھی تک منقح نہیں کیا کہ ہماری
تعلیم اور ہماری ترقی کے لئے درحقیقت کون سا طریقہ ہے۔ اس قسم کے مجمع سے اور آپس میں کلمہ و کلام
کرنے سے ضرور ہے کہ ہم کو ایک ایسا مستحکم طریقہ اپنی تعلیم اور ترقی کا ہات آوے گا جو بلا کسی شک و شبہ کے
ہماری قوم کے لئے مفید ہوگا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس قدر فیاضی صوبہ پنجاب نے تعلیم کے باب میں کی اور جس قدر
روپیہ وہاں کے رئیسوں نے تعلیم کے لئے دیا ہے وہ ایک بے مثل اور بے نظیر فیاضی ہوئی ہے مگر ان
فیاضی کرنے والوں نے اس بات کی پوری طور پر تنقیح نہیں کی تھی کہ درحقیقت ہمارے ملک کی بھلائی
کے لئے کونسا طریقہ اختیار کرنے کے قابل ہے۔ اس فیاضی نے ملک کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ اگر میں
جرائت کروں تو کہہ سکتا ہوں کہ بعوض فائدے کے کس قدر نقصان پہونچا۔ انھیں خیالات سے یہ تجویز
پیش کی ہے کہ ہر سال مسلمانوں کی تعلیم اور ترقی پر غور کرنے کے لئے مختلف مقامات و مختلف صوبجات
کے لوگ ایک جگہ جمع ہوا کریں اور ایک صوبہ اور ضلع کے ذریعے سے دوسرے صوبے اور ضلع کے
مسلمانوں کو حالات معلوم ہوتے رہیں اور جو تدابیر ان کی بھلائی اور ترقی کی نسبت سوچی جاویں ان پر
بحث و مباحثہ ہو کر جو تدبیر عمدہ قرار پاوے وہ اختیار کی جائے۔

یہ سالانہ جلسہ جیسا کہ آپ نے رزولیوشن پیش شدہ سے معلوم کیا ہوگا کسی ایک مقام کے لئے مخصوص
نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ ہر ایک صوبہ اور شہر میں جہاں کے لوگ اس کی خواہش کریں گے منعقد ہو سکے گا۔
اور اس سے یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ کسی سبب سے ایک مقام کے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے وہ دوسرے
مقام کے جلسے میں شامل ہو سکیں گے اور اس تدبیر سے اس جلسہ کے فوائد زیادہ تر عام ہو سکیں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو رزولیوشن پیش ہوا ہے اس کے مقاصد کو گو کہ مختصراً مگر کافی طور سے میں نے
بیان کیا ہے اور میں تحریک کرتا ہوں کہ یہ جلسہ اس پر غور کرے گا اور درصورتیکہ پسند ہو تو منظور کیا جاوے۔

۲۔ گورنمنٹ صرف مغربی علوم کی تعلیم دے مشرقی علوم کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دے

اس جلسہ کی رائے میں مسلمانوں کو یورپین سائنسز و
لٹریچر میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی شدید ضرورت ہے قوم
اور گورنمنٹ دونوں کو اس پر توجہ چاہیے' انگریزی
کالجوں میں مشرقی زبان کا بطور سکینڈ لینگویج کے رہنا کافی ہے خاص مشرقی علوم کی نسبت ہم کو گورنمنٹ
کی توجہ درکار نہیں ہے وہ جس طرح کہ ہمارے قدیم طریقے پر ہماری قوم کے عالموں کے ذریعے سے ہوتی ہے

اس کو اس طرح پر رہنا چاہیئے اور خود ہماری قوم کو اس کے باقی اور قائم رہنے پر ایسے لوگوں میں جو اس کی خواہش رکھتے ہیں توجہ رکھنی لازم ہے مشرقی علوم جو مسلمانوں میں قدیم سے اب تک رائج ہیں مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل سے ایسے مخلوط ہیں کہ جدا نہیں ہو سکتے اور اس لیئے گورنمنٹ کو اس کا اختیار کرنا مناسب نہیں اور اگر مذہبی مسائل کو اس سے خارج رکھا جاوے تو کوئی شخص جو مشرقی علوم کا خواہاں ہے اس کو پسند نہیں کرنے کا اور اگر کسی وجہ سے اس کو اختیار کرے گا تو مسلمان کمیٹیوں میں اس کی کچھ وقعت نہ ہوگی۔

محرک۔ مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی مرحوم　　　موید۔ سر سید مرحوم

۳۔ مکاتب کی توسیع کی جائے

اس جلسہ کی رائے میں مسلمانوں میں عام تعلیم کو تنزل ہو گیا ہے پرائیویٹ مکاتب میں بذریعہ میانجی کے تعلیم ہوتی تھی وہ نہایت کم ہو گئے ہیں اس قدیم طریقے سے زیادہ عمدہ طریقہ مسلمانوں کے اس گروہ کے لیئے جن میں عام تعلیم درکار ہے عام تعلیم کے پھیلانے کا اور اس میں معقول استعداد اور قومی مذاق حاصل ہوتے کا نہیں ہے اور اس لیئے اس سلسلہ کے زیادہ رائج ہونے پر کوشش ہونی چاہیئے۔

محرک حافظ عبدالرحیم وکیل علی گڑھ　　　موید۔ خواجہ سجاد حسین پانی پتی

۴۔ حفظ قرآن کی طرف توجہ

اس جلسہ کی رائے ہے کہ ہماری قوم میں قرآن مجید کی تعلیم اور قرآن مجید کے حافظوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جاتی ہے جو لڑکے اور قسم کی تعلیم میں مصروف نہیں ہوتے ان کو قرآن مجید کے یاد کرنے یا حفظ کرنے پر مصروف رکھنا اور اس کے لئے مناسب تدابیر کا اختیار لازم ہے۔

محرک خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علی گڑھ　　　موید صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

۵۔ کانگرس کا صدر مقام علی گڑھ ہو

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کا ہیڈ کوارٹر علی گڑھ میں قرار دیا جائے اور اس کے مقاصد کی تائید اور تکمیل کے لئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں کمیٹیاں قائم ہوں۔

محرک۔ مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی اے مرحوم　　　موید مولانا شبلی صاحب نعمانی مرحوم

تحریک قواعد کانگرس :-

مذکورہ بالا رزولیوشنوں پر بحث ہونے اور پاس ہونے کے بعد سر سید نے تحریک کی کہ کانگرس کی

کارروائی کے لئے قواعد کا بننا ضروری ہے تاکہ ان قواعد کے ماتحت کارروائی ہوا کرے۔ مولوی سمیع اللہ خاں صاحب صدر مجلس نے اس رائے سے اتفاق کرکے فرمایا "کہ موجودہ ممبران اجلاس میں سے ایک کمیٹی قواعد کانگرس بنانے کے لئے منتخب کی جائے۔ چنانچہ ممبران موجودہ میں سے (۱۶) اشخاص اس کمیٹی کے لئے منتخب کئے گئے جن میں کے ایک ممبر خود سرسید بھی تھے۔ کمیٹی نے ۲۸ دسمبر کو قواعد کی ترتیب کے لئے اپنا اجلاس کیا اور جو قواعد اس نے وضع کرکے منظور کئے وہ حسب ذیل ہیں:

قواعد

کارروائی محمدن ایجوکیشنل کانگرس

یعنی وہ جماعت جو ہر سال بغرض ترقی تعلیم مسلمانوں کے جمع ہوا کرے گی۔

دفعہ (۱) ۔ مختلف اضلاع اور صوبہ جات کے لوگوں کا وہ مجمع جو مسلمانوں کی ترقی کا خواہاں ہو اور ان کی بھلائی اور ہر قسم کی ترقی تعلیم میں کوشش کرنے کو متحد ہوا ہو جب وہ کسی جگہ اجلاس کرے تو وہ مذکورۂ بالا لقب سے ملقب کیا جائے گا۔

دفعہ (۲) اس مجمع میں جو لوگ شریک ہونگے وہ دو لقب سے ملقب کئے جاویں گے۔ ممبر اور وزیٹر ممبر وہ لوگ تصور کئے جاویں گے جو ہر سال پانچ روپیہ زر چندہ واسطے اجرا رکار کانگرس کے دیں گے اور باقی شریکان جلسہ وزیٹر سمجھے جاویں گے۔

دفعہ (۳) ہر ایک قوم اور مذہب کے لوگ جو درحقیقت دل سے مسلمانوں کی بھلائی اور ان کی ترقی تعلیم چاہتے ہیں اس جلسہ کے ممبر ہو سکیں گے۔

دفعہ (۴) اس مجمع کا ہیڈ کوارٹر علی گڑھ میں ہوگا اور سکرٹری مینیجنگ کمیٹی محمدن اینگلو اورینٹل کالج جو وقتاً فوقتاً ہو اس کا سکرٹری ہوگا اور تمام خط و کتابت متعلق کانگرس اس کے ممبروں سے اور کمیٹیوں سے اسی کے ذریعہ سے ہوا کرے گی۔

دفعہ (۵) سکرٹری محمدن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی جو وقتاً فوقتاً ہو اس کا خزانچی تصور کیا جاوے گا اور جو روپیہ کانگرس کی بابت وصول ہو اس کی رسید دے گا۔

دفعہ (۶) اس کانگرس کی بابت جو روپیہ وصول ہو اس کا کسی بنک میں جمع کرنا اور خرچ کرنا اور سالانہ حساب مشتہر کرنا انہیں اصول کے موافق ہوا کرے گا جو محمدن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کے فنڈ کے لئے اس کے قواعد میں معین ہیں اور اس کی تعمیل خزانچی سے متعلق رہے گی

مقاصد کانگرس

دفعہ (۷) اس کانگرس کے مقاصد حسب تفصیل ذیل ہیں :-

(الف) مسلمانوں میں یوروپین سینسز و لٹریچر کے پھیلانے اور وسیع حد تک ترقی دینے اور اس میں نہایت اعلیٰ درجے کی تعلیم تک ان کے پہونچانے پر کوشش کرنا اور اس کی تدبیروں کو سوچنا اور ان پر بحث کرنا۔

(ب) مسلمانوں کی تعلیم کے لئے جو انگریزی مدرسے مسلمانوں کی طرف سے جاری ہوں ان میں مذہبی تعلیم کے حالات کو دریافت کرنا اور بقدر امکان عمدگی سے اس تعلیم کے انجام پانے میں کوشش کرنا۔

(ج) جو لوگ کہ علوم مشرقی اور دینیات کی تعلیم قدیم طریقہ پر ہماری قوم کے علماء سے پاتے ہیں اور اس کو انھوں نے اپنا مقصد قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کی تفتیش کرنا اور ان میں اس تعلیم کے قائم اور جاری رہنے کی مناسب تدابیر کا عمل میں لانا

(د) عام لوگوں میں جو عام تعلیم قدیم مکاتب کے ذریعے سے جاری تھی اس کی حالات کی تفتیش کرنا اور اس میں جو تنزل ہوگیا ہے اس کی ترقی اور عام لوگوں میں عام تعلیم کے مناسب وسعت کی تدابیر کا اختیار کرنا۔

(ہ) جو مکاتب عام لوگوں کے لڑکوں کے لئے قرآن مجید پڑھنے کے تھے اور جو سلسلہ قرآن مجید کے حفظ کرنے کا تھا اور جن کا اب بہت کچھ تنزل ہوگیا ہے۔ ان کے حالات کی تفتیش کرنا اور ان کے قائم رکھنے اور استحکام دینے کی تدابیر اختیار کرنا۔

کارروائی متعلق کانگرس

دفعہ (۸) اس کانگرس کے مقاصد کے انجام کے لئے دو قسم کی تدبیریں کی جاویں گی،

(اوّل)

جہاں تک ممکن ہو ہر شہر و قصبہ میں کانگرس کے مقاصد کے لئے کمیٹیوں کا قائم کرنا، مگر جہاں جہاں انجمن اسلامیہ قائم ہیں اگر وہ انجمنیں کانگرس کے مقاصد کی انجام دہی منظور کریں تو وہی انجمنیں اس مقام کے لئے کانگرس کی کمیٹیاں تصور کی جائیں گی۔

ان کمیٹیوں کو اپنے نواح یا اپنے ضلع یا اپنے قصبہ کی نسبت ہر سال ایک کیفیت امور مندرجۂ ذیل کی مرتب کرکے بذریعہ کسی ڈیلیگیٹ کے اجلاس کانگرس میں پیش کرنی لازم ہوگی لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی ڈیلیگیٹ نہ بھیج سکے تو بذریعہ ڈاک سکرٹری کانگرس کے پاس بھیجنا لازم ہوگا۔

۱۔ اس ضلع میں مسلمانوں کی بستیوں کی مختصر کیفیت اور تعداد مردم شماری۔

۲۔ گورنمنٹ اسکول و کالج۔

۳۔ مشنری اسکول و کالج

۴۔ پرائویٹ اسکول و کالج

۵۔ ہندوستانی قدیم طریقے کے مکتب

۶۔ قرآن مجید کی درسگاہیں۔

۷۔ بزرگ و مقدس علما جو قدیم طریقے کے مطابق لوگوں کو پڑھاتے ہیں۔

۸۔ تحصیلی و حلقہ بندی کے مکتب

۹۔ گورنمنٹ زنانہ اسکول۔

۱۰۔ مشنریز زنانہ اسکول۔

۱۱۔ قدیم مسلمانی طریقہ عورات کی تعلیم کا رواج۔

۱۲۔ انجمنیں جو اس ضلع میں ہوں۔

۱۳۔ اس ضلع کی مشہور صنعت و حرفت جو مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہو

۱۴۔ عام حالت اس ضلع کے مسلمانوں کی۔

۱۵۔ ہر ایک سال کی حالت کا اس سے پہلے سال کی حالت سے مقابلہ کالجوں یا اسکولوں کی نسبت بیان کرنا چاہیئے کہ وہ کتنے ہیں اور کس کس جگہ قائم ہیں اور کس قسم کی ان میں تعلیم ہوتی ہے اور ہر ایک جگہ کس قدر مسلمان تعلیم پاتے ہیں۔

ان کمیٹیوں کا یہ بھی فرض ہوگا کہ عملی طور سے جس طرح کہ وہ مناسب سمجھیں ان مقاصد کے عمل میں آنے کے لیئے جن کے لئے یہ کانگرس قائم ہوئی ہے تدابیر عمل میں لاویں۔ وہ مجاز ہونگے کہ ان کمیٹیوں کے لیئے اپنی ضرورت کے موافق قواعد خاص بنادیں۔

وہ مجاز ہونگے کہ اپنے نواح میں کوئی صدر کمیٹی قائم کرکے اس کے ماتحت کمیٹیاں قائم کریں یا اور جو تدبیر اور انتظام کہ وہ مناسب سمجھیں عمل میں لاویں۔

(دوم)

کانگرس کا اجلاس

دفعہ ۹ ہر سال کسی معین تاریخ پر جو کثرت رائے ممبران سے معین ہوگی اور ایک ایسے مناسب مقام پر جہاں کے لوگ یا کمیٹیوں کے ممبر اس جلسے کے منعقد ہونے کی خواہش کریں اور اس کا انتظام منظور فرماویں اور کثرت رائے ممبران کی اس مقام پر جلسہ ہونے پر متفق ہو جاوے اس کانگرس کا جلسہ ہوا کرے گا اور تمام ممبروں سے اس میں شریک ہونے کی درخواست کی جاوے گی اور وہ اپنے ساتھ وزیٹر بھی لا سکیں گے۔

جو ممبر کسی مقام پر جلسہ کرنا چاہیں ان کو لازم ہوگا کہ آخر جون تک سکرٹری کو اس کی اطلاع دیں کہ وہ ممبروں کی رائے حاصل کر سکے اور اگر کسی سال کسی جگہ سے جلسہ ہونے کی وقت مناسب تک درخواست نہ آوے تو سکرٹری کانگرس کوئی مقام واسطے جلسے کے مقرر کریں گے۔

ممبروں کی رائے سکرٹری بذریعہ تحریر خطوط کے حاصل کرے گا اور ان کے جوابوں کی رو سے جو کثرت رائے ظاہر ہو وہ فیصلہ کثرت رائے کا قرار دیا جاوے گا۔

اخراجات متعلق کانگرس

دفعہ ۱۰ ہر سال کانگرس کا ایک رسالہ چھپایا جایا کرے گا اور ممبروں کو بلا قیمت بھیجا جاوے گا اور سکرٹری کو غیر ممبروں کے ہاتھ اس کے فروخت کرنے کا اختیار ہوگا اور زر قیمت سرمایۂ کانگرس میں جمع ہوگا۔

سکرٹری کو جائز ہوگا کہ اخراجات چھپائی رسالہ مذکور و روئداد و خطوط وغیرہ اور اخراجات محصول ڈاک اس روپیہ سے خرچ کرے جو چندے سے فراہم ہو۔ اس کے سوا اور کسی طرح بلا منظوری ممبران روپیہ خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لیکن بحالت اشد ضرورت مشروط بمنظوری ممبران سکرٹری اخراجات ضروری کے لئے روپیہ خرچ کرنے کا مجاز ہوگا جس قدر سرمایہ کہ بعد اخراجات مذکورہ جمع رہے اس کے خرچ کرنے کا جس طرح پر چاہیں ممبران کانگرس کو حسب کثرت رائے اختیار حاصل ہوگا۔

دستخط سید احمد خاں سکرٹری

اجلاس مذکور میں مولوی سید علی احمد صاحب وکیل عدالت و پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ بریلی نے مسلمانان ضلع بریلی کی تعلیمی و غیر تعلیمی حالت کی نہایت واضح رپورٹ پیش کی تھی جو اجلاس میں پڑھ کر سنائی گئی تھی اس رپورٹ کو سن کر اجلاس نے قرار دیا تھا کہ آئندہ اجلاسوں میں ہر ضلع کی کیفیت اسی طرح قلمبند ہو کر پیش ہوا کرے اور قواعد کانگرس کی دفعہ (۸) اس ضرورت کی وضاحت کے لئے قرار دی گئی۔ دیکھو دفعہ (۸) کانگرس منظور شدہ و مرتب کردہ اجلاس کانگرس دسمبر ۱۸۹۶ء۔

اجلاس دوم

منعقدہ لکھنؤ ۱۸۸۷ء

زیر صدارت

منشی محمد امتیاز علی خاں صاحب مرحوم وکیل و رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ

جلسۂ مذکور کو دعوت دینے والے منشی محمد امتیاز علی خاں صاحب تھے منشی صاحب لکھنؤ کے مشہور اور با اثر رئیس ہونے کے علاوہ بڑے فیاض اور سیر چشم تھے جلسہ کا انتظام اور مہمانوں کی مہمانداری کا انصرام منشی صاحب ہی نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ مہمانان کانگرس کی مدارات اور اطعمۂ لذیذہ سے کام و دہن کو آشنا ذوق کرنا اس دعوت کی خصوصیات میں سے ہے جو آج تک بطور روایت کے مشہور چلی آتی ہے حسن اتفاق سے منشی صاحب ہی اجلاس مذکور کے صدر منتخب ہوئے جن کی صدارت میں ۲۷ر دسمبر لغایت ۲۹ر دسمبر تین دن تک کانگرس کے اجلاس مشہور بارہ دری واقع قیصر باغ میں ہوتے رہے کانگرس میں شرکا کی تعداد پہلے سال سے بہت زیادہ تھی۔ سر سید اعظم کی پارٹی کے علاوہ جو علی گڑھ سے گئی تھی پٹنہ، پنجاب اور متحدہ آگرہ و اودھ کے ممبر کثیر تعداد میں آکر شریک اجلاس ہوئے تھے ۲۹ر دسمبر کی شب کو جلسہ کے آخری دن بارہ دری کی عالی شان عمارت چراغاں کی گئی تھی اور تمام مہمانوں کو پر تکلف ڈنر دیا گیا تھا۔

کارگزاری کی رپورٹیں اس اجلاس کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ دفعہ (۸) قواعد کانگرس کے ماتحت مختلف اضلاع کے کارکن اصحاب نے اپنے اپنے ضلعوں کی (۱۲) رپورٹیں اجلاس میں پیش کیں جن میں مسلمانوں کی عام حالت اور ان کی تعلیمی کیفیت کے نقشے اور اعداد پیش کئے گئے تھے جن میں سے ضلع علی گڑھ کی رپورٹ خود سر سید نے تحریر فرمائی تھی۔ یہ رپورٹیں حالات کے اعتبار سے گو

زیادہ وضاحت چاہتی تھیں مگر پھر بھی قدیم و جدید تعلیم کے متعلق جو کیفیت بیان کی گئی اور جو اعداد پیش کیے گئے نیز معاشری، اخلاقی اور کاروباری حالات پر روشنی ڈالی گئی اس نے مسلمانوں کی عام حالت اور ہر شعبۂ زندگی میں پست کیفیت کا مرقع پیش کر دیا تھا، رپورٹوں میں سرکاری، غیر سرکاری، پرائیوٹ مکاتب و مدارس دینی و دنیوی میں تعلیم کی جو کیفیت اس وقت تھی وہ تفصیل کے ساتھ نہیں تو مجمل طریقے سے سامنے آ گئی تھی مجلس اخوان الصفا کانپور نے اس کام کو پورے طور سے اور دلچسپی سے انجام دیا تھا۔ اس کی رپورٹ بسیط اور واضح تھی۔ مجلس مذکور شروع سے مقاصد کانفرنس کی حامی تھی۔ لکھنؤ میں کانگرس کا یہ دوسرا اجلاس تھا جس میں مجلس مذکور کے (۹) نمایندے بہ حیثیت ممبر اجلاس شریک کانگرس ہوئے اور اپنے ہمراہ (۱۳) وزیٹر لائے تھے۔

رپورٹ سکرٹری بابت حسابات و قواعد

کانگرس کے اجلاس آخری میں (۵۴) ممبران کانگرس کی موجودگی میں آنریری سکرٹری نے سال گزشتہ کا جمع خرچ پیش کیا۔ آمدنی میں ۱۶۰۱ روپے جمع ہوئے تھے اور خرچ کی میزان ۹۷۶ روپے تھی، باقی ۱ روپے سکرٹری کی تحویل میں تھے۔

سکرٹری نے قواعد کارروائی کانگرس پیش کیے اور کہا کہ ان میں ترمیم منظور ہو تو کی جا وے قواعد بلا ترمیم منظور ہوئے۔

سکرٹری نے رزولیوشن نمبر (۱۲) کو جو اجلاس میں پیش ہوا تھا اور جس کی نسبت ممبران کانگرس کے اجلاس میں کسی تجویز کا ہونا قرار پایا تھا پیش کیا اور تجویز کی درخواست کی نسبت قرار پایا کہ اس امر کی نسبت کہ رزولیوشن کس وقت اور کس طریقہ سے اجلاس کانگرس میں مباحثہ کے لیے داخل و منظور ہونگے مناسب ہے کہ اس کا قاعدہ قرار دینا ان ممبروں کے اختیار میں ہوگا جو کسی مقام پر وقتاً فوقتاً اجلاس کانگرس میں جمع ہوں اور اس اجلاس کے ممبر جو قاعدہ قرار دیں وہ اسی اجلاس کے لیے مخصوص ہوگا اور آئندہ اجلاس کے لئے اس اجلاس کے ممبروں کو اپنے اجلاس کے لئے قاعدہ بنانے کا اختیار ہوگا۔

سکرٹری کو اجازت دی جائے کہ قواعد کارروائی کانگرس میں جو دوبارہ رسالہ کے ساتھ چھاپے جاویں اس میں کسی مقام مناسب پر اس مضمون کی ایک دفعہ اضافہ کر دیں۔ سکرٹری نے کہا کہ رزولیوشن پر مباحثہ ہونے کے طریقہ کی بابت کسی قاعدہ کا موجود نہ ہونا اجلاس کی کارروائی میں مشکلیں پیدا کرتا ہے۔ اس کے لئے قاعدوں کا مرتب ہونا نہایت ضروری ہے۔ تجویز ہوئی کہ سکرٹری بصلاح مسٹر تھیوڈور بیک ممبر کانگرس اس امر کی نسبت مسودۂ قواعد مرتب کرے اور اس مسودہ کو ان

قواعد کے بموجب جو مدرسۃ العلوم کی کمیٹی مدبران تعلیم السنۂ مختلفہ وعلوم دنیویہ کی کارروائی کے لئے معین ہیں تمام ممبران کانگرس کے پاس بہ طلب رائے کے بھیجدے اور جوابات آنے پر انھیں قواعد کی رو سے کثرت رائے کے لحاظ سے قواعد بنائے اور کسی اجلاس میں جو آیندہ ہو منظوری کے لئے پیش کرے۔

تقریر خاتمہ صاحب صدر منشی امتیاز علی خاں صاحب مرحوم صدر کانگرس نے اجلاس کی کارروائی کے خاتمہ پر بطور تبصرہ کے جو تقریر کی اس کے ایک ٹکڑے کا اقتباس یہاں قلم بند کرنے کے لائق ہے انھوں نے فرمایا۔ اے حضرات' میں اس کانگرس کو اس وقت مثل بچۂ یک سالہ کے خیال کرتا ہوں اور اس کی خوبیاں اس سے زیادہ پیش نظر نہیں ہو سکتیں جیسے کہ ایک حسین ہونہار بچہ اپنی ماں یا دایہ کی گود میں خوش فعلی کرتا ہوا بھلا معلوم ہوتا ہے اور خصوصاً جن لوگوں کی اُمیدیں اس کی آئندہ حالتوں سے وابستہ ہوتی ہیں ان کے دلوں میں ایک خیالی مسرت کا باغ اس کے دیکھنے سے کھل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایسا بچہ ہے جو بڑھے گا سال بہ سال نیا رنگ روپ نکالے گا اس کے نشو و نما کے ساتھ روز افزوں علمی ترقی اور اہل اسلام کی قوت منتشرہ کا اجتماع ہوگا۔ جس پر ان کی دینی و دنیوی ترقی کا انحصار ہے۔ جب یہ بچہ جوانی پر پہونچے گا ایک ایسا جوان رعنا اور پُرزور پہلوان ہوگا جس کی بے انتہا طاقت اور حکیمانہ فطرت سے ملک تعلیم پر اہل اسلام کو پوری فتح یابی حاصل ہوگی۔ میں اس وقت زندہ رہوں یا نہ رہوں لیکن جو اصحاب موجود ہونگے دیکھیں گے کہ جس طرح انسان کی رگوں میں خون دوڑتا ہے یہ کانگرس ایک وقت تمام ہندوستان کے ہر ایک شہر و قصبہ و قریہ میں تعلیم کا اثر پہونچائے گی بلکہ ہر کنج و گوشہ میں ہندوستان کے علوم و فنون کا دلچسپ باغ دکھلا دے گی الخ

دنیا نے دیکھا کہ مبصر حقیقت نے (۴۵) برس پہلے جو پیشین گوئی کی تھی اور کانگرس کے یک سالہ بچے کی نشو و نما کا اندازہ کرکے جو امیدیں باندھی تھیں وہ حرف بحرف پوری اُتریں اور جس کی زیبائی رعنائی نے مسلمانان ہندوستان کے خیالات کو خواہ وہ پورب کے رہنے والے ہوں یا پچھم کے' اُتر کے باشندے ہوں یا دکھن کے۔ غرض ہر سمت کے اور ہر خیال کے لوگوں کو اپنی طرف سمیٹ کر اکٹھا کر لیا۔ اور ہندوستان کا ہر گوشہ اس تحریک اعظم میں آخر کار جذب ہو کر رہا۔

رزولیوشن

۱۔ گزشتہ سال کے رزولیوشن پانچ رزولیوشن جو سال گزشتہ کے اجلاس میں منظور ہوئے ہیں ان کو

یہ اجلاس بھی تسلیم کرتا ہے اور ان کے مقاصد کی تکمیل کا خواہاں ہے۔

محرک۔ منشی امتیاز علی خاں صاحب مرحوم صدر اجلاس

مؤید۔ مرزا عرفان علی بیگ صاحب مرحوم

۲۔ اسکالرشپ قائم کئے جائیں

اس جلسہ کی رائے ہے کہ ایک نہایت عمدہ ذریعہ مسلمانوں کی خوش حالی کو ترقی دینے کا یہ ہے کہ اسکالرشپیں قائم کی جاویں جن کی مدد سے مسلمان طالب علم انٹرنس کے بعد ایم اے تک پڑھ سکیں۔

محرک۔ مسٹر تھیوڈور بک پرنسپل مدرسۃ العلوم علی گڑھ

مؤید۔ سرسید احمد خاں مرحوم

۳۔ الہ آباد یونیورسٹی کے قیام سے اظہار اطمینان اور اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ کو عرضداشت

یہ جلسہ الہ آباد یونیورسٹی کے مقرر ہونے سے جس کو زیادہ تعلق شمال مغربی اضلاع اور اودھ سے ہے نہایت خوش ہے بشرطیکہ اس سے انگلش ہائی ایجوکیشن کی مسلمانوں میں ترقی ہو جس کی امید اس جلسہ کو ہے۔ لیکن اگر انگلش ہائی ایجوکیشن کو نقصان پہونچے تو جلسہ کی رائے میں افسوس کا مقام اور ملک کی ترقی کو نقصان پہونچنے کا باعث ہوگا۔ لہٰذا اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ اس جلسہ کی جانب سے ایک میموریل ہزآنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں اور ایک وائس چانسلر یونیورسٹی کی خدمت میں اس مقصود سے بھیجا جاوے کہ الہ آباد یونیورسٹی کے ذریعہ سے اس ملک میں انگلش ہائی ایجوکیشن کی ترقی پر جس کی اس ملک کو ضرورت ہے زیادہ توجہ کی جاوے۔

محرک۔ سید نبی اللہ بیرسٹرایٹ لا۔

مؤید۔ سرسید احمد خاں مرحوم

۴۔ کوشش دربارۂ اضافہ تعداد حفّاظ قرآن

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ حفّاظ قرآن شریف کی تعداد بڑھائے اور اس کے وسائل بہم پہونچانے کی کوشش بلیغ کی جائے اور واسطے تعمیل رزولیوشن جلسہ سال گزشتہ نمبری (۴) کے جو اسی بارہ میں پاس ہوا تھا عمل میں لائی جاویں۔

محرک۔ خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب مرحوم

مؤید۔ سید نادر علی شاہ صاحب سیفی مرحوم

۵- اوقاف کے روپیہ سے مذہبی تعلیم

اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ اوقاف کے متولی صاحبوں کو قدیم طریقے کے مطابق عربی علوم کی تعلیم کی طرف جس میں حدیث و فقہ تفسیر کی تعلیم شامل ہو توجہ کرنی چاہیئے اور اس کے ساتھ اس مجلس کی یہ بھی رائے ہے کہ ان کے اوقاف کا روپیہ انگریزی علوم کی تعلیم میں صرف کرنا اس نیت و ارادہ کے مطابق نہیں ہے جس نیت و مقصد سے وقف کرنے والوں نے اس کو وقف کیا ہے۔

محرک۔ سر سید احمد خاں مرحوم

موید۔ منشی محمد امتیاز علی خاں صاحب صدر جلسہ

۵- مقامی تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جاویں

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ قواعد کانگرس کی دفعہ (۸) میں جو یہ بات قرار پائی تھی کہ ہر شہر و قصبہ میں کانگرس کے مقاصد کے لئے کمیٹیاں مقرر ہوں اور وہ کمیٹیاں اپنی ماتحت کمیٹیاں مقرر کریں اور انجمن ہائے اسلامی جو بالفعل ہیں وہ اس کانگرس کے مقاصد کی تکمیل اپنے ذمہ لیں، اس کی نسبت کوئی کارروائی اب تک عمل میں نہیں آئی صرف مجلس اخوان الصفا کان پور نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے پس ان دفعات کے عملدر آمد کے لئے کافی کوشش کی جائے۔

محرک۔ منشی محمد اطہر علی صاحب مرحوم وکیل لکھنو

موید۔ مرزا عرفان علی بیگ صاحب مرحوم

اجلاس سوم

محمڈن ایجوکیشنل کانگرس منعقدۂ لاہور

من ابتدائے ۲۷ر دسمبر لغایت ۲۹ر دسمبر ۱۸۸۸ء

زیر صدارت

سردار محمد حیات خاں صاحب مرحوم سی ایس آئی

باہتمام خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب

کانگرس کے تیسرے اجلاس کو لاہور میں دعوت انجمن اسلامیہ پنجاب کی طرف سے دی گئی تھی۔ انجمن اسلامیہ کے ممبروں نے عموماً اور اس کے جنرل سکرٹری خان بہادر برکت علی خاں صاحب نے خصوصاً محمڈن کی تعلیمی تحریک کی جو پنجاب میں معاون و مددگار رہے تھے۔ اجلاس مذکور کو لاہور میں کامیاب کرنے کے لئے پوری سرگرمی اور کوشش کا اظہار کیا تھا۔ جملہ مہمان خاں صاحب موصوف کے اخلاق اور مہمان نوازی کے لئے ممنون نظر آتے تھے۔ ہز آنر سر جیمس لائل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اجلاس کانگرس کے لئے نہایت عمدہ درباری شامیانہ اور ڈیرہ عنایت کرکے اس تعلیمی تحریک سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ درباری شامیانہ ملنے سے نہ صرف کانگرس کے جلسے نہایت خوبی و خوش نمائی کے ساتھ انجام پائے بلکہ شامیانہ کی وسعت و رفعت نے جلسہ کی شان کو بہت کچھ بڑھا دیا تھا۔ حاضرین اجلاس کی تعداد سابق کے دونوں جلسوں سے بہت بڑھ گئی تھی۔ تقریباً چودہ سو نشستیں حاضرین اجلاس سے

پر نظر آتی تھیں

کانگرس کے ممبروں کی تعداد اس سال (۲۵۸) تھی۔ چندہ ممبری سے ایک ہزار دو سو پینسٹھ روپئے وصول ہوئے تھے۔

کانگرس کے تیسرے اجلاس ۳۰ر دسمبر ۱۸۸۸ء میں ممبران اجلاس کی موجودگی میں سکرٹری نے جمع خرچ اجلاس دوم کانگرس پیش کیا۔ کل آمدنی اس سال کی مع باقیات سال اول الف ۲۵۸۶ تھی اور کل خرچ سال دوم کا بقدر ۱۳۹۶ کے تھا اور ۱۱۸۹ سکرٹری کی تحویل میں باقیات جمع تھے۔

اس اجلاس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پہلی مرتبہ شمس العلما، ڈاکٹر حافظ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی شریک ہوئے اور موصوف نے ایک فصیح و بلیغ لکچر کانگرس میں دیا جس کی نسبت سرسید مرحوم تحریر فرماتے ہیں:

"تمام مجلس کا عجیب حال تھا کبھی تو سب کے سب مثل عالم تصویر مبہوت و خاموش تھے کبھی بے اختیار ہنس پڑتے تھے۔ اور نہایت زور سے چیرز دیتے تھے کہ خیمہ گونج اٹھتا تھا اور کبھی ہر ایک کی چشم پُرنم تھی اور بہت لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بعض بآواز بلند روتے تھے مولوی صاحب کے لکچر کا ایسا سماں بندھا تھا کہ اس کی کیفیت کا بیان کرنا زبان و قلم سے ناممکن ہے۔ تمام حاضرین کو انھوں نے منوا دیا کہ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا کا یہی لکچر مصداق ہے۔"

اجلاس مذکور کا ایک نمایاں واقعہ یہ بھی تھا کہ جملہ مسلم طلبائے کالج و اسکول ہائے لاہور نے ۳۰ر دسمبر کے اجلاس کانگرس میں حسب اجازت صاحب صدر جلسہ سرسید کی خدمت میں ایڈرس پیش کیا جو سرسید کی قومی تعلیمی اور زبان اُردو کی خدمت کے شکریہ پر ختم ہوا تھا۔ سرسید نے ایڈرس کا جواب ایک ایسی برجستہ تقریر اور دل نشین نصیحتوں اور دل میں بیٹھنے والی باتوں کے ذریعے سے دیا ہے جو ایک طالب علم کی زندگی کا مقصد اول ہونا چاہیئے۔ لیکن ان صفحات کا دامن اتنا وسیع نہیں جس میں یہ خیالات سما سکیں۔

جلسۂ کانگرس کے موقع پر (۱۸) مقامات کی تعلیمی رپورٹیں جس میں زیادہ تر اضلاع پنجاب سے آئی تھیں پیش ہوئی تھیں جن میں اس زمانہ کی تعلیمی کیفیت اور اعداد کا خاصہ مواد موجود ہے۔

جلسہ میں (۹) رزولیوشن بحث کے بعد منظور ہوئے جن کا سلسلہ آگے آتا ہے۔

۲۷ر دسمبر کو پہلا اجلاس شروع ہوا۔ خان بہادر برکت علی خاں صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب کی تحریک و تمام ممبران موجودہ کی تائید سے سردار محمد حیات خاں جلسہ کے صدر قرار پائے۔ سب سے پہلے صدر موصوف نے بموجب دفعہ (۱۰) قواعد کار روائی محمدن ایجوکیشنل کانگرس مرتبہ اجلاس دوم کانگرس کے

اجلاسوں کی کارروائی کی بابت قواعد بنائے جانے کا حکم دیا۔ آنریبل سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری کانگرس نے ایک مسودہ قواعد کارروائی پیش کیا اور صدر انجمن کی اجازت سے تمام ممبران کو پڑھ کر سنایا جو بالاتفاق منظور ہوا اس اجلاس میں صرف کانگرس کے ممبر شریک کئے گئے تھے۔ قواعد مذکور کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

قواعد

جن کی تعمیل محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کے اجلاس مقام لاہور میں کی جاوے گی

۲۷ ردسمبر لغایۃ ۳۰ ردسمبر

منظور شدہ قواعد

دفعہ (۱) تمام ممبروں کو جو لاہور میں موجود ہوں ایک خاص قسم کے ٹکٹ داخلہ دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۲) علاوہ ممبروں کے جن بزرگوں کو انجمن اسلامیہ لاہور نے مدعو کیا ہے یا جن کو ممبر اپنے ساتھ لانا چاہتے ہیں ان کو ایک جدا قسم کے ٹکٹ دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۳) یہ ٹکٹ ان بزرگوں کے پاس رہیں گے اور جب تک اجلاس کانگرس ختم ہو ہر دفعہ کے داخلہ کے لئے یہی ٹکٹ کافی ہونگے۔

دفعہ (۴) تمام بزرگوں سے نہایت ادب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ از راہ مہربانی بروقت تشریف آوری اس شخص کو جو اس کام کے لئے متعین ہو ٹکٹ ملاحظہ کرا دیں گے۔

طریق نشست

دفعہ (۵) ممبروں کی اور ان کی جو ممبر نہ ہوں مگر لکچر دینے یا رسالے یا اضلاع کی کیفیت پیش کرنے والے ہوں کرسیاں مقدم ہونگی اور وزیٹروں کی ان کے بعد۔ مقدم کرسیاں ریزروڈ سمجھی جائیں گی اور کسی صاحب کو سوائے ان کے جن کے لئے ہیں ان پر بیٹھنا مناسب نہ ہوگا۔ کہ کوئی کرسی بہ سبب کسی کی غیر حاضری کے خالی ہو۔

دفعہ (۶) ان مقدم کرسیوں پر بطور نشان کے ایک کاغذ پر ریزروڈ لکھ کر لگا دیا جاوے گا۔

طریق لکچر

دفعہ (۷) وہ شخص یا اشخاص جو اجلاس میں لکچر دینے کو تجویز ہوئے ہوں. وقت معین پر لکچر دیں گے اور لکچر نہایت خموشی سے سنا جاوے گا اور کسی شخص کو لکچر کے درمیان میں یا لکچر کے بعد اس پہ بحث کرنا جائز نہ ہوگا۔

درپیشی رسالہ جات وکیفیات اضلاع

دفعہ (۸) جن لوگوں نے مضامین متعلق تعلیم مسلمانان پر کوئی رسالہ لکھا ہو ان کو اختیار ہوگا کہ چاہیں مختصر گفتگو کے ساتھ رسالہ کو پیش کریں چاہیں اس کو یا اس کے کسی مقام یا مقامات کو اجلاس میں پڑھکر سنائیں۔

دفعہ (۹) جن لوگوں نے کسی ضلع کے حالات تعلیم کی رپورٹ تیار کی ہو۔ ان کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو اس کے پیش کرتے وقت مختصر گفتگو اس کی نسبت کریں۔

دفعہ (۱۰) رسالوں کی نسبت جو پڑھے جاویں اور نیز اس گفتگو کی نسبت جو رسالوں یا اضلاع کی کیفیتوں کے پیش ہونے کی نسبت ہوں کوئی مباحثہ نہیں کیا جاوے گا۔

رزولیوشن اور اس پر مباحثہ کرنے کا طریقہ

دفعہ (۱۱) بجز ان رزولیوشنوں کے جن کا پیش ہونا منظور ہوچکا ہی کوئی نیا رزولیوشن پیش نہیں ہوسکے گا مگر رزولیوشن پیش کرنے والے کو ہر وقت جب وہ چاہے اختیار ہوگا کہ اپنا رزولیوشن واپس لے پھر اس پر بحث نہ ہوگی۔ اگر بحث ہوتی ہوگی تو موقوف ہوجائے گی۔

دفعہ (۱۲) رزولیوشن حسب ترتیب نمبر پیش ہونگے جو رزولیوشن پیش ہونے والا ہی سکرٹری اس کو پڑھکر سنادے گا۔

(الف) اس کے بعد چند لحہ خاموشی رہے گی تاکہ اگر کسی ممبر کو اس رزولیوشن کی نسبت کوئی ترمیم پیش کرنی ہو تو ترمیم پیش کریں۔

(ب) ہر ایک ترمیم بقید نام اس ممبر کے جس نے ترمیم پیش کی ہی تحریر کی جاوے گی۔

(ج) تمام ترمیموں کے تحریر ہونے کے بعد جائز ہوگا کہ کوئی ممبر اپنی ترمیم کو واپس لے۔

(د) بقیہ ترمیمیں نمبروار پیش ہونگی۔ اول ترمیم پیش کرنے والا اس ترمیم کا مقصد بیان کریگا اس کے بعد دریافت کیا جاوے گا کہ وہ ممبر جس نے اصل رزولیوشن پیش کیا ہے اس ترمیم کو منظور کرتا ہے۔ یا نہیں

(ک) اگر وہ منظور کرے تو وہ رزولیوشن اس کے مطابق ترمیم کیا جاوے گا درصورت اختلاف ووٹ لئے جاویں گے اور کثرت آرائے کے مطابق ترمیم رزولیوشن کی عمل میں آوے گی۔

دفعہ (۱۳) اگر رزولیوشن پیش شدہ میں ترمیم نہ ہوئی یا بالاتفاق منظور رہا ہے تو اول وہ ممبر جو اس کا پیش کرنے والا قرار پایا ہے اس کی نسبت گفتگو کرے گا۔

دفعہ (۱۴) اس کے بعد وہ ممبر گفتگو کرے گا جو اس کا موید ہے اور اس کے بعد وہ ممبر جو اس پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

دفعہ (۱۵) اگر وہ رزولیوشن کثرت رائے سے ترمیم ہوا ہے تو سمجھا جاوے گا کہ وہ رزولیوشن اس ممبر یا ممبروں کا ہے جن کی تحریک پر اس کی ترمیم ہوئی ہے۔

دفعہ (۱۶) ایسے رزولیوشنوں کی نسبت اول وہ ممبر یا ممبران گفتگو کریں گے جن کی تحریک پر اس کی ترمیم کی گئی ہے اور کوئی ممبر جو اس ترمیم سے متفق تھا اس کی تائید کرے گا۔

دفعہ (۱۷) اس کے بعد وہ ممبر گفتگو کرے گا جس نے ترمیم وہ رزولیوشن پیش کیا تھا اس کے بعد وہ جو اس رزولیوشن کی تائید کے لئے تجویز ہوا تھا اور اس کے بعد اور ممبر جو اس پر گفتگو کرنا چاہیں۔

دفعہ (۱۸) اگر کوئی ممبر جس نے پہلے ارادہ گفتگو کا ظاہر نہیں کیا کسی ایسے رزولیوشن کی نسبت گفتگو کرنی چاہیے تو صدر انجمن اجازت دے سکتے ہیں مگر بغیر اجازت صدر انجمن کے گفتگو کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔

قواعد جن کی تعمیل اسپیچ کرنے والوں کو لازم ہوگی

دفعہ (۱۹) ہر ایک ممبر کو کھڑے ہو کر گفتگو کرنی لازم ہوگی اور بعد اختتام گفتگو اپنی جگہ پر بیٹھ جاوے گا۔

دفعہ (۲۰) اگر ایک سے زیادہ ممبر ایک ساتھ گفتگو کو کھڑے ہو جاویں گے تو صدر انجمن فیصلہ کرے گا کہ کون شخص گفتگو کرے اس کا فیصلہ بلا عذر تعمیل ہوگا۔

دفعہ (۲۱) اگر کوئی ممبر کسی کی نسبت سخت کلامی یا نا ملائم الفاظ کہے یا ایسی گفتگو کرے جو ما نحن فیہ سے متعلق نہیں ہے تو ہر ایک ممبر کو حق ہوگا کہ کھڑا ہو اور پریسیڈنٹ سے آرڈر کی درخواست کرے۔

دفعہ (۲۲) ایسی درخواست جب پیش ہو تو گفتگو کرنے والے کو لازم ہے کہ فی الفور اپنی جگہ پر بیٹھ جاوے تا وقتیکہ صدر انجمن اس کا فیصلہ کر دے۔

دفعہ (۲۳) اگر صدر انجمن کی رائے میں آرڈر کی درخواست صرف بحث کے روکنے اور اسپیچ میں خلل ڈالنے کی غرض سے کی گئی ہے تو پریسیڈنٹ اس بات کو ظاہر کرے گا کہ درخواست کرنے والے نے آرڈر کے برخلاف کام کیا ہے۔

دفعہ (۲۴) صدر انجمن خود بھی بلا کسی کی درخواست کے مذکورۂ بالا حالت میں آرڈر کا حکم دے سکتا ہے اگر کوئی ممبر جس سے ایسے آرڈر کے لئے کہا گیا ہے اس کی پروا نہ کرے تو صدر انجمن اس کو بیٹھ جانے کا حکم دے گا۔

دفعہ (۲۵) اگر کوئی ممبر اس کی تعمیل نہ کرے تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا اس ممبر کو اس جلسہ کے لئے معطل کئے جانے کا ووٹ لے اگر دو ثلث موجودہ ممبر اس کے معطل ہونے کا ووٹ دیں تو صدر انجمن اس کو ظاہر کر دے گا اور وہ ممبر اس جلسہ میں معطل سمجھا جاوے گا اور اس کو لازم ہوگا کہ جلسہ سے چلا جائے۔

ووٹ لینے کا طریقہ

دفعہ (۲۶) معمولی کارروائی کے ووٹ صرف ہاتھ اٹھانے سے لئے جاویں گے مگر رزولیوشن کی نسبت اگر اختلاف رائے ہو یا کسی ممبر کے معطل کرنے کا ووٹ ہو تو بذریعہ تحریر کے لیا جاوے گا۔

دفعہ (۲۷) تحریری ووٹ لینے کا طریقہ یہی ہے کہ ایک کاغذ پر نمبر رزولیوشن کا لکھا جاوے گا اس کے نیچے دو کالم ہونگے ایک کی پیشانی پر "منظور" اور دوسرے کی پیشانی پر "نامنظور" تحریر ہوگا۔ وہ کاغذ ہر ایک ممبر کے سامنے پیش ہوگا اور اس رزولیوشن کے منظور کرنے والے منظوری کے کالم میں اور نامنظور کرنے والے نامنظوری کے کالم میں اپنا نام لکھدیں گے

دفعہ (۲۸) یہ کاغذ صدر انجمن کے سامنے پیش ہوگا اور وہ بہ لحاظ کثرت رائے کے اس کے نتیجہ کو ظاہر کر دے گا۔

اسپیچوں کا جو نسبت رزولیوشنوں کے ہوئی ہوں رپورٹ میں تحریر ہونا

دفعہ (۲۹) تمام اسپیچیں جو بموجب دفعات ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ کے ہوئی ہوں بجنسہٖ رپورٹ میں مندرج اور اس کے ساتھ چھاپہ ہونگی بشرطیکہ اسپیچ کرنے والے نے اپنی اسپیچ اُسی تاریخ اجلاس تک تحریر کرکے سکرٹری کے حوالہ کردی ہو۔

دفعہ (۳۰) جس قدر گفتگو ہوئی ہو اس سے زیادہ مضمون کے اضافہ کرنے کا اس تحریر میں جو بموجب (۲۹) سکرٹری کو دی جائے جائز نہ ہوگا اور سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ اگر ایسا کوئی مضمون اضافہ کیا گیا ہو یا کوئی لفظ سخت لکھدیا ہو تو اس کو نہ چھاپے۔

دفعہ (۳۱) تمام وہ مضامین یا الفاظ جو بذریعہ آرڈر کے بند کئے گئے ہوں اور تمام کارروائیاں جو آرڈر سے متعلق ہوئی ہوں اور رزولیوشن واپس شدہ پر جو کارروائی ہوئی ہو رپورٹ کے ساتھ چھاپہ نہ ہوگی۔

قواعد کارروائی اجلاس کانگرس تحریر کرنے کے بعد اب بہ ترتیب ذیل وہ رزولیوشن لکھے جاتے ہیں جو اس اجلاس میں پیش ہوکر بعد بحث منظور ہوئے۔

رزولیوشن

۱۔ وظائف اور اُن کی رپورٹ اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ غریب مسلمان طلبہ کو جنھوں نے انٹرنس کا پاس کرلیا ہو اور ہوشیار ہوں بذریعہ وظیفہ اس طور سے مدد کی جاوے کہ جس کسی کالج میں وہ چاہیں اپنی تعلیم جاری رکھیں اور نیز اُن طلبہ کو جو ہوشیار اور غریب مسلمان ہوں اور جنھوں نے جماعت مڈل کا امتحان پاس کرلیا ہو ضلع اسکول اور دیگر اسکولوں میں امتحان انٹرنس تک پڑھنے کے لئے وظائف سے مدد دی جاوے اور یہ کہ پنجاب، ممالک مغربی و شمالی اور اگر ضرورت ہو تو نیز دیگر صوبجات میں ایسی کمیٹیاں مقرر کی جاویں جو اس کام کی نگرانی کریں اور یہ کہ ہر ایک کمیٹی آئندہ جلاس محمدن ایجوکیشنل کانگرس میں اس امر کی رپورٹ پیش کرے کہ کس قدر طلبہ نے امتحان انٹرنس اور امتحان جماعت مڈل پاس کیا ہے اور کس قدر طلبہ کو بہ طریق مذکورۂ بالا مدد دی گئی ہے اور کس قدر طلبہ کالجوں اور اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

محرک۔ مسٹر تھیوڈور بیک پرنسپل مدرسۃ العلوم علی گڑھ   موید۔ محمد اکرام اللہ خان صاحب مرحوم رئیس دہلی۔

۲- اوقاف کی نسبت گورنمنٹ سے درخواست

اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ صوبۂ پنجاب اور اضلاع شمال ومغرب واودھ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۸۸۵ء کے جو نسبت اوقاف مسلمانان نافذ ہوا ہے اور جس سے مسلمانوں کی تعلیم کو اعانت پہنچنی متصور ہے پورے طور پر جس سے مسلمانوں کو کافی طمانیت ہو تعمیل ہونی چاہیئے اور اس لئے کانگرس کو لازم ہے کہ ان صوبوں کی گورنمنٹوں سے اس کے عملدرآمد ہونے اور اس کے مطابق کارروائی ہونے کی درخواست کرے۔

محرک - خان بہادر برکت علی خاں مرحوم **مویّد** - سرسید مرحوم

۳- اسٹینڈنگ کمیٹیاں قائم کی جائیں

یہ کانگرس اس بات کی ضرورت تسلیم کرتی ہے کہ ہر ایک ضلع کے صدر مقام میں محمدن ایجوکیشنل کانگرس کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قائم کی جاوے یہ اسٹینڈنگ کمیٹیاں ایک جنرل ایجوکیشنل کمیٹی صوبہ کی اور وہ سب مل کر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ماتحت ہوں جس کا ہیڈ کوارٹر علی گڑھ میں ہو اور جس کا سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانگرس کا سکرٹری ہو۔ ہر ایک ضلع کی اسٹینڈنگ کمیٹی اور صوبہ کی جنرل کمیٹی کا یہ فرض ہو کہ اس ضلع اور صوبہ کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کو پیش نظر رکھے اور اس کے ترقی کے اسباب پیدا کرنے میں ساعی رہے اور کم سے کم ایک معقول وظیفہ کسی مسلمان طالب علم کے لئے جو ہائی ایجوکیشن تحصیل کرتا ہو اور ممکن ہو تو سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے بھی تجویز کرے اور اس کے لئے روپیہ جمع کرے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی سے جمع خرچ کا حساب رکھنے والا اور وصول کرنے والا امانت دار قوم کہلائے اور ہر ایک ایسی کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ وہ باتفاق رائے اپنے ممبران کے ایسے امانت دار اور قومی والنٹیر مقرر کرے۔

محرک - سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر سی ایس آئی صدر اجلاس۔

مویّد - سرسید احمد خاں مرحوم

۴- اصلاح رسوم

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں میں عام تعلیم نہ ہونے کے باعث جو بعض مذموم اور قابل اعتراض رسوم زور پکڑے ہوئے ہیں اور جن سے مسلمان دن بدن مفلس اور نادار ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی جائدادیں تلف ہوتی جاتی ہیں۔ بالخصوص مسلمان زراعت پیشہ جوان بری رسومات سے پامال ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم دینے اور تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے میں قاصر رہتے ہیں۔ ان رسومات کی بیخ کنی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان لوگوں میں عام تعلیم پھیلائی جاوے جس کے ذریعہ سے ان رسومات کی برائیوں اور نقائص کو ان کے ذہن نشین

کیا جاوے۔ شادی اور غمی کے مواقع کے اخراجات کو مناسب طریق سے محدود کر دیا جاوے اور اس حد کے توڑنے والے سے ایک رقم بطور برادرانہ تعزیر کے لی جاوے اور وہ روپیہ اس ضلع کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے امانتدار قوم کی تفویض میں رہے تاکہ وہ اس کو تعلیمی وظائف میں حسب ضابطہ صرف کرے۔

محرک۔ سردار محمد حیات خاں بہادر سی، ایس آئی صدر جلسہ

موئید۔ خان بہادر راجہ جہانداد خاں صاحب چیف آف گکھڑ۔

۵۔ معافی فیس کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ علاوہ ان رعایات کے جو سررشتۂ تعلیم کے کوڈ کے بموجب مسلمان طلبار کے لئے جو استطاعت ادائے فیس مقررہ نہیں رکھتے مرعی کی گئی ہیں۔ گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم پنجاب کی توجہ دفعہ (۱۶۷) کوڈ تعلیمی کی طرف مبذول کی جاوے کہ جہاں تک ممکن ہو صاحب ممدوح دفعۂ مذکور کے مضمون کو مسلمان طلبہ کے بارہ میں وسعت دیں۔

محرک۔ خواجہ ظہور شاہ صاحب   موئید۔ شیخ محمد شاہ صاحب

۶۔ سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کا اجرار

اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ سوائے پنجاب کے دیگر مختلف لوکل گورنمنٹوں کی خدمت میں کانگرس کی جانب سے درخواست ہونی چاہیئے کہ وہ اہل اسلام کو مدرسہ ہائے سرکاری کے اندر اہل اسلام کے خرچ سے اور وقت معینہ کے پہلے یا پیچھے۔ عام اس سے کہ وہ تعلیم کوئی علیحدہ مدرس دیوے یا مدرسہ سرکاری کا کوئی مدرس اپنی خوشی سے اُسے تعلیم دینی منظور کرے۔ بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کی اجازت دیں جیسا کہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے رزولیوشن صیغۂ تعلیم نمبری ۱۴۴ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۸ء میں منظور کیا ہے۔

محرک۔ مولوی ممتاز علی صاحب   موئید۔ سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی

۷۔ زکوٰۃ تعلیم پہ صرف کی جائے

محمدن ایجوکیشنل کانگرس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ اہل اسلام زکوٰۃ کا روپیہ مسلمان یتیم مفلس اور مسکین بچوں کی تعلیم و تربیت پر خرچ کریں۔ اس صورت سے زکوٰۃ کا روپیہ اپنے مصرف پہ صرف ہوگا۔ اور زکوٰۃ کے ادا کرنے سے جو مقصود ہے وہ پورا حاصل ہوگا۔

محرک۔ حافظ غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور

موئید۔ محمد حسن صاحب اول مدرس وکٹوریہ جوبلی ہائی اسکول جھنگ

۸۔ نصاب تعلیم دینیات محمڈن ایجوکیشنل کانگرس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے ایک ایسے سلسلہ کی ضرورت ہے جس سے مسلمانوں کو مسائل مذہبی اور عقائد اسلام کی تعلیم ہو اور اسی کے ساتھ معاشرت اور زباندانی کی تعلیم بھی حاصل ہو اور اس امر کو بہت ضروری خیال کرتی ہے کہ جہاں جہاں ابتدائی مدارس ہوں ان میں اس قسم کی کتابوں کو داخل تعلیم کیا جاوے۔

محرک ۔ منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔

مؤید ۔ سید میر حسن صاحب ہیڈ بی کلارک نارتھ سینٹرل ریلوے۔

۹۔ لڑکیوں کی تعلیم محمڈن ایجوکیشنل کانگرس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اہل اسلام زنانہ مکتب جاری کریں جو مذہب اسلام اور طریقہ شرفائے اہل اسلام کے مطابق اور اس کے مناسب ہوں۔

محرک ۔ شیخ خیر الدین صاحب

مؤید ۔ خلیفہ عماد الدین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس۔

۱۰۔ ترمیم قانون بعد ازاں سکرٹری نے تحریک کی کہ جو قواعد کارروائی کانگرس اجلاس دوم میں منظور ہوئے ہیں ان میں مندرجہ ترمیمات کی ضرورت سمجھتا ہوں۔

ترمیمات سے جلسہ نے اتفاق کیا اور رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس کیا:

"قواعد کارروائی محمڈن ایجوکیشنل کانگرس مرتبہ اجلاس دوم حسب تصریح مذکورہ ترمیم کئے جاویں اور قواعد ترمیم شدہ اس روئداد کے اخیر میں بطور ضمیمہ شامل کئے جاویں۔

مجوز ۔ آنریری سکرٹری۔

۱۱۔ کانگرس کی بچت سے وظیفہ تیسرے اجلاس کانگرس میں جس قدر روپیہ چندۂ ممبری سے جمع ہوا ہے من جملہ اس کے الـــ ؎ روپیہ بطور سرمایہ کے محفوظ کیا جاوے اور اس کی آمدنی سے کسی مسلمان طالب علم کو جو کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو اور ہونہار معلوم ہوتا ہو اسکالرشپ یا امدادی وظیفہ دیا جایا کرے۔ انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور اس طالب علم کو منتخب کرے گی۔ اگر وہ کسی کو منتخب نہ کرے تو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کمیٹی کو اس کے لئے کسی مسلمان طالب علم کو منتخب کرنے کا اختیار ہوگا۔ ممبران نے اس تحریک سے اتفاق کرکے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے۔

(الف):
سکریٹری کو چاہیے کہ جملہ زرِ آمدنی ایجوکیشنل کانگرس کے ایک ہزار روپیہ کے بقایا سرمایہ کے
اس قسم کی جائداد میں محفوظ کرے جس قسم کی جائداد میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کا فنڈ
محفوظ ہوتا ہے اور اس جائداد کو انہیں قواعد کے ماتحت امانت کرے۔

(ب):
آمدنی اس سرمایہ سے کسی مسلمان طالب علم کو جو کسی کالج میں پڑھتا ہو اسکالرشپ یا وظیفہ امدادی
دیا جایا کرے گا۔ انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور اس طالب علم کو منتخب کرے گی اور درصورتیکہ وہ کسی کو
منتخب نہ کرے تو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کی کمیٹی کو اس کے لئے کسی مسلمان طالب علم کے
منتخب کرنے کا اختیار ہوگا۔

مجوزہ۔ آنریری سکرٹری کانفرنس

اجلاسِ چہارم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ

۲۷ دسمبر لغایت ۳۰ دسمبر ۱۸۸۹ء

زیرِ صدارت

سردار محمد حیات خاں صاحب مرحوم سی ایس آئی

بہ میزبانی آنریبل جسٹس سید محمود صاحب مرحوم جج ہائی کورٹ الہ آباد

جلسۂ چہارم منعقدہ علی گڑھ کے تمام اخراجات متعلق آرائش مقام جلسہ و اخراجات مہمانداری و تواضع آنریبل جسٹس سید محمود صاحب مرحوم نے اپنے ذمہ لئے تھے اور شرط یہ کی تھی کہ جس قدر روپیہ چندۂ ممبری سے وصول ہو اس میں سے اس قدر روپیہ جو روداد اجلاس کی چھپائی و دیگر معمولی کارروائی کانگرس کے لئے درکار ہو ادا کرنے کے بعد باقی روپیہ بطور سرمایہ اسکالرشپ مسلمان طلبہ کے پرامیسری نوٹوں میں محفوظ کر دیا جائے اور اس روپیہ سے یہ وظیفہ ایجوکیشنل کانگرس اسکالرشپ کے نام سے موسوم رہے۔

بلحاظ مذکورۂ بالا اس سال چندۂ ممبری کی تعداد بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ کر دی گئی تھی لیکن کوئی ممبر اگر پانچ روپیہ سے زیادہ نہ دے سکتا ہو تو وہ دس روپیہ ادا کرنے پر مجبور نہیں ہے جسٹس مرحوم کی شرط کے لحاظ سے جو ایک مفید غرض کے لئے کی گئی تھی بہت سے ممبروں نے چندہ کی مضاعف رقم نہایت خوشی سے دے کر ممبری قبول کی تھی بلکہ اکثروں نے دس روپیہ سے زیادہ کا ڈونشن

عنایت کیا تھا۔ ممبران کانگریس کی تعداد سال ماسبق سے اس سال بہت بڑھ گئی تھی۔ فہرست ممبران میں
چار سو بیاسی [۴۸۲] ممبران کی تعداد درج ہوئی تھی جن سے تین ہزار ایک سو چوراسی [۳۱۸۴] روپیہ وصول ہوئے۔
آنریبل میزبان تعطیل کرسمس سے قبل الہ آباد سے علی گڑھ نہیں آسکتے تھے اس لئے بہ لحاظ
انتظام کانگریس موصوف نے اپنے اکثر احباب علی گڑھ سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کی طرف سے ہر قسم کا
انتظام جلسہ گاہ اور مہمانوں کی آسائش کے متعلق انجام دیں جس کو موصوف کے دوستوں نے نہایت خوشی
کے ساتھ قبول کیا اور کانگریس کو کامیاب کرنے کی کوشش میں اپنی اپنی جگہ پر مستعد ہو گئے۔ اسٹریچی ہال
کی ناتمام عمارت جلسہ کے لئے قرار دی گئی تھی جس پر عارضی چھت چھپرے کی منڈھ کر تیار کی گئی تھی اور
جس کو جھاڑ فانوس اور دیگر قسم کے شیشہ آلات سے بڑی خوبی اور زیبائش کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا۔
مدرستہ العلوم کے چوک میں چالیس چھوٹے بڑے خیمے اور شامیانے نصب کئے گئے تھے جو ہر قسم کے
ضروری سامان سے مہمانوں کے قیام کے لئے مرتب تھے۔ ماسوا ان کے طلبا مدرستہ العلوم کے رہنے کے
کمرے بھی مہمانوں کے قیام کے لئے کھلے ہوئے تھے۔

پنجاب کے بعض دوستوں نے تحریک کی تھی کہ مسلمانوں کے استقبال ان کی مدارات کے کام متعدد
احباب کے سپرد کر دیئے جائیں۔ جن اصحاب نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا تھا ان کے نام نامی بطور
یادگار حسب ذیل ہیں:-

خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب نے لاہور سے آئے ہوئے
مہمانوں کی مدارات کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔ جناب خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب نے مہمانان امرتسر کی
آسائش کی نگرانی اپنے ذمہ قبول کی تھی۔ خان بہادر منشی محمد قادر بخش خاں صاحب۔ جناب غلام نیاز محمد
خاں صاحب و سردار بہادر غلام حسین خاں صاحب مہمانان فیروزپور و جالندھر کے لئے وقف خدمت تھے۔
مولوی ظہور حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد جن کے نام نامی کی یادگار میں "ظہور وارڈ"
چھوٹے بچوں کے قیام کے لئے مدرستہ العلوم میں قائم ہے۔ حاجی محمد اسمٰعیل خاں مرحوم رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ
و مرزا عابد علی بیگ صاحب رئیس مراد آباد مہمانان اضلاع شمال و مغرب اودھ و بہار کے مہمانوں کی مدارات میں
مصروف کار تھے۔ خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب دن رات میں نو مرتبے اسٹیشن پر جاکر
مہمانوں کو ریل سے اتارتے تھے۔ محمد مزمل اللہ خاں صاحب رئیس بھیکم پور (مخاطب بزمانہ موجودہ
نواب ڈاکٹر خان بہادر سر کے سی آئی ای او بی ای) نے کھانے کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔
مولوی محمد سلیمان صاحب منیجر اور منشی سید احمد صاحب منشی بورڈنگ ہوس مختلف امور کے سرانجام

دینے میں پیش پیش تھے۔ طلبائے مدرسۃ العلوم مثل سپاہیوں کے قیام گاہوں پر شب کو پہرا دیتے اور گشت لگانے میں کمربستہ نظر آتے تھے۔

آغاز کارروائی اجلاس

بر وقت منتخب صدر کے تشریف نہ لانے کے جناب خان بہادر برکت علی خاں صاحب کے لئے عارضی صدارت کی تحریک ہوئی اور موصوف کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ آنریری سکرٹری کانگرس نے ان قواعد کو پیش کیا جو اجلاس سوم منعقدہ لاہور کی کارروائی کے لئے بنائے گئے تھے قرار پایا کہ یہی قواعد موجودہ اجلاس کی کارروائی کے لئے نافذ سمجھے جائیں۔

(قواعد مذکور اجلاس سوم کی کارروائی میں درج ہو چکے ہیں)

پروگرام کے موافق سب سے پہلے سرسید نے ایک تحریری لکچر مدرسۃ العلوم کے تاریخانہ حالات و جدید واقعات پر اجلاس کے سامنے پڑھا۔ مقصود اس بات کا بیان کرنا تھا کہ مدرسۃ العلوم کے قائم کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا اور کس طرح پر قائم ہوا اور اب اس کی کیا حالت ہے اور کامل تعلیم مسلمانان کے لئے کس بات کی ضرورت ہے اور یہ کہ قانون ٹرسٹیان جو مدرسۃ العلوم کے لئے بنایا گیا ہے اور اس کے ٹرسٹی مقرر کئے جاتے ہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(لکچر مذکور علیحدہ چھاپہ ہو کر مشتہر ہو چکا ہے)

جلسۂ ہذا میں دو رپورٹیں ایک ضلع سیالکوٹ اور ایک مدرسۂ اسلامیہ ملتان کی بھی پیش ہوئیں۔

کارروائی متعلق اجلاس ۲۷ دسمبر

اس اجلاس میں پہلی مرتبہ ایک کیفیت آنریری سکرٹری کانگرس نے نسبت تعمیل ان رزولیوشنوں کے جو محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کے اجلاس سوم منعقدہ لاہور میں پاس ہوئے تھے پیش کی اور جو خط و کتابت گورنمنٹ اور سکرٹری کانگرس کے درمیان میں ہوئی اس کو میز پر رکھا تھا۔

سکرٹری نے کہا کہ رزولیوشن نمبر (۱) و (۳) ایسے طلبہ کی امداد کے متعلق تھا جو بوجہ ناداری اپنی تعلیم کو کالج یا انٹرنس پاس ہونے تک جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس قسم کی امداد کو قائم کرنے اور ہر ضلع میں اسٹینڈنگ کمیٹیاں قائم کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ اس بارہ میں بہت تھوڑا کام ہوا ہے تاہم مختلف انجمنوں نے توجہ کی ہے جس میں انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور، انجمن اسلامیہ امرتسر، انجمن اسلامیہ جالندھر

خاص طور پر ذکر کے قابل سمجھی گئیں جنھوں نے وظیفہ مذکور سے [illegible] [illegible]
صاحب ممبر اخوان الصفا کان پور نے ہندوستان کی [illegible] [illegible]
پیش کی۔

رزولیوشن

(۱) شکریہ حضور نظام متعلق عطیہ وظائف بر بنائے رپورٹ نواب عماد الملک بہادر

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ نواب [illegible] مولوی سید حسین بلگرامی علی یار [illegible] کی رپورٹ پر جس کو ہز ایکسیلنسی نواب سر آسمان جاہ [illegible] سی ایس آئی مدار المہام سلطنت حیدر آباد دکن نے منظور کیا ہے حضور عالی ہز ہائی نس نظام جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ بطور اسکالرشپ و وظیفہ واسطے ترقی تعلیم مسلمانان صوبہ بمبئی و مدراس و بنگال و شمال مغربی اضلاع و صوبۂ اودھ و پنجاب کے مقرر کیا ہے اس کے لئے ایک دو شکریہ [illegible] پاس کیا جائے۔

محرک ۔ سر سید احمد خاں — موید ۔ شیخ خیر الدین صاحب

(۲) انجمن ہائے اسلامیہ مقاصد کانگرس کے بر لانے میں کوشش کریں

یہ کانگرس گزشتہ سال کی کانگرس کے رزولیوشن نمبر (۱) (۳) کو کنفرم کرتی ہے اور اس صیغہ میں کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے اور اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جو اسلامیہ انجمنیں ہندوستان میں قائم ہیں ان سے ایجوکیشنل کانگرس اس بات کی خواہش کرے کہ وہ ان مقاصد کے پورا کرنے میں کوشش کریں۔

(رزولیوشن مذکور دیکھو اجلاس سوم ۱۸۸۸ء میں)

محرک ۔ شیخ خیر الدین صاحب — موید ۔ منشی احمد علی صاحب شوق

(۳) ملکی ترقی کے لئے اعلیٰ تعلیم کی کوشش مفید ہے یا ادنیٰ تعلیم کی مضمون ہذا پر سو روپیہ کا اعلان

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ مندرجہ مضمون پر اردو یا انگریزی زبان میں ایک ایسا [illegible] سے لکھوایا جاوے جس کی مقدار فلسکیپ کے سو صفحوں سے جو معمولی خط سے لکھے گئے ہوں کم نہ ہو اور کانگرس کی طرف سے سو روپیہ انعام اس شخص کو ملے گا جس کا جواب مضمون وہ کمیٹی جو اس غرض سے مقرر ہوگی پسند کرے۔

مضمون (۳)

[illegible] ملک کو ترقی دینے کے لئے اعلیٰ تعلیم پر کوشش کرنی اور اس کے لئے سامان مہیا کرنا زیادہ مفید ہے یا ادنیٰ درجہ کی تعلیم پر دونوں کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کہ اگر اعلیٰ تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیوں؟ اور اگر ادنیٰ تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیوں؟ اور در صورت تسلیم اول تسلیم کیا جاوے کہ قوم کو کیا کرنا چاہیئے اور یہ کہ آیا موجودہ حالت ملک کی ایسی ہے کہ وہ دونوں قسم کی تعلیم پر برابر فائدہ رسانی کی کوشش کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو جو کوشش ہم کریں وہ اعلیٰ تعلیم پر صرف کریں یا ادنیٰ پر۔ ادنیٰ تعلیم سے مراد اسکول تک کی تعلیم ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم سے مراد کالج کی تعلیم ہے۔

محرک۔ مولانا شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم

موید۔ سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری

(۴) کاکس ہسٹری کے اس جزو سے جس سے اہانت اسلام ہوتی ہے نفرت اور کورس سے اس کے اخراج کا احتجاج

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ سرکاری کالجوں اور اسکولوں میں کوئی ایسی کتاب جس سے اہانت مذہب اسلام کی ہوتی ہو تعلیمی کورس میں داخل نہ ہونی چاہیئے اور کانگرس بالتخصیص الہ آباد یونیورسٹی سے درخواست کرے کہ کاکس ہسٹری جو انٹرینس کے کورس میں داخل ہے اور جس میں اسلام اور بانیِ اسلام کی نسبت اہانت کے الفاظ مندرج ہیں کورس سے خارج کی جاوے۔

محرک۔ مولوی محمد بشیر الدین اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

موید۔ منشی احمد علی صاحب شوق

(۵) رزولیوشنہائے ۱۸۸۸ء پر عملدرآمد کی تحریک

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ جو رزولیوشن محمدن ایجوکیشنل کانگرس منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۸۸۸ء میں بمقام لاہور پاس ہوئے تھے ان پر بہت کم عملدرآمد ہوا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایک یا حسب ضرورت ایک سے زیادہ مناد ان رزولیوشنز کو ایجوکیشنل کانگرس کے مقاصد کو وسعت سے اشاعت دینے کی غرض سے مقرر کئے جائیں اور ان کی امداد کے لئے جس جس اسٹیشن میں کہ وہ کام کرنے کے لئے سال بھر میں جاویں ممبران کانگرس جو اس

مقام میں موجود ہوں ہر طرح سے کوشش کریں اس سے امید ہے کہ علاوہ اخراجات خورد و نوش کے جو عموماً
مسلمان بھائیوں کی دعوتوں سے پورے ہو جایا کریں گے ہمارے منادوں کی مدلل اور پُر اثر دعوتوں سے جا بجا
کچھ چندہ جمع کر سکیں گے۔ البتہ ان کے باقی اخراجات کانگرس کو بہم پہنچانے چاہئیں۔ ایسے مقامات میں جہاں
پنجاب کانگرس کے ممبر موجود نہ ہوں دوسرے مقامات کے ممبر اپنے دوستوں کو منادوں کی دوستانہ امداد
کی تحریک کیا کریں۔

محرک۔ شیخ کرم الٰہی صاحب　　　　مؤید۔ شیخ خیر الدین صاحب

(۶) سکرٹری کو زرِ نقد سے بشرط ضرورت اجلاس کانگرس کرنے کا اختیار دینا

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ قواعد کانگرس کی دفعہ ۱۳ کے فقرہ اخیر کے مطابق ممبران کانگرس اس بات پر متفق ہیں کہ آیندہ جس جگہ کانگرس کا اجلاس ہونا قرار پاوے اور وہاں کے بزرگ اہتمام جلسہ و ممبران کی آسائش و آرام و مہمانداری کے انتظام کے لئے کانگرس فنڈ سے کچھ اعانت چاہیں تو سکرٹری کو جائز ہوگا کہ اس سے زرِ چندہ ممبری کانگرس میں سے جو اُس اجلاس کی بابت آنے والا ہو کسی قدر رقم دینے کا اقرار کرے بشرطیکہ اس تعداد سے زیادہ نہ ہو جو کہ کارروائی ایجوکیشنل کانگرس و چھاپہ روئداد وغیرہ کے محفوظ رکھنے کے بعد باقی رہے۔

محرک۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب　　　　مؤید۔ سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری

(۷) لائف سکرٹری جسٹس سید محمود پر اعتماد

اس کانگرس کی یہ رائے ہے کہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی بابت جو قانون ٹرسٹیان پاس ہوا اور جو انتظام جائنٹ سکرٹری اور آیندہ لائف سکرٹری آنریبل جسٹس سید محمود کی نسبت کیا گیا اس پر کانگرس کو بالکلیہ طمانیت ہے۔ اس لئے ایک ووٹ آف کانفیڈنس پاس کیا جاوے۔

محرک۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب

مؤید۔ خان بہادر مولوی فرید الدین احمد خاں صاحب

اجلاسِ پنجم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ الہ آباد

۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء

زیرِ صدارت

سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر مرحوم سی آئی ای

کانفرنس منعقدہ الہ آباد کا اہتمام اور ذمہ داری حسب ذیل اراکین مقامی نے اپنے ذمہ لی تھی سید میر ظہور حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ، مولوی محمد عبد المجید صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ مولوی رضا حسین صاحب ایم اے میر منشی لفٹنٹ گورنر صاحب۔ منشی محمد عنایت اللہ صاحب ہیڈ کلارک دفتر کلکٹری الہ آباد۔ سر سید احمد خاں صاحب ممبران مذکور کے علاوہ انعقاد کانفرنس کے بانی مبانی اصل میں خان بہادر مولوی سید فرید الدین صاحب مرحوم سب جج اور مولوی شیخ نصیر الدین صاحب رئیسان ضلع الہ آباد تھے جن کی توجہ اثر اور امداد سے الہ آباد میں نہایت شاندار اور کامیاب جلسہ ہو سکا۔ شیخ نصیر الدین مرحوم کی طرف سے تمام مہمانوں کی دعوتِ طعام کا اہتمام تھا۔ اراکین بالا کی خواہش اور اصرار سے سر سید مرحوم بھی کمیٹی نبار، مجلس کے ممبر بنائے گئے تھے اور ممبران مقامی نے اجلاس کو دعوت دیتے وقت شرط کی تھی کہ سر سید نہ صرف کمیٹی کا ممبر ہونا قبول کریں بلکہ اجلاس سے ایک ہفتہ قبل علی گڑھ سے آکر الہ آباد میں قیام پذیر ہوں اور کمیٹی کے مشوروں اور انتظام میں بنفس نفیس حصہ لیں۔ چنانچہ سر سید نے اس شرط کو قبول کیا اور اجلاس کانفرنس سے ایک ماہ قبل الہ آباد آکر آخر تک مصروفِ اہتمام رہے۔ کانفرنس کے لئے ہال

تعمیر کرنے اور مہمانوں کے قیام کے لئے ایک وسیع کوٹھی "لونھر کیسل" نامی مع اپنے وسیع احاطہ کے ڈھائی سو روپیہ ماہوار پر کرایہ پر لی گئی تھی۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے اور اس کو ہر دل عزیز بنانے کے لئے مقامی اراکین کی متحدہ قوت کار فرما تھی۔ اس لحاظ سے ہر انتظام وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا۔ "لیتھر کیسل" کے وسیع اور کثیر کمرے مہمانوں کی ضروریات سے مہیا تھے کمروں کے علاوہ (۵۲) عمدہ اور نفیس خیمے مہمانوں کے قیام کے لئے جدا نصب تھے۔

منتظمان اجلاس کے ڈیرے اور یوروپین مہمانوں کی قیام گاہیں اور شامیانے اپنے عمدہ سازوسامان سے جداگانہ طور پر آراستہ کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں رائے نرسنگھ داس صاحب بنارس نے جو سرسید کے دوست تھے اپنی دو کوٹھیاں بغیر معاوضہ کے عنایت کی تھیں تاکہ ضرورت کے وقت یہ بھی مہمانوں کی فرودگاہ بن سکیں۔ رائے صاحب نے نہ صرف یہ امداد کی تھی بلکہ جلسہ گاہ کو آراستہ کرنے کے لئے نفیس قالین بھی بنارس سے بھیجے تھے۔

اس وقت کے کلکٹر صاحب مسٹر طامسن نے میونسپل بورڈ کا کافی عملہ کیمپ کانفرنس میں صفائی اور روشنی کے لئے مامور کر دیا تھا علیٰ ہذا موصوف کی توجہ سے پولیس کی کافی جمعیت کیمپ کی نگہبانی اور گشت کرنے میں دن رات موجود رہتی تھی۔

اجلاس کانفرنس کے واسطے نہایت بلند وبالا ہال تعمیر کیا گیا تھا۔ جس کا طول (۱۴۰) فٹ اور عرض (۸۰) فٹ تھا۔ ہال کے ستونوں پر سفیدی اس خوبی اور صفائی کے ساتھ گھوٹی گئی تھی کہ تمام ستون سنگ مرمر کی ایک ڈال متصور ہوتے اور مستقل عمارت کا دھوکہ ہوتا تھا۔ پنڈال کی تعمیر کے مہتمم محمد تفضل حسین صاحب نامی تھے جن کے اہتمام میں پوری کاریگری ختم کی گئی تھی۔ ہال کے اندر اور اس کی گیلریوں میں ایک ہزار کرسیاں قرینے سے بچھی ہوئی تھیں جو ہر وقت کے اجلاسوں میں بھری ہوئی نظر آتی تھیں۔ اجلاس کانفرنس کے وقت مقتدر یوروپین اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر اور معزز لیڈیاں اکثر شریک ہوتی رہتی تھیں، کانفرنس کے ممبروں کی تعداد اس سال ایک ہزار چودہ تک پہنچ گئی تھی اور دو نمبروں کی بچا لوے۔ جن سے چندے اور عطیات میں چھ ہزار آٹھ سو روپیہ وصول ہوئے تھے۔ علاوہ مصارف طعام مہمانان کے جو شیخ نصیرالدین صاحب نے اپنے ذمہ لئے تھے باقی اور امور انتظامی تعمیر مکان اجلاس وغیرہ کے مصارف زر مذکور سے ادا کئے گئے تھے اور بعد منہائی اخراجات حسب دستور اجلاسہائے سابق زر بقیہ اسکالرشپ فنڈ میں دیدیا گیا تھا۔

کانفرنس کے اجلاس کو کامیاب کرنے اور ممبروں کی تعداد کے اضافہ کے لئے ہمدردان

قوم نے مختلف قصبات اور مختلف اضلاع میں دورے کئے تھے۔ ۱۸۸۷ء کہ منشی نول کشور صاحب سی آئی ای رئیس لکھنؤ و مالک نول کشور پریس نے اپنے مکان پر اس غرض کے لئے جلسہ طلب کیا تھا اور خود کانفرنس کے ممبر بنے۔ ضلع الہ آباد کے علاوہ فیض آباد، گورکھپور، بستی، پٹنہ، کان پور، سہارنپور وغیرہ میں بھی جا بجا تحریک بالا کو پھیلا کر جلسوں کی کارروائی کی گئی۔ کانفرنس مذکور کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں صاحب مرحوم جو اس زمانہ میں حیدر آباد میں ہوم سکرٹری تھے اور بعد میں سرسید کے انتقال کے بعد مدرسۃ العلوم علی گڑھ اور مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے آنریری سکرٹری ہوئے۔ پہلی مرتبہ حیدر آباد سے آکر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ نواب صاحب کے حبِّ قومی، قوّتِ تحریر، زورِ بیان، حسنِ اخلاق اور سرسید کے تعلقات کا شہرہ عالمگیری اختیار کر چکا تھا۔ نواب صاحب الہ آباد آئے اور بڑی شان سے آئے۔ دوستوں اور اکابر الہ آباد نے دیدہ و دل فرشِ راہ بنایا۔ آنریبل جسٹس سید محمود مرحوم نے اپنے جذباتِ شوق کا اظہار بھرے جلسہ میں دلپذیر نظم کے ذریعہ سے کیا۔ نواب صاحب نے جلسہ میں ایسا معرکۃ الآرا لکچر دیا جس کو سن کر حاضرین نے وجد کیا اور جب تک اس کی کتابت باقی رہے گی پڑھنے والے فرالیں گے اور اثر قبول کرتے رہیں گے۔ لکچر کے تین حصے تھے۔ ایک حصہ میں مسلمانوں کی ملکی، تمدنی اور علمی ترقی و تنزل کی مختصر تاریخ پیش کر کے ترقی و تنزل کے اسباب پر بحث کی تھی۔ دوسرے حصے میں یونان کی ترقی اور زوال یورپ کا ذکر تھا۔ تیسرے میں ان حالات سے بحث کی تھی جو یورپ کی ترقی کا باعث بنے اور جن سے مسلمانوں کے مستفید نہ ہونے کا ذکر تھا، یہ محققانہ اور فصیح و بلیغ لکچر اسی زمانہ میں چھاپہ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکا تھا۔

ایک خاص بات اس اجلاس کے موقع پر یہ اور پیش آئی جس کو ہم سرسید مرحوم کے الفاظ میں بلا کسی تغیر نقل کرتے ہیں جب کہ انھوں نے یہ تقریر دورانِ اجلاس کانفرنس میں کی تھی۔ فرماتے ہیں:

"مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے بورڈرس نے انعقاد سے کچھ مدت قبل ایک سوسائٹی قائم کی اور اس کا نام (ڈیوٹی) رکھا جس کا مطلب یہ ہے کہ قومی بھلائی کے لئے کچھ کرنا فرض ہے جو لوگ اس کے ممبر تھے وہ سرونٹس کہلاتے ہیں یعنی خادم قوم۔ اس سوسائٹی کے ہر ایک ممبر یا سرونٹ نے مسلمان طلبہ کے وظیفوں کے لئے روپیہ جمع کرنا اپنا فرض سمجھا، انھوں نے روپیہ جمع کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے ایک طریقہ یہ بھی قرار دیا کہ کسی موقع پر ضرورت ہو تو ایک عام دوکاندار کی طرح وہ سودا بیچیں۔ چنانچہ انھوں نے الہ آباد کانفرنس میں جانے کی دوکان کھولنے کی اجازت مانگی اور میزبانوں سے درخواست

کی کہ لوازمات مہمانداری میں چائے نوشی کی مد کو علیحدہ کر کے یہ کام ان کے سپرد کردیں اور وہ اپنی دوکان لگا کر بیٹھیں۔ یہ درخواست جماعت انتظامیہ نے منظور کی۔ اس سوسائٹی کے ممبر ہماری قوم کے معزز اور قابل ادب خاندانوں کے لڑکے ہیں آفتاب احمد خاں، محمد مصطفٰے خاں، مظہر الحق، طفیل احمد، ممتاز حسن، عنایت اللہ چائے کی دوکان لے کر یہاں آئے ہیں، ممکن ہے کہ سخت دل جن کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو وہ ان کا بھی تمسخر کریں لیکن پتھر دلوں کی نسبت بھی خدا فرماتا ہے۔" وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ پس جو دل اس قسم کے پتھر کے بھی ہونگے تو وہ دل بھی ضرور ان لڑکوں کو باعث افتخار قوم سمجھیں گے اور عمدہ علامت قومی ترقی کی خیال کریں گے۔"

ذیل میں وہ رزولیوشن لکھے جاتے ہیں جو اجلاس مذکور میں پیش ہو کر پاس ہوئے۔ فارسی کورس کے قائم رہنے کی نسبت اور ٹیکنکل ایجوکیشن کو معمولی تعلیم سے علٰحدہ رکھنے کی نسبت جو رزولیوشن (۳) و ( ) پاس ہوئے۔ وہ ایسے کامیاب ہوئے جن کی نسبت سرسید نے فرمایا تھا کہ " میری دانست میں ان کی نسبت جو بحثیں الہ آباد یونیورسٹی میں ہوئیں ان کا قطعی فیصلہ مسلمانوں کی اور عموماً ہندوستان کی تعلیم کی بہتری کے حق میں ہو گیا اور آیندہ امید ہے کہ پھر ایسا جھگڑا یونیورسٹی میں برپا نہ ہوگا اور یہ ایسی کامیابی ہے جو کسی اجلاس میں نہیں ہوئی تھی۔"

رزولیوشن

(۱) محمڈن ایجوکیشنل کانگرس کے نام میں تبدیلی

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ ہمارے اس قومی تعلیمی جلسے کا نام محمڈن ایجوکیشنل کانگرس رکھا گیا ہے لفظ "کانگرس" لوگوں کو شبہ میں ڈالتا ہے بعض سمجھتے ہیں کہ یہ نیشنل کانگرس کے ہے جو اس نام سے مشہور ہے اور بعض سمجھتے ہیں کہ یہ جلسہ اس کے برخلاف اینٹی کانگرس ہے حالانکہ اس جلسہ کو ان دونوں باتوں سے کچھ تعلق نہیں۔ اس لئے نام میں فرق کیا جاوے اور آئندہ سے اس جلسہ کا نام " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس" قرار دیا جاوے۔

محرک۔ مولوی رضا حسین صاحب ایم اے۔ میر منشی

موئید۔ سر سید احمد خاں مرحوم

۲- فرامین جمع کر کے چھاپے جائیں

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ باعتبار حالات موجودہ اہل اسلام اور ان کی حالت تعلیمی کے جو علم زبان فارسی سے متعلق ہے یہ بات ضروری ہے کہ فرامین شاہی میں جو طرز انشا اور طریق تحریر زبان فارسی کا تھا اس کو محفوظ رکھے تاکہ مختلف درجات ترقی زبان فارسی کی جو عہد مسلمان بادشاہوں میں ہوئے تھے اور جو طرز انشا پردازی فرامین شاہی کا تھا وہ معلوم رہے اور اس سبب سے آنریری سکرٹری سے خواہش کی جاوے کہ قدیم فرامین شاہی جو لوگوں کے پاس اب تک موجود ہیں ان کو جمع کریں اور ان میں سے جو عمدہ اور مناسب ہوں ان کو بطور انشا رکے ایک کتاب میں جمع کریں اور کانفرنس کی طرف سے اس کو چھاپیں۔

محرک۔ مولوی سید امجد علی صاحب ایم اے۔

موید۔ شمس العلما رخان بہادر مولوی ذکار اللہ صاحب۔

۳- فارسی خالص رکھنے کی نسبت شکریہ

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ فارسی زبان کو یونیورسٹی کی تعلیم سے خارج کرنا یا فارسی کورس میں عربی کو شامل کر دینا یا ان دونوں کی صرف و نحو کو ملا دینا صحیح اصول پر مبنی نہیں تھا اور مسلمانوں کی عام تعلیم عموماً اور یورپین سنیز د لٹریچر کی تعلیم میں خصوصاً نقصان پہنچانے والا تھا۔ پس الہ آباد یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹس کا جس نے اس کو منظور نہیں کیا ووٹ آف تھینکس پاس ہونا چاہیئے۔

محرک۔ سر سید احمد خاں

موید۔ مولوی حشمت اللہ صاحب ایم اے

۴- شکریوں کا انگریزی ترجمہ کر کے بھیجا جاوے

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ جس قدر اسپیچیں اور مباحثے نسبت الہ آباد یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹ کے ووٹ آف تھنکس کی نسبت درباب بدستور قائم رکھنے زبان فارسی کی تعلیم یونیورسٹی میں ہوئی ہیں ان سب کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر ان اضلاع کی گورنمنٹ اور رجسٹرار الہ آباد یونیورسٹی اور پریسیڈنٹ فیکلٹی آف آرٹ اور یونیورسٹی کے تمام فیلو کی خدمت میں بھیجا جاوے۔

محرک۔ سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی

موید۔ نواب محسن الملک بہادر

۵- اسکولوں میں ٹکنیکل ایجوکیشن داخل نہ کی جاوے

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ کوئی تبدیلی انگریزی تعلیمی مدارس و اسکول کی لٹریری خواندگی میں

واسطے ترقی دینے ٹکنیکل ایجوکیشن کے نہیں ہونی چاہیئے۔

محرک ۔ سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری

موئید ۔ مولوی حشمت اللہ صاحب ایم اے

۶۔ کم عمر بچوں کے لئے نصاب تعلیم

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ کم عمر بچوں کی تعلیم کا کوئی دستور العمل تجویز ہو کر مشتہر کیا جائے تاکہ بچوں کے مربی اس پر غور کریں اور بچوں کی تعلیم یکساں اور عمدہ طریقہ اختیار کریں جو ان کی آئندہ عمر میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم پہنچنے میں آسانی ہو۔

محرک ۔ منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد کان پوری ۔

موئید ۔ مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

۷۔ اخلاقی مضامین لکھائے جائیں

اس جلسہ کی یہ رائے ہو کہ اُردو زبان میں صاف اور سلیس عبارت میں اخلاقی مضامین کی جو ایشیائی طرز عبارت آرائی سے پاک ہوں اور لڑکوں کی تعلیم میں کام آسکیں اور ادب اور جذبات انسانی کو سمجھانے اور ان کے اعتدال پر رکھنے کے ہادی ہوں بہت کمی ہے۔ اس لئے اس جلسہ کو یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے مضامین نظم و نثر جو طولانی نہ ہوں بلکہ ہر ایک مضمون ایک یا دو سبق کی مقدار سے زیادہ نہ ہو جو لوگ قومی بھلائی چاہنے والے ہیں اور اس قسم کی تحریر پر قادر ہیں وہ لکھکر سکرٹری کے پاس بھیجا کریں اور ان کے انتخاب کے لئے ایک کمیٹی بہ تجویز سکرٹری قرار دی جایا کرے اور ان میں سے جو منتخب ہوں اجلاس میں پیش ہوں اور ضمیمہ روئداد میں چھاپے جاویں تاکہ رفتہ رفتہ ایک عمدہ ذخیرہ اس قسم کے مضامین کا جمع ہو اور اُردو علم ادب کی ترقی ہو۔

محرک ۔ چودھری سعید الدین خاں صاحب تعلقہ دار کٹرہ ضلع بدایوں ۔

موئید ۔ سید زین العابدین خاں صاحب

۸۔ قرامین، قلمی کتب اور کتبہ جات کے حالات جمع کرنا

اس جلسہ کی یہ رائے ہو کہ جو کارروائی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی ہوتی ہے اس میں یہ امور اور اضافہ کئے جاویں :۔

(الف) قدیم اور نایاب کتابیں کسی فن کی اگر کہیں دستیاب ہوں تو ان کا حال اور یہ کہ وہ کہاں اور کس کتب خانہ میں یا کس شخص کی ملکیت ہیں مع اس بیان کے کہ کس زمانہ کی تحریر ہے اور کس وجہ سے وہ قدیم معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اس ممبر کو جس نے اس کتاب کو دیکھا ہو

اور بذات خود اس سے واقفیت حاصل کی ہو پیش کرنا اس کی شکرگزاری کا باعث ہوگا اور کیفیت ضمیمہ روئداد میں چھاپہ ہوگی۔

(ب) قدیم فرامین علی الخصوص ترکوں اور پٹھانوں کے عہد کے ضائع ہوتے جاتے ہیں اگر کسی کے پاس ایسے فرامین دستیاب ہوں تو وہ اجلاس میں پیش ہوں اور ان پر جو نشان شاہی مثل طغرا اور مہر تزک یا اور کوئی مہر شاہی ثبت ہو ان کا نقش بعینہٖ بذریعہ فوٹوگراف ضمیمہ روئداد میں مع مختصر حال اس فرمان کے چھاپہ جایا کرے۔

(ج) کسی تاریخانہ مسئلہ کی تحقیقات بہ ثبوت قطعی جس میں کچھ شبہ نہ ہوسکے۔ مثلاً بذریعہ شہادت کتبوں کے جو کسی عمارت پر کندہ ہوں یا بذریعہ سکّہ جات جو دستیاب ہوں یا بذریعہ فرامین شاہی جو دستیاب ہوں اور ایک کمیٹی نے جو اس کی جانچ کے لئے مقرر ہو اس کو تسلیم کیا ہو وہ بھی اجلاس میں پیش ہوا کرے اور ضمیمہ روئداد میں چھاپہ ہوتا رہے۔

محرک۔ سید اکبر حسن صاحب مویّد۔ آنریبل سر سید احمد خاں

۹۔ وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کا شکریہ

یہ جلسہ آنریبل سرجان ایچ سینٹ کوئنز کونسل وائس چانسلر یونیورسٹی الہ آباد کا نہایت دلی شکرگزاری کے ساتھ شکریئے کا ایک ووٹ پاس کرتا ہے اس وجہ سے کہ انھوں نے تعلیمی معاملات میں اپنے بے انتہا ذاتی شوق اور کوشش و محنت سے بحیثیت اس یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر ہونے کے اس کی ابتدائی اور نہایت مشکل کی حالت میں اس کے کانسٹی ٹیوشن کے اصلی اصول قائم کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے اور ان کے عملدرآمد ہونے میں جو کہ اس یونیورسٹی کے حدود اختیار میں لوگوں کی آئندہ تعلیم کے لئے ہے بے نظیر مدد کی ہے۔

محرک۔ سردار محمد حیات خاں صاحب سی، ایس آئی مویّد۔ نواب محسن الملک بہادر

۱۰۔ مسلمانوں نے یونانی علوم پر جن علوم کا اضافہ کیا اُس کی نسبت رسالہ لکھانا

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ اس مضمون پر ایک رسالہ لکھوایا جائے کہ مسلمانوں نے اپنے عہد عروج میں جو علوم یونان، مصر و ہندوستان و فارس سے حاصل کئے تھے ان پر کون سے مسائل اور علوم اضافہ کئے۔ اس رسالہ میں ہر ایک امر اور مسائل اور مباحث کو بالتفصیل بہ حوالۂ اسناد ثابت کیا جاوے۔

محرک۔ مولانا شبلی صاحب نعمانی مویّد۔ آنریبل سر سید احمد خاں

۱۱ مسلمانوں نے السنۂ ہند پر جو قدرت حاصل کی تھی اُس کی تحقیقات

اس غرض سے کہ یہ امر محقق گردانا جاوے کہ مسلمانوں نے اصلی السنۂ ہندوستان پر کہاں تک قدرت حاصل کی تھی یہ جلسہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا امور مفصلۂ ذیل قرار دیتا ہے:

(الف) مولوی سید علی بلگرامی سے اس امر کی استدعا کی جائے کہ ایک نسخہ منتخبات کا علمائے شیفتی کے کلام سنسکرت سے کر تیار کریں اور اس کلام پر بہ زبان انگریزی حاشیہ لکھیں کہ جہاں جہاں ان کے نزدیک باعتبار علم فلالوجی اس امر کا ظاہر کرنا ضرور ہے کہ سنسکرت اور فارسی میں جو اتحاد زبانی ہے وہ دکھایا جائے۔

(ب) مولانا الطاف حسین حالی سے اس بات کی استدعا کی جاوے کہ امیر خسرو دہلوی کے کلام نظم سے جو کہ بہ زبان بھاکا اُنھوں نے تصنیف فرمائی ہیں جس قدر جمع ہو سکیں جمع کر لیں۔

(ج) مولوی سید اقبال علی جج ہائی کورٹ حیدر آباد دکن سے اس بات کی استدعا کی جاوے کہ لفظی ترجمہ مصرعہ بہ مصرعہ نثر میں ہندی سے اُردو میں کر ڈالیں اس نامور نظم موسوم بہ پدماوت کا جو ملک محمد جائسی نے ملک اودھ میں لکھی ہے

(د) ترجمۂ مذکور جب ہو چکے تو آنریری سکرٹری مولانا الطاف حسین حالی کی خدمت میں پیش کریں اور اس استدعا سے کہ ترجمۂ نثر مذکورۂ بالا کو جس بحر میں مناسب سمجھیں بزبان اُردو نظم فرمائیں

(ہ) آنریری سکرٹری سے اس بات کی خواہش کی جاوے کہ کانفرنس کے خرچ سے مفصلۂ بالا کتابیں جب تیار ہو جاویں طبع کرا دیں اور ان کو ممبران کانفرنس میں تقسیم کر دیں۔

(و) حق تالیف و تصنیف کتب مفصلۂ بالا کا و نیز جو کتابیں بچیں اُن کی ملکیت محمدن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کو دی جاوے۔

اجلاسِ ششم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ

سنہ ۱۸۹۱ء

بصدارت نواب محمد اسحٰق خاں صاحب سی ایس

باہتمام

سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری کانفرنس

قرار پا چکا تھا کہ اجلاس ششم پٹنہ میں ہوگا۔ یہ دعوت خان بہادر قاضی سید رضا حسین صاحب اور شمس العلماء مولوی عبدالرؤف صاحب کی طرف سے دی گئی تھی لیکن قاضی صاحب کی علالت اور پھر انتقال کی وجہ سے جب پٹنہ میں اجلاس ہونے سے مایوسی ہوئی تو آخر ایام میں علی گڑھ میں جلسہ ہونا تجویز ہوا۔ اسی طرح مسئلہ صدارت میں بھی رکاوٹ پیدا ہوئی۔ جلسہ کی صدارت شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی کو پیش کی گئی انھوں نے انکار کیا تو آنریبل مولوی سید امیر حسین خاں صاحب سی آئی ای رئیس کلکتہ سے خواہش کی گئی موصوف نے صدارت منظور کی لیکن اتفاق کی بات کہ عین وقت پر بوجہ علالت صدر ہونے سے معذوری کا اظہار کیا اور دو سو روپیہ کا ڈونیشن کانفرنس کو بھیجا۔ بعد ازاں نواب محمد اسحٰق خاں صاحب مرحوم سے صدارت کی خواہش کی گئی اور موصوف جلسۂ ہذا کے صدر قرار پائے۔ سر سید نے تحریک انتخاب صدر کے متعلق جلسہ میں فرمایا:

"ہم کو نواب محمد اسحٰق خاں بہادر کے پریسیڈنٹ مقرر ہونے سے بہت کچھ افتخار ہے

نواب صاحب کے ذاتی اوصاف اوران کے اخلاق حمیدہ اور ایشیائی اور انگریزی علوم کی استعداد اور قومی بھلائی کا خیال جو کچھ ان میں ہے میرے بیان کا محتاج نہیں۔ سب سے بڑی خوشی اس میں ہے کہ نواب صاحب ممدوح ہمارے ویران شدہ وطن دہلی کے جو ایک زمانہ میں علمار فضلار اور نوابان و رئیسان عالی درجہ کا مخزن تھی اعلیٰ سے اعلیٰ خاندان کی نشانی ہیں جو پشت در پشت نواب چلے آئے ہیں اور پشت در پشت علمی مذاق میں معروف و مشہور رہے ہیں۔ پس ایسے خاندانی اور عالی رتبہ پریسیڈنٹ کا منتخب ہونا بلاشبہ ہماری کانفرنس کے لئے باعث افتخار ہے۔ اب میں اجلاس کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ جناب ممدوح صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس فرمائیں۔"

اجلاس مذکور کے ۲۴۲ ممبر ہوئے تھے۔ اجلاس ہذا سے قبل جو اجلاس ہو چکے تھے اور جو ممبر اجلاسوں میں شریک ہوئے تھے وہ اس شہر کے دعوت دینے والوں کے مہمان ہوتے تھے جن سے کھانے کے متعلق کوئی فیس نہیں لی گئی تھی۔ اس اجلاس میں پہلی مرتبہ مہمانوں سے ۸؍ یومیہ کھانے کی فیس لی گئی تجویز تھی کہ اس غرض کے لئے ہوٹل قائم کیا جاوے مگر اس اندیشہ سے کہ ٹھیکہ دینے میں کھانا اچھا نہ ملے اور لوگوں کو تکلیف ہو، کھانا بطور امانی تیار ہوا اور مقررہ کمیٹی نے جس کے منتظم اعلیٰ جناب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور تھے کھانا پکوانے اور کھلانے کا انتظام کیا تھا۔ موجودہ انتظام طعام کے متعلق محترم صدر نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ:

"امسال جو طرز مہمانداری اور دعوت بدلا گیا ہے اور جملہ اخراجات خورد و نوش خود ممبروں اور وزیٹروں نے اپنے ذمہ لئے ہیں، یہ بلاشبہ ایک عمدہ تحریک و تجویز ہے اور اس سیدھے اور سادے طریقے کی کارروائی کو میں اپنی رائے میں پہلی اینٹ خیال کرتا ہوں جو کانفرنس کی بنیاد یعنی اس کے استحکام کے لئے رکھی گئی ہے"

اجلاس مذکور میں آنریری سکرٹری نے اپنی سالانہ رپورٹ میں ان خاص امور کا بھی ذکر کیا جو گزشتہ اجلاس کی تجاویز میں عملی کوشش سے متعلق تھیں۔ رزولیوشن نمبر ۲ اس امر سے متعلق تھا کہ قدیم زبان فارسی کی اور اس کے طرز انشا اور طریق تحریر فرامین شاہی کو جن جن لوگوں کے پاس سے دستیاب ہو سکرٹری تلاش کر کے جمع کرے اور ان میں جو عمدہ دستیاب ہوں ان کو بطور ایک انشا کی کتاب کے مرتب کرے اور کانفرنس کی طرف سے چھاپے نیز ان فرامین پر جو نشان شاہی مثل طغرا یا مہر تزک یا مثل اس کے جو کچھ ہوں ان کا نمونہ بجنسہ بذریعہ فوٹو گراف کے اتارا جائے۔

اس ضمن میں ایک نادر فرمان محمد سلیمان صاحب رئیس کاندھلہ کے متولی صاحب کے خاندان سے دستیاب ہوا۔ یہ فرمان ابوالفتح محمد شاہ بن فیروز شاہ کے زمانۂ سلطنت کا مورخہ ۲۲ شہر رجب ۹۳ھ ہجری کا ہے جس کو اس وقت تک پانچ سو برس سے زیادہ کا زمانہ گزر چکا ہے جو تغلقیہ خاندان کی نایاب نشانی کے طور پر ہے۔ ابوالفتح محمد شاہ جس کا یہ فرمان ہے ۷۹۲ھ ہجری مطابق ۱۳۸۹ء کے تخت پر بیٹھا اور ۷۹۶ھ مطابق ۱۳۹۳ء میں فوت ہوا۔ علیٰ ہذا ایک فرمان عہد بابر مورخہ ۹۳۳ھ ہجری کا ہے جس پر بابر کی مہر ثبت ہے باقی اور کئی فرمان بھی ہیں جو عہد اکبر، شاہجہاں، عالمگیر، فرخ سیر شاہانِ مغلیہ کے بھی ہیں۔ اس طرح رزولیوشن نمبر (۸) نسبت بہم پہنچانے یا تلاش کرنے کتب نایاب کے تھا۔ اس سلسلہ میں ایک کتاب (فضائل الامام من رسائل حجۃ الاسلام) دستیاب ہوئی جو اب نایاب ہے۔ اس میں مکاتبات اور متفرق تحریرات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف کے انتقال کے بعد ان کے بھائی احمد غزالی نے اس کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب منشی واحد علی صاحب کاکوروی نے کتب خانۂ ریاست بھوپال سے نقل کر کے ارسال کی تھی۔

علامہ شبلی مرحوم نے جو مختلف رسالے "مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم" "الجزیہ" "المامون" "سیرۃ النعمان" تحریر فرمائے تھے۔ کانفرنس میں موصوف کی اس علمی خدمت کا اعتراف کیا گیا تھا۔

اس کانفرنس میں شمس العلماء ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی بھی حیدرآباد سے تشریف لا کر شریک ہوئے اور علامۂ موصوف نے "کلیلہ دمنہ" پر ایک فاضلانہ لکچر دیا تھا، جس کا شکریہ بہت سے فخر کے ساتھ جلسہ میں خود سر سید اور آنریبل جسٹس سید محمود نے ادا کیا تھا۔

اس کانفرنس کی تمام کارروائی کی رپورٹنگ کا کام اور قابل مقررین کی تقریروں کا قلم بند کرنا قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر المورہ نے جو حال میں سر، خان بہادر، او۔ بی۔ ای کے معزز خطابوں سے مخاطب اور دیوان ریاست دتیا ہیں، اپنے ذمہ لیا تھا۔ ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے شارٹ ہنڈ کے قواعد کے بموجب تقریریں قلم بند ہو سکتیں تو بھی اس سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ نہ لکھی جا سکتیں جیسے کہ قاضی صاحب نے اس ذمہ داری کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ آنریبل آنریری سکرٹری کانفرنس نے خصوصیت کے ساتھ اس بیش بہا امداد کا پُر اثر الفاظ میں شکریہ ادا کیا تھا۔

رزولیوشن منظور شدۂ اجلاس حسب ذیل ہیں:

رزولیوشن

۱- ووٹ تعزیت

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ سید ظہور حسین اور خان بہادر قاضی سید رضا حسین صاحب کے انتقال پر جو نہایت سرگرم اور بہت بڑے حامی کانفرنس کے ممبر تھے ووٹ ماتم پاس کیا جائے۔

محرک - سر سید احمد خاں **مؤید** - مرزا عابد علی بیگ صاحب

۲- تعلیم نسواں

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں کو موجودہ حالت میں مردوں کی تعلیم کے ساتھ عورتوں کی تعلیم میں بھی کوشش کرنی لازم ہے۔ کیونکہ قوم کی اصلی ترقی زیادہ تر اسی پر منحصر ہے۔ یہ تعلیم ایسی ہونی چاہیئے کہ عورتوں کی مذہبی، علمی اور اخلاقی زندگی میں ترقی ہو تاکہ ان کی مبارک تربیت سے آیندہ نسلیں فائدہ اٹھائیں۔

محرک - خواجہ غلام الثقلین مرحوم **مؤید** - مولوی سید کرامت حسین

۳- کانفرنس کا ماہوار رسالہ

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ تمام ہندوستان کی انجمن ہائے اسلامیہ کو ایک دوسرے کے حالات اور تجاویز اور کارروائیوں سے مطلع ہوتے رہنا ضرور ہے اور اس مقصد کے لئے ایک ماہواری یا سہ ماہی رسالہ کا شائع ہونا جس میں مجموعی اسلامیہ انجمنوں کے حالات شائع ہوتے رہیں نہایت مناسب ہے۔

محرک - سید برکات احمد صاحب **مؤید** - سراج الدین احمد صاحب

۴- انٹرمیڈیٹ سے قبل طلبا ولایت نہ بھیجے جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں طالب علموں کا تعلیم کے لئے انگلینڈ بھیجنا مناسب ہے مگر عموماً یہ درست نہیں ہے کہ مسلمان طالب علم سوائے ان کے جو سول سروس کے امتحان کو جاویں یا خاص وجوہ سے لائق معلوم ہوں انگلینڈ کو تعلیم کے لئے بھیجے جاویں تاوقتیکہ کم از کم بیس برس ان کی عمر نہ ہو اور انٹرمیڈیٹ یا فرسٹ آرٹس تک کسی ہندوستانی یونیورسٹی میں تعلیم نہ پائی ہو یا جب تک وہ ایسی نگرانی میں نہ رکھے جاویں کہ جو اس کے برابر ہو کہ جیسے وہ اپنے والدین کی نگرانی میں ہندوستان میں تھے۔

محرک - مسٹر تھیوڈر بیک پرنسپل مدرستہ العلوم **مؤید** - خواجہ یوسف شاہ صاحب

۵- عربی تعلیم کی ترویج

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ مقاصد کانفرنس کی دفعہ (۲)، ضمن (ط) پر توجہ کی جاوے اور چونکہ عربی تعلیم کا رواج روز بروز کم ہوتا جاتا ہے جس سے

اسلامی فرائض کے انجام دینے اور اس کی ترقی اشاعت میں نقص واقع ہوگا، لہذا ایسی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ عمدہ عالم عربی کے پیدا ہوسکیں۔

محرک۔ مولوی محمد بشیرالدین ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

موئید۔ مولوی عبدالغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر

۶۔ تاریخی رسالوں کی تصنیف اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ اسلامی تاریخ کے بعض امور اہم کی نسبت یورپ میں شدید غلطیاں پیدا ہوگئی ہیں اور رفتہ رفتہ یورپ کے مصنفوں نے ان کو بطور اصول موضوعہ بلکہ مثل علوم متعارفہ کے اپنی تصنیفوں میں قرار دیا ہے مسلمان ان کو پڑھکر غلطی میں پڑتے ہیں۔ ان غلطیوں کے دور کرنے کی غرض سے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں رسالے لکھے جائیں اور انگریزی رسالے یورپ میں شائع کئے جاویں۔

محرک۔ مولوی بشیرالدین صاحب اٹاوہ۔

موئید۔ سر سید احمد خاں

۷۔ شکریہ امداد ہز ہائنس نظام یہ کانفرنس ہز ہائی نس نظام خلد اللہ ملکہ اور ان کے وزرا کا شکریہ ادا کرتی ہے واسطے اس عالی شان اور فیاض امداد کے جو محمدن کالج کے اضافہ جاگیر میں فرمائی ہے۔

محرک۔ قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع گڈھوال

موئید۔ نواب محمد اسحق خاں صاحب صدر

اجلاسِ ہفتم

آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ دہلی

۱۸۹۲ء

زیر صدارت مولوی حشمت اللہ صاحب ایم اے سی ایس

جب حسب دفعہ (۱۲) قواعد کارروائی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس مذکور دہلی میں قرار پانا طے ہو گیا تو رئیسان دہلی کی ایک رسپشن کمیٹی انتظامی امور کو انجام دینے کے لئے قائم کی گئی جس کے حسب ذیل نامی ممبر تھے:

حکیم ابو سعید محمد عبدالمجید خاں صاحب (حاذق الملک اول)	منشی محمد اکرام اللہ خاں صاحب
حکیم ظہیر الدین احمد خاں صاحب	حکیم رضی الدین احمد خاں صاحب
شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب	نواب فیض احمد خاں صاحب
نواب غلام محمد حسن خاں صاحب	نواب سلطان مرزا صاحب
شیخ محمد نجم الدین صاحب تحصیلدار	سید میر شبیر حسین صاحب کوتوال
حکیم خواجہ احد الدین صاحب	خواجہ شہاب الدین صاحب
نواب سعید الدین احمد خاں صاحب بہادر رئیس لوہارو	محمد اکرام اللہ خاں صاحب
ڈپٹی محمد فخر الدین صاحب	خان بہادر سید ہادی حسین خاں صاحب
حافظ عبدالکریم صاحب	سید محمود حسین صاحب

رسپشن کمیٹی کے دو سکریٹری تجویز ہوئے تھے ان میں سے ایک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دوسرے

خان بہادر منشی محمد الٰہی بخش صاحب تھے۔ کمیٹی کے ممبران نے آپس میں مختلف امور کے انجام دینے کی تقسیم کرلی تھی مثلاً بعض ممبروں کے متعلق مکان اجلاس اور مکانات سکونت ممبران کے آراستہ اور مرتب کرنے کا اہتمام تھا تو بعض کے سپرد کھانا پکوانے اور کھلانے کا۔ بعض ریلوے اسٹیشن پر مہمانوں کے استقبال اور قیام گاہوں تک پہنچانے کے ذمہ دار بنے تھے وغیرہ وغیرہ۔

مدرسۂ نواب غازی الدین خاں مرحوم کی عالی شان اور سنگین عمارت اجلاس کانفرنس کرنے اور مہمانوں کے ٹھہرانے کے واسطے منتخب ہوئی تھی جس کے صحن میں مصنوعی ہال اجلاس کے لئے تعمیر ہوا تھا اس مدرسے کے ایک طرف مسجد اور تین طرف سنگین دومنزلہ کمرے بنے ہوئے ہیں۔ یہ کمرے مہمانوں کے قیام کے لئے آراستہ کئے گئے تھے، یوروپین مہمانوں کے لئے چند خیمے مہیا تھے جو اس وقت کے ڈپٹی کمشنر دہلی مسٹر آر کلارک کی توجہ سے حاصل ہوئے تھے۔

ممبران کے کھانے کا اہتمام کمیٹی نے مثل گزشتہ اجلاس منعقدہ علی گڑھ کے طریقہ پر ہوٹل قائم کرکے کیا تھا اور ہر مہمان سے روزانہ کھانے کی قیمت عہ مقرر تھی۔

اجلاس کے ممبروں کی تعداد (۶۱۳) اور وزیٹروں کی (۱۲۸) تھی۔ حاضر ممبروں کی تعداد (۲۸۶) اور وزیٹروں کی تعداد (۱۱۱) تھی۔

اجلاس کے پریسیڈنٹ سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی منتخب ہوئے تھے مگر جب آخر وقت میں انھوں نے صدارت کرنے سے مجبوری کا عذر کیا تو بصلاح مہتمان اجلاس و ممبران مینجنگ کمیٹی جو اس وقت دہلی میں موجود تھے مولوی حشمت اللہ صاحب ایم اے ہی، انہیں سے صدارت کی درخواست کی گئی اور موصوف صدر منتخب ہوئے۔

اس مرتبہ ایک نئی بات یہ پیش آئی کہ دہلی کے چند مولویوں کی طرف سے انعقاد کانفرنس کی دہلی میں مخالفت کی گئی۔ اس غرض کے لئے بازاروں میں واعظوں نے وعظ کہے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد مسلمانوں کو خدا کے غضب اور دوزخ کی آگ سے ڈرایا اور مسلمانوں کو اس جلسہ کی شرکت سے باز رکھنے کی ہدایت کی۔ گلی کوچوں میں اس مضمون کے اشتہارات شائع ہوئے اور چسپاں کئے گئے مگر یہ تمام کوشش بے نتیجہ ثابت ہوئی اور دہلی کے تمام مقتدر اصحاب اور شرفا اجلاس میں آئے اور اس کی کارروائیوں میں دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔

۲۷ر دسمبر کو باضابطہ اجلاس شروع ہوا۔ مولوی حشمت اللہ صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی، آنریری سکرٹری کانفرنس نے اپنی سالانہ رپورٹ میں ان کارروائیوں کے متعلق جن کا عملی نتائج سے

علاقہ تھا پیش کر کے کانفرنس کی کارروائیوں اور اس کے اجلاسوں کی عام حالت پر پُر اثر تبصرہ کیا جس کے بعد انھوں نے وہ رزولیوشن پڑھ کر سنائے جو اجلاس میں بحث او منظوری کے لئے پیش ہونے والے تھے۔

اجلاس مذکور میں ایک لکچر خود پریسیڈنٹ صاحب نے دیا جس کا عنوان تھا کہ "مسلمانوں کو اپنی ترقی کے لئے کیا کرنا چاہیئے"۔

دوسرا لکچر مسٹر آرنلڈ پروفیسر مدرسۃ العلوم نے دیا جس کا مضمون "اشاعت اسلام بذریعہ ترکوں کے" تھا۔ دراصل یہ لکچر پروفیسر صاحب کی اس تاریخی کتاب کا ایک ٹکڑا تھا جس کا موضوع ہے کہ "اشاعت اسلام کی بلادِ مختلفہ میں تلوار کے زور سے نہیں ہوئی بلکہ باہمی میل جول اور بزرگوں کے اخلاق اور توحید کی تعلیم سے ہوئی ہے"۔

اس لکچر کا ترجمہ اردو میں محمد عنایت اللہ صاحب بی اے طالب علم مدرسۃ العلوم نے سنایا تھا۔

خواجہ الطاف حسین صاحب حالی نے بھی اپنی ایک نظم پیش کی اور مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی نے بھی لکچر دیا تھا۔ یہ دونوں بیان اس طرح مقبول عام و خاص ہوئے جیسا کہ موصوفین کے فصیح و بلیغ کلام کا حق تھا۔ آخر میں مسٹر تھیوڈور بیک پرنسپل مدرسۃ العلوم اور ممبر کانفرنس نے ایک تقریر اردو زبان میں کی جو رومن کیرکٹر میں لکھی گئی تھی۔ اس گفتگو کا موضوع مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے متعلق تھا کہ وہ کیسے ہو اور اس کے لئے کیا اسباب فراہم کئے جاویں۔ انھوں نے اپنی تقریر میں ممالک مغربی شمالی و اودھ کے مسلمان اور ہندو طالب علموں کی تعداد کا مقابلہ کر کے مسلمانوں کی تعلیمی کیفیت کو پیش کیا اور جو مشکلات و موانع مسلمانوں کی ترقی تعلیم میں حائج ہیں اس کی شرح کر کے انھوں نے تجویز کی کہ کانفرنس میں ایک سیکشن تعلیمی مردم شماری اور اسباب مانع تعلیم کی تفتیش کا قائم کیا جاوے۔ کانفرنس کے کچھ ممبر آئندہ اجلاس کانفرنس میں اپنے اپنے اضلاع میں مسلمانوں کی تعلیمی مردم شماری کر کے ان کی رپورٹ پیش کریں اور دکھائیں کہ انگریزی مدرسوں میں کتنے ہندو اور کتنے مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور کس قدر مسلمان بچے ایسے ہیں جن کے والدین تعلیم دے سکتے ہیں لیکن نہیں دیتے نیز دیگر اسباب مانع تعلیم کو بھی دکھانے کی کوشش کریں۔ مسٹر بیک کی یہ تجویز بہت پسند کی گئی۔ آنریری سکریٹری سرسید مرحوم نے تجویز مذکور پر ایک دل پذیر تقریر ارشاد فرمائی اور اجلاس سے خواہش کی کہ بموجب قواعد کارروائی کانفرنس کے ایک ایسا سیکشن بہ تحت محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کیا جاوے جو ان مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔ جن کی غرض بیک صاحب نے بیان کی ہے۔ ممبران اجلاس نے

تجویز سے اتفاق کیا اور تعلیمی سیکشن منظور کر کے مختلف اضلاع کے ممبروں میں سے اور ممبران مینجنگ کمیٹی میں سے اس کام کے لئے ممبر منتخب کئے اور کارسپانڈنگ ممبروں کا انتخاب ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب کے اضلاع سے کیا گیا۔ مینجنگ کمیٹی یعنی کمیٹی کے کارپردازان کے ممبر حسب ذیل تجویز ہوئے تھے:

مسٹر تھیوڈور بیک — نواب وقار الملک بہادر
مرزا عابد علی بیگ صاحب پنشنر سب جج — مولوی سید کرامت حسین صاحب بیرسٹر
مولوی محمد حشمت اللہ صاحب ایم اے بی ایس — سکرٹری سر سید احمد خاں

رزولیوشن

۱۔ دیسی فنون کے متعلق کتب علمیہ مدوّن کی جاویں

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں کی دُنیوی ترقی کے لئے مسلمانوں کی متفقہ کوشش اس طرف مبذول ہونے اور اس کے عملدرآمد کے لئے جو مناسب تدبیریں ممکن ہوں عمل میں لانی چاہئیں کہ جو دیسی فنون بغیر علوم کے وہ جانتے ہیں اور عمل میں لاتے ہیں ان کے واسطے کتب علمیہ مدوّن کی جاویں اور نیز جس قدر مغربی فنون کا وہ علم حاصل کریں اس کے ساتھ لازمی طور پر اس کا عمل بھی سیکھیں۔

محرک۔ محمد کرم اللہ خاں صاحب رئیس دہلی — موید۔ نواب سید سلطان مرزا صاحب

۲۔ رزولیوشن پاس شدہ اجلاسہائے کانفرنس بطور رسالہ شائع کئے جاویں۔

اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ ابتدائے زمانہ قیام کانفرنس سے جس قدر رزولیوشن چھپنے کے وقت تک پاس ہوئے ہوں وہ سب یکجا بطور رسالہ کے چھاپ کر مشتہر کئے جاویں اور سکرٹری صاحب ان پر ایک دیباچہ لکھدیں۔

محرک۔ منشی رحمت اللہ صاحب رعد — موید۔ منشی خیرالدین صاحب

۳۔ کم سن بچوں کو شروع سے علم حساب کی تعلیم دی جاوے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمان بچوں کی ریاضی کی لیاقت عموماً کم ہوتی ہے پس چھوٹی عمر میں علم حساب کی تعلیم لازمی ہونی چاہئے۔ تعلیم حساب زبانی طور پر اس طرح ہو جس طرح پاٹ شالاؤں میں ہوتی ہے۔

محرک ۔ مولوی نذر احمد صاحب　　موید ۔ مولوی عبدالقادر صاحب

۴۔ حمایت اسلام لاہور کے رسالوں پر اظہار پسندیدگی	ایجوکیشنل کانفرنس اس سلسلۂ درسی رسالوں کو جو مبتدیوں کے واسطے انجمن حمایت اسلام پنجاب نے تالیف کئے ہیں پسند کرتی ہے اور مفید خیال کر کے ان کی اشاعت کی سفارش کرتی ہے

محرک ۔ محمد یوسف صاحب خاں صاحب رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ　　موید ۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

۵۔ مذہبی تعلیم کا سرکاری مدرسوں میں انتظام کرنا	اس کانفرنس کے نزدیک ہر مقام کے مسلمانوں پر جہاں گورنمنٹ اسکول یا کالج ہیں یہ بات فرض ہے کہ جو مسلمان طالب علم گورنمنٹ کالجوں اور سکولوں میں پڑھتے ہیں ان کی مذہبی تعلیم کا کوئی مناسب اور مستحکم بندوبست کرے۔

محرک ۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب　　موید ۔ مولوی جمیل الرحمن صاحب

۶۔ مسلم طلبہ کے یورپ میں شادی کرنے پر اظہار نفرت	اس کانفرنس نے اپنے متعدد جلسوں میں قوم کے لڑکوں کا ترقی تعلیم کے لئے یورپ جانے کو پسند کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے اور اس کو قومی ترقی کا ذریعہ خیال کیا ہے

اس لئے اس امر کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ یہ جلسہ ان طالب علموں کی جو یورپ میں شادی کر لیتے ہیں نہایت نامناسب سمجھتا ہے اور اس کو قومی نقصان اور قومی تنزل کا باعث سمجھتا ہے اور نیز قوم کی ترقی تعلیم کو مسدود کرنے والا خیال کرتا ہے۔

محرک ۔ سرسید احمد خاں　　موید ۔ قاضی عزیز الدین احمد صاحب

۷۔ تعلیم طب یونانی کی حمایت	اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ بلحاظ ضروریات ملک اور قوم کے طب یونانی کو ترقی دینا اور تجربات و معلومات جدیدہ سے فائدہ اٹھانا

اور قوم کو بلکہ تمام اہل ہند کو اس کی تکمیل میں مدد دینا نہایت ضروری ہے۔

محرک ۔ حکیم عبدالمجید خاں صاحب　　موید ۔ حکیم ظہور الدین احمد خاں صاحب

اجلاسِ ہشتم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ

۱۸۹۳ء

زیرِ صدارت نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں صاحب بہادر

باہتمام

سر سید احمد خاں آنریری سکریٹری

تمام ممبران کانفرنس جو اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے علی گڑھ آئے تھے وہ مدرسۃ العلوم کی عمارات میں قیام پذیر ہوئے۔ کھانے کا اہتمام بہ حسبِ سنین گزشتہ کے مطابق ہوٹل میں قائم کر کے کیا گیا۔ کھانے کی فیس عہ روزانہ تھی مہمانوں کے فرودگاہ کی پاسبانی مدرسۃ العلوم کے طالب علموں نے اپنے ذمہ لی تھی۔ جو طالب علم اس انتظام میں مصروف تھے انھوں نے "نیشنل پولیس" اپنا نام رکھا تھا جن میں عہدوں کے امتیاز سے ایک کپتان تین لفٹنٹ اور (۳۶) سپاہی شامل تھے۔ رات کے دس بجے سے (۴) بجے تک بارہ بارہ طالب علموں کا پہرہ دو دو گھنٹے کے بعد بدلتا رہتا تھا۔ کانفرنس کے ممبروں کی تعداد اس مرتبہ (۲۰۲) اور وزیٹروں کی (۱۱۸) تھی جو ممبر اجلاسوں میں شریک ہوئے ان کا مجموعہ (۳۰۵) ممبر اور (۱۱۸) وزیٹروں پر مشتمل تھا۔

کانفرنس کے اجلاسوں کی کارروائی کے دوران میں ایک خاص دلچسپی کی تقریب سید راس مسعود (حال مخاطب بہ نواب ڈاکٹر سر سید راس مسعود صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی) کی رسم بسم اللہ خوانی

کی پیش آئی جو سر سید مرحوم نے اجلاس کانفرنس میں موجودگی تمامی ممبران کانفرنس ادا کی۔ کانفرنس کے مجمع کے سامنے اس رسم کے ادا کرنے سے سر سید کا مقصد یہ تھا کہ عملی طور پر لوگوں کو بتا دیں کہ ایسی خوشی کے مواقع پر جو روپیہ فضول اور بے کار طریقہ سے صرف کیا جاتا ہے وہ قومی بھلائی کے کاموں میں صرف ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر سر سید نے قبل بسم اللہ خوانی ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ

"میں اس رسم کو شعائرِ مسلمین میں سمجھتا ہوں جس کا نام بسم اللہ رکھا گیا ہے"

تقریر کا ایک ایک لفظ اور اندازِ بیان قومی ہمدردی میں ڈوبا ہوا تھا اور جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا تھا کہ وہ شادی اور غمی کے موقعوں پر اسراف بے جا سے بچنے کی کوشش کریں اور مقدور بھر اپنی کمائی کو قومی بہبودی کے کام میں صرف کریں۔ سر سید نے سید مسعود کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"یہ بچہ مجھکو سب سے زیادہ پیارا ہے اور میرے کل خاندان میں یہی ایک لڑکا ہے لیکن میں چاہتا تو دو چار ہزار روپیہ اس تقریب میں باوصف غریب ہونے کے خرچ کر سکتا تھا اور اپنے عزیزوں کو اس تقریب میں بلا کر شریک کر سکتا تھا لیکن میں نے اپنے لڑکے سید حامد اور اپنے لختِ جگر سید محمد احمد تک کو نہیں بلایا"

یہ کہکر موصوف نے پانچ سو روپیہ کی تھیلی میز پر پریسیڈنٹ صاحب کانفرنس کے سامنے رکھی اور سید راس مسعود سے، جو نواب محسن الملک اور راجہ جے کشن داس صاحب سی آئی ای کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا:

"میاں یہ روپیہ کس کو دیا جائے"

انھوں نے بے ساختہ جواب دیا کہ "مدرسہ کو دے دیجئے" چنانچہ سر سید نے فرمایا کہ:

"میں اس تقریب کی خوشی میں یہ تھیلی مدرستہ العلوم کی نذر کرتا ہوں"

سر سید کے بعد اس خوشی میں پانچ سو روپیہ نواب محسن الملک نے اور پانچ سو روپیہ راجہ جے کشن داس صاحب آنجہانی نے جو سر سید کے مخلص دوستوں میں سے تھے مدرستہ العلوم کو دیئے اور یہ تقریب اس خوبی اور سادگی سے جو اپنی آپ ہی نظیر تھی انجام کو پہنچی۔

کانفرنس ہذا میں (۱۶) رزولیوشن منظوری کے واسطے پیش کئے گئے تھے لیکن دوران اجلاس میں چند ایسے اہم لکچر، تقریریں اور تقریبیں پیش آئیں جنھوں نے تمام وقت لے لیا۔ صرف (۱۰) رزولیوشن بحث کے لئے پیش ہو کر منظور ہوئے اور بقیہ رزولیوشن جناب صدر کو ملتوی کرنے پڑے۔ رزولیوشن نمبر (۲) بڑا معرکۃ الآرا رزولیوشن تھا جس پر محترم محرک اور موئید کی زبردست تقریریں ہوئیں

رزولیوشن مذکور پر جو بحثیں اور تقریریں ہوئیں وہ رپورٹ کانفرنس سے علٰحدہ چھاپی گئیں اور "مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ" اس کا نام رکھا گیا۔

علی ہذا آنریبل سید محمود صاحب نے اس کانفرنس میں نہایت مبسوط اور پُرمغز لکچر دیا جس میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت کو ڈائی گراموں کے ذریعہ سے جو ہال میں آویزاں کئے گئے تھے دکھانے کی کوشش کی لکچر اس قدر مقبول ہوا کہ برابر دو دن کی کارروائی میں حاضرین غایت درجہ کی دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے اسٹریچی ہال میں اس لکچر کی یادگار میں ایک صاحب نے پانچ سو روپیہ دے کر پتھر نصب کرایا۔

رزولیوشن

۱۔ اسکولوں اور کالجوں میں عربی کے لئے اسکالرشپ

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ اسکولوں اور کالجوں میں عربی بطور سیکنڈ لینگویج لینے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے مسلمان طالب علموں کے لئے اسکالرشپ مقرر کئے جاویں۔

محرک۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

مؤید۔ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر

۲۔ ترقی تعلیم کے لئے جمہوری کوشش کی ضرورت

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانان کے جو کچھ اب تک ہو چکا ہے وہ محض ناکافی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو صدیوں کے گزرنے پر بھی تبدیل حالت کی توقع نہیں ہو سکتی جب تک کہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تعلیم کا اور اس سے بھی زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام کرکے نہ کیا جاوے، اگر اس طرح نہ کیا جاوے گا تو کانفرنس کی رائے میں ترقی تعلیم و ترقی حالات مسلمانان سے بالکل مایوسی ہے۔

محرک۔ سر سید احمد خاں

مؤید۔ نواب محسن الملک

اجلاسِ نہم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ

سنہ ۱۸۹۴ء

زیر صدارت مسٹر محمد شاہ دین بیرسٹر ایٹ لا، لاہور

اجلاس مذکور بھی جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے علی گڑھ میں منعقد ہوا تھا، جو ممبر اور وزیٹر باہر سے آئے وہ مدرسۃ العلوم کے بورڈنگ ہوس اور کالج و اسکول کے کمروں میں قیام پذیر ہوئے۔ اس مرتبہ بھی مدرسۃ العلوم کے طالب علموں نے مہمانوں کے قیام گاہوں کی حفاظت کے لئے پہرے چوکی کا انتظام بوجوہ احسن انجام دیا تھا۔ کھانے کا انتظام بطریق ہوٹل اور دونوں وقت کے کھانے کی فیس عہ/ یومیہ لی جاتی تھی اور سب مہمان فرش پر ایک جگہ کھانا کھاتے تھے۔ چائے کا انتظام ممبران کمیٹی الفرض کی طرف سے تھا جنھوں نے اس غرض کے لئے ایک دوکان قائم کی تھی۔ ممبران کانفرنس کی تعداد (۳۹۹) اور وزیٹروں کی (۳۰) تھی۔ اجلاس میں (۲۳۶) ممبر اور (۳۰) وزیٹر شریک ہوئے۔

کانفرنس میں پانچ لکچر دیئے گئے۔ اسپیکروں میں سرسید، سید محمود مرحوم، مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی، مسٹر شاہ دین، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں تھے۔ صاحبزادہ صاحب اسی زمانہ میں انگلستان کی تعلیم سے فراغت پا کر آئے تھے۔ ان کے لکچر کا عنوان "کیمبرج یونیورسٹی اور مدرسۃ العلوم کی تعلیم" تھا۔ سرسید اور سید محمود کے لکچر اسی زمانہ میں علحدہ علحدہ چھپ کر شائع ہو گئے۔

رزولیوشن

۱ - محمدن کالج کے لئے فی صدی آٹھ آنے یا ایک روپیہ مستقل چندہ

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ حامیان قوم کو ایک قلیل مگر مستقل سالانہ چندہ یا ایک حصہ معین اپنی آمدنی کا مثلاً آٹھ آنے یا ایک روپیہ فی صدی محمدن کالج کے استحکام اور تکمیل کے لئے دینا چاہیئے۔

محرک - خوشی محمد خاں صاحب بی اے - سابق طالب علم مدرستہ العلوم

موید - منشی نیاز محمد خاں صاحب جالندھری

۲ - ندوۃ العلماء کی امداد توجہ کے لائق ہے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جلسۂ ندوۃ العلماء جو بمقام کانپور منعقد ہوا تھا اور جس میں علماء اور اکابر دین جمع ہوئے تھے تمام مسلمانوں کی توجہ کے لائق ہے اور اس کے مقاصد یعنی اصلاح طریقۂ تعلیم اور رفع نزاع باہمی نہایت عمدہ اور مفید ہیں تمام مسلمانوں کو ایسی عمدہ اور مفید مجلس کی جس سے مسلمانوں کی دینی اور دنیوی بہبودی مقصود ہے - بدل و جان قلم سے، قدم سے، درم سے مدد کرنی چاہیئے۔

محرک - نواب محسن الملک

موید - سید محمد محمود بیرسٹرایٹ لا

اجلاسِ دہم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ شاہجہاں پور

سنہ ۱۸۹۵ء

زیرِ صدارت نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں بہادر

خان بہادر برکت علی خاں صاحب، مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل و منشی رفعت علی خاں صاحب و دیگر رئیسانِ شاہجہاں پور کی دعوت و تحریک پر کانفرنس کا دسواں سالانہ اجلاس روہیل کھنڈ کے شہر شاہجہاں پور میں ۲۷ لغایت ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء کو منعقد ہوا۔

کانفرنس کے انتظام اور اجلاس کو کامیاب کرنے کے لئے ایک زبردست کمیٹی رؤسائے شہر کی قائم کی گئی جس نے معقول چندہ اس غرض کے لئے حاصل کیا۔ اس کمیٹی کے پُرجوش ممبر حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل اور منشی رفعت علی خاں صاحب تھے جنھوں نے ہر ممکن تدبیر سے اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تھی جو مہمان باہر سے آنے والے تھے ان کے قیام اور آسائش کے لئے مولوی محمد عثمان خاں صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر و رئیس شہر نے اپنا دیوان خانہ اور کوٹھی مع ایک وسیع احاطہ کے جو ایک دوسرے سے ملحق ہے خالی کر دیئے تھے جن میں نہایت سلیقہ کے ساتھ اسباب آسائش مہیا تھے۔ اسی احاطہ میں اجلاس کانفرنس کے لئے ایک خوش نما عارضی ہال تعمیر کیا گیا تھا جو فرش فروش کرسی میز جھاڑ فانوس سے آراستہ پیراستہ تھا تمام محترم مہمان جیسے سرسید، صدر مجلس نواب محسن الملک، مولانا حالی، شمس العلما مولوی نذیر احمد، جسٹس سید محمود، مولانا شبلی وغیرہ دیوان خانہ اور کوٹھی میں فروکش ہوئے تھے اس کے کمپونڈ میں ڈائننگ ہال قائم تھا۔ مہمانوں سے عہ؍ یومیہ کھانے کی فیس لی جاتی تھی اور دونوں وقت نہایت عمدہ کھانے تیار کر کے

سب مہمان ایک جگہ میز کرسی پر کھلائے جاتے تھے۔ چاء وناشتہ کا انتظام انجمن الفرض کے ذمہ میں تھا خادمانِ انجمن الفرض نے علی گڑھ سے آکر اس غرض کے لئے دکان قائم کی تھی جس میں چاء، فواکہات اور دیگر اقسام کی اشیاء خوردنی ہروقت مہیّا رہتی تھی اور خادمان انجمن الفرض مہمانوں کی مدارات میں مصروف نظر آتے تھے۔ ڈیوٹی شاپ سے متصل کانفرنس کلب قائم کیا گیا تھا جس کا اہتمام انجمن الفرض کے خادموں کے سپرد تھا کلب میں تازہ اخبارات میزوں پر لگے رہتے تھے اور ممبران کانفرنس اوقات مختلف میں مصروف مطالعہ رہتے تھے۔

۲۷ر دسمبر کو پہلا اجلاس شروع ہوکر ۳۰ر دسمبر کو ختم ہوا نواب محسن الملک بہادر کے ایڈریس اور سر سید احمد خاں آنریری سکرٹری کانفرنس کی سالانہ رپورٹ کے بعد اجلاس مذکور میں (۷) رزولیوشن مباحثہ کے لئے پیش ہوکر پاس ہوئے۔

اجلاس مذکور میں چار لکچر آنریبل سر سید احمد خاں، آنریبل سید محمد محمود، مولانا نذیر احمد صاحب مولوی وحید الدین صاحب سلیم پانی پتی نے دیئے۔ یہ لکچر اسی زمانے میں چھپ کر شائع ہوئے۔

لکچروں کے علاوہ مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہ جہاں پور نے جو اعیانِ کانفرنس کی جماعت میں پُر جوش اور پُر عمل ممبر تھے، بنا ر شاہ جہاں پور پر ایک مورّخانہ مضمون پیش کیا موصوف کا یہ تاریخی مضمون بھی اسی وقت میں کانفرنس کی طرف سے چھپ کر شائع ہوچکا ہے۔ اجلاس ہذا میں مولوی رفعت علی خاں صاحب رئیس شاہ جہاں پور اور سید امجد علی صاحب اشہری پھپوندوی کی نظمیں بھی جو نہایت دل آویز تھیں پڑھکر سنائی گئیں اور چھپ کر شائع ہوئیں۔

رزولیوشن

۱۔ تشکریہ حاجی زکریا صاحب تاجر بمبئی	حاجی زکریا صاحب تاجر بمبئی نے جو دو لاکھ روپیہ مسلمان بچّوں کے یتیم خانے اور یتیم بچّوں کی تعلیم کے واسطے دینا تجویز کیا ہے یہ جلسہ صاحب موصوف کی اس فیاضی کا شکر ادا کرتا ہے۔

محرک۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

مؤید۔ مسٹر نذیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی

۲۔ قیام محمڈن ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ	مسلمانوں کے جو مختلف انگریزی مدارس جاری ہیں

چونکہ کانفرنس چاہتی ہے کہ ان مدرسوں کا ایسا انتظام ہو جس پر پوری طمانیت ہو۔ لہذا ایک محمڈن ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ'' قائم کیا جائے جس کے ڈائرکٹر پرنسپل مدرسۃ العلوم ہوں بمنظوری و اتباع ان شرائط و قواعد کے جو ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم اس بارہ میں قرار دیں، اور جن مسلمانوں کے مدارس ایسی درخواست کریں اس کے ماتحت ہوں اور ان کی نگرانی اور مدرسین کی ترقی و تنزل اور تبادلہ باتباع ان قواعد و شرائط کے جو ٹرسٹیان محمڈن اینگلو اورینٹل کالج بعد مشورہ ان منتظمان کے جو ان اسکولوں کا انتظام کرتے ہیں اس کے سپرد کیا جائے اور اس معاملہ میں مسلمانوں کے مدارس سے خط و کتابت جاری ہو۔

محرک۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

موید۔ مسٹر بک، پرنسپل مدرسۃ العلوم

۴۔ کانفرنس کے نام میں اینگلو اورینٹل کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ بنظر زیادہ ترقی و ترویج ان مقاصد تعلیمی کے جو اس کانفرنس کے مدنظر ہیں اس کانفرنس کے نام میں الفاظ ''اینگلو اورینٹل'' بڑھائے جائیں اور اس سال سے اس کا نام ''محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس'' قرار دیا جاوے۔

محرک۔ آنریبل سید محمود

موید۔ خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب

۵۔ تعلیم یافتہ مسلمان علمی مضامین بصورت کتاب انگریزی سے اردو میں ترجمہ کریں

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ بنظر اس امر کے کہ انگریزی تعلیم کی کتنی ہی اشاعت ہو جائے تاہم سب سے بڑا حصہ مسلمانوں کا اس زبان سے لازمی طور پر ناآشنا رہے گا اس لئے ہر ایک انگریزی داں مسلمان کا جو کافی قابلیت رکھتا ہو یہ فرض اخلاقی و قومی ہے کہ کم سے کم ایک کتاب اپنے مذاق کے موافق انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرکے شائع کرے یا ایسی کتاب تالیف کرے کہ جس میں وہ مفید علمی مضامین ہوں جو انگریزی کتابوں سے ماخوذ کئے گئے ہوں اور مسلمانوں میں یورپین علوم کی آگاہی پھیلانے کے لئے مفید ہوں۔

محرک۔ آنریبل سید محمود

موید۔ خواجہ غلام الثقلین بی اے ایل ایل بی

۵۔ تائید دار العلوم متعلق ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء نے جو عربی دار العلوم بنانے کی تجویز کی ہے اس کانفرنس کے نزدیک اس قسم کے دار العلوم سے عربی علوم کی ترقی کی اُمید ہے لہٰذا یہ کانفرنس بھی ایسے دار العلوم کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے اور اس معاملہ میں ندوۃ العلماء کے ساتھ متفق الرائے ہے۔

محرک مولوی بشیر الدین اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ　　موید۔ منشی عبد الرزاق کانپوری

۶۔ تقرر سید محمد محمود بہ عہدہ جائنٹ سکرٹری

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ بنظر زیادہ ہوجانے کار کانفرنس اور اس کے استقلال و استحکام کے اور عمدگی سے کام ہونے کے آنریبل سید محمد محمود بیرسٹرایٹ لا جو بمقام علی گڑھ مستقل طور پر سکونت گزیں ہیں اور مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے لائف آنریری جائنٹ سکرٹری ہیں اس کانفرنس کے بھی جائنٹ سکرٹری قرار دیئے جائیں کہ وہ بمعیت سر سید احمد خاں بہادر سکرٹری کانفرنس کے کام جائنٹ سکرٹری کا اسی طور پر انجام دیں جس طرح وہ جائنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم علی گڑھ کا کام انجام دے رہے ہیں اور ان کو اجازت دی جائے کہ بغرض بہتری انتظام کے ایک جداگانہ دفتر کانفرنس کا مرتب کریں اور اس دفتر کی کارروائی کے لئے واسطے مشاہرہ کلرک و دیگر اہلکاران ضروری کے پچھتر روپیہ من جملہ اس آمدنی کے جو کانفرنس کی ہوتی ہے صرف کرنے کی اجازت ہو اور واسطے خرید سامان دفتر و اسٹیشنری کے اول سال کے لئے یکمشت تین سو روپیہ تک خرچ کرنے کی سید محمد محمود صاحب کو اجازت دی جائے۔

محرک خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب　　موید۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب

۷۔ شکریہ امداد مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

یہ کانفرنس مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا از طرف مسلمانان دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ اُنھوں نے اپنی قومی محبت اور حقیقی خواہش ترقی تعلیم مسلمانان کے علاوہ ان عطیات کثیر التعداد کے جو سابق میں وقتاً فوقتاً مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ کو دے چکے ہیں اُنھوں نے فی الحال برطبق دریافت خاص موجودہ ضروریات مدرسۃ العلوم مسلمانان کے یکمشت ایک ہزار روپیہ کی رقم بطور چندہ کے مدرسۃ العلوم علی گڑھ کو دی ہے۔

محرک۔ آنریبل سید محمد محمود　　موید۔ آنریبل سر سید احمد خاں

اجلاس یازدہم

آل انڈیا محمڈن انگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ میرٹھ

سنہ ۱۸۹۶ء

زیر صدارت نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی

اجلاس یازدہم کو میرٹھ میں منعقد کرنے کی دعوت رئیسانِ میرٹھ نے دی تھی جب اس دعوت پر میرٹھ میں اجلاس کا ہونا قرار پا گیا تو معزز ارکان شہر کی ایک منتظمہ کمیٹی قائم ہوئی جس کے صدر خان بہادر نواب اسد اللہ خاں صاحب ممبر شیخ وحید الدین صاحب شیخ بشیر الدین صاحب رئیسان لال کرتی اور سید محمد میر صاحب وکیل وغیرہ قرار پائے مختلف انتظامی امور کے لئے مثلاً سب کمیٹی استقبال، سب کمیٹی انتظام طعام، سب کمیٹی مدارات کے ممبر اور سکریٹری جدا جدا قرار دیئے گئے۔ جنھوں نے متفق اور متحد ہو کر بہ کمال اہتمام ہر کام کو بخوبی اسلوبی انجام دینے کی کوشش کی تھی۔ باہر سے آئے ہوئے تمام ممبروں کو کھانا منتظمہ کمیٹی کی طرف سے دیا گیا۔ شیخ وحید الدین صاحب (مخاطب حال بہ خان بہادر وسی آئی ای) نے دیگر امداد کے علاوہ مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد سے مدد فرمائی تھی۔ مہمانوں کے ناشتہ کا انتظام خادمان "الفرض" کے ذمہ تھا۔ اس غرض کے لئے حسب دستور سابق دکان لگائی گئی تھی اسی طرح مدرستہ العلوم کی "نیشنل پولیس" کی طرف سے ایک لفٹنٹ، ایک سارجنٹ اور چار سوبجیس بھیجے گئے تھے جو اپنے فرائض میں مصروف کار رہتے تھے۔ کانفرنس کا پنڈال میرٹھ کے خوش نما ٹون ہال کے وسیع میدان میں صاحب کلکٹر میرٹھ کی اجازت سے تیار کیا گیا تھا۔ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ، بمبئی، بنگال، پنجاب سے کافی تعداد میں ڈیلیگیٹ آکر شریک اجلاس ہوئے۔ ممبران کانفرنس کی تعداد (۳۹۷) اور وزیٹروں کی (۱۳۰) تھی۔ اس جلسہ کی کامیابی کا بڑا سبب نواب محسن الملک بہادر کی وہ قابل یادگار کوشش تھی جس کے لئے نواب صاحب نے اکتوبر سے

دسمبر تک بمبئی سے لے کر پونا، دہلی، میرٹھ، مظفرنگر، سہارن پور، رام پور، مرادآباد تک کا مسلسل
دورہ کرکے ہر جگہ کانفرنس کے مقاصد و اغراض کی تبلیغ کی تھی اور اپنی مشہور فصیح و بلیغ تقریروں کے
ذریعہ سے لوگوں میں کانفرنس سے دلچسپی لینے کا احساس پیدا کر دیا تھا۔ نواب صاحب کی اس ان تھک
محنت کا اثر تھا کہ مختلف شہروں مثلاً لاہور، گورکھپور، جالندھر، خیرپور سندھ کے مسلمانوں میں کانفرنس کا
چرچا پھیلا اور مقامات مذکور کے سربرآوردہ اور تعلیم یافتہ اصحاب نے اپنے اپنے شہروں میں مقاصد
کانفرنس کی تائید میں جلسے کئے لکچر دیئے۔ اس زمانہ میں جس قدر اخبارات مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے
اُنھوں نے بھی کانفرنس کی تائید میں زبردست مقالے لکھے۔ نتیجہ میں میرٹھ کا اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب
ہو کر ختم ہوا اور مختلف مقامات سے قابل اصحاب کی جماعت شریک اجلاس ہوئی۔ کانفرنس کے تیسرے
روز کے اجلاس میں میجر جنرل سینفورڈ کمانڈنگ میرٹھ ڈویژن بھی شریک اجلاس ہوئے۔ اس وقت مولانا
نذیر احمد صاحب مصروف لکچر تھے۔ میجر صاحب نے بھی مختصر اور معنی خیز تقریر کی تھی۔

۲۵ دسمبر کو سرسید کی پارٹی علی گڑھ سے چل کر میرٹھ پہونچی ایک فرسٹ کلاس گاڑی ریزرو تھی۔
جس میں سرسید کے ساتھ نواب عماد الملک، نواب محسن الملک، نواب زادہ نصراللہ خاں صاحب برادرِ خُرد والیٔ
سچین، حاجی محمد اسمٰعیل خاں صاحب رئیس دتاولی تھے۔ رئیسانِ شہر میرٹھ نے اپنے ممتاز مہمانوں اور قوم کے
سرداروں کا جس پُرجوش طریقہ سے استقبال کیا وہ دیکھنے کے لائق تھا یا جس کی کیفیت اجلاس میرٹھ
کی رپورٹ میں پڑھنے کے قابل ہے

رزولیوشن

۱۔ قیام سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی و قیام سیکشن ہائے تعلیمی

یہ کانفرنس سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے تقرر اور اس کی اس تجویز کو جس طرح
کہ اس نے کانفرنس کے کاموں کو سیکشنوں پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک
کے لئے ممبر اور سکرٹری تجویز کئے ہیں اور ایک محرر دس روپیہ ماہوار کا
سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی کارروائی کو تجویز کیا ہے۔ ان سب تجویزوں کو منظور کرتی ہے۔

محرک۔ سرسید احمد خاں — **مؤید۔** نواب محسن الملک

۲۔ وظائف بیادگار جوبلی

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ چونکہ سال حال وہ مبارک سال ہے
جس میں ہماری عادل اور مادر مہربان قیصرۂ ہند امپریس وکٹوریا
دام ملکہ کا زمانۂ سلطنت تمام گزشتہ شاہانِ اسلام سے بڑھ گیا ہے۔ مسلمانان ہندوستان کو بلحاظ اس

امن و امان آسائش اور آزادی اور ہر ایک قسم کی بے شمار برکتوں کے جو ان کو اس عہد معدلت مہد میں حاصل رہی ہیں واسطے اظہار سچی خوشی اور صادق مسرت کے جو ان کو اس مبارک وقت کے دیکھنے سے ہوئی ہے ایک دائمی یادگار اس مبارک سال کی قائم کرنی چاہیئے نیز اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ اس مبارک یادگار کے قائم کرنے کے واسطے بذریعہ اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے چندہ ہونا چاہیئے اور جو اصحاب سو روپیہ یا سو روپیہ سے زیادہ چندہ دیں، ان کے نام مدرستہ العلوم مسلمانان علی گڑھ میں اسٹریچی ہال میں کندہ کرکے نصب کرنے چاہئیں اور جو سرمایہ اس سے جمع ہو اس کی آمدنی سالانہ سے اس مبارک سال کی ایسی یادگار قائم کی جائے جس سے مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کو فائدہ پہونچے اور اس مبارک یادگار کے فیض سے مسلمانوں کے دلوں میں یہ مسرت ناک یادگار ہمیشہ تازہ رہے، بلفظ اس روپیہ سے ایسے مسلمان طلبہ کو وظائف اور میڈل طلائی دیئے جائیں جو یونیورسٹی کے اعلیٰ امتحانات میں عربی زبان کو بطور سکنڈ لینگویج کے لے کر کامیاب ہوں اور ٹرسٹیان مدرستہ العلوم علی گڑھ سے استدعا کی جائے کہ بعد جمع ہو جانے ایسے سرمایہ کے وظائف کے نام ایسے مقرر کریں اور میڈل پر ایسا مضمون کندہ کرائیں جس سے اس مبارک یادگار کے قائم کیئے جانے کا مقصد پورا ہو۔

محرک۔ سردار محمد حیات خاں صاحب

موید۔ سر سید احمد خاں

۱۳۔ لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیاں دس روپیہ ماہوار کا چندہ ایسے ایک طالب علم کے لئے مہیا کریں جو کالج کلاسوں میں پڑھتا ہو

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جس جس ضلع میں لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیاں قائم ہوتی جائیں، ان سے درخواست کی جائے کہ اپنے ضلع سے دس روپیہ ماہوار کا چندہ جس طرح ہو سکے ایک مسلمان طالب علم کی اسکالرشپ کے لئے جو کسی کالج کی کالج کلاسوں میں پڑھتا ہو یا پڑھنا چاہے اور ذہین اور لائق اور قابل امداد ہو وصول کریں اور جس کالج میں وہ پڑھنا چاہے پڑھے اور لوکل اسٹینڈنگ کمیٹی اس بات پر غور کرتی رہے کہ وہ بہ محنت اور بہ کامیابی اس تعلیم میں مصروف ہے یا نہیں۔

محرک۔ سر سید احمد خاں

موید۔ سید علی اوسط بار ایٹ لا

۱۴۔ سکرٹری کانفرنس کو منظوری سنٹرل کمیٹی سکشنوں کے امداد کی اجازت ہے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جو سکشنیں واسطے عملی کارروائی کانفرنس کے تجویز کی گئی ہیں اور اجلاس سے منظور ہو چکی ہیں ان کے مقاصد کے لئے اگر کچھ روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہو تو سکرٹری کانفرنس کو جائز ہو گا کہ بمنظوری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے

بشرطیکہ کانفرنس فنڈ میں جو سکرٹری کے ہاتھ میں بعد اخراجات ضروری کے باقی رہے گنجائش ہو اس کو خرچ کرے۔

محرک۔ نواب محسن الملک — **موید۔ مولوی سید ممتاز علی صاحب**

۵۔ سنٹرل کمیٹی دفعات مندرجہ رزولیوشن کو عملاً انجام دینے کی کوشش کرے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ دفعات (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) قواعد کارروائی کانفرنس جن میں جو کام مندرج ہیں وہ سنٹرل کمیٹی سے متعلق کئے جائیں، جو ہمیشہ مقاصد کانفرنس کے لئے کام کرتی رہے گی اور مذکورہ بالا دفعات حسب تفصیل ذیل قائم کی جائیں۔

دفعہ (۱۱) مقاصد کانفرنس کی انجام دہی کو ایک سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی بمقام علی گڑھ قائم رہے گی اور اجلاس کانفرنس کے لئے مقام کا تجویز کرنا اور اجلاس کی تاریخیں مقرر کرنا اور اس کے لئے پریسیڈنٹ منتخب کرنا اور جو رزولیوشن اجلاس میں پیش ہونے والے ہوں ان میں سے ان رزولیوشنوں کا انتخاب کرنا جن کا مباحثہ کے لئے پیش ہونا مناسب ہو سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے متعلق ہوگا۔

دفعہ (۱۲) پریسیڈنٹ کانفرنس کا زمانہ اجلاس میں ایک ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کا متصور ہوگا اور اس کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ ضرورت سمجھے تو کارروائی زمانہ اجلاس تک کے لئے علاوہ ان ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے جو اجلاس میں موجود ہوں (۳) شخصوں کو اور بطور ممبروں کے منتخب کرے۔

دفعہ (۱۳) جس مقام پر اجلاس کانفرنس قرار پائے اور جو لوگ اس اجلاس کے منتظم اور مہتمم ہوں سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی صلاح و مشورہ سے تواریخ اجلاس قرار دیں گے اور پریسیڈنٹ منتخب کریں گے اگر کوئی ایسا سبب واقع ہو کہ کمیٹی مذکورہ سے مشورہ لینے کا موقع باقی نہ رہے تو منتظمان و مہتممان اجلاس بصلاح سکرٹری کانفرنس ان کاموں کو انجام دیں گے۔

دفعہ (۱۴) سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی رزولیوشنوں کے انتخاب کے لئے قبل آغاز اجلاس کانفرنس کے اپنا اجلاس کرے گی اور اس کو جائز ہوگا کہ اجلاس کانفرنس میں بھی اگر ضرورت ہو تو اجلاس کرے۔

دفعہ (۱۵) کل رزولیوشن جو بحث کے لئے سکرٹری کو دیئے گئے ہوں پہلے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ جس کو چاہے منظور کرے اور جس کو چاہے نامنظور کر دے۔ اس کمیٹی کی روئداد جو نامنظوری رزولیوشنوں سے متعلق ہو اور نیز جو رزولیوشن نامنظور ہوئے ہوں وہ چھاپے نہ جائیں گے۔

دفعہ (۱۶) سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے جس قدر ممبر بروقت شروع اجلاس کانفرنس یا مابین اجلاس موجود ہوں وہی ان کا کورم ہوگا۔

۶۔ترمیم دفعہ (۲) قواعد کارروائی کانفرنس

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ دفعہ (۲) قواعد کارروائی کانفرنس کی ترمیم کی جائے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کیے جائیں کہ جو ممبر پچاس روپیہ نقدا دا کرے وہ کانفرنس کا لائف ممبر قرار پاتے اور روپیہ کا ایک علیحدہ فنڈ ہو، جو بطور سرمایہ کے جمع کیا جائے اور اس کا نام ایم اے او ایجوکیشنل کانفرنس فنڈ قرار پائے اور اس کے منافع سے بموجب ان قواعد کے جو کانفرنس بنائے اور منظور کرے غریب مگر لائق اور ہونہار مسلمان طالب علموں کی جو کالج کلاسوں میں پڑھتے ہوں یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امداد کی جائے۔

محرک۔ مولوی محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا مؤید۔ عبدالقادر صاحب بی اے

۷۔لائف ممبری کے قواعد بنائے جائیں

سال آئندہ کے اجلاس میں سیکرٹری رپورٹ کرے کہ لائف ممبری کی بابت کس قدر روپیہ جمع ہوا اور بلحاظ اس کے ایک کمیٹی قواعد بنانے کے لئے مقرر ہو اور وہ قواعد کانفرنس کے اجلاس میں منظور کیے جائیں۔

محرک۔ مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا مؤید۔ عبدالقادر صاحب بی اے

۸۔شکریہ لفٹنٹ گورنر پنجاب متعلق جوبلی اسکالرشپ

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے جو پانچ سال آئندہ کے لئے جوبلی اسکالرشپیں مسلمان طالب علمان پنجاب کے لئے منظور فرمائی ہیں اس کا شکریہ گورنر ممدوح کی خدمت میں ادا کیا جائے۔

محرک۔ شیخ نظام الدین صاحب ڈسٹرکٹ جج جالندھر مؤید۔ خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب

۹۔مکاتب قرآن و فارسی کی اصلاح

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کے لاکھوں بچوں کی تعلیم دیسی مکاتب اور قرآنی مکاتب میں عمدہ طور پر نہیں ہوتی اور بچوں کی عمریں اکثر ضائع ہوتی ہیں۔ لہذا یہ کانفرنس اپنی قوم کو نہایت زور سے جگاتی ہے کہ ان مکاتب قرآنی اور فارسی وغیرہ کی درستگی اور خبرگیری کی طرف متوجہ ہو اور قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ کچھ لکھنے اور حساب کی تعلیم بھی کرایا کرے۔

محرک۔ مولوی نوراحمد مدرس بٹالہ مؤید۔ مولوی محمد بشیرالدین صاحب اٹاوہ

۱۰۔ بچّوں کی ابتدائی تعلیم کا دستور العمل

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ اجلاس پنجم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۸۹۰ء متعینہ الہ آباد میں جو رزولیوشن حسب ذیل پاس ہوا تھا کہ کم عمر بچّوں کی تعلیم کا کوئی دستور العمل تجویز ہو کر مشتہر کیا جائے تاکہ بچّوں کے مربّی اس پر غور کریں اور بچّوں کی تعلیم کا یکساں اور عمدہ طریقہ اختیار کریں تاکہ اُن کی آیندہ عمر میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک پہونچنے میں آسانی ہو۔ چونکہ اس رزولیوشن پر کچھ عمل درآمد نہیں ہوا۔ لہذا ایک خاص کمیٹی اس رزولیوشن کی تعمیل کے واسطے منعقد کی جائے۔

محرک۔ مولوی بشیر الدین صاحب اٹاوہ

موید۔ منشی سراج الدین صاحب

۱۱۔ شکریہ گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی متعلق بہ اجازت مذہبی تعلیم

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جو رزولیوشن گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی نے واسطے اجازت مذہبی تعلیم کے بہ شرائط خاص جاری کیا ہے اس کے لئے گورنمنٹ موصوف کا شکریہ ادا کیا جائے۔

محرک۔ نواب محسن الملک بہادر

موید۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

اجلاس دوازدہم

آل انڈیا محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ لاہور

۱۸۹۸ء

زیر صدارت نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش رئیس لاہور

اجلاس میرٹھ کے بعد ۱۸۹۷ء کا اجلاس سرسید مرحوم کی علالت اور وفات کے باعث منعقد نہ ہوسکا۔
سرسید کے انتقال کے بعد یہ پہلا اجلاس تھا جو سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کی خواہش پر بزرگان پنجاب خصوصاً نواب سردار محمد حیات خاں، خان بہادر مشیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسین صاحب، خان بہادر برکت علی خاں صاحب، مولوی شاہ دین صاحب بیرسٹرایٹ لا اور شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور اور خواجہ احد شاہ صاحب مالک اخبار آبزرور کی تائید اور توجہ سے لاہور میں ہونا قرار پایا۔

سرسید کی وفات سے ان مقاصد کے متعلق جو سرسید کے پیش نظر تھے بوجہ احسن پایۂ تکمیل کو پہونچنے میں نہ صرف عام طور سے تذبذب اور خیالات میں انتشار پایا جاتا تھا بلکہ رفقا اور کام کرنے والوں کے دل بھی حیرانی اور پریشانی سے خالی نہ تھے حتیٰ کہ سرسید کی زندگی میں ۱۸۹۸ء میں کانفرنس کا اجلاس کہیں نہ ہوسکا اور نہ کہیں سے دعوت آئی۔ نواب محسن الملک نے بروقت تمام حالات کا احساس کرکے اور سرسید کے ناتمام منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے کمر ہمت باندھی اور دو ہفتے بھی مرحوم کی وفات کو نہ گزرے تھے کہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۸ء کو کانفرنس کمیٹی کا جلسہ کیا اور کانفرنس کو زندہ کرنے اور اس کے ذریعہ سے قومی خیالات میں عملی طور پر جوش پیدا کرنے کی غرض سے ایک طرف زندہ دلان پنجاب سے لاہور میں کانفرنس کرنے کی خواہش کی اور اس ضمن میں ایک طرف اہالیان پنجاب، طلبائے مدرسۃ العلوم، اڈیٹران اخبارات کو امداد کے بارہ میں توجہ دلائی تو دوسری طرف سرسید میموریل فنڈ قائم کرنے اور اس کے ذریعہ سے

مسلم یونیورسٹی کے خواب کو عدم سے وجود میں لانے کی تحریک اور کوشش میں مصروف ہوگئے۔ بزرگان لاہور اور اراکین پنجاب نے نواب صاحب کی تحریک پر لبیک کہا۔ نواب صاحب کی اپیلوں اور دل نشین خطابت نے انتشار قوت کو عزم و استقلال اور یک جہتی کی صورت میں بدل دیا۔ چاروں طرف سے تائید اور نصرت کے پیام آنے لگے اور ۲۹ اپریل ۱۸۹۸ء کو انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور نے فیصلہ کیا کہ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کو لاہور میں مدعو کیا جائے۔ فیصلہ کے ساتھ ساتھ ایک لوکل کمیٹی جلسہ کے انتظام و اہتمام کے لئے قائم کی جس نے آٹھ مہینے تک مسلسل طور پر اجلاس مذکور کو ہر طرح سے کامیاب کرنے کے لئے اپنے آپ کو مصروف رکھا۔ ہزاروں اشتہار چھاپ کر شائع کئے۔ ہزاروں خطوط دعوت جاری کئے۔ ہفتہ وار جلسے کرکے لکچروں کا اہتمام مختلف شہروں میں کیا اور اس ذریعہ سے ایک عام ولولہ اور جوش پیدا کرنے کی خاطر کانفرنس کے مقاصد اغراض اور اس کے فوائد لوگوں کو بتائے کمیٹی نے مہمانوں کے قیام اور اجلاس کے اہتمام میں ایک یہ مقصد بھی اپنے پیش نظر رکھا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو مصارف میں بچت کی گنجائش نکالی جائے اور یہ روپیہ اس وقت کے لحاظ سے کانفرنس کی ضروریات پر صرف ہو۔ بدیں وجہ قیام کے لئے مانگے کے مکانات حاصل کئے گئے اجلاس کانفرنس کے لئے بجائے عارضی پنڈال کی تعمیر کے ہز آنر میکورتھ ینگ بہادر سے درباری خیمہ اور ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم سے ٹکنیکل اسکول اور اس کی ملحقہ عمارات حاصل کی گئیں۔ اس انتظام کی وجہ سے نہ صرف روپیہ خرچ کرنے سے محفوظ رہا بلکہ مہمانوں کو بھی کافی طور سے راحت ملی اور تقریباً ایک میدان میں کانفرنس کیمپ قائم ہو کر تمام امور خوش اسلوبی اور آسانی کے ساتھ انجام پائے۔ نواب محسن الملک بہادر جس وقت اپنی پارٹی کے ساتھ ریلوے اسٹیشن لاہور پر رونق افروز ہوئے تو تمام مسلم اراکین شہر کے علاوہ ہزارہا آدمی نواب صاحب کے دیکھنے اور ممدوح کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ پُرجوش نوجوانوں نے نواب صاحب کی گاڑی کے گھوڑے کھول دیئے اور خود کھینچ کر فرودگاہ تک لے گئے۔ والنٹیروں کی کافی تعداد بھی مسلمانوں کے خیر مقدم اور خدمت کے لئے موجود تھی۔ جن میں سے بیشتر نوجوان اعلیٰ طبقہ کے نورِ نظر تھے۔ غرض اہتمام، جوش اور انتظام کی پوری سرگرمی کے بعد ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو کانفرنس کے بارہویں اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اجلاس ہذا میں (۹) رزولیوشن پیش ہو کر منظور ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی میں جان سخن رزولیوشن نمبر (۳) تھا جس کا منشا یہ تھا کہ سرسید کی یادگار میں "محمدن یونیورسٹی" قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ خیال اس وقت سے مقدس بانی مدرسۃ العلوم کے دل میں تھا جب سے مدرسۃ العلوم کی بنا کے خیالی نقشے ان کے ذہن میں آئے۔ گو اس کوشش کے عرصہ بعد یعنی ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء کو مسلم یونیورسٹی کا چارٹر ملا مگر اس میں ذرا شبہ نہیں کہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

اسی کانفرنس کے جلسہ میں رکھا گیا تھا۔ کانفرنس کے جلسہ میں اس رزولیوشن پر جیسی مدلل اور بسیوط تقریریں کی گئیں اور جس قسم کے جوش اور ولولہ کا اظہار کیا گیا اور قابل ترین مسلم جماعت کے تعلیم یافتہ اور با اثر حضرات نے قیام یونیورسٹی پر جن بیش بہا خیالات کا اظہار فرمایا اور جن میں آنریبل جسٹس سید امیر علی، جسٹس بدرالدین طیب جی، نواب عماد الملک بہادر، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں، مولانا حالی وغیرہ شامل ہیں بے شبہ ان خیالات نے تجویز مذکور میں جان ڈال دی اور مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ اب بغیر مسلم یونیورسٹی کے قیام کے مسلمانوں کی تعلیمی، اخلاقی اور ذہنی ترقی تو کجا ان کی بقا بھی دشواری سے خالی نہیں۔ اور اس قعر مذلت سے نکلنے کی اگر کوئی صورت یا کوئی تدبیر ہے تو ایک یہی اور فقط یہی ہے کہ اپنی یونیورسٹی قائم کریں۔ ہم خود امتحان لیں، ہم ہی استاد بنیں اور ہم اپنی ضروریات کے لحاظ سے اپنی تعلیم کا طرز اور نصاب تعلیم بنانے میں آزاد ہوں اور بس۔

الغرض مسلم یونیورسٹی کی تجویز کو جو اہمیت اور خصوصیت اس جلسہ میں حاصل ہوئی وہ تاریخ کانفرنس میں جوش اور ولولہ کا ایک یادگار واقعہ ہے۔

اجلاس ہذا کے منظور شدہ رزولیوشن حسب ذیل ہیں:

رزولیوشن

۱۔ اظہار بر وفات سرسید

یہ کانفرنس آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں بہادر کے سی ایس آئی ایل۔ ایل ڈی کی وفات کے دردناک واقعہ کو ایک قومی مصیبت سمجھتی ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتی ہے

محرک۔ نواب فتح علی خاں صاحب صدر جلسہ

موید۔ نواب محمد حیات خاں سی آئی ای وغیرہ۔

۲۔ کانفرنس کا جمع خرچ فنانس کمیٹی کی نگرانی میں رہے۔

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس علی گڑھ کو اختیار دیا جائے کہ حساب کی درستی سے رکھنے اور کانفرنس کے فنانس یعنی جمع خرچ کی نگرانی کرنے کے لئے ایک مستقل فنانس کمیٹی مقرر کرے اور وہ ہر سال اس کے آمد و خرچ کی سالانہ رپورٹ پیش کیا کرے۔

محرک مسٹر تھیوڈور بیک

موید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

۳۔ مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کی ایک علحدہ یونیورسٹی کا قائم ہونا مستحسن ہے۔

محرک۔ مسٹر مارلین پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ

موئد۔ مولوی بدالحسن صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد و مسٹر شاہ دین بیرسٹرایٹ لا

۴۔ حاجی احمد سعید خاں کو مجوزہ وقف بحق مسلم یونیورسٹی کرنا چاہیے

حاجی احمد سعید خاں صاحب رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ نے جو براہ فیاضی اپنی جائداد مالیتی ساڑھے تین لاکھ روپیہ جس کی ایک ہزار ماہوار آمدنی ہے کسی قومی کام کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے اسلامی مجالس سے رائے پوچھی ہے، اس کانفرنس کی رائے میں مجوزہ محمدن یونیورسٹی کے لئے دی جانی چاہیئے۔

محرک و موئید۔ خان بہادر برکت علی خاں، مسٹر محمد شاہ دین، مسٹر محمد شفیع، سردار اسلم حیات خاں وغیرہ۔

۵۔ مسلم یونیورسٹی کی تکمیل کے لئے ہر شہر میں سب کمیٹیاں بنائی جائیں

مجوزہ یونیورسٹی کی تجویز کی کامیابی کے لئے اس کانفرنس کے نزدیک مناسب اور ضرور ہے کہ مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کی جائیں جو اس کے مقاصد و فوائد سے لوگوں کو آگاہ کر کے چندہ جمع کریں۔

محرک۔ مسٹر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا

موئدین۔ خان بہادر برکت علی خاں۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

۶۔ مسلم یونیورسٹی میں اصول دین کا امتحان پاس کرنا لازمی ہوگا

اس کانفرنس کی رائے میں مجوزہ یونیورسٹی کی اسکیم میں ہر مسلمان طالب علم کے لئے قبل ازیں کہ وہ امتحان بی اے میں شامل ہو دینیات کے ضروری اصولوں میں ایک امتحان جس کا مناسب معیار آئندہ مقرر کیا جائے گا پاس کرنا لازمی ہوگا۔

محرک۔ مسٹر مارلین

موئدین۔ نواب محسن الملک وغیرہ۔

۷۔ نواب محسن الملک کی خدمات کا اعتراف

یہ کانفرنس نواب محسن الملک بہادر کی بے بہا قومی خدمات کی قدر کرتی ہے اور ان پر سرسید احمد خاں مرحوم و مغفور کے بعد

پورا اعتماد ظاہر کرتی ہے۔

محرک۔ نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش صدر۔

موید۔ نواب سردار محمد حیات خاں

۸۔ مسٹر تھیوڈ ور بیک اور مسٹر ماریسن کی خدمات کا اعتراف

یہ کانفرنس تھیوڈ ور بیک اسکوئر اور تھیوڈور ماریسن اسکوئر کی ہمدردانہ خدمات کا جو وہ مسلمانوں کی بہبودی کے واسطے کرتے ہیں اعتراف کرتی ہے اور ان پر اعتماد ظاہر کرتی ہے۔

محرک۔ خان بہادر برکت علی خاں

موید۔ خان بہادر مولوی سید فریدالدین صاحب

۹۔ تندرستی کے لئے بچوں کی صحت جسمانی مقدم ہے

مسلمانوں کو اپنے بچوں کی صحت جسمانی کا خیال مقدم رکھنا چاہیئے۔

محرک۔ مولوی نوراحمد صاحب

موید۔ مولوی الٰہی بخش صاحب

کانفرنس کا یہ پہلا جلسہ تھا جو ہندوستان کے دارالسلطنت کلکتہ میں عمائد کلکتہ کی دعوت پر پہلی مرتبہ منعقد ہوا تھا۔ اس کانفرنس کو ایسا ذی رتبہ پریسیڈنٹ بھی ملا جو دارالامارت کی شان و شکوہ اور اس جلسہ کی اہمیت کے لحاظ سے جس کی صدارت نہ صرف موزوں اور مناسب تھی بلکہ جس کی ذات پر مسلمانوں کو بجا طور پر فخر تھا جسٹس موصوف نہ صرف عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ میں فاضل جج کی حیثیت سے نمایاں طور پر ممتاز تھے بلکہ مشرقی و مغربی علوم کے مستند عالم مانے جاتے تھے اُنھوں نے اسلام کی حمایت اور تائید میں نہایت مفید اور زبردست کتابیں لکھیں اور عیسائیوں کے ان غلط الزاموں کو جو اسلام پر صدیوں سے چلے آتے تھے اپنی بے مثل قابلیت علمی کی وجہ سے تمام الزامات کو رفع کر کے پاش پاش کر دیا۔ ان کی قابل قدر تصانیف کا اعتراف تمام علمی دنیا نے کیا۔ انتظامیہ کمیٹی کے ممبروں میں سربرآوردہ اصحاب کلکتہ کے نام نظر آتے ہیں۔ ممبروں کے علاوہ کمیٹی کے صدر خان بہادر مولوی دلاور حسین احمد صاحب نائب صدر آنریبل پرنس محمد بختیار شاہ سی آئی ای نواب بہادر آنریبل سید امیر حسین صاحب سی آئی ای خزانچی اور خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب سکرٹری تھے۔

مہمانوں کے قیام کے لئے مشہور خاندان ٹیگور کے ایک ممبر نے اپنا وسیع محل کمیٹی کو دیا تھا۔ جس میں چار سو ڈیلیگیٹ کی جگہ تھی جو ضروری اسباب آسائش سے مرتب تھا۔ اسی عمارت کے

احاطہ میں ایک وسیع شامیانہ قالینوں کرسیوں اور دیگر سامان آسائش سے مزین تھا جو آپس میں ملنے جلنے اور باہمی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا اس سے ملے ہوئے کھانے کے کمرے تھے۔ جلسے کے لئے پنڈال قاسم بازار خاندان کے سردار راجہ مہندر وچندر نندی بہادر کے وسیع احاطہ میں تعمیر ہوا تھا جس کی آرائش و زیبائش میں ہر ممکن کوشش کی گئی تھی۔ پنڈال کا طول ۳۰۰ فٹ اور عرض ۱۵۰ فٹ تھا ایک بڑے چبوترے پر جو کافی اونچا اور بلند بنایا گیا تھا۔ دو سو کرسیاں بچھی ہوئی تھیں جن پر صدر مجلس اور خاص خاص ڈیلیگیٹ اور استقبالیہ کمیٹی کے ممبر اور معزز آنریری ونڈیٹرس ہر وقت کے اجلاسوں میں رونق افروز ہوتے تھے۔ کلکتہ کے شاہی خاندان کے دو ممبر جن میں سے ایک اودھ کے شاہزادہ تھے بطور والنٹیر کے پریسیڈنٹ کی کرسی کے دونوں طرف نہایت دبدبہ اور شان کے ساتھ سنہری عصائیں ہاتھ میں لئے کھڑے رہتے تھے ان دونوں شاہزادوں کے امیرانہ چہروں سے وقار ظاہر ہوتا تھا اور صدر مجلس کی عظمت و شان اس وقت دیکھنے کے لائق تھی۔ اس جلسہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی جو اب تک دوسرے اجلاسوں کو نصیب نہ ہوئی تھی وہ یہ کہ صوبہ بنگال کے سب سے بلند مرتبت حاکم اعلیٰ ہز آنر عالی جناب سرجان وڈبرن بہادر لفٹنٹ گورنر پوری تزک وشان کے ساتھ اجلاس میں تشریف لائے اور نہ صرف رسمی طور پر تشریف لائے بلکہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ تین رزولیوشنوں کے پیش ہونے کے وقت ان پر جو تقریریں اور مباحثے ہوئے ان تمام مباحث کو پورے غور اور توجہ سے سنتے رہے اور اس کے بعد ایک پُر معنی اور فصیح اسپیچ بھی دی مسلمانوں کی اس علمی کوشش سے اپنی دلچسپی اور ہمدردی کا یقین دلایا۔

اجلاس کانفرنس میں ہر صوبہ کے ممتاز اصحاب شریک ہوئے تھے مختلف اجلاسوں میں دیگر اقوام کے مقتدر اصحاب اور حکمران جماعت کے ممبر بھی برابر اپنی شرکت سے کانفرنس کے ساتھ اپنی دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے نظر آتے تھے چنانچہ مہاراجہ صاحب قاسم بازار، مسٹر ٹی ایم بھوش، مسٹر جسٹس گرو داس بنرجی، مسٹر کنیڈی کمشنر بردوان، آنریبل مسٹر اپولنس، مسٹر ڈیوک مجسٹریٹ ہوڑا اور جناب کرنل سردار محمد اسمٰعیل خان صاحب سفیر کابل کے نام نامی خاص طور سے ذکر کے قابل ہیں۔

زمانۂ اجلاس کانفرنس کا حسب ذیل واقعہ بھی یادگار رہے گا اور وہ یہ ہے کہ اسی زمانہ میں اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں نظام سابق جنت مکان کلکتہ میں تشریف فرما تھے۔ مدرستہ العلوم کے جو ٹرسٹی بتقریب اجلاس کلکتہ گئے ہوئے تھے وہ ان مراحم خسروانہ کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے جو اعلیٰ حضرت نے مدرستہ العلوم پر مبذول فرمائے تھے۔ حاضری کے لئے خواستگار ہوئے۔ درخواست شرف قبولیت کو پہونچی اور ٹرسٹیان مدرستہ العلوم نواب محسن الملک بہادر کی سرکردگی میں در دولت پر حاضر ہوئے باریابی کی عزت بخشی گئی

نواب محسن الملک بہادر نے حضور میں نذر گزرانی اور مہر ٹرسٹی کو حضور اقدس و اعلیٰ میں پیش کر کے گورنمنٹ نظام سے اور خود اعلیٰ حضرت کی ذات مبارک سے جو امداد مدرسۃ العلوم کو حاصل ہوئی اور اس کا جو اثر کالج کی ترقی پر ہوا مختصر طور پر بیان کر کے شکریہ ادا کیا جس کو سن کر اعلیٰ حضرت بہت محظوظ ہوئے۔

علیٰ ہذا ۲۹ دسمبر کی سہ پہر کو آنریبل صدر کانفرنس اور ان کی بیگم صاحبہ نے ممبران کانفرنس کو بجلینڈ بوٹ پر دریا میں ایک ایوننگ پارٹی دی۔ معزز میزبانوں نے ہر قسم کا اعلیٰ سامان مہمانوں کی تواضع کے لئے مہیا کیا تھا مہمانوں نے چھ سات میل تک دریائے ہوگلی میں بوٹ پر سفر کیا اور مختلف قسم کے ماکولات و مشروبات سے کام و دہن کو ذوق آشنا کر کے سمندر کی تازہ اور ٹھنڈی ہوا سے لطف حاصل کیا۔ کئی سال سے اجلاس کے زمانہ میں ایک یہ بھی دستور سا ہو گیا تھا کہ باہمی "جلسۂ مکالمہ" کے نام سے ایک صحبت ترتیب دی جاتی تھی اس جلسہ میں مہمان ایک دوسرے کی ملاقات سے لطف اندوز ہوتے تھے اور چاء و دیگر قسم کے فواکہات سے من جانب کانفرنس مہمانوں کی مدارات کی جاتی تھی اس مرتبہ دعوت کا اہتمام اور اس کے مصارف جناب نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد کی طرف سے ہوا تھا۔ نیز بیگم صاحبہ نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ سرسید میموریل فنڈ کو بھی دیا تھا۔ غرض جلسۂ مذکور نہ صرف ظاہری شان کے لحاظ سے دلچسپ جلسہ تھا بلکہ اس میں وقت کا زیادہ حصہ رزولیوشنوں کی بحث میں اور کارآمد باتوں میں صرف کیا گیا۔

رزولیوشن

۱۔ اظہار تاسف بر وفات مسٹر تھیوڈور بیک	یہ کانفرنس مسٹر تھیوڈور بیک سابق پرنسپل ایم اے او کالج کی بے وقت وفات پر دلی رنج و تاسف کا اظہار اور متوفی کی

بیوہ اور والدہ کے واسطے مخلصانہ ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔

محرک۔ خان بہادر دلاور حسین صاحب مویّد۔ نواب بہادر سید امیر حسن خاں بہادر

۲۔ تعلیم جدید کے ساتھ اپنے علوم اور اخلاق کی تعلیم	اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کو وفادار شہری رعایا اور سوسائٹی کے مفید معزز اور کارکن بنانے

کے لئے اعلیٰ درجہ کی انگریزی جس کے ساتھ ان کی اپنے علم ادب و اخلاق کی تعلیم بھی شامل ہو نہایت ضروری ہے۔

محرک۔ مسٹر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا مویّد۔ مولوی شمس الہدیٰ صاحب ایم اے، بی ایل

۳۔ مدارس بنگال کے نصاب میں ترمیم کی درخواست	اس کانفرنس کی رائے میں جو تعلیم بنگال کے مدارس میں دی جاتی ہے نوجوانوں کی صحیح تربیت کے لئے کارآمد و مفید نہیں اور نیز

اس کانفرنس کی رائے میں ان مدارس کے نصاب تعلیم میں ضروری تغیر و تبدل کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔

محرک۔ مولوی عبدالکریم اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس　　　موید۔ مولوی عبداللہ صاحب سہروردی

۴۔ مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان ہندوستان کی اخلاقی و مادی ترقی کے لئے ایک ریزیڈنشل اسلامی یونیورسٹی کا قیام عربوں کی سابقہ اور انگلستان کی موجودہ یونیورسٹیوں کے نمونے پر نہایت ضروری ہے۔

محرک۔ مسٹر سید علی امام بیرسٹر ایٹ لا　　　موید۔ عبدالحمید صاحب بیرسٹر ایٹ لا

۵۔ مسلم یونیورسٹی کے لئے مسلم والیان ملک سے امداد کی اپیل

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ہندوستان میں اسلامی یونیورسٹی کا کام دینے کے لئے سب سے موزوں محمدن کالج علی گڑھ ہے اور یہ کہ کالج مذکور کو یونیورسٹی کے درجہ تک بڑھانے کے لئے ہندوستان کے والیان ملک اور باشندگان کی خدمت میں اپیل کی جائے اور کوشش کا کوئی پہلو نہ چھوڑا جائے۔

محرک۔ سید نواب علی صاحب چودھری　　　موید۔ مولوی اشرف الدین احمد صاحب متولی امام باڑہ ہوگلی

۶۔ قیام مسلم یونیورسٹی کی کوشش میں پراونشل کمیٹی کلکتہ میں قائم کی جائے

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ رزولیوشن نمبر (۵) کے مقصد کی تکمیل کے لئے کلکتہ میں ایک پراونشل کمیٹی کا قائم کرنا جس کی شاخیں بنگال اور بہار، اوڑیسہ کے مختلف شہروں میں بھی قائم کی جائیں ضروری ہے۔

محرک۔ سید عرفان علی صاحب پلیڈر بیربھوم　　　موید۔ مولوی اشرف الدین صاحب متولی امام باڑہ ہوگلی

۷۔ کوشش متعلق تعلیم نسواں

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ہر صوبہ کے دارالخلافہ اور علمی ترقی کے تمام مرکزوں میں احکام اسلام اور مسلمان شریف خاندانوں کے رسم و رواج کے مطابق زنانہ مدارس جاری کئے جائیں اور یہ کام یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء سے تین برسوں کے اندر تکمیل کو پہونچ جانے اور یہ کہ کلکتہ کمیٹی کی طرح ہر صوبہ میں اپنے اپنے صوبہ کے زنانہ مدارس کی ضبط و نگرانی اور رہنمائی کے لئے پراونشل کمیٹیاں قائم کی جائیں اور یہ کہ اسلامی احکام کے مطابق ہر جگہ کے مستند علما کی مدد سے نصاب تعلیم تیار کیا جائے۔

محرک۔ خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب　　　موید۔ نواب محسن الملک بہادر

۸۔ تعلیمی اوقاف کی نگرانی بذریعہ سیکشن

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ان اوقاف کی حالت پر غور کرنے کے لئے جو مدارس سے متعلق ہیں ایک علیحدہ سیکشن

قائم کیا جائے۔

محرک۔ مسٹر زیڈ۔ آر۔ زاہد — **موید۔** خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل

۹۔ قیام مدارس برائے امداد اسلامی کالجیز

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانان ہندوستان میں جدید تعلیم کی عام اشاعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسلامی کالجوں کو طلبا بہم پہونچانے کی غرض سے ہر ضلع یا مجموعہ اضلاع میں تمہیدی مدارس قائم کئے جائیں۔

محرک۔ مولوی عطا رالٰہی صاحب — **موید۔** مولوی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

۱۰۔ کلکتہ مدرسہ کے صیغہ فارسی کی اصلاح

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ کلکتہ مدرسہ کے صیغہ تعلیم (انگلو پرشین) انگریزی فارسی کی اصلاح و تجدید سے مسلمانوں کی تعلیم کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

محرک۔ مسٹر زاہد — **موید۔** مولوی عبدالجواد صاحب

۱۱۔ گورنمنٹ بنگال محسن فنڈ کے وظائف علی گڑھ کالج کو بھی دیا کرے

چونکہ صرف محمڈن کالج ہی ایک ایسا کالج ہے جو مسلمانوں کی ضروریات کے حسب حال ہے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ محسن وقف کے وظائف بنگال کے ان طلبہ کو بھی مل سکیں جو علی گڑھ کالج میں پڑھنا چاہیں اور یہ کہ اس مدعا کے حصول کے لئے بنگال گورنمنٹ کی خدمت میں ایک عرضداشت ارسال کی جائے۔

محرک۔ مسٹر علی امام بیرسٹرایٹ لا — **موید۔** مسٹر سلیمان بیرسٹرایٹ لا

۱۲۔ پرائیوٹ و سرکاری مدارس میں مسلم بورڈنگ کے قیام کی ضرورت

چونکہ اکثر مسلمان طلبہ دیہات اور دور دراز مقامات کے باشندے ہوتے ہیں اور ان کو قصبات میں کھانے پینے اور سکونت کے انتظام میں بہت دقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ لہذا یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ تعلیم کے ہر مرکز میں پرائیوٹ نیز سرکاری امداد سے بورڈنگ ہاؤس قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

محرک۔ مسٹر عبدالحمید بی اے — **موید۔** مسٹر امیرالدین بی اے

۱۳۔ ممالک مغربی و شمالی کے دفاتر کی زبان فارسی رسم الخط میں ہونی چاہیئے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ صوبہ جات ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی عام تعلیم اور دیسی لٹریچر کی بہتری کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان صوبجات کی عدالتوں میں اردو زبان فارسی رسم الخط ہی میں برابر لکھی جائے اور یہ کہ عدالتوں میں اردو زبان کے بجائے کوئی دوسری زبان جاری نہ ہونی چاہیئے

محرک۔ نواب محسن الملک بہادر — **موید۔** مولوی شاہ دین صاحب بیرسٹرایٹ لا، لاہور

۱۴۔ بی اے کی ڈگری کے لئے فارسی کا بطور اختیاری مضمون قائم رہنا ضروری ہے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ بی اے کی ڈگری کے لئے فارسی کا بطور اختیاری مضمون کے قائم رہنا پسندیدہ امر ہے

اور یہ کہ جو نصاب تعلیم ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں مروّج ہے اس میں اصلاح اور ترقی کی گنجائش ہے۔

محرک۔ مسٹر تھیوڈور مارسین موید۔ شمس العلما مولانا شبلی

۱۵۔ تایید اسکیم متعلق نصاب تعلیم مدارس بنگال

بنگال کے مسلمانوں کی خاص ضروریات کو مدّ نظر رکھ کر اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ابتدائی مدارس اور پاٹ شالوں اور مروّجہ درسی کتابوں میں سے اکثر کے ذریعہ سے جو تعلیم و تربیت جمہور کو دی جاتی ہے اس کے طرز میں معقول ترقی اور اصلاح کی گنجائش ہے اور وہ بادب مسٹر پڈلر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنگال کی اسکیم کی جو ابتدائی تعلیم کے لئے تجویز کی گئی ہے تایید کرتی ہے۔

محرک۔ سید نواب علی صاحب چودہری موید۔ مولوی عبدالکریم صاحب انسپکٹر مدارس

۱۶۔ مسلمانوں کو میڈیکل مدارس میں داخلہ کی ترغیب

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ اگرچہ طبابت مسلمانوں کا بڑا ہنر رہا ہے لیکن آج کل مسلمان میڈیکل مدارس میں کم داخل ہوتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ان کو مدارس میں داخل ہونے کے قابل بنانے اور ترغیب دلانے کا انتظام کیا جائے۔

محرک۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب موید۔ ڈاکٹر آیت اللہ صاحب

۱۷۔ بنگال میں تعلیمی پراونشیل کمیٹی کے قیام کی ضرورت ہے

بنگال میں ایک تعلیمی پراونشیل کمیٹی قائم کی جائے اور مندرجۂ ذیل اشخاص اس کمیٹی کے ممبر ہوں۔

محرک۔ محمد نوشیر علی صاحب موید۔ مرزا شجاعت علی بیگ صاحب

۱۸۔ مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں انجنیرنگ کلاس کھولی جائے

صنعت انجنیرنگ کی ایک شاخ مدرسۃ العلوم میں قائم ہو جس سے مسلمان فیض یاب ہوں۔

محرک۔ آصف حسین صاحب انجنیر موید۔ مولوی عبدالکریم صاحب

۱۹۔ متعلق تعلیم و تربیت یتامیٰ

جب کہ ہماری کانفرنس دیگر امور کا جو قوم کی بہبودی سے متعلق ہیں انتظام کر رہی ہے تو قوم کے یتیم بچوں کا بھی انتظام اس کے ذمہ فرض ہے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب موید۔ غضنفر علی صاحب

۲۰۔ لوکل کمیٹیوں کی طرف سے وظائف

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ہر ضلع میں لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیاں قائم کی جائیں اور ان سے درخواست کی جائے کہ اپنے ضلع سے دس روپیہ ماہوار کا چندہ ایک مسلمان طالب علم کی اسکالرشپ کے لئے جو کسی کالج کی کالج کلاسوں میں پڑھتا ہو یا پڑھنا چاہے اور ذہین اور لائق اور قابل امداد معلوم ہو وصول کریں اور جس کالج میں وہ پڑھتا ہے یا پڑھے لوکل اسٹینڈنگ کمیٹی اس بات پر غور کرتی رہے کہ وہ محنت اور کامیابی سے اپنی تعلیم میں مصروف ہے یا نہیں۔

محرک۔ نواب محسن الملک بہادر موید۔ نواب علی صاحب چودہری

اجلاس چہاردہم

منعقدہ ریاست رام پور

سنہ ۱۹۰۰ء

زیر صدارت

نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی

کانفرنس کا چودھواں اجلاس پٹنہ میں ہونا قرار پا چکا تھا اور ہر قسم کا انتظام قریب بہ تکمیل تھا۔ کہ آخر نومبر میں وبائی طاعون نے اٹھ کر وہاں ہولناک صورت اختیار کی اور اس وجہ سے جو اہتمام اجلاس کے متعلق وہاں ہو رہا تھا اس کو ملتوی کرنا پڑا اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس نے اپنا اجلاس کر کے یہ تجویز منظور کی کہ ریاست رام پور میں اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کی جاوے اور اپنی اس تجویز کی مولوی عبدالغفور صاحب مدار المہام ریاست اور حکیم محمد اجمل خاں صاحب طبیب خاص ہز ہائنس نواب صاحب فرماں روائے رام پور کو اطلاع دے کر درخواست کی کہ ممدوحین رام پور میں کانفرنس کو دعوت دیں۔ چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی اور ہز ہائنس کی اجازت سے رام پور میں کانفرنس کا اجلاس منعقد ہونا قرار پا گیا۔ اور اجلاس کے ہر ایک کام کو بخوش اسلوبی انجام دینے کے لئے ایک لوکل کمیٹی اور اس کے ماتحت سب کمیٹیاں رام پور میں قائم ہو گئیں جس کے صدر اور نائب صدر صاحبزادہ محمود علی خاں صاحب اور صاحبزادہ مصطفےٰ علی خاں صاحب قرار پائے۔

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کی رائے تھی کہ جو ڈیلیگیٹس رام پور جائیں ان سے کھانے کی فیس لی جائے۔ کمیٹی نے اپنی رائے اور تجویز کو لوکل کمیٹی کے پاس بھیجا۔ اس پر حکیم اجمل خاں صاحب نے سنٹرل

اسٹینڈنگ کمیٹی کو ایک خط لکھا۔ یہ خط اس قابل ہے کہ ہم اس کو ذیل میں درج کریں، وہو ہذا:

"کانفرنس ایک معزز اسلامی مجمع ہے اور رام پور ایک مہمان نواز مشہور اسلامی ریاست ہے جب ایسی ریاست میں ایسے گروہ سے کھانے کی قیمت لی جائے گی تو کم سے کم ہم لوگوں کے لئے جو اس ریاست کے نمک خوار ہیں یہ بات شرمناک ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ مہمانداری کی کفالت حضور پُرنور دام اقبالہم کو کرنی چاہیئے اگر ہماری کمیٹی کی یہ رائے ہو کہ حضور ممدوح سے اس کے متعلق کوئی درخواست نہ کی جائے تو دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اور مدارالمہام صاحب اور دونوں سکرٹری اس افتخار کو حاصل کریں، کیونکہ ہماری غیرت اس بات کی مقتضی نہیں ہے کہ جس شہر میں ہم ہوں وہاں ایک معزز قومی مجمع سے کھانے کی قیمت لی جائے۔ اس مسئلہ کو کمیٹی میں پیش کردیا گیا چنانچہ لوکل کمیٹی نے یہی فیصلہ کیا کہ ممبران سے کھانے کے دام نہ لئے جائیں لیکن جب حضور پُرنور کو یہ خبر ہوئی تو حضور ممدوح نے تمام مصارف عطا فرمائے۔"

رام پور کے دسترخوان کی وسعت مشہور اور زباں زد خلایق ہے چنانچہ تمام مہمانوں کو مختلف اقسام کا کھانا اوقات مقررہ پر نہایت سلیقہ کے ساتھ کھلایا جاتا تھا۔ چونکہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا کھانا اور افطاری وسیع شامیانے میں جو ڈائننگ ہال کی جگہ پر قائم کیا گیا تھا اس میں لگائی جاتی تھی لیکن سحری اپنے وقت پر ہر ایک مہمان کی قیام گاہ پر پہونچائی جاتی تھی۔

کانفرنس کا کیمپ نہایت شاندار اور پُرفضا تھا جو احاطہ رزیڈنسی میں قائم تھا اور جس کے سرسبز صحن میں ڈیڑھ سو ڈیرے اور شامیانے مختلف سمتوں میں نصب ہوئے تھے رزیڈنسی کی خوشنما دو منزلی عمارت بھی مہمانوں کے لئے خالی کردی گئی تھی اس عمارت میں نواب عمادالملک نواب محسن الملک نواب وقارالملک اور دیگر اعلیٰ مرتبت اصحاب فروکش تھے۔ مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے بڑے بڑے خوشنما ڈیرے جدا نصب تھے، ایک ڈیرے میں ڈاکٹری دوسرے میں یونانی شفاخانہ قائم کیا گیا تھا، ایک ڈیرے میں پریس تھا ایک ڈیرہ بطور مسجد کے تھا، ایک ڈیرہ پولیس کی جمعیت کا تھا جو اس آبادی کی کوتوالی تھا، ہر کام کو ترتیب اور پوری تنظیم کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کی جاتی تھی تین بجے رات کو بہنگیوں پر سامان سحری لے کر کہار آتے تھے اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ حکیم اجمل خاں صاحب دیکھتے پھرتے تھے کہ سحر کا سامان ٹھیک پہونچا ہے یا نہیں۔"

اجلاس کے واسطے ایک عالیشان درباری خیمہ تمام لوازمات آرائش کے ساتھ نصب تھا، اسٹیج کی

خوبصورتی اور آرائش شاہانہ طریقہ سے کی گئی تھی ۔ نواب عماد الملک، محسن الملک، نواب وقار الملک
شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب ایک ساتھ رام پور پہونچے ۔ ریلوے اسٹیشن پر اکابر رام پور نے
استقبال کیا ، نہ صرف استقبال بلکہ جس خاص گاڑی میں یہ صحاب سوار تھے گاڑی کے گھوڑے کھول
کر ممتاز اصحاب رام پور نے اور ان کے ساتھ عہدہ داران ریاست نے ان کی گاڑی کو کھینچا۔ ۳ر دسمبر
کو حضور پُر نور نواب صاحب کی طرف سے تمام مہمانوں کو گارڈن پارٹی دی گئی جس میں بنفس نفیس
ہز ہائنس تشریف فرما تھے ۔ غرض رام پور کا اجلاس بہ لحاظ انتظام کی خوبی اور مدارات کے اور کیا بلحاظ
کثرت ممبران کے اور کیا بصورت کارروائی کے ہر طرح کامیاب اور شاندار اجلاس تھا جس کو
دیکھ کر اور کیمپ کے پُر شوکت ماحول میں چل پھر کر اس وقت کی حالت تو یہ تھی کہ مسلمانوں
کی تعلیمی پستی کا خیال تک ذہن میں نہ آتا تھا اس اجلاس کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی تھی جس
میں پہلی مرتبہ ایک جلیل المرتبت والیِ ریاست نے جو خود ہی داعی تھا اور خود ہی مدعو، اس مجلس
کو جو قوم کی درماندہ حالت پر غور کرنے اور ترقی کے وسائل سوچنے کے لئے جمع ہوئی تھی قدم رنجہ
فرما کر اپنی ذاتی شرکت سے اس امر کا ثبوت دیا تھا کہ قوم کی پشت پناہی کے لئے اگر ایک طرف
کمزوروں کی جماعت ہے تو دوسری طرف اس کے امراء اور شہزادے بھی دستگیری اور اعانت کے
لئے موجود اور سینہ سپر ہیں ۔ کانفرنس میں حسب ذیل رزولیوشن پیش ہو کر منظور ہوئے :

رزولیوشن

نمبر ۱ ۔ قانونی تعلیم کو ترقی دینے کی ضرورت

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں میں تعلیم قانون بہت کم ہوگئی ہے اس کو ترقی دینے کے لئے پوری کوشش کرنا چاہیئے۔

محرک ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ۔

مؤید ۔ خان بہادر مولوی سخاوت حسین صاحب وکیل شاہجہاں پور۔

نمبر ۲ ۔ مسلمانوں کو فنِ انجینیرنگ کی تحصیل کے لئے اپنے مدارس میں وسائل مہیا کرنے چاہیئیں

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ انجینیری کی نہایت ضروری اور کارآمد تعلیم میں مسلمانوں کی کمی پورا کرنے کی خاص کوشش ہونی چاہیئے اور مسلمان طلبہ کے لئے تحصیل فن انجینیری کی ترغیب اور تسہیل کے وسائل اسلامی مدارس

میں مہیا کئے جانے چاہئیں۔

محرک۔ شیخ محمد عبدالقادر اڈیٹر پنجاب آبزرور

مؤید۔ مولوی محمد بشیرالدین صاحب اڈیٹر البشیر اٹاوہ

نمبر۳۔ مسلم طالبات کے لئے نصاب

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمان لڑکیوں کی توسیع معلومات و ترقیٔ تہذیب کے لئے ضروری ہے کہ علاوہ دینیات کے ابتدائی حساب، تاریخ، جغرافیہ، طبعیات و اخلاق کی بھی تعلیم ہو اور اس غرض کے واسطے سہل کتابیں تصنیف کی جائیں جو مسلمان لڑکیوں کی ضرورت کے موافق ہوں۔

محرک۔ چودھری خوشی محمد خاں صاحب بی اے

مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

نمبر۴۔ مسلمانان ہندوستان کے مدارس میں انگلستان کے بورڈنگ سسٹم کا طریقہ نہایت ضروری ہے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جب تک مسلمانان ہندوستان میں مثل انگلستان کے بورڈنگ سسٹم کا طریقہ جاری نہ ہوگا نہ مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم کی ترقی ہو سکتی ہے نہ عمدہ تربیت اور نہ مسلمان طالب علموں میں اسلامی اخلاق اور مذہبی پابندی پیدا ہوگی۔

محرک۔ مولوی بشیرالدین صاحب اڈیٹر البشیر اٹاوہ مؤید۔ مسٹر شوکت علی صاحب بی اے

نمبر۵۔ انٹرنس کلاس میں ۱۶ برس کی عمر کی قید اعلیٰ تعلیم کے لئے رکاوٹ ہے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ الہ آباد یونیورسٹی کا قانون کہ ۱۶ برس سے کم عمر کا طالب انٹرنس میں شریک نہ ہو سکے اس صوبہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے باعث مضرت ہے۔

محرک۔ مسٹر ٹیننگ صاحب پروفیسر مدرستہ العلوم علی گڑھ

مؤید۔ حاجی محمد شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

نمبر۶۔ مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانان ہند کی تمام کوششیں اس بات میں صرف ہونا چاہئیں کہ علی گڑھ میں ایک محمڈن یونیورسٹی قائم ہو۔

محرک۔ مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل مدرستہ العلوم

مؤید۔ نواب عمادالملک بہادر پریسیڈنٹ

نمبر۷۔ مسلم طلبہ کے لئے وظائف

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ قوم کی حالت درست کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کے ہونہار اور لایق طلبہ کو وظیفہ دے کر اُن کو اعلیٰ تعلیم دی جائے۔

محرک۔ نواب محسن الملک بہادر

مؤید۔ مسٹر شوکت علی بی اے

نمبر۸۔ کانفرنس فنڈ کا قیام

بدیں غرض کہ کانفرنس کا کام عمدہ طریقہ سے چلے یہ مناسب ہے کہ ایک کانفرنس فنڈ اغراض ذیل کے لئے قائم کیا جائے

۱۔ تقرر ایک تنخواہ دار مستقل اہلکار کا بہ ماتحتی آنریری سکرٹری،

۲۔ تقرر تنخواہ دار ایجنٹوں کا واسطے اشاعت اغراض ومقاصد کانفرنس کے،

۳۔ اجرا کسی اخبار کا کانفرنس کا۔

محرک۔ نواب عماد الملک بہادر صدر کانفرنس

مؤید۔ شیخ عبداللہ صاحب وکیل علی گڑھ

نمبر۹۔ مدارس بنگال کے نصاب میں ترمیم کی ضرورت

رزولیوشن نمبر۳ جو سنہ ۱۸۹۹ء میں پیش ہوا تھا کہ "اس کانفرنس کی رائے میں جو تعلیم بنگال کے مدارس میں دی جاتی ہے وہ مسلمان نوجوانوں کی صحیح تربیت کے لئے کارآمد ومفید نہیں بنابریں اس کانفرنس کی رائے میں ان مدارس کے نصاب تعلیم میں ضروری تغیر وتبدل کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے" یہ رزلیوشن پھر منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

محرک۔ مولوی سخاوت حسین صاحب وکیل بی اے ایل ایل بی

مؤید۔ شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور

اجلاس پانزدہم

منعقدہ مدراس

سنہ ۱۹۰۱ء

زیر صدارت

آنریبل جسٹس باڈم صاحب جج ہائی کورٹ مدراس

کانفرنس کا یہ پہلا سفر تھا جس نے ہندوستان کے سب سے دور دراز مقام جنوبی ہندوستان کے کنارہ پر یعنی مدراس میں اپنا پندرھواں اجلاس علی گڑھ سے چل کر منعقد کیا کانفرنس کی مسلسل جد و جہد کی آواز مدراس کے مسلمانوں نے سنی اور اس کو مدراس آنے کی دعوت دی اس کے ساتھ کانفرنس میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر اس کے جلسہ کا صدر ایک جلیل القدر انگریز حاکم منتخب ہوا جس کی ہمدردانہ کوششیں مسلمانان مدراس کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں بہت کچھ رہین منت تھیں کانفرنس کے اہتمام ڈیلیگیٹس کی مدارات کے لئے مقتدر اصحاب کی لوکل کمیٹی قائم تھی جس کے جنرل سکرٹری حاجی عبدالہادی بادشاہ صاحب تھے ۔ مدراس پنجاب اور صوبہ ممالک متحدہ سے صدہا میل کے فاصلہ پر واقع ہے لیکن باوصف بعد مسافت کے ہر صوبہ سے کافی تعداد میں ڈیلیگیٹس آکر شریک اجلاس ہوئے تھے ۔ نہایت مفید تجویزیں کانفرنس میں پیش ہوئیں جن میں پوری سرگرمی کے ساتھ ممبروں نے آزادانہ تقریریں کر کے تجاویز میں حصہ لیا تھا ۔ ایک اجلاس میں صوبہ کے حاکم اعلیٰ ہز ایکسیلنسی لارڈ امپتھل گورنر صاحب بہادر تشریف لائے، نواب محسن الملک بہادر نے نہایت برجستہ اور فصیح تقریر میں ہز ایکسیلنسی کی تشریف آوری پر من جانب کانفرنس ممدوح کا شکریہ ادا کر کے اپنے ان ارادوں

اور خواہشوں کا اظہار کیا جو مسلمانوں کی تعلیم و تہذیب کے لئے کانفرنس کے ذریعہ سے کی جا رہی ہیں
اور بتایا کہ ہم خود اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر مدراس آئے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی نے نواب صاحب کی
اسپیچ کے جواب میں نہایت دل خوش کُن تقریر کی جس میں مسلمانان مدراس کی تعلیمی ترقی سے اور
جو کوششیں اس بارہ میں کانفرنس کر رہی ہے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ مسلمانان
مدراس کی جائز کوششوں اور معقول معروضات پر جس کی تشریح نواب محسن الملک نے کی ہے ان کی
ہیز گورنمنٹ کی ہمدردی ہمیشہ شامل حال رہے گی۔ کانفرنس ہذا کے ممبروں کی تعداد (۱۱۰۳)
اور وزیٹروں کی (۳۹۱) تھی۔

رزولیوشن

نمبر ۱۔ اظہار افسوس بر وفات کوئن وکٹوریہ قیصر ہند

مسلمانان ہند جو اس کانفرنس میں شریک ہیں تہ دل سے حضور علیہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کے انتقال پر اظہارِ
تاسّف کرتے ہیں جنہوں نے اپنے عہد رافت مہد تک مختلف طور پر مسلمانان ہند کے ساتھ غایت درجہ
شاہانہ مہربانی کا اظہار فرمایا۔

محرک۔ نواب محسن الملک بہادر

مؤید۔ سلطان محمد محی الدین خاں صاحب

نمبر ۲۔ اظہار افسوس بر وفات امیر عبدالرحمٰن خاں والی کابل

یہ جلسہ ہز ہائنس امیر عبدالرحمٰن خاں ضیاء الملت والدین کے انتقال پر
جن کے زمانہ میں مسلمانان افغانستان نے تعلیم و تہذیب میں غیر متوقع ترقی کی اور جو آخر دم تک گورنمنٹ
برطانیہ کے وفادار اور دوست رہے اظہار افسوس کرتا ہے

محرک۔ خان بہادر داجی لاجی سیٹھ

مؤید۔ حاجی مولوی ضیاء الدین احمد صاحب۔

نمبر ۳۔ اظہار تہنیت تخت نشینی حضور ایڈورڈ ہفتم

یہ کانفرنس بہ حضور شاہ انگلینڈ قیصر ہندوستان بوجہ حضور ممدوح کے تخت پر جلوہ فرما ہونے کے
نہایت درجہ مؤدبانہ اور بہ عقیدت مبارکباد عرض کرتی ہے۔

محرک۔ عبدالقدوس بادشاہ صاحب

مؤید۔ نسیم الدین صاحب

نمبر۴۔ تجویز قیام بورڈنگ ہوس متعلق مدرسہ اعظم مدراس

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی غرض سے اس بات کی اہم ضرورت ہے کہ جس طور پر بورڈ آف محمدن ایجوکیشن نے صلاح دی ہے اس کے مطابق مدرسہ اعظم کا نظم ونسق جدید طرز پر قائم کیا جاوے اور ایک بورڈنگ ہاؤس یہ ماتحتی ونگرانی ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ مذکورہ اس کے متعلق قائم کیا جاوے۔

محرک۔ مسٹر حیدر شریف صاحب بی اے ایل ایل بی

موید۔ مولوی حبیب اللہ صاحب

نمبر۵۔ انتظامیہ کمیٹی کانفرنس مدراس اسلامی ایجوکیشن ایسوسی ایشن کی صورت میں تبدیل کی جائے

ایجوکیشنل کانفرنس کی موجودہ انتظامی کمیٹی جو مدراس میں قایم ہے اس کی بابت منظوری دی جاتی ہے کہ وہ مستقل طور پر صوبہ مدراس کی اسلامی ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کی حیثیت سے قائم رہے اور بطور سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی کی شاخ کے اس صوبہ میں کام کرے اور جو رزولیوشن اور تجاویز وغیرہ یہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منظور کرے ان پر عمل کرے جہاں تک کہ اُن کی تعمیل مدراس پریسیڈنسی سے متعلق ہو۔

محرک۔ محمد اعظم صاحب بی اے

موید۔ مولانا فخرالدین صاحب فخری

نمبر۶۔ اُردو زبان کی سرکاری امتحانات میں منظوری کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ مدراس سے استدعا کرتی ہے کہ ہندوستانی (اردو) زبان کی سرکاری امتحانات سررشتہ میں بطور سرکاری زبان کے منظوری عطا فرمائے نظر بریں کہ مسلم السنہ میں زبان ہندوستانی کے شامل نہ ہونے سے ان مسلمانوں کو جو سرکاری ملازمت میں داخل ہوتے ہیں نقصان پہونچتا ہے۔

محرک۔ مسٹر حیدر شریف صاحب بی اے ایل ایل بی۔ موید۔ مسٹر سلطان محی الدین صاحب

نمبر۷۔ قیام مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یہ کانفرنس مسلمانوں کے لئے ایک سنٹرل یونیورسٹی کے قائم کرنے کی ضرورت کی بابت پچھلے رزولیوشن کو منظور کرتی ہے۔

محرک۔ مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل مدرستہ العلوم علی گڑھ

موید۔ مسٹر جی ڈبلیو براون صاحب پروفیسر مدرستہ العلوم علی گڑھ

نمبر ۸ - مسلمانان جنوبی ہند کے وظائف اور اسکولوں کے لیئے فراہمی سرمایہ

ایک فنڈ جس کا نام جنوبی ہندوستانی کا قومی فنڈ ہو کھولا جاوئے اور پانچ برس تک جاری رہے جس کے واسطے مدراس کی اور اضلاع کی کمیٹیاں متحدہ کوشش کریں کہ مستقل وظائف اعلی تعلیم کے لئے مختلف شعبوں میں دئے جاویں اور قوم کی دیگر تعلیمی ضروریات کے بہم پہونچانے میں کارآمد ہو اور ممکن ہو تو متعدد ہائی اسکول اور کالج اس سے قائم کئے جاویں -

محرک - محمد عزیز الدین صاحب   مویٔد خان بہادر صفدر حسین صاحب

نمبر ۹ - اصلاح رسوم

اس کانفرنس کی رائے میں وہ وقت آگیا ہے جب کہ تعلیم یافتہ اور روشن ضمیر مسلمان تعلیم کے ساتھ متحدہ کوشش ان تباہ کن رسوم اور تمدنی عادات کی اصلاح کے واسطے کریں جو مسلمانوں کو تباہ کرتی ہیں اور شریعت کے خلاف ہیں یہ کانفرنس تمدنی اصلاح کو اپنے مقاصد میں شامل کرنا منظور کرتی ہے -

محرک - خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے ایل ایل

مویٔد   مولوی علی الدین صاحب مددگار عدالت پربھنی ریاست نظام

نمبر ۱۰ - گورنمنٹ سے درخواست کہ وہ سرکاری اور میونسپل اسکولوں میں عربی اور اردو زبانوں کا انتظام کرے

گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی تعداد کافی ہے وہاں کے سرکاری اور میونسپل کالجوں اور اسکولوں میں اردو اور عربی تعلیم کی منتخب زبانوں کا انتظام کرے -

محرک - میر سلطان محی الدین صاحب   مویٔد - مولوی سید مرتضی صاحب -

نمبر ۱۱ - شکریہ اعلیحضرت نظام متعلق قیام محکمہ علوم وفنون

یہ کانفرنس سرکار عالی حضور نظام کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ ریاست نظام نے اپنی شاہانہ فیاضی سے ایک محکمہ علوم وفنون قائم کیا جس سے امید ہے کہ اسلامی علوم کے قدیم صیغوں کے قیام میں بہت مفید ثابت ہوگا -

محرک - مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر اٹاوہ   مویٔد حاجی مرزا محمد ہاشم صاحب اصفہانی -

نمبر ۱۲ - مذہبی تعلیم کا سرکاری اسکولوں میں انتظام

یہ ضروری ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکوں کو مذہبی تعلیم بھی دی جائے اور اس غایت کے حصول کے لئے گورنمنٹ مدراس سے درخواست کی جائے کہ وہ مذہبی تعلیم کے لئے سرکاری اور میونسپل بورڈ کے مدارس میں اپنا انتظام کریں جیسے کہ گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی و پنجاب نے اس سے قبل اجازت دی ہے -

محرک - خان بہادر غلام محمود صاحب مہاجر　　مؤید - مسٹر ہدایت حسین صاحب بی اے

نمبر ۱۳ - قیام مدارس صنعت و حرفت

چونکہ مسلمانان ہند کی حالت نہایت افلاس کی ہے لہذا ایسی صنعت و حرفت کے مدارس قائم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں جس سے اہل اسلام کو فوری نفع پہونچنے کا یقین ہو -

محرک لفٹنٹ کرنل فارم پی صاحب　　مؤید - محمد اکبر صاحب حیدرآبادی

نمبر ۱۴ - مسلمانوں کے امدادی مدارس میں دینیات کی تعلیم کا انتظام ہو

مسلمانوں کے جو امدادی مدارس ملک میں موجود ہیں ان میں قرآن شریف پڑھایا جانا اور ابتدائی مذہبی تعلیم نصاب کا لازمی جزو قرار دیا جائے تاکہ مکاتب اور پرائمری مدارس ایک دوسرے میں ضم کئے جائیں۔

محرک - نواب غلام احمد خان صاحب　　مؤید - مولوی شہاب الدین صاحب -

نمبر ۱۵ - پنجاب یونیورسٹی کی مقرر کردہ کتب اردو احاطہ مدراس کے اسکولوں میں داخل کرنی چاہئیں

احاطہ مدراس کے اسکولوں اور کالجوں میں جو اردو کی کتب درسیہ اس وقت رائج ہیں پنجاب یونیورسٹی نے جو کتب مقرر کی ہیں وہ قابل ترجیح ہیں، لہذا ان سے بہتر نصاب ان اسکولوں اور کالجوں کے لئے مقرر کرنا چاہئے -

محرک - مولوی محمد شہاب الدین صاحب قادری　　مؤید - ڈاکٹر رئیس الاسلام صاحب

نمبر ۱۶ - مسلمانان مدراس کی ترقی کے لئے نگران کار افسران کی تعداد میں اضافہ کیا جائے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ احاطہ مدراس کی نظارت کے کافی انتظام نہ ہونے کے باعث مسلمانوں کی تعلیمی اغراض کو نقصان پہونچا ہے لہذا یہ کانفرنس اس امر کے محسوس ہونے پر زور دیتی ہے کہ درجۂ اعلیٰ اور نیز درجۂ ناظر انسپکٹران مدارس کی موجودہ تعداد میں اضافہ کیا جائے -

محرک - سید مرتضیٰ صاحب　　مؤید مولوی عبدالرشید صاحب

نمبر ۱۷ - متعلق ترقی مسلم طالبات صوبۂ مدراس

مسلمانان مدراس میں تعلیم نسواں کو استحکام اور تقویت دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہائی گرلز اسکول کو از سر نو ترتیب دیا جاوے اور شہر مدراس کے شمالی حصہ کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ایک جدید مدرسہ قائم کیا جائے -

محرک - میر سلطان محی الدین صاحب　　مؤید - مولوی فخر الدین صاحب

اجلاس شانزدہم

منعقدہ دہلی سنہ ۱۹۰۲ء

بصدارت ہز ہائنس سر آغا خاں صاحب بالقابہ

اب تک جس قدر اجلاس کانفرنس کے مختلف شہروں اور مرکزی مقامات پر ہو چکے تھے ان سب کے مقابلہ میں موقع کی اہمیت اور ظاہری شان وشکوہ کے لحاظ سے یہ اجلاس کانفرنس کی تاریخ میں سب سے اہم اور سب سے شاندار اس لئے تھا کہ کارونیشن دربار کے موقع پر دہلی میں ہوا تھا۔ دربار تاجپوشی کے زمانہ میں اجلاس مذکورہ کی ضرورت کو حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی نے محسوس فرما کر ۳ر فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو دہلی میں ایک جلسہ کیا جس میں معززین دہلی شریک ہوئے اور جس کے پریسیڈنٹ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تھے، اور اسی جلسہ میں کانفرنس کو مدعو کیا گیا۔ اس وقت ایک کمیٹی دہلی میں انتظامات کانفرنس کے لئے قائم کی گئی جس کے صدر حاذق الملک ثانی حکیم محمد واصل خاں صاحب سکرٹری خان بہادر الٰہی بخش صاحب جنٹ سکرٹری مولوی عبدالاحد صاحب قرار پائے۔ عہدہ داران بالا کے علاوہ ایک بڑی تعداد با اثر ممبران کی تھی جو اس کوشش میں تھے کہ جہاں تک ممکن ہو کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے۔

کانفرنس کیمپ قائم کرنے اور اجلاس کا پنڈال بنانے کے واسطے عربک اسکول اور اس کی ملحقہ اراضی انتخاب کی گئی تھی، جو کارکن جماعت کی متحدہ کوششوں سے چند مہینوں کے بعد یہ غیر آباد حصۂ زمین خوشنما ڈیروں اور خیموں کی آبادی بن گیا۔ مصنوعی چمن اور پھول دار پودوں کی ترتیب کیاریوں کے سبزہ اور چھوٹی چھوٹی روشوں اور سڑکوں کے پیچ وخم نے صحن گلستاں کی کیفیت اور باغ وبہار پیدا کر کے سینکڑوں تماشائیوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ اجلاس کے لئے وسط میدان میں خوبصورت ہال (۲۰۰) فٹ لمبا اور (۱۰۰) فٹ چوڑا مع ہر دو جانب کی گیلری اور برآمدے کے تیار کیا گیا تھا۔ اسٹیج کی

پیمائش (۵۰ فٹ) لمبی اور (۵۰ فٹ) چوڑی تھی - علیٰ ہذا مہمانوں کے لئے بورڈ نگ اور لاجنگ کا اہتمام سواری کا بندوبست غرض ہر انتظام کے لئے پوری جد وجہد کی گئی تھی - اور جو امکانی صورتیں ہوسکتی تھیں کانفرنس کے اجلاس کو کامیاب کرنے میں صرف کی گئی تھیں اور ہزار ہا روپیہ اس اہتمام میں صرف کرنے سے دریغ نہیں کیا گیا تھا - چنانچہ کانفرنس کا اجلاس جس پر شاہانہ دربار کا دھوکہ ہو نہایت شاندار طریقہ سے شروع ہو کر مسلسل (۶) یوم تک جاری رہا، کانفرنس کی صدارت بھی ایک ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبت محترم قوم نے قبول کی تھی جس کی صدارت تاریخ کانفرنس میں نمایاں یادگار رہے گی - اس مرتبہ کانفرنس میں یوروپین طبقہ کے معزز ارکان وممبران حکومت اتنے شریک ہوئے جس کی مثال اس کانفرنس یا ملک کے کسی طبقہ کی کانفرنس میں اس وقت سے آج تک نہیں ملتی - نہ صرف وہ ارکان سلطنت جن کا تعلق ہندوستان سے ہے بلکہ وہ عالی شان انگریز جو انگلستان سے بہ تقریب دربار آئے تھے وہ بھی شریک کانفرنس ہوئے اور نہ صرف شریک ہوئے بلکہ انھوں نے تقریریں کر کے مسلمانانِ ہندوستان کی ہمت افزائی کی اور اس ملک میں کانفرنس کے ذریعہ سے جس تعلیمی اور اخلاقی ترقی کی کوشش میں مسلمانان ہندوستان مصروف ہیں مسلمانان ہندوستان کے مستقبل کے لئے موجودہ جد وجہد سے زیادہ شاندار نتائج حاصل ہونے کی توقع ظاہر کی - کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں خصوصی لحاظ سے اس موقع پر سر مائیکل ہیکس بیچ وزیر خزانہ انگلستان، لارڈ پیمبروک ممبر پارلیمنٹ، سر ایم ایم بھاؤ نگری ممبر پارلیمنٹ، ہز ایکسیلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند، ہز ایکسیلنسی گورنران بمبئی و مدراس، لفٹنٹ گورنران ممالک متحدہ اودھ و پنجاب و معزز لیڈیز کی شرکت ان کے علاوہ قابل ذکر ہے -

مسلم یونیورسٹی کے قیام کا مسئلہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے روز پیدائش سے مسلمانوں کے دماغ میں جاری و ساری تھا اس تخیل کو اجلاس مذکور عملی سرحد کے قریب لے آیا - یونیورسٹی کے متعلق جو مباحثہ کانفرنس میں ہوا اور جس نے مسلمانوں میں عملی جوش کی تحریک پیدا کر کے ایک طرف قوم کو آمادہ کرنے کی کوشش کی تو دوسری طرف خود گورنمنٹ کو اس قومی خواہش اور بجا ضرورت کی طرف متوجہ کرنے میں کسر نہیں اٹھا رکھی - ہر گوشۂ ملک سے صدہا ڈیلی گیٹ آکر شریک اجلاس ہوئے - آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر والیٔ ریاست لوہارو نے ڈیلی گیٹوں کے خیر مقدم میں جو فصیح اسپیچ انگریزی میں دی اور صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے ہز ہائنس سر آغا خاں صدر اجلاس کے انتخاب کی تحریک کرتے وقت جو دل آویز اور معرکۃ الآرا تقریر کی یہ تقریریں صفحۂ کاغذ پر بطور یادگار باقی رہیں گی -

اجلاس کے ممبروں کی تعداد (۱۰۳۶۱) اور وزیٹروں کی تعداد (۳۱۰) تھی۔ سرسید میموریل فنڈ میں وظائف فنڈ میں مولانا حالی کی نظم کی یادگار میں وقتاً فوقتاً بیس پچیس ہزار روپیہ کا نقد چندہ اجلاس میں وصول ہوا۔

رزولیوشن

نمبر ا متعلق قیام مسلم یونیورسٹی | اس کانفرنس کی رائے میں قومی یونیورسٹی کا قایم کرنا ہندوستان کی موجودہ حالت کے مناسب ہے۔

محرّک - تھیوڈور مسٹر ماریسن پرنسپل مدرسۃ العلوم

مؤید - مسٹر علی امام بیرسٹر ایٹ لا

نمبر ۲ - اختلاف معینہ فیس سے | یہ کانفرنس تعلیمی کمیشن کی معینہ مقدار فیس سے متفق نہیں ہے۔

محرّک - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

مؤید - مسٹر نذیر احمد بی اے ایل ایل بی

نمبر ۳ - یونیورسٹیوں میں قانونی کلاسیں قائم کی جائیں | یہ کانفرنس اس بات کو پسند کرتی ہے کہ ہر یونیورسٹی کے متعلق ایک سنٹرل اسکول تعلیم قانونی کے لئے مقرر کیا جاوے لیکن جو مختلف کالجوں میں جماعتیں ہیں وہ قائم رہیں۔

محرّک - سیّد علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا

مؤید - مولوی بہادر علی صاحب ایم اے ایل ایل بی

نمبر ۴ - مسلمانوں کی تعلیمی ترقی امداد و وظائف پر منحصر ہے | اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں نے گزشتہ دس سالوں میں جو ترقی مختلف علوم دنیوی میں کی ہے وہ کسی طرح قابل اطمینان اور تسلی دہ نہیں ہے۔ اس کی بڑی وجہ مسلمانوں کا افلاس اور ان کی ناداری معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک قوم مسلمانان جان توڑ کر کم استطاعت طلبہ کی بذریعہ وظائف مدد نہ کرے کوئی امید ان کی آیندہ ترقی کی نہیں ہو سکتی۔

محرّک - پروفیسر عبدالقادر صاحب ایم اے

مؤید - نواب محسن الملک

نمبر ۔ کانفرنس کے شعبجات میں اضافہ | بخیال اس امر کے کہ اکثر رزولیوشن جو کانفرنس سے منظور ہوتے ہیں ان پر عمل درآمد کافی طور پر نہیں ہوتا، اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ کل ایسے رزولیوشن جن میں عملی کارروائی کرنے کی ضرورت ہو کسی ایک سیکشن کے سپرد کردئے جائیں اور اس وقت جو مفصلہ ذیل سیکشن ہیں یعنی :-

(۱) سیکشن تعلیم نسواں،

(۲) سیکشن تعلیمی مردم شماری،

(۳) سیکشن مدارس :

ان میں سیکشن ہائے مفصلۂ ذیل اور اضافہ کئے جائیں یعنی :-

(۱) سیکشن سوشل رفارم،

(۲) لٹریری سیکشن،

(۳) سیکشن امور متفرقات

(ب) سیکشن ہائے مذکورۂ بالا کے سکرٹریوں کا فرض ہوگا کہ جو امور ان کے سیکشن سے متعلق ہیں ان کی بابت سال بھر تک عملی کارروائی کرتے رہیں اور وقتاً فوقتاً ایسی کارروائی کو اخبارات میں شائع کرتے رہیں اور اخیر سال پر آنریری سکرٹری کانفرنس کے پاس رپورٹ پیش کریں

(ج) واسطے اخراجات ۱۹۰۳ء کے کانفرنس کی مد سے مبلغ ایک ہزار روپیہ منظور کیا جائے تاکہ ہر سیکشن کا سیکرٹری حسب ضرورت تنخواہ محرر و سائر خرچ وغیرہ میں صرف کرسکے۔

(د) اصحاب مفصلۂ ذیل ۱۹۰۳ء کے لئے سکرٹری مقرر کئے جائیں اور آیندہ ہر سال ہر ایک سیکشن کے ممبر اپنا اپنا سکرٹری کثرت رائے سے منتخب کیا کریں،

(۱) شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی سکرٹری سیکشن تعلیم نسواں،

(۲) مولوی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر سکرٹری سیکشن تعلیم مردم شماری،

(۳) مولوی بہادر علی صاحب بی اے ایل ایل بی سکرٹری سیکشن مدارس

(۴) خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے ایل ایل بی سکرٹری سیکشن سوشل ریفارم،

(۵) شمس العلماء مولوی شبلی صاحب سکرٹری لٹریری سیکشن،

(۶) نواب محسن الملک بہادر آنریری سکرٹری کانفرنس سکرٹری سیکشن امور متفرقات۔

(ه) ہر سیکشن کا سکرٹری ایک ماہ کے اندر اپنے سیکشن کے متعلق ضروری تجاویز بہ تفصیل لکھے اور بعد منظوری

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے اُن پر عمل درآمد کرے۔

محرّک۔ مولوی بہادر علی صاحب ایم اے

موید۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب ایم اے

نمبر ۶۔ کانفرنس اپنے دائرہ کوشش کو سندھ تک وسیع کرے۔ اس کانفرنس کو لازم ہے کہ سندھ تک اپنے دائرہ کو وسیع کرکے مسلمانان سندھ کے ساتھ شریک ہو جو وہاں کی تعلیمی حالت کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں جو آج کل نہایت خراب حالت میں ہے۔

محرّک۔ مسٹر محمد علی صاحب بیرسٹرایٹ لا موید۔ نواب محسن الملک بہادر

نمبر ۷۔ طلباء پنجاب کی معافی فیس کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا۔ اس کانفرنس کو علم ہوا ہے کہ دفعہ (۲۴۰) ایجوکیشنل کوڈ پنجاب کی رو سے جو حقوق مسلمانان پنجاب کو گورنمنٹ نے عطا کئے ہیں ان کی حفاظت کا کوئی کافی ذریعہ اس وقت تک سررشتہ تعلیم میں نہیں ہے۔ اس لئے کانفرنس کا فرض ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلائے اور استدعا کرے کہ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب اس کی کافی نگرانی کریں اور ایسے نقشے ہر ایک مدرسہ میں تیار کرادیں جن سے پورا علم تعداد معاف طلبہ کا معہ وجوہ کے حاصل ہو سکے۔

محرّک۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ موید۔ خواجہ غلام الثقلین

نمبر ۸۔ قیام مدارس شبینہ۔ مسلمانوں کی قوم من حیث القوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ دیسی مدارس ایسے جاری نہ کئے جائیں جن میں رات کی تعلیم کا انتظام ہو۔

محرّک۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر

موید۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے ایل ایل بی

نمبر ۹۔ قومی یونیورسٹی کے قیام کے لئے صوبہ وار کمیٹیوں کے قائم کرنے کی ضرورت۔ بہ غرض کامیابی تجویز قائم کرنے محمڈن یونیورسٹی کے یہ امر ضروری ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں کمیٹیاں قائم کی جاویں جن کا نام پراونشیل کمیٹی ہو اور جو مستقل طور پر اپنے اپنے صوبہ میں واسطے جمع کرنے چندہ کے کوشش کریں۔ ہر ایک کمیٹی کا ایک ایک پریسیڈنٹ اور ایک سکرٹری مقرر ہو اور یہ پراونشل کمیٹیاں سرسید میموریل فنڈ کمیٹی کے ماتحت اور اس کے مجوزہ قواعد کی پابند ہوں اور سکرٹری میموریل فنڈ کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ماہواری رپورٹ ان کمیٹیوں کی کارروائیوں کی اخبارات میں شائع کراتی رہے اور نیز سالانہ اجلاس کانفرنس میں سالانہ رپورٹ پیش کرے۔

اجلاس ہفت دہم

منعقدہ بمبئی سنہ ۱۹۰۳ء

بصدارت

آنریبل جسٹس بدرالدین طیب جی جج ہائی کورٹ بمبئی
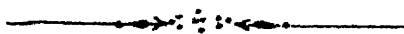
جوں جوں کانفرنس کی عمر بڑھتی جاتی تھی اس کے اجلاس ہندوستان کے مرکزی شہروں میں منعقد ہوکر اپنے دائرۂ اثر کو وسیع کرتے جاتے تھے۔ اس وقت سے بہت پہلے سرسید کی زندگی میں معاونین کانفرنس کی خواہش تھی کہ بمبئی میں کانفرنس کا اجلاس ہو۔ بمبئی ہندوستان میں ایک ایسا شہر ہے جو اپنی گوناگوں دلچسپ کیفیات کے لحاظ سے خوش منظر، صوبہ کا دارالسلطنت ہونے کی حیثیت سے ممتاز، تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہونے کے اعتبار سے سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔ باب الہند کا مشہور و معروف نام پانے سے مشہور خاص و عام ہونے کے علاوہ اس کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ وہ مسلمان امیروں اور تاجروں کا مرکز ہے۔ بمبئی میں اجلاس کانفرنس ہونے سے اور کانفرنس کی وہاں آواز پہونچنے سے نہ صرف مغربی ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیمی تحریک کو تقویت پہونچنے کی امید تھی بلکہ اخلاقی طور پر تعلیمی ترقی کی نسبت کانفرنس کے وجود نے جو خواہش قوم کے دل میں پیدا کردی تھی، اس نے مدرسۃ العلوم علی گڑھ اور مسلم یونیورسٹی کے تخیل کو اخلاقی امداد حاصل ہونے کی بھی توقع اس جلسہ کے انعقاد سے عام طور پر کی جاتی تھی۔ بالآخر نواب محسن الملک بہادر جیسے سحر بیان اور زبردست لیڈر کی اس بارہ میں مسلسل کوشش نے بمبئی کے مقتدر اور ذی وجاہت اصحاب کو اس امر پر آمادہ کردیا۔ اور

سنہ۱۹۰۲ء کے اجلاس کانفرنس کے آخری دن میں جو ہز ہائنس نواب سر آغا خاں کی صدارت میں دربار دہلی کے موقع پر بڑے ساز و سامان کے ساتھ دہلی میں ہوا تھا۔ قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بمبئی کی طرف سے اجلاس سنہ۱۹۰۳ء کی دعوت کا بمبئی میں اعلان کیا۔

اس اعلان کے بعد بمبئی کے تعلیم یافتہ اور با اثر اصحاب کی ایک جماعت لوکل اسٹینڈنگ کمیٹی کے نام سے کانفرنس کے انتظامات کو مکمل کرنے، ڈیلی گیٹ کے قیام و مدارات کا سامان فراہم کرنے اور جلسہ کے لئے پنڈال تعمیر کرنے اور دیگر امور ضروری میں مصروف عمل ہونے کی غرض سے قائم ہوگئی جس کے صدر ہز ہائنس سر آغا خاں بالقابہ اور سکرٹری مسٹر قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا قرار پائے تھے۔ قاضی صاحب پُر جوش اور ہمدرد قوم بزرگ ہیں جو ہمیشہ قومی کاموں میں حوصلہ کے ساتھ حصہ لینے میں مشہور رہے ہیں اور بمبئی کے تعلیم یافتہ اصحاب میں ان کی یہ خصوصیت ہمیشہ نمایاں رہی ہے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے انھوں نے اپنی توجہ کا بڑا حصہ اس کام کے لئے مہینوں وقف رکھا اور اس مصروفیت کی وجہ سے جو اثر ان کی مالی حالت اور پریکٹس پر پڑا اس کی بھی انھوں نے پروا نہیں کی، وہ مہینوں کورٹ میں نہیں گئے۔ بمبئی میں اجلاس کے انعقاد میں روپیہ کا سوال نہیں تھا بلکہ وہاں جو چیز مانع یا سدراہ تھی وہ مسلمانوں کے مختلف طبقوں کے وہ متضاد خیالات تھے جو علی گڑھ تحریک کی نسبت وہاں کی مختلف برادریوں مختلف سوسائٹیوں میں پھیلے ہوئے تھے کانفرنس کے پنڈال میں ان سب حلقوں کو متحد الخیال بنا کر ان کی جماعتوں کے افراد کو لاکر بٹھا دینا اصل میں یہ بڑا کام تھا اور ان دشواریوں پر قابو پالینا ہی ایک بڑی کامیابی تھی جو حاصل کی گئی۔

مہمانوں کے قیام کے لئے حاجی قاسم یوسف سیٹھ صاحب اور حاجی سابو صدیق سیٹھ صاحب نے اپنے دو عالیشان مکان جو مظفر آباد ہال اور صدیق باغ کے نام سے مشہور ہیں معہ اپنے تمام ساز و سامان کے دئے تھے، بمبئی میں معمولی مکان کا ملنا بھی اگر ناممکن نہیں ہے تو سب سے زیادہ دشوار بات سمجھی جاتی ہے ان دونوں اکابر کی عنایت سے سب سے دشوار مسئلہ کو بڑی حد تک آسان کر دیا۔ کانفرنس کا پنڈال انجمن اسلام کی خوشنما عمارت کے صحن میں اجلاس کے شایان شان تعمیر کیا گیا۔ ہندوستان کا کوئی صوبہ ایسا نہیں بچا جہاں سے معزز اور محترم اصحاب اجلاس میں آکر نہ شریک ہوئے ہوں۔ جس قدر بھی ارکان قوم مختلف سمتوں سے تشریف لائے تھے وہ اپنی اپنی پوزیشن اور درجے کے لحاظ سے شمالی ہندوستان کی مسلم جماعت کے بلاشبہ نمائندہ تسلیم کئے جاتے تھے، جلسہ میں قدیم تعلیم، جدید تعلیم کے علماء کے علاوہ بڑے بڑے رئیس، خطاب یافتہ، بلند حوصلہ تاجر، قوم کے مسلّمہ لیڈروں کے علاوہ جن میں ہز ہائنس نواب صاحب جنجیرہ بالقابہ

اور ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن گورنر بمبئی بھی تشریف فرما نظر آتے تھے۔

جلسہ کا آغاز ہز ہائنس سر آغا خاں جیسے بلند مرتبت صدر ریسپشن کمیٹی اور نواب محسن الملک بہادر جیسے محترم لیڈر کی تقریروں سے جو مہمانوں کے خیر مقدم اور صدر کانفرنس کے انتخاب پر کی گئی تھیں ہوا تھا۔

بمبئی کانفرنس کی تین خصوصیات اس جگہ قابل ذکر ہیں:

(۱) کانفرنس میں پہلی مرتبہ نمائش تعلیمی کا اہتمام، انجمن اسلام کے خوشنما ہال میں ہوا۔ یہ نمائش ہز ہائنس نواب صاحب بہادر جاورہ کے دست مبارک سے کھولی گئی جس میں نقشے، تصویریں، گلوب، آلاتِ نقشہ کشی وغیرہ وغیرہ اشیاء فراہم کرکے نہایت سلیقہ اور خوشنمائی کے ساتھ ہر چیز کو آراستہ کیا گیا تھا۔ نمائش سے لوگوں کو کافی دلچسپی تھی اور چونکہ ایک نئی بات تھی اور بہت سی نئی چیزیں سامنے آئی تھیں اس لئے وہ اور بھی جاذبِ توجہ اور جاذبِ نظر نظر آتی تھی۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بمبئی جب کانفرنس میں آئے تو سب سے پہلے موصوف نے نمائش کے ساز و سامان کو دیکھا اور جب گورنر صاحب نے کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کی تو اس نمائش کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔

(۲) اندھوں کو تعلیم دیتے ہوئے دیکھنا اس کے ساتھ ان کے تعلیمی نتائج کا پیشِ نظر ہونا۔ اندھوں کو تعلیم کیا دی جاتی ہے، کس طریقہ سے دی جاتی ہے، کانفرنس کے شرکا میں سے غالباً شاذ و نادر اصحاب کو اس طریقۂ تعلیم کے مشاہدہ کا موقع ملا ہوگا، اس لئے کہ ہندوستان میں اس طریقۂ تعلیم کی ابجد ملکۂ معظمہ قیصر ہند کے وفات پانے کے بعد بمبئی میں موصوفہ کی یادگار میں وکٹوریہ میموریل اسکول کے قیام سے ہوئی تھی جو اندھوں کی تعلیم کے لئے دو لاکھ کے سرمایہ سے قائم ہوا تھا۔

اس اسکول کے طلبا بھرے اجلاس میں اپنے پرنسپل کے ساتھ آئے اور طریقہ تعلیم کا معائنہ کرایا۔ طلبہ سے املا لکھوایا، حساب کے سوالات نکلوائے، کپڑا مشین پر سلوایا، کرسی بنوائی، چلمن تیار کرائی، نواڑ بنوائی وغیرہ وغیرہ۔ جن لوگوں نے اندھوں کو یہ کام کرتے نہ دیکھا تھا اور تقریباً تمام ہی مجلس نے نہ دیکھا تھا اندھے طلبہ کے مشقی سوالات کے جواب املے کی تحریر اور دستکاری کے متعلق ان کے ہاتھوں کی رفتار اور پھرتی کو دیکھ کر سب ہی انگشت بدنداں اور متحیر تھے، اور جس طرح پر یہ بے بس اور بے کس لوگ کاروباری آدمی بننے والے تھے اور اپنے ہاتھ سے روزی پیدا کرنے والے بن رہے تھے حیرت زدہ تھے۔

(۳) کنڈر گارٹن کے ذریعہ سے تعلیم کا دلایا جانا، اس طریقۂ تعلیم کو رائج ہوئے اس وقت یورپ میں گو ڈیڑھ سو برس گذر چکے تھے، لیکن ہندوستان اس وقت تک اس کے مشاہدہ سے بے خبر اور لاعلم تھا، اس کا باقاعدہ انتظام سب سے پہلے مدرسہ انجمن اسلام بمبئی میں کیا گیا اور ممبران کانفرنس کو پہلی مرتبہ اس

طریقۂ تعلیم کو دیکھنے کا موقع ملا۔
زمانۂ کانفرنس میں دو نہایت عالیشان ایوننگ پارٹیاں تمام مہمانوں کو دی گئیں، ایک خواجہ کلب میں جس کے سرپرست ہز ہائنس سر آغا خاں ہیں، دوسری صاحب صدر کانفرنس کے بنگلہ پر دونوں مقام بمبئی کے پُر فضا مقام پر واقع ہیں، مہمانوں کی خاطر مدارات جس وسیع پیمانہ پر کی گئی اور اکل و شرب کے سامانوں میں جس سیر چشمی کا اظہار کیا گیا مشاہیر قوم کے لحاظ سے جس بلند درجہ کا مجمع تھا لب ساحل بلند و بالا عمارت کی روشنی کا لطف سمندر کی موجوں کا اُٹھنا اور بیٹھنا، روح افزا ہواؤں کے جھونکے دلچسپ سماں، دلکش نظارہ، دیکھنے والوں، آپس میں ملنے والوں کے سامنے تھا۔ جلسوں میں نواب محسن الملک کی تقریریں، علامہ نذیر احمد اور علامہ شبلی کے وعظ اور لکچر مولانا حالی کی نظم مولانا سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری کے وعظوں نے مَن تو شدم تو مَن شدی کی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ اب نہ اس اختلاف رائے، اختلاف خیال کا شائبہ باقی تھا جس کا دھڑ کا لگا ہوا تھا۔ غرض کانفرنس پورے اتحاد خیال کے ساتھ آخر کار انجام کو پہونچی جس کے نتائج میں دنیا نے دیکھا کہ ہز ہائنس سر آغا خاں مسلم یونیورسٹی کے لئے کشکول گدائی لے کر ہندوستان کے طول و عرض میں پھیری لگانے نکلے۔

رزولیوشن منظور شدہ اجلاس

نمبر ا۔ متعلق ترمیم قواعد کانفرنس | اس جلسہ کی رائے ہے کہ کانفرنس کو دوامی اور ہر دل عزیز بنانے اور اس میں کل مسلمانوں کو دلچسپی پیدا کرنے کے لئے قواعد و قوانین کانفرنس میں ترمیم لازمی ہے

محرّک ۔ مسٹر ایم اے حیدری

مؤید ۔ قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا

نمبر ۲۔ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کانفرنس | صاحبان ذیل کی ایک خاص کمیٹی مقرر کی جاوے کہ وہ اس کانفرنس کے کانسٹی ٹیوشن کو ترتیب دے کر منظوری کے واسطے آیندہ کانفرنس میں پیش کریں۔

بمبئی ۔ آنریبل جسٹس بدر الدین طیب جی، مسٹر فتح علی شیخ احمد، مسٹر اکبر حیدری، قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا فیض حسن طیب جی، حاجی یوسف حاجی اسمٰعیل، نواب زادہ نصر اللہ خاں، سردار محمد یعقوب خاں صاحب۔

پنجاب

آنریبل مسٹر شاہ دین، شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر آنزرور، خان بہادر برکت علی خاں صاحب

محرک۔ مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ — مؤید۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب

نمبر۳۔ شرعی اور رواجی پردہ کے ساتھ قیام زنانہ مدارس کی سعی | اس کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ مسلمان شریف خاندانوں کے رسم ورواج اور پردہ کے پورے لحاظ کے ساتھ زنانہ مدارس قائم کئے جائیں۔

محرک۔ مولوی عبدالحافظ باعکظہ صاحب

مؤید۔ مرزا علی محمد خاں صاحب

نمبر۴۔ سرکاری امدادی مدارس میں مسلم بورڈنگ ہاؤس کا کھولنا | کانفرنس اس امر کو لابدی سمجھتی ہے کہ دور دراز کے مسلمان طلبہ کے کھانے پینے اور سکونت کی بے حد دقتیں رفع کرنے کے لئے ہر تعلیمی مرکز میں پرائیویٹ نیز سرکاری امدادی بورڈنگ ہاؤس قائم کئے جائیں اور نیز ان بورڈنگ ہاؤسوں میں تربیت اور اخلاق کی نگرانی کا پورا انتظام ہو۔

محرک۔ حافظ ساجد علی صاحب وکیل اورنگ آباد دکن

مؤید شمس عباس طیب جی

نمبر۵۔ مدارس میں کنڈر گارٹن کی تعلیم کے لئے گورنمنٹ سے درخواست | اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی جاوے کہ تمام مدارس و اضلاع میں کم سن بچوں کی تعلیم کے لئے کنڈر گارٹن کی تعلیم کا طریقہ جاری کیا جائے۔

محرک۔ منتج علی شیخ احمد صاحب — مؤید۔ قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

نمبر۶۔ تعلیمی امداد میں تہواروں پر چندہ | اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ حامیانِ قوم ایک قلیل مگر مستقل سالانہ چندہ مثلاً آٹھ آنہ یا ایک روپیہ فی کس بموقع عید اور شادی وغیرہ جمع کر کے پراونشل کانفرنس کمیٹی کو واسطے اغراض تعلیم کے دیویں یا تمام مسلمانوں کی عام تعلیمی فوائد کے لئے اس کو صرف کریں۔

محرک۔ شیخ نسیم الدین صاحب۔

مؤید۔ ابراہیم احمد صاحب

نمبر۷- فضول خرچی اور رسوم بیجا سے احتراز

اس کانفرنس کی رائے میں وہ وقت آگیا ہے جب کہ تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمان متحدہ کوشش ان رسوم کے استیصال کی کریں جو مسلمانوں کو تباہ کر رہی ہیں اور جس سے وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً شادی وغمی کے اخراجات کو مناسب طریقہ سے محدود کر دیا جاوے اور یہ کانفرنس صیغۂ اصلاح تمدن کے مقاصد کو جو حسب ذیل ہیں منظور کرتی ہے:

۱۔ مسکرات کی جملہ اقسام سے پرہیز کرنا۔
۲۔ شادی غمی زیور ولباس وغیرہ جملہ اخراجات میں فضول خرچی نہ کرنا۔
۳۔ اولاد کا نکاح ایام نابالغی یا ان کے خلاف مرضی نہ کرنا۔
۴۔ اطفال خورد سال کو قطعی زیور نہ پہنانا اور نہ شوق دلانا۔
۵۔ تندرست پیشہ ور گداگروں کو خیرات نہ دینا۔
۶۔ جدید طرز معاشرت کے اسراف کو روکنا۔
۷۔ صیغۂ اصلاح تمدن کے کسی ممبر کو بیکار نہ رہنا۔

محرک۔ سید محمد اکبر صاحب حیدر آبادی **مؤید**۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب

نمبر۸- مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں ہندوستان کے طلبہ کی علمی واخلاقی تربیت کے لئے یورپ کی موجودہ یونیورسٹیوں کے نمونے پر اسلامی یونیورسٹی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی **مؤید**۔ نواب محسن الملک بہادر

نمبر۹- ٹرسٹیان حاجی محمد سلیمان سیٹھ راندیر سے درخواست کہ وہ فنڈ مذکور سے مسلمانوں کی عام تعلیم میں مدد دیں

کانفرنس کی رائے میں مناسب ہے کہ جناب حاجی محمد سلیمان صاحب سیٹھ مرحوم ملک التجار باشندۂ راندیر نے جو بہت بڑی رقم ازراہ ہمدردی و فیاضی واسطے خیرات کے نکالی ہے، اس کو مرحوم کے ٹرسٹی ہندوستان کے مسلمانوں کی عام تعلیم کے کام میں خرچ کریں۔

محرک۔ مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے **مؤید**۔ حاجی اسمٰعیل صاحب سیٹھ احمد آبادی

نمبر۱۰- مدارس سرکاری میں مذہبی تعلیم دیے جانے کی درخواست

کانفرنس اس امر کو ضروری سمجھتی ہے کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ لڑکیوں کو مذہبی تعلیم بھی دی جاوے

اور اس کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم کے لئے سرکاری اور میونسپل مدارس میں اس طرح انتظام کرنے کی اجازت دی جائے جس طرح کہ گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے اپنے صوبجات متحدہ کے واسطے منظوری دی ہے اور جو صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صوبجات متحدہ کے سرکلر نمبر ۱۳ مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۹۶ء کی صورت میں نافذ ہے۔

محرک۔ خاں صاحب محمد علی مرگھے　　　مؤید۔ سید معین الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر

نمبر ۱۱۔ اوقاف کے روپیہ سے تعلیم میں مدد لی جائے

کانفرنس اس بات کا افسوس کے ساتھ اظہار کرتی ہے کہ ہندوستان میں اوقاف کا روپیہ مسلمانوں کے مفید تعلیمی کاموں میں صرف نہیں کیا جاتا۔ اس لئے کانفرنس امید کرتی ہے کہ ہر ضلع کے مسلمان وہاں کے اوقاف کو ان کاموں میں صرف کرانے کی کوشش کریں گے۔

محرک۔ مرزا محمد علی خاں صاحب　　　مؤید۔ شمس عباس طیب جی صاحب

نمبر ۱۲۔ روزانہ انگریزی اخبار کی قوم کو ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے لئے ہندوستان میں ایک قومی انگریزی اخبار کی ضرورت ہے اور کانفرنس کی یہ خواہش ہے کہ ہر ایک لوکل کمیٹی آیندہ سال اس امر کی اطلاع دے کہ کس قدر خریداران اخبار بہم پہونچانے کے وہ ذمہ دار ہو سکتے ہیں

محرک۔ شیخ عبد القادر صاحب اڈیٹر آبزرور

مؤید۔ سیٹھ رحمت اللہ صاحب

نمبر ۱۳۔ صنعت و حرفت

چوں کہ اب صنعت و حرفت کا نفع کثیر بالاتفاق مانا گیا ہے اور ضرورت شدید سمجھی گئی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی حالت موجودہ کی مناسب صنعت و حرفت کے مدارس قائم کرنے کی ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے مسلمان عام طور پر متمتع ہوں۔

محرک۔ مولوی عبد العزیز صاحب بی اے　　　مؤید۔ جسٹس بدر الدین طیب جی

نمبر ۱۴۔ شکریہ گورنمنٹ انڈیا و گورنمنٹ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ دربارہ سرپرستی خاندان سرسید

یہ کانفرنس گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور گورنمنٹ آف انڈیا کی شاہانہ سرپرستی و امداد کا جو پس ماندگان سرسید احمد خاں کے ساتھ ظاہر کی گئی ہے، دلی شکریہ ادا کرتی ہے۔

اجلاس ہیژدہم

منعقدہ لکھنؤ سنہ ۱۹۰۴ء

بصدارت مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل مدرسۃ العلوم علی گڑھ

ہر نئی تحریک خواہ وہ اپنی اندرونی کیفیات و بیرونی خواہشات کے لحاظ سے کیسی ہی مفید کیوں نہ ہو اس سے اختلاف کا پیدا ہونا مقتضائے فطرت انسانی ہے۔ اختلاف رائے سے اکثر اوقات مفید سے مفید تر نتائج حاصل ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اختلاف رائے اختلاف خیال منجر بہ مخالفت نہ ہو جائے۔ مخالفت سے نہ صرف مفید اغراض فوت ہو جاتے ہیں جن کا حاصل کرنا قومی ضرورت اور قوم کے نشو و نما کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ یہ زہر ہلاہل قومی زندگی کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ سنجیدگی اور اعتدال کے ساتھ شدید سے شدید اختلاف مقاصد کے لئے حل المشکلات اور باعث رحمت ہوتا ہے۔ علی گڑھ تحریک خواہ وہ مدرسۃ العلوم کی شکل میں جلوہ گر ہوئی ہو یا کانفرنس کی صورت میں حسب اقتضاء فطرتِ انسانی قوم کے ایک طبقہ کا جدید علمی تحریک سے اختلاف کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ ایسا ہوا، جب کانفرنس کا وجود سامنے آیا تو یہی حال اس تحریک کا ہوا، مختلف قسم کی بدگمانیاں اس مجلس کے انعقاد سے کی گئیں مگر جوں جوں کانفرنس کی عمر بڑھتی گئی اور اس مجلس کے قیام کی غرض اور اس کی حقیقت واضح ہوتی گئی۔ خیالات کی اصلاح ہونے لگی۔ مرکزی شہروں میں، اجلاسوں کے اہتمام ہونے شروع ہوئے، دور دراز صوبوں سے دعوتیں دی جانے لگیں اور قوم نے سمجھ لیا کہ جو مجمع بصورت کانفرنس جمع ہوتا ہے یہ ایک رہنماؤں کی جماعت ہے نہ کہ رہزنوں کی۔ سنہ ۱۹۰۴ء کا وہ زمانہ ہے۔ جب کہ کانفرنس نے طفولیت کے دن گذار کر اتنی طاقت پیدا کر لی تھی کہ وہ اپنے جنم بھوم علی گڑھ سے نکل کر۔ پنجاب، بنگال، مدراس، بمبئی کے دور دراز صوبوں تک کی ہوا کھا آئی تھی اور اپنے آثار رشد کی وجہ سے مختلف صوبہ جات ہند کے اہل الرائے سے اپنے وجود کو مریضِ قوم

کے حق میں دار و ئے شفا ہونا تسلیم کرا لیا تھا کہ دفعتاً جب سترھویں اجلاس کا لکھنؤ میں اعلان ہوا تو بادِ مخالف کے جھونکے اس کثرت سے چلنے لگے کہ بقول نواب محسن الملک مرحوم

"تعجب نہ تھا کہ کانفرنس کا چراغ گل ہو گیا ہوتا اور لکھنؤ میں کوئی اس کی روشنی دیکھنے نہ پاتا۔ یہ مخالفت معمولی نہ تھی اور اس کا دبانا آسان نہ تھا اس لئے کہ وہ ایسے گروہ کی طرف سے شروع ہوئی تھی جو عوام میں مقدس اور رہنما اور دین کا ہادی سمجھا جاتا ہے اور جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کی باگ ہے اور جس کا حکم خدائی حکم کہا جاتا ہے ، حضرات مجتہدین جو پیشوا شیعوں کے ہیں اور علمائے فرنگی محل جو سنیوں کے امام سمجھے جاتے ہیں وہ دونوں

ایک ہو گئے اور دونوں اپنی متفقہ کوشش سے اس کانفرنس کی مخالفت کرنے لگے اُنھوں نے اس میں شریک ہونے والوں پر الحاد اور ارتداد اور کفر کے فتوے جاری کئے ہزاروں اشتہارات تقسیم کئے اور علمائے امامیہ نے صرف اسی پر قناعت نہ کی بلکہ بڑے بڑے جلسے کئے اور بڑی بڑی خوف دلانے والی تقریریں فرمائیں ۔ اور اس کے شریک ہونے والوں کو ڈرایا کہ اسلامی حقوق سے محروم ہو جائیں گے یہاں تک کہ مرنے کے بعد ان کے جنازہ کی نماز بھی کوئی نہ پڑھے گا ۔

پہلا اختلاف تو انتخاب صدر کے بارہ میں ہوا۔ اس مشکل کا حل یوں ہوا کہ بجائے اودھ کے کسی نامور مسلم کے آنریبل مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل مدرسۃ العلوم کا انتخاب ہوا ، یہ انتخاب صاحب موصوف کے تعلق مدرسۃ العلوم کی وجہ سے موزوں تھا۔ اور خصوصاً اس سبب سے کہ صاحب ممدوح اپنی دیرینہ خدمات کے بعد علی گڑھ کالج اور ہندوستان کو خیرباد کہنے والے تھے ۔

لیکن دوسرا اختلاف مسئلہ صدارت سے گذر کر نفس کانفرنس کے متعلق تھا جس کا مہیب نقشہ نواب محسن الملک نے الفاظ میں آنکھوں نے دیکھ لیا۔ بالآخر دانش مندی ، دور اندیشی ، استقلال اور ثابت قدمی نے غلط فہمیوں پر فتح پائی اور اختلاف کو مخالفت کی صورت نہ پکڑنے دی ۔ جو دشمن نظر آتے تھے وہ بھائیوں کی طرح گلے مل گئے جو رہزن سمجھے جاتے تھے وہ رہنما بن گئے ۔ مذکورۂ بالا طوفان کو روکنے کے لئے اور اس قومی مصیبت کو دور کرنے میں جن باہمت اصحاب نے مدد اور یاوری کے لئے کمر باندھی اور ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے سینہ سپر ہو گئے ۔ واقعہ کی اہمیت

اور وقت کی نزاکت کے لحاظ سے ان کا یہ کام بڑی دلیری اور ہمت کا کام تھا جو بزرگ اس جلتی آگ میں کود ے اور جنھوں نے اس کے بجھانے کی کوشش کی یا غلط اوہام اور بے بنیاد واقعات کو مدرستہ العلوم اور کانفرنس کے ذمہ تھوپ کر بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کے پھیلانے کی جو سازش کی گئی تھی ان کو بدلائل وبراہین جن مصلحین قوم نے دور کرنے میں زحمت گوارا فرمائی اس سلسلے میں نواب محسن الملک بہادر کے علاوہ حکیم عبدالولی صاحب، حکیم عبدالعزیز صاحب، منشی احتشام علی صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب شرر، مولوی محمد نعیم صاحب ایڈوکیٹ، شیخ رضا حسین صاحب، مسٹر حامد علی خاں صاحب بیرسٹر، مولوی مہدی حسن صاحب آنریبل راجہ علی محمد خاں صاحب تعلقہ دار محمود آباد، آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد، نواب سید علی حسین خاں صاحب، راجہ نوشاد علی خاں صاحب تعلقہ دار کے نام نامی اس اجلاس کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔

الغرض طوفان کا جوش وخروش ایک طرف باران رحمت کا نزول دوسری طرف نیتوں کی صفائی سے برکت کا ظہور اس طرح پر ہوا کہ جو کامیابی مقصد کو بالخصوص عمل کے لحاظ سے اس اجلاس کو حاصل ہوئی وہ آج تک کسی اجلاس کو نصیب نہ ہوئی تھی خود مجتہدین عظام مذہب امامیہ اور علمائے ملت اہل سنت جنہوں نے مدرستہ العلوم اور کانفرنس کے خلاف غلط فہمی میں پڑ کر فتوے شائع فرمائے تھے انکشاف حقیقت پر مطلع ہو کر مزاحمت دور کرنے کی سعی فرمائی۔ نتیجہ میں کیا دیکھا کہ قصر بارہ دری کی وسعت تنگ اور محدود نظر آنے لگی۔ اس کثرت سے لوگ آکر شریک محفل ہوئے کہ مشکل سے جگہہ پانے کا موقع ملتا تھا۔ امیر غریب تعلیم یافتہ تعلقہ دار، والئ ملک علما، شعرا غرض ہر طبقہ کے باوقار اصحاب کا ایک ایسا مجمع تھا جو کسی اجلاس میں کم ہوتا نظر نہ آتا تھا۔ مشہور بارہ دری جس میں کانفرنس کے اجلاس ہوئے اس طرح پر آراستہ اور پیراستہ کی گئی تھی جس کو دیکھ کر بجائے ایک تعلیمی مجلس کے شاہانِ اودھ کے دربار کا دھوکہ ہوتا تھا۔ اجلاس مذکور میں سب سے زیادہ نمایاں ہستی ہز ہائنس نواب صاحب بہادر والئ بھاولپور کی تھی۔ نوجوان نواب صاحب بالقابہ بطور سیاحت لکھنؤ میں تشریف فرما تھے لیکن ہز ہائنس کی کانفرنس سے دلچسپی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ جب تک کانفرنس کے جلاس ہوتے رہے روزانہ دونوں وقت کانفرنس کے اجلاسوں میں تشریف لاتے اور اپنا پورا وقت کانفرنس کی کارروائی کے ملاحظہ میں صرف فرماتے۔

کانفرنس مالی امداد کی توقع پر لکھنؤ نہیں آئی تھی بلکہ اصل میں یہ اجلاس پٹنہ میں ہونا قرار پایا تھا لیکن وہاں طاعون پھیل جانے کی وجہ سے لکھنؤ کا خیال پیدا ہوا اور اودھ کے روشن خیال طبقہ

سنے لکھنؤ میں اجلاس کی دعوت دے دی۔ پس یہی امر شکریہ کے لائق کیا کم تھا۔ چندے وندے کی
توکیا توقع ہوسکتی تھی جب بمبئی، کلکتہ، مدراس تک سے خالی ہاتھ آنا پڑا۔ ویسے بھی کانفرنس کے
اجلاسوں میں چندہ کی طلب کا دستور نہیں رہا۔ البتہ کبھی کبھی وظائف کے لئے اپیل کی گئی یعض مدات
کے متعلق اگر خوشی سے کسی نے کچھ دے دیا تو بہ شکر گزاری قبول کر لیا جاتا تھا لیکن اجلاس زیر بحث
میں مذکورہ بالا اختلاف کے بعد جس کا کوئی اثر باقی نہیں رہا تھا تاہم روپیہ ملنے کا تو سوال اور
خیال ذہن میں بھی نہ تھا۔ لیکن جس فیاضی اور سیر چشمی کے ساتھ ہر طبقہ نے مختلف تعلیمی مقاصد اور
اغراض کے لئے روپیہ کی بارش کی وہ وہم وگمان سے بھی بالا تر ہے اور یہ وہ پہلی موسلا دھار بارش
تھی جس نے سوکھی کھیتی کو ہرا کر دیا اور جس نے بہت سے مفید اغراض کا سنگ بنیاد قائم کر دیا۔

نواب محسن الملک نے سب سے پہلے جو خوش خبری کانفرنس کو سنائی وہ اس عطیہ کا اعلان تھا
جو ہر ہائنس نواب سلطان جہاں بیگم والئ بھوپال نے تعلیم نسواں کے لئے علی گڑھ کالج کو عطا فرمایا۔ یہ
فرمان (۴۸) ہزار روپیہ کا تھا۔ اس اجلاس میں رزولیوشن نمبر ۳ جو مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں عربی کی تعلیم
دینے اور عربی تعلیم کے لئے ایک عربی کا اعلیٰ کتب خانہ کی قیام کی ضرورت سے پیش ہوا اس رزولیوشن
کے محرک اودھ کے مشہور امیر آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب مرحوم تعلقہ دار جہانگیر آباد تھے
موصوف نے نہ صرف رزولیوشن کی تحریک فرمائی بلکہ بیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ عملی کارروائی کے
آغاز کے لئے عنایت کیا یہ دوسری خوش خبری تھی اس کے بعد ایک تیسری خوش خبری ممتاز امیر قوم
سر راجہ محمد علی خاں صاحب تعلقہ دار محمود آباد کی طرف سے مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں سائنس کی تعلیم کی واسطے
تیس ہزار روپیہ دینے کا اعلان ہوا۔ بعد ازاں ایک چوتھے دردمند سید التفات رسول صاحب تعلقہ دار سندیلہ
نے سائنس کی تعلیم کے لئے پانچ ہزار روپیہ عنایت کیا۔ مذکورۂ بالا پیہم گراں بہا عطیات نے جلسہ میں جس
جوش اور ولولے کی کیفیت پیدا کر دی ایسا سماں پھر دیکھنے میں نہیں آیا۔ لوگوں کے ہاتھ جیبوں میں اور
زبانیں اعلانات کے لئے کھلی ہوئی تھیں۔ غرض آن واحد میں تعلیم سائنس کے لئے (۴۷۱۴۶)
عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے (۲۴۴۱۵) تعلیم نسواں کے لئے (۳۴۲۵۰) کانفرنس کا
دفتر قائم کرنے کے لئے (۲۰۰۰) باقی اور متفرق عطیے ملا کر ایک لاکھ آٹھ ہزار اکھتر کی رقم فراہم
ہوگئی۔ جوش اور عمل کی سرگرمی نے بتا دیا کہ قوم میں زندگی کی خواہش کا ولولہ باقی ہے، مادے تیار
ہیں، ذرا چھیڑنے اور اُبھارنے کی ضرورت ہے۔

ایک طرف قومی تعلیم کے لئے یہ زرپاشی ہو رہی تھی، دوسری طرف مہمانوں کی مدارات اور اُن

کی تواضع اور دلچسپی کے لئے متعدد پارٹیوں اور جلسوں کے اہتمام کئے جا رہے تھے، آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد نے حسین آباد پارک میں اپنی فطری اور موروثی اولوالعزمی کے لحاظ سے ایسی شاندار گارڈن پارٹی دی جو اپنی ہر کیفیت کے لحاظ سے امیرانہ بلکہ شاہانہ دعوت کہے جانے کی مستحق تھی۔ اسی سلسلہ میں نواب سید علی حسن خاں صاحب نے بھی تقریباً دو ہزار مہمانوں کو گارڈن پارٹی دے کر مدعو کیا۔ نواب صاحب نے نہ صرف اس دعوت پر اکتفا کی بلکہ جس وقت عربی کی اعلیٰ تعلیم دئے جانے کی تحریک ہو رہی تھی تو آپنے اس عربی کتاب خانے کو دے جانے کا اعلان فرمایا جو موصوف کے عالیجاہ والد علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم نے بکمال حوصلہ اور ذاتی شغف علمی کے طور پر مہیا کیا تھا۔

بارہ دری سے متصل ایک اور خوبصورت شاہی عمارت ہے۔ اس میں خواتین ہند کی صنعت و حرفت کی دوسری نمائش کھولنے کا اہتمام ہوا تھا جو ہر لحاظ سے ترقی پذیر تھی اور جس میں کثرت کے ساتھ مسلم خواتین کی دستکاری کے نمونے سلیقہ کے ساتھ سجائے گئے تھے، نمائش کے موقع پر مختلف اصحاب نے تقریباً ڈھائی سو روپیہ کے انعامات دئے۔

اجلاس مذکور کی اس مختصر اور کامیاب حقیقت ظاہر کرنے کے بعد اب وہ رزولیوشن ثبت کئے جاتے ہیں جو سرگرم مباحثوں کے بعد اجلاس میں پیش ہو کر پاس ہوئے۔

رزولیوشن

نمبر ۱۔ سررشتۂ تعلیم سے باہر مسلمانوں کے لئے علمی اداروں کے قیام کا اہتمام

اس کانفرنس کی رائے میں جن طلبہ کا مقصد تعلیم سے یہ نہیں ہو کہ اس کے ذریعہ سے کوئی سرکاری ملازمت یا وکالت یا اور کوئی پیشہ اختیار کریں گے جس میں یونیورسٹی یا اور کسی سرکاری سررشتۂ تعلیم کی سند درکار ہوتی ہے ان کی تعلیم کے واسطے یونیورسٹیوں اور سرکاری سررشتہ ہائے تعلیم کے حلقوں کے باہر انتظام ہونا چاہیئے۔

محرک۔ نواب وقار الملک
مؤید۔ مولوی عبد الحلیم شرر

نمبر ۲۔ سر لاٹوش کا شکریہ، مدرسۃ العلوم میں عربی کتب خانہ کا قیام، عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف کا اہتمام

یہ کانفرنس سر جیمس ڈگلس لاٹوش صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا شکریہ ادا کرتی ہے واسطے اس دلی توجہ اور فیاضی کے جو جناب ممدوح نے عربی کی اعلیٰ تعلیم کے بارہ میں فرمائی ہے اور کانفرنس کی رائے میں عربی کی مجوزہ اعلیٰ تعلیم

کے لئے اسکالرشپ دینے کا انتظام کیا جاوے اور ایک عمدہ کتب خانہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے چندہ کیا جائے۔

محرک ۔ آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد

موید ۔ نواب محسن الملک بہادر

نمبر۳ ۔ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کی مدد کے لئے مشیر کمیٹی کا تقرر

صاحبان ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کے پاس دو قسم کا کام ہے ایک نظم ونسق ۔ دوسرا تعلیم ۔ قسم اول میں ماتحتوں کا تقرر ، ان کی تبدیلی ، رخصت ، سزا ، معطلی اور رپورٹوں کا طلب کرنا اور ماتحتوں کے کام کی نگرانی ، ضروریات کا بہم پہنچانا ، روپیہ کا خرچ کرنا وغیرہ وغیرہ امور داخل ہیں ۔ قسم دوم میں مختلف جماعتوں کے لئے نصاب تعلیم کا تجویز کرنا تعین تعلیم اور فیس امتحان اور مختلف فیسوں کا تعین ، پروموشن اور ٹرانسفر اور طلبہ کی سزاؤں امتحانوں کے قواعد اور گرانٹ ان ایڈ کی شرائط وغیرہ وغیرہ وہ تمام امور داخل ہیں جن کا اثر طلبہ کی تعلیمی اور مالی اور اخلاقی حالت پر پڑتا ہے ۔

اس کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ قسم دوم کی کارروائیوں کے متعلق صاحبان ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کی مدد کے واسطے لوکل گورنمنٹوں کی تجویز سے ایک مشیر کمیٹی ان غیر سرکاری اشخاص سے مقرر کیا جائے جو تعلیمی کاموں سے دلچسپی رکھتے ہیں ۔

ان کمیٹیوں کے ممبران کی تعداد پندرہ سے کم نہ ہونی چاہئے جن کا انتخاب اور تقرر لوکل گورنمنٹوں کی تجویز سے ہوگا ، اور آیندہ کسی جگہ کے خالی ہونے پر جدید نام اس کمیٹی کے مشورہ سے گورنمنٹ میں منظوری کے لئے پیش ہوتے رہیں گے ۔ صاحبان ڈائرکٹر کارروائی ہائے قسم دوم کے متعلق جب کوئی تحریک گورنمنٹ میں منظوری کے لئے پیش کریں یا جب کوئی عام حکم اپنے اقتدارات حاصلہ کے بموجب اپنے ماتحتوں کے نام جاری کرنا چاہیں تو ہر ایسی صورت میں اول مشیر کمیٹی کے ممبروں سے بھی رائے لیں ، اور کسی امر کی نسبت کمیٹی اور صاحب ڈائرکٹر کے باہم اختلاف ہو تو اس کا اخیر فیصلہ لوکل گورنمنٹ کے اختیار میں ہوگا باقی تفصیلی قواعد کا تصفیہ بمشورہ کمیٹی وصاحب ڈائرکٹر لوکل گورنمنٹ سے عمل میں آئے گا ۔

محرک ۔ نواب وقار الملک بہادر — موید ۔ مسٹر محمد علی بی اے (آکسن)

نمبر۴ ۔ مدرسۃ العلوم میں سائنس کالج کھولنے کی فوری ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں اب وہ وقت آگیا ہے کہ بہ لحاظ حالت ملک وقوم مسلمانوں

یں سائنس کو ترقی دینے کے لئے عملی کوشش شروع کی جاوے اور اس کی بہترین شکل یہ ہو کہ مدرسۃ العلوم مسلمانان میں جو ہر ایک لحاظ سے قوم میں تعلیم کا مرکز ہے ایک اعلیٰ درجہ کا سائنس کالج کھولا جائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔ موئید۔ نواب محسن الملک بہادر

نمبر ۵۔ طب یونانی قابل قدر و منزلت ہے

چونکہ طب یونانی نہایت مفید اور سائنٹفک اصولوں پر قائم ہے اور اس کا طریقہ علاج آج بھی ہمارے ملک میں مفید ثابت ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ یہ شریف علم بجائے طب یونانی کے طب اسلامی کے لقب کا زیادہ مستحق ہے اس لئے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس ضروری ایشیائی علم کی نہایت قدر و منزلت کرتی ہے اور ہرگز اس کو اس تحقیر کی مستحق نہیں سمجھتی جو بدنصیبی سے ہمارے نئے تعلیم یافتہ گروہ کے دلوں میں لاعلمی کی وجہ سے بطور فیشن کے پیدا ہوتی جاتی ہے۔

محرک۔ حکیم عبدالولی صاحب لکھنوی۔ موئید۔ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر

نمبر ۶۔ مدرسہ تکمیل الطب کی اغراض و مقاصد سے ہمدردی

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو تکمیل الطب لکھنؤ کی اغراض سے پورا اتفاق ہے اور پوری ہمدردی ہے اور تکمیل الطب یونانی کی ترقی کا اچھا ذریعہ ہے اور ایجوکیشنل کانفرنس بہ حیثیت ایک عام قومی جلسہ کے طب یونانی کو منجملہ ان علوم و فنون کے تسلیم کرتی ہے جن کی تعلیم مسلمانوں کے لئے مناسب ہے اور جو بہ لحاظ فلاح دنیوی و تہذیب و تمدن اُن کے حق میں مفید و سودمند قرار دی گئی ہے

محرک۔ نواب وقار الملک بہادر موئید۔ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر

نمبر ۷۔ یونیورسٹی کورس میں فارسی زبان بدستور قائم رہے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ فارسی زبان یونیورسٹی کورس سے خارج نہ کی جائے جس طرح ہمیشہ اسکول و کالج کے نصاب میں رہی ہے قائم رہے۔

محرک۔ شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی

موئید۔ منشی واحد علی صاحب

نمبر ۸۔ مسلم گریجوایٹس کی وظائف سے مدد کی جائے

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ قوم میں اعلیٰ علوم کی بنیاد پختہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہو کہ قابل اور ہونہار مسلمان گریجوایٹس کو معقول وظائف دیئے جائیں تاکہ بی اے اور ایم اے کے بعد فکر معاش سے بے فکر ہو کر وہ مختلف علوم میں کامل ترقی حاصل کریں۔

محرک۔ آنریبل مسٹر شاہ دین بیرسٹر ایٹ لا۔ مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

نمبر ۹۔ شکریہ ڈائرکٹر صاحب پنجاب متعلق اجازت نماز جمعہ

یہ کانفرنس شکریہ ادا کرتی ہے جناب ڈبلیو بیل صاحب ایم اے سی آئی ای ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کا جنھوں نے اول بذریعہ سرکلر نمبر ۳۷۴۰ مورخہ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء جمعہ کی نماز کے لئے مسلمان طلبہ صوبۂ پنجاب و سرحدی کو جمعہ کے دن ایک گھنٹہ کی چھٹی مرحمت فرمائی اور پھر سال حال میں بہ تسلسل سرکلر مذکور جناب ممدوح نے بذریعہ سرکلر نمبر ۱۰۶۸ بی ایم مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء کل صوبہ جات مذکور کے مسلمان ماسٹروں اور مدرسوں کو نماز جمعہ کے واسطے ایک گھنٹہ کی رخصت عطا فرمائی۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ سے درخواست کی جاوے کہ وہ بھی مثل پنجاب کے براہ مہربانی مدارس میں جمعہ کی تعطیل ایک گھنٹہ کے لئے منظور فرمائیں۔

محرک۔ مولوی نور احمد صاحب مدرس نجف گڑھ ضلع دہلی

مؤید۔ اے آر احمدی سیکنڈ ماسٹر اکوہ ضلع بہرائچ

نمبر ۱۰۔ تعلیمی اخراجات کے لئے فنڈ کا قیام

اس کانفرنس کی رائے میں تعلیمی اخراجات کے لئے ایک فنڈ مہیا کیا جاوے جو مندرجۂ ذیل طریقہ پر ایک انتظام کے ساتھ قائم کیا جائے:

(الف) ایک ایجنٹ مقرر کیا جائے تاکہ وہ ایسے قصبات میں جہاں مسلمانوں کی معقول آبادی ہو وہاں کی مذہبی اور دنیوی تعلیم کی حالت اور تعلیمی آسائیوں کی بابت رپورٹ کرے اور جہاں ضرورت ہو مدارس قایم کرنے میں مدد دے۔

(ب) ایک سنٹرل آفس قایم کیا جاوے جس کا یہ کام ہوگا کہ ایجنٹ کے کام کی نگرانی اور اس کے ساتھ اور اس کے قائم کئے ہوئے مدارس کے ساتھ خط و کتابت اور مدارس کے معائنہ کا بندوبست کرے۔

(ج) ایک تعلیمی معلومات کا دفتر قائم کیا جائے جس میں ایک لائبریری گورنمنٹ رپورٹوں اور تعلیمی کتب کی موجود ہو، اس دفتر سے طلبہ اور ان کے والدین کو ممالک غیر میں ٹیکنیکل و اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی بابت معلومات مہیا کی جائیں گی اور تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں سے خط و کتابت کی جائے گی۔

محرک۔ مسٹر گارڈنر براون پروفیسر مدرستہ العلوم علی گڑھ

مؤید۔ نواب محسن الملک بہادر۔

نمبر ۱۱۔ کتاب مختصر نویسی کی سرپرستی

مرزا حبیب حسین صاحب پرنسپل حسین آباد ہائی اسکول اپنی چند سال کی محنت کے بعد اردو میں شارٹ ہینڈ رائٹنگ کا طریقہ ایجاد کرنے میں یہاں تک کامیاب ہوگئے کہ ان کی پہلی کتاب تیار ہوگئی ہے جو ابھی چھپی نہیں ہے اور اپنی اس ایجاد کو جس کا نام انھوں نے (سامعہ) رکھا ہے تکمیل تک پہونچانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں یہ کانفرنس نہایت خوشی اور افتخار سے مرزا حبیب حسین کی اس ایجاد کو اپنی سرپرستی میں لیتی ہے اور تجویز کرتی ہے کہ ان کو اس کتاب کے چھپوانے میں ہر طرح کی مدد دی جاوے۔

محرک۔ نواب وقار الملک بہادر

موید۔ نواب محسن الملک بہادر۔

نمبر ۱۲۔ سررشتہ تعلیم اور ٹریننگ کالجوں میں داخل ہونے کی ترغیب

اگر تعلیم یافتہ مسلمانوں کی خواہش ہے کہ ان کی قوم اعلیٰ درجہ کی تعلیمی ترقی کرے تو ان کو چاہیئے کہ خود سررشتہ تعلیم میں داخل ہوں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں کو ترغیب دیں کہ وہ سررشتہ تعلیم کی ملازمت اختیار کریں اور اس کے لئے ٹریننگ اسکولوں میں کثرت سے داخل ہوں۔

محرک۔ مولوی نور احمد صاحب

موید۔ خواجہ غلام الحسنین

اجلاس نوزدہم

منعقدہ علی گڑھ ۱۹۰۵ء

بصدارت خان بہادر مشیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسین صاحب وزیر ریاست پٹیالہ

دس سال کے بعد کانفرنس کا یہ اجلاس پھر علی گڑھ میں منعقد ہوا، کانفرنس اپنے سنہ پیدائش ۱۸۸۶ء سے کر ۱۸۹۷ء تک یعنی بارہ سال کی عمر تک بانی کانفرنس سر سید اعظم کی زیر تربیت رہی۔ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۵ء تک نواب محسن الملک بہادر نے اس کی پرورش اور نشو و نما کا اہتمام اپنے پُر زور ہاتھوں اور پُر تدبیر دماغ کے ذریعہ سے رکھا، نواب صاحب کی پُر حوصلہ کوششوں کا نتیجہ تھا کہ کانفرنس شہرت پا کر دور دراز صوبوں میں پہونچی اور جس نے اپنے عظیم الشان اجتماع اور پُر امید مقاصد کے نتائج دنیائے اسلام کے سامنے پیش کئے۔ اب ۱۹۰۵ء کے اجلاس کا آغاز ایک بہترین قوت کے ذریعہ سے شروع ہوتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ نواب صاحب نے اپنی کثیر الاشغال مصروفیت کی وجہ سے کانفرنس کے بار کو ایک نوجوان اور پُر عزم قائد یعنی صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کے ذمہ سونپ کر کلیتاً اس انتظام سے دست برداری کا اعلان کر دیا۔ کانفرنس کے مقاصد و اغراض کو بر لانے کی مہم صاحبزادہ صاحب کے ہاتھوں میں آگئی۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء کا اجلاس اس تیسری قوت عمل سے شروع ہوا کہ صاحبزادہ صاحب کے نام کے ساتھ آنریری جنٹ سکریٹری کا عہدہ لکھا گیا اور نواب صاحب نام کے آنریری سکریٹری تھے لیکن بالعمل ۱۹۰۵ء کے اجلاس سے لے کر تا آن کہ وہ ۱۷ء میں نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی کو اپنا جانشین کر کے انڈیا آفس لندن کو روانہ ہوئے وہی اس قافلہ کے سالار قافلہ رہے۔ ۱۹۰۵ء کی جو سالانہ رپورٹ شائع ہوئی وہ صاحبزادہ صاحب کے نام اور اہتمام سے شائع ہوئی۔ کانفرنس کی یہ دوازدہ سالہ تاریخ صاحبزادہ صاحب کی ہمت، کوشش اور مسئلہ تعلیم سے غایت درجہ کی دلچسپ اور قابل مثال کوشش ہے جس کی وضاحت اور تصریح موصوف کے آئندہ سوانح نگار کا کام ہے اور جس کا اجمالی ذکر ہم نے "ضیائے آفتاب" میں کیا ہے۔ اس موقع پر ان باتوں کے پھیلانے کی ضرورت نہیں، اجلاس کانفرنس کے لئے جس اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے

علی گڑھ میں اس قسم کے سامان پیشتر سے مہیا رہتے ہیں اور جو اہتمام دوسرے مقامات پر صرف کثیر چاہتا ہے وہ یہاں مفت میں حاصل ہو جاتا ہے مثلاً اجلاسوں کے لئے بجائے پنڈال تعمیر کرنے کے اسٹریچی ہال کی رفیع الشان عمارت معہ فرنیچر موجود ہے۔ مہمانوں کے لئے وسیع بورڈنگ ہاؤسوں کے کمرے آراستہ ہیں جن کو اکثر طلبہ اپنے عزیز مہمانوں کی خاطر خالی کر دینے کے عادی ہیں علاوہ ان کے دوسری عمارات علیحدہ موجود ہیں۔ کھانے کے اہتمام کے لئے خوش نما ڈائننگ ہال معہ اپنے تمام لوازمات کے اور کھانا پکانے کے واسطے مدرسۃ العلوم کا فراخ باورچی خانہ اپنے کامل الفن باورچیوں کی فوج کے ساتھ مصروف کار ہونے کے لئے کمربستہ رہتا ہے، مہمانوں کے خیر مقدم اور خدمت گزاری کے لئے طلبہ کی صف بندی اور مستعدی ہر وقت موجود، غرض ہر انتظام اور ہر کام کو خوش انتظامی کے ساتھ انجام دینے کے لئے قومی تقریب کے موقع پر جو آسانیاں علی گڑھ میں موجود ہیں۔ دوسرے مقامات پر ان کا حصول آسانی کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔

معمولی حالت سے بڑھ کر چونکہ اس جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بدیں لحاظ اجلاس پوری کامیابی پوری شان اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام کو پہونچا۔

رسیپشن کمیٹی کے صدر علی گڑھ کے مشہور عالم رئیس اعظم مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی تھے جن کا خطبہ بہت دل آویز تھا، کانفرنس کے ممبران کی تعداد اس سال بہت بڑھ گئی تھی تقریباً ایک ہزار ممبر اور تین سو ستائیس وزیٹر تھے۔ ڈیلیگیٹس کی کافی تعداد علی گڑھ آکر مہمان ہوئی تھی ہر صوبہ کے ممتاز افراد شریک مجلس تھے۔ تمام مہمانوں کی میزبانی نواب ممتاز الدولہ سر فیاض علی خاں صاحب پریسیڈنٹ انجمن ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم نے اپنی شاندار اور روایتی فیاضی کے سلسلہ میں کی تھی اور اس غرض کے لئے ڈھائی ہزار روپیہ کانفرنس کو عنایت کئے تھے۔

رزولیوشن نمبر ۵ جو یونیورسٹی فنڈ کے اضافہ کی تحریک میں پیش ہوا تھا دوران مباحثہ رزولیوشن میں اس تحریک سے دلچسپی کا اظہار اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ مقصد زیر بحث کے لئے سولہ ہزار سے زیادہ کا چندہ اجلاس میں ہوا۔ کانفرنس کی رپورٹ ہمیشہ بدیر شائع ہوا کرتی تھی اور کارکنان کانفرنس کے ذمہ یہ ایک بڑی شکایت تھی جو بعض اوقات حامیان کانفرنس کی بددلی کا بھی باعث ہو جایا کرتی تھی اس مرتبہ اس ضرورت پر خاص توجہ کی گئی اور تقریباً چھ سو صفحہ کی رپورٹ جس میں پوری کیفیت اجلاسوں کی کارروائی کی درج ہے معہ فہرست ممبران و وزیٹران و جمع خرچ سالانہ وغیرہ سہ ماہی اول میں تیار ہو کر شائع کر دی گئی۔ رپورٹ میں سب سے پہلے "کانفرنس میں عملی کارروائی کے لئے ایک مختصر اسکیم"

کے عنوان سے ایک بسیط مضمون قوم کی توجہ کے لئے لکھا گیا تھا جس میں کانفرنس کے مقاصد کی توضیح کرکے ان کو کامیاب کرنے کے عملی طریقے مختلف اشکال میں مختلف عملی صورتوں اور شکلوں کے پیرایہ میں پیش کئے گئے یہ اسکیم بنیاد تھی اس لائحہ عمل کی جس کی روشنی میں آنے والے بارہ برس تکمیل مقصد کی کوشش میں صرف ہوئے۔

رزولیوشن

نمبر۱۔ مسلم گریجوایٹ کو حضور نظام کی چہل سالہ جوبلی کی یادگار میں تمغہ دیا جانا

اس کانفرنس کی رائے میں نہایت مناسب ہے بلکہ ضروری ہے کہ ہز ہائنس حضور عالی مقام نظام خلد اللہ ملکہ کی چہل سالہ جوبلی کی یادگار میں ایک طلائی تمغہ ہر سال ایک ایسے مسلمان طالب علم کو دیا جائے جو ہندوستان کی کسی یونیورسٹی میں بی اے کے امتحان میں اعلیٰ درجہ کی ڈگری حاصل کرے اور اس امر کا فیصلہ کہ کس سال میں کس یونیورسٹی کے گریجوایٹ کو تمغہ دیا جائے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کی رائے پر چھوڑا جائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

موئید۔ نواب محسن الملک بہادر

نمبر۲۔ تعلیمی کوششوں میں قومی امداد مرکزی قوت کے سایہ میں زیر عمل ہو

اس کانفرنس کو نہایت افسوس ہے کہ فی زمانا مسلمانوں میں تعلیمی کوششوں کو مقامی خصوصیتوں پر محدود کرنے کا خیال دن بدن قوت پکڑتا جاتا ہے اور یہ کانفرنس اس امر کی قومی ترقی کے لئے بہت ضروری سمجھتی ہے کہ قومی تعلیمی قوتوں کا علی گڑھ کے مرکز پر اس طرح اجتماع اور انضباط کیا جائے کہ مقامی ضرورتوں کا بھی واجبی لحاظ رہے۔

محرک۔ مسٹر محمد علی بی اے (آکسن)

موئید۔ مسٹر علی امام بیرسٹرایٹ لا

نمبر۳۔ تعلیمی مردم شماری کی جائے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مقاصد کانفرنس کی عملی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ تعلیمی مردم شماری کے کام کو از سر نو زندہ کیا جائے۔

محرک صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب موئید مولوی بدرالدین صاحب بی اے سکریٹری لوکل کمیٹی الہ آباد

نمبر۴ صنعتی تعلیم کے لئے کانفرنس کے اہتمام سے طلبہ کو یورپ کو روانگی کا انتظام

اس کانفرنس کی رائے میں یہ نہایت مناسب ہے کہ بہ غرض حصول تعلیم صنعت و حرفت ہر سال کچھ مسلمان طالب علم ممالک غیر کو کانفرنس کے اہتمام سے بھیجے جاویں اور یہ جانے والے طالب علم سے معاہدہ لے لیا جاوے کہ وہ بعد واپسی اپنی آمدنی سے پانچ فیصدی اس وقت تک جب تک کہ کل روپیہ ادا نہ ہو جائے ادا کرتا رہے گا۔

محرک۔ مولوی الف دین صاحب پلیڈر راولپنڈی مؤید۔ فیروزالدین صاحب

نمبر۵۔ متعلق قیام مسلم یونیورسٹی

اس کانفرنس کی رائے میں علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کے درجہ پر پہونچانے کی تجویز کو کامیاب کرنے کے لئے لازمی ہے کہ اس کے فنڈ اور کل ضروریات کا صحیح اندازہ قرار دینا چاہیے۔

محرک۔ مسٹر رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

مؤید۔ مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار۔

نمبر۶۔ کانفرنس کے لئے مستقل ایجنٹوں کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں کانفرنس کے مقاصد کو پبلک کے سامنے مستقل طور پر رکھنے کے لئے اور اُن میں عملی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ مستقل تنخواہ دار ایجنٹ مقرر کئے جائیں۔

محرک۔ خلیفہ سید محمد حسین صاحب صدر جلسہ مؤید۔ عام اتفاق

نمبر۷۔ تعلیمی اوقاف سے تعلیمی امداد حاصل کرنے کی ضرورت ہے

اس کانفرنس کی رائے میں مختلف مقامات میں جو مسلمانوں کے اوقاف ہیں ان میں جو اوقاف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں ان سے تعلیمی مقاصد میں مدد لینے کی کوشش کرنی چاہیے

محرک۔ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار

مؤید۔ مسٹر رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹرایٹ لا۔

نمبر۸۔ ہندوستانی کالجوں میں فیلو سسٹم اور وظائف فنڈ کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں اعلیٰ تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے ہندوستان کے کالجوں میں فیلو سسٹم جاری کرنا اور وظائف فنڈ قائم کرنا بہت ضروری ہے۔

محرک۔ مسٹر علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور مؤید۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب

اجلاس بستم

منعقدہ ڈھاکہ سنہ ۱۹۰۶ء

بصدارت آنریبل جسٹس سیّد شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ

مشرقی بنگال کی غایت درجہ کی تعلیمی پستی کا خیال کر کے ڈھاکہ میں کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی اس خواہش کا خیر مقدم کر کے جس عالی حوصلگی کے ساتھ نواب سر سلیم اللہ خاں صاحب بہادر رئیس ڈھاکہ اور مشرقی بنگال کے ہر دل عزیز لیڈر نے نہ صرف کانفرنس کو دعوت دی بلکہ تن تنہا تمام انتظامات کانفرنس کو اپنے صرف سے اور اپنے ذمہ لے کر تقریباً بارہ سو مہمانوں کو اپنا مہمان بنایا اور ہزار ہا روپیہ اپنی جیب سے نکال کر کیمپ کانفرنس کی تیاری، مہمانوں کی خاطر مدارات میں صرف کیا نواب مرحوم کا یہ تعلیمی کارنامہ ان کی زندگی کا ایک تابناک واقعہ اور کانفرنس کی تاریخ میں اس کا اجلاس ڈھاکہ بطور یادگاری واقعہ کے ثبت رہے گا۔ کانفرنس نے علی گڑھ سے چل کر ڈھاکہ تک بارہ سو میل کا سفر خشکی اور تری کے ذریعہ سے طے کیا عالی شان پنڈال کے ڈائس پر لاہور، پٹیالہ۔ حیدرآباد دکن، بمبئی، مدراس لکھنؤ، دہلی، پٹنہ، کلکتہ آسام غرض ہر صوبہ کے مشاہیر کا جیسا شاندار گروپ دیکھنے میں آیا اس کی مثال دو ایک اجلاسوں کے سوا باقی اور کہیں نظر نہیں آتی۔ تقریباً ایک ہزار ڈیلیگیٹ مختلف صوبہ جات ہند سے آکر شریک مجلس ہوئے ۲۲ دسمبر سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس تاریخ سے ایک جمعدار کی ماتحتی میں (۲۰) سپاہیوں کا گروپ ریلوے اسٹیشن ڈھاکہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے مامور تھا۔ جمعدار کے ہاتھ میں ایک بڑا سا جھنڈا تھا جس پر کانفرنس کا نام جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ سپاہیوں کے سینہ پر اس کے نمبر کا ٹکٹ لگا ہوا تھا۔ کانفرنس کیمپ اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر شاہ باغ میں قائم کیا گیا تھا۔ باغ اپنی پُر بہار کیفیت کے لحاظ سے اسم بامسمیٰ تھا۔ کیمپ کی ترتیب و آرایش نواب بہادر کی دلچسپی اور نزاکت خیال کا دلکش نمونہ تھا۔ مہمانوں کی آسایش کے اہتمام کا اندازہ صرف ایک بات سے ہو سکتا ہے وہ یہ کہ صرف کیمپ مہمانوں کے لئے دو سو پیش دست ملازم جدید بھرتی کئے گئے تھے جو دن رات وقف خدمت رہتے تھے۔ محترم مہمانوں کی آمد کے سلسلہ میں نوابزادگان

جسٹس سید شرف الدین میرمجلس، ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب کا ریسپشن جو پانچ سال انگلستان میں رہ کر اور نہایت قابلیت کے ساتھ ڈگری لے کر یورپ سے براہ راست ڈھاکہ آئے تھے جس گرمجوشی کے ساتھ کیا گیا، یہ سماں بھی بجائے خود قابل دید تھا۔ یوں تو نواب بہادر ڈھاکہ کانفرنس کے داعی تھے اور اس قومی میلے کا تمام اہتمام موصوف کی عالی ہمتی کا رہین منت تھا، لیکن اس کے ساتھ نواب بہادر کی معین و معاون ایک دوسری ہستی آنریبل نواب سید نواب علی چودھری رئیس ڈھاکہ کی تھی بے شبہ آنریبل چودھری صاحب مسلمانان مشرقی بنگال کے ایک زبردست تعلیمی رہنما تھے جن کا قلب حُبِّ قومی سے لبریز تھا، وہ علی گڑھ تحریک خصوصاً کانفرنس کے معاونین کی فہرست میں صف اوّل میں نظر آتے تھے جب ڈھاکہ میں اجلاس ہونا قرار پایا تو اُن کی سرگرم توجہ نے اس کے کامیاب کرنے میں جو حصّہ لیا وہ ان کے نام نامی کے ساتھ بطور یادگار باقی رہے گا۔

اجلاس میں سلسلہ کارروائی صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے ایک مضمون "مختصر رپورٹ متعلق بہ تعلیم مسلمانان ہند" پڑھ کر پیش کیا جس میں صوبہ بنگال کی تعلیمی کیفیت کو نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس رپورٹ میں مسلمانان مغربی ومشرقی بنگال کی تغیر پذیر تعلیمی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ تمام بنگال میں (۲۱) کالج کے قریب ایسے ہیں جن کو تقریباً اس صوبہ کے اہل ہنود نے قائم کیا ہے اور ان کا انتظام ان کے ہاتھ میں ہے اس کے مقابل میں مسلمانوں کی صرف ایک تعلیم گاہ ہے جو اتنی مدت ہوئی یعنی ۱۷۸۲ء میں مخصوص مسلمانوں کی تعلیم دینے کے لئے قائم کی گئی تھی مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم دینے میں اس نے کوئی نمایاں حصّہ لیا ہے اس سے مراد کلکتہ کا مدرسہ ہے جس کو وارن ہیسٹنگز نے صرف مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے قائم کیا تھا۔

جلسہ میں اس تعلیمی رپورٹ کے واقعات اور اعداد نے ایک سکوت اور سناٹے کا عالم پیدا کردیا تھا یہ صفحے ان باتوں کی وضاحت کی اجازت نہیں دیتے بطور ریتہ نشان کے اس قدر اشارہ کافی ہے صاحبان ذوق اجلاس ڈھاکہ کی رپورٹ میں مفصل کیفیت ملاحظہ فرمائیں۔

رزولیوشن

نمبر ۱۔ اسلامی ہوسٹل کی بنا میں جلد توجہ کی ضرورت	یہ کانفرنس گورنمنٹ ایسٹرن بنگال کی اس ہمدردانہ تجویز کا جو اس نے حسب استدعا پراونشل محمڈن

ایجوکیشنل کانفرنس اسلامی ہوسٹل قائم کرنے میں فرمائی ہے ته دل سے شکریہ ادا کرتی ہے اور درخواست

کرتی ہے کہ ہوسٹل کی تجویز کو بہت جلد عملی صورت میں لانے کی کوشش کرے ۔

محرک ۔ مولوی عبد اللہ جان صاحب وکیل سہارنپور   موید ۔ آنریبل سید نواب علی صاحب چودھری

نمبر ۲ ۔ گورنمنٹ سے محسن فنڈ کے حسابات کی استدعا | چوں کہ محسن فنڈ اہل اسلام کی ترقی کے لئے قائم ہے لہذا یہ کانفرنس اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے
کہ محسن فنڈ کی آمدنی اور اخراجات کے تفصیلی حالات سے اراکین کانفرنس کو آگاہ کیا جائے اور اس لئے سکرٹری
پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مشرقی بنگال کو اختیار دیا جائے کہ وہ گورنمنٹ سے نہایت ادب کے
ساتھ محسن فنڈ کی آمدنی اور خرچ کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کی استدعا کرے

محرک ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں   موید ۔ مولوی حسام الدین حیدر صاحب چودھری

نمبر ۳ ۔ گورنمنٹ سے اصلاح نصاب تعلیم کے متعلق استدعا | ان صوبجات میں جہاں مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں خاص کر مشرقی بنگال میں مسلمان طلبہ کے سرکاری
مدارس میں اپنی تعداد کے لحاظ سے داخل نہ ہونے کی ایک وجہ کتب درسیہ کا ان کے مذاق کے موافق نہ ہونا ہے
اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ ابتدائی تعلیم کا کورس ایسا تجویز کیا جائے کہ
مسلم ادب و تاریخ سے بھی تعلق رکھتا ہو تا کہ مسلمان طلبہ بھی اس کو دلچسپی سے پڑھیں ۔

محرک ۔ مولوی عبد الجبار صاحب زمیندار کمیلا

موید ۔ نوشاد علی خاں صاحب سب رجسٹرار نکولا

نمبر ۴ ۔ گورنمنٹ سے وظائف کے لئے استدعا | اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان مشرقی بنگال کی تعلیمی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ
اس صوبہ میں پنجاب جوبلی اسکالرشپ کی طرح مسلمانوں کے لئے خاص امدادی وظائف گورنمنٹ کی
طرف سے مقرر کئے جاویں جس کی سفارش ایجوکیشن کمیشن ۱۸۸۲ء نے کی ہے ۔

محرک ۔ مولوی تحسین الدین صاحب بی اے بی ایل پلیڈر دیناج پور

موید ۔ مولوی امداد الحسن صاحب پروپرائٹر مدرسہ سیتاکنڈ چاٹگام

نمبر ۵ ۔ گورنمنٹ سے محسنیہ اینگلو پرشین ہائی اسکول کو گرانٹ ان ایڈ ملنی چاہیے | محسنیہ اینگلو پرشین ہائی اسکول مدارس جو محسن فنڈ سے قائم ہیں اس کانفرنس کی رائے میں ان کو گورنمنٹ سے اس طرح پر گرانٹ ان ایڈ ملنا چاہیے جیسے کہ
امدادی اسکولوں کو ملتا ہے ۔

محرک - مولوی حامد علی خاں صاحب اسسٹنٹ سکریٹری محمڈن ایسوسی ایشن بوگرا
موید - مالک الدین احمد صاحب ممبر محمڈن ایسوسی ایشن

نمبر۶ - ڈسٹرکٹ مدارس و مکاتب کے لئے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی امداد کی خواہش

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورمنٹ ایسٹرن بنگال سے درخواست کی جائے کہ اس کے ہر ضلع میں مسلمانوں کے مکاتب اور مدارس کی ان کی مقامی مردم شماری کے لحاظ سے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ سے کافی امداد کا دیا جانا منظور کرے۔

محرک - مولوی وسیم الدین صاحب بی اے بی ایل پٹنہ موید - مولوی عبدالکریم صاحب

نمبر۷ - تحریک قیام مسلم یونیورسٹی

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم اس وقت تک نہیں پھیل سکتی جب تک کہ وہ اپنی ایک یونیورسٹی آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کے نمونہ پر ہو نہ بنائیں۔

محرک - مسٹر محمد علی بی اے (اوکسن) موید مسٹر عبدالحمید اڈیٹر مسلم کرانیکل

نمبر۸ علی گڑھ میں اسکول میوزیم کے قیام کی ضرورت

یورپ کے نظام تعلیم میں اسکول میوزیم جہاں تعلیمی آلات اور نقوش کی دائمی نمائش طلبہ اور استادوں کی منفعت کے لئے ہوتی ہے ایک ضروری چیز سمجھی جاتی ہے اس کانفرنس میں کی رائے میں اس قسم کی میوزیم کا قائم کرنا ضروری ہے جس کا صدر مقام علی گڑھ ہوگا۔ ضروری آلات کی ہر سال کانفرنس کے اجلاس کے زمانہ میں نمایش کی جائے گی، یہ آلات اور نقشہ جات اور دیگر اشیاء ان اسلامی مدارس میں جن کا تعلق کانفرنس سے ہوگا استعمال کی غرض سے عاریتاً بھیجی جاسکیں گی

محرک - ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب موید - باتفاق عام جلسہ

نمبر۹ تعطیل کے زمانہ میں لکچروں کا انتظام

مسلمانوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جن کی ابتدائی تعلیم بوجہ انقلاب زمانہ اچھی نہیں ہوئی مگر جن لوگوں کو اس وقت تک علمی ترقی کا شوق ہے اور نیز اسلامی مدارس کے استادوں کی ایک معتدبہ تعداد اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتی ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں یورپ کی یونیورسٹیوں کی طرح تعطیل کے زمانہ میں ایک سلسلہ لکچر کا قایم کیا جائے۔

محرک - ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب موید - باتفاق جلسہ

نمبر۱۰ - مادری زبان میں ابتدائی تعلیم کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں ابتدائی تعلیم کا آغاز مادری زبان میں ہونا چاہیے -

محرک - ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب
موید - باتفاق جلسہ

نمبر۱۱ - اسلامی تاریخ کی تعلیم کا انتظام ہفتہ میں تین گھنٹہ

فن تاریخ مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اس میں ان کو ہمیشہ دلچسپی رہی ہے مگر افسوس ہے کہ اسلامی تاریخ کی تعلیم دن بدن مسلمانوں میں گھٹتی جاتی ہے - نیز اسلامی تاریخ سے عمدہ واقفیت ہر ایک مذہبی عالم کے لیے ضروری ہے - اس لیے اس کانفرنس کی رائے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ تاریخ کو علم ادب کا ایک جزو نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کی تعلیم بہ حیثیت ایک جدا علم ہونے کے کم از کم تین گھنٹے فی ہفتہ سینیر کلاس میں ہونا چاہیے

محرک - ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب
موید - باتفاق عام جلسہ

نمبر۱۲ - بنگالی مدارس میں بنگلہ اور اردو زبان کے دو سیکشن قائم ہونے چاہئیں

بنگال کے مدارس کے اینگلو پرشین ڈپارٹمنٹ میں بنگلہ اور اردو جاننے والوں کی چوتھی جماعت ہر کلاس کے دو جداگانہ سیکشن ہونے چاہئیں

محرک - ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب
موید - باتفاق عام جلسہ

نمبر۱۳ - عربی کے جونیر مدرسوں میں زبان فارسی کی تعلیم اختیاری مضمون کی حیثیت میں

مدرسوں کی عربی ڈپارٹمنٹ کی جونیر جماعتوں میں فارسی زبان اختیاری رکھی جائے -

محرک - ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب
موید - باتفاق عام جلسہ

نمبر۱۴ - عربی کی سینیر کلاسوں میں فارسی زبان اختیاری مضمون کی حیثیت میں

مدرسوں کی عربی ڈپارٹمنٹ کی سینیر جماعتوں میں فارسی اختیاری ہونی چاہیے

محرک - ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب
موید باتفاق عام جلسہ

نمبر۱۵ - مدارس کی جونیر کلاسوں کی زبان اردو ہونی چاہیے

مدرسہ میں جونیر کلاسوں میں اسکول کی زبان یعنی وہ زبان جس میں طلبہ کو مطلب سمجھایا جائے حتی الامکان اردو ہونی چاہیے -

محرک۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب　　　مؤید باتفاق عام جلسہ

نمبر ۱۶۔ مدراس پرسیڈنسی کالج میں عربی تعلیم کے اجراء کی خواہش نیز ہندوستانی ٹیکسٹ میں ترمیم کی ضرورت	یہ کانفرنس اس بات کو نہایت ضروری سمجھتی ہے کہ پرسیڈنسی کالج مدراس میں عربی کی تعلیم دوبارہ جاری کی

جائے جیسا کہ اس وقت تک ہوتا رہا ہے۔ نیز مدراس یونیورسٹی میں جو ہندوستانی ٹیکسٹ بک جاری ہیں وہ اچھی نہیں ہیں لہذا موجودہ ہندوستانی ٹیکسٹ بک سے بہتر کتابیں جیسی کہ الہ آباد و پنجاب یونیورسٹی میں رائج ہیں، مدراس پرسیڈنسی کے اسکولوں اور کالجوں میں جاری کی جائیں اور مدراس یونیورسٹی کی موجودہ ہندوستانی ٹیکسٹ بکس کی جانچ انجمن ترقی اردو کے سپرد کی جائے اور گورنمنٹ مدراس سے درخواست کی جائے کہ اس رزولیوشن کو بورڈ آف اسٹڈیز اور ٹیکسٹ بکس بمبئی کے پاس بھیج دے۔

محرک مسٹر عبد الحمید صاحب بی اے ایل بی مدراس　مؤید۔ خان بہادر احمد محی الدین صاحب رئیس کرناٹک

نمبر ۱۷۔ ندوۃ العلماء کی حمایت میں	اس کانفرنس کی رائے میں ندوۃ العلماء ایک نہایت ضروری انجمن ہے اور اس کے مقاصد و اغراض مسلمانوں کے

واسطے نہایت مفید اور ذریعہ ترقی علم و مذہب ہیں اس لئے عام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہر طرح سے اس کی مدد کریں۔

محرک۔ نواب محسن الملک　　　مؤید۔ نواب وقار الملک

نمبر ۱۸۔ تعلیمی اوقاف کی کیفیت لوکل کمیٹیز کانفرنس سے طلب کی جائے	یہ کانفرنس رزولیوشن نمبر (۸) پاس شدہ اجلاس دہم ۱۸۹۹ء

کی دوبارہ تائید کرتی ہے اور نیز اس کی رائے ہے کہ تعلیمی اوقاف کی بابت مفصل حالات جہاں تک ممکن ہوں کانفرنس کی لوکل کمیٹیوں کے ذریعہ دریافت کئے جائیں۔

محرک۔ عبد السلام صاحب فیقی سکرٹری انجمن اوقاف رنگون

مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

نمبر ۱۹۔ نصاب تعلیم کے متعلق انعامی رسالہ کی تصنیف	اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل پہ اردو انگریزی یا بنگلہ زبان میں ایک رسالہ لکھوایا

جائے اور کانفرنس کی جانب سے مبلغ تین سو روپیہ بطور انعام اس شخص کو دئے جائیں جس کا رسالہ وہ کمیٹی جو اس کی جانچ کے لئے مقرر ہوگی پسند کرے۔ اس رسالہ کو آٹھ ماہ کے اندر کمیٹی کے پاس پہونچ جانا چاہیئے

کمیٹی منتخب شدہ رسالہ کو اپنے خرچ سے شائع کر کے ممبروں کو تقسیم کرے گی۔

مضمون رسالہ

ایسٹرن بنگال میں نصابِ تعلیم کیا ہے، مسلمانوں کی ہر قسم کی تعلیمی حالت کیا ہے، مسلمان سرکاری مدارس سے فائدہ اُٹھانے سے کیوں محروم رہتے ہیں اور آئندہ اس کی اصلاح کیوں کر ہو سکتی ہے، ابتدائی مدارس میں مسلمان طلبہ کی تعداد (۵۳۲۳) اور سیکنڈری مدارس میں ۱۶۲۷ اور کالج میں ۲۳۲ ہے اس فقتاً کمی کے اسباب اور علاج پر خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مؤید۔ عبدالقدوس صاحب

نمبر۲۰۔ متعلق امداد ندوۃ العلماء

اس کانفرنس کی رائے میں ندوۃ العلماء ایک نہایت ضروری انجمن ہے اور اس کے مقاصد و اغراض مسلمانوں کے واسطے نہایت مفید اور ذریعہ ترقی تعلیم و مذہب ہیں اس لئے عام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہر طرح سے اس کی مدد کریں۔

محرک نواب محسن الملک بہادر مؤید۔ صدر جلسہ

نمبر۲۱۔ یونیورسٹیوں اور ڈپارٹمنٹل امتحانوں کی کاپیوں پر صرف رول نمبر لکھے جائیں

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ہندوستان کی کل یونیورسٹیوں سے درخواست کی جائے کہ تمام یونیورسٹی اور ڈپارٹمنٹل امتحانوں میں حسب قاعدہ سابق جواب کی کاپیوں پر صرف رول نمبر اور مصنوعی نام لکھے جائیں۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مؤید۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے وکیل

نمبر۲۲۔ گورنمنٹ ہند اور پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کہ وہ پنجاب یونیورسٹی اسکالرشپ کو مرکزی دار العلوم علی گڑھ کو دیا کرے

اس کانفرنس کی رائے میں مناسب ہے کہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند سے اس بات کی درخواست کی جائے کہ وہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں جو مسلمانان ہند کی تعلیم و تربیت کا مرکز ہے اور جہاں ہندوستان کے تمام صوبجات کے مسلمان تعلیم پاتے ہیں پنجاب یونیورسٹی اسکالرشپ پانے والوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے جیسا کہ کلکتہ یونیورسٹی نے دی ہے اور جیسا کہ قبل ازیں پنجاب یونیورسٹی نے دے رکھی تھی۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

مؤید۔ مولوی امین اللہ صاحب وکیل غازی پور

اجلاس بست و یکم

منعقدہ کراچی سنہ ۱۹۰۷ء

زیر صدارت شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی

جب سنہ ۱۹۰۳ء میں دربار قیصری کے موقع پر دہلی میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تو مسٹر علی محمد خاں دہلوی بیرسٹرایٹ لا کراچی نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کانفرنس مسلمانان سندھ کی تعلیمی پستی پر بھی توجہ کرے اس کے بعد سردار محمد یعقوب خاں صاحب وزیر ریاست خیرپور نے سنہ ۱۹۰۶ء میں بزمانہ ڈھاکہ کانفرنس ایک مختصر رپورٹ سندھی مسلمانوں کی حالت اور تعلیمی کیفیت کی نسبت نواب محسن الملک کو بھیج کر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس سے خواہش کی کہ سال آیندہ کانفرنس کا اجلاس سندھ میں کیا جاوے۔

اس بنیاد پر نواب محسن الملک بہادر نے ڈھاکہ کانفرنس کے اجلاس میں اعلان فرمایا کہ سنہ ۱۹۰۷ء کا اجلاس سندھ کے دارالحکومت کراچی میں کیا جائے گا۔ لیکن اس اعلان کے بعد یکے بعد دیگرے دو حادثے ایسے پیش آئے جن کی وجہ سے کوئی توقع باقی نہ رہی تھی کہ آیندہ اجلاس حسب اعلان سابق سندھ میں ہو سکے گا۔

سرسید کے بعد نواب محسن الملک کی رحلت کا واقعہ ایک ایسا روح فرسا واقعہ تھا جس نے قوم کی ارادی قوت کو انتہائی درجہ کا صدمہ پہونچایا تھا جن کی ذات تمام قومی امیدوں کا مرکز و ماویٰ تھی خصوصاً علی گڑھ تحریک جس میں کانفرنس کا وجود بھی شامل تھا نواب صاحب کی وفات سے جو دھکا اس کو لگا اس کے درد سے ہر صاحب دل درد آشنا تھا۔ اس کے ساتھ سردار محمد یعقوب خاں جو ایک روشن خیال اور سندھی مسلمانوں کے حقیقی رہنما اور کانفرنس کے داعی تھے انھوں نے بھی وفات پائی۔ لیکن خوش قسمتی سے عین مایوسی کے وقت تائید غیبی نے دستگیری کی، نواب محسن الملک کی قایم مقامی نواب وقارالملک کے حصہ میں آئی جنھوں نے اپنی اعلیٰ درجہ کی قوت ایمانی کے ساتھ قوم کی پشت پناہی کے لئے اس وقت کمر ہمت باندھی جبکہ ظاہری جسم کی قوت زوال پذیر ہو چکی تھی، معاونت کے لئے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جو پہلے

سے کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل کا تہیہ کر چکے تھے اپنی پوری قوت کے ساتھ کانفرنس کے اغراض پر لانے پر مستعد ہو گئے اور جو ارادہ سندھ میں کانفرنس کرنے کا کر لیا گیا تھا ہر ممکن تدبیر سے سعی عمل میں مصروف ہو گئے۔ ادھر علی گڑھ میں یہ سامان پیدا ہو رہے تھے اُدھر سندھ میں آنریبل سردار صاحب کی جگہ پر ایک ایسے ہمدرد قوم اور مدبّر کا وزارت ریاست خیر پور پر تقرر ہوا جو اپنی خصوصیات قابلیت اور قومی ہمدردی کے جذبہ کے خیال سے سردار صاحب کا صحیح جانشین اور سندھ کے مسلمانوں کے لئے نعم البدل ثابت ہوا یعنی آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیر پور کی توجہ آیندہ اجلاس کانفرنس کے کراچی میں منعقد کئے جانے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ بطور پیش معتمد کے خاکسار کو اس غرض کے لئے علی گڑھ سے سندھ روانہ کیا۔ تین مہینے کراچی، حیدرآباد، خیر پور میں قیام کر کے شیخ صاحب اور ہمدرد اصحاب کراچی و حیدرآباد و سندھ کی توجہ اور کانفرنس سے ہمدردی حاصل کرنے میں پوری کامیابی حاصل کی۔ شیخ صاحب نے نہ صرف انعقاد کانفرنس کی تجویز سے اپنی پوری ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کیا بلکہ عملاً اتفاق کر کے دعوت نامہ بھیجا اور اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری قوت عمل کے ساتھ کھڑے ہو گئے، اجلاس کے اہتمام اور انتظام کے لئے سندھ کے ہر ضلع کے باثر اصحاب کو دعوت دی اور باضابطہ طور پر کارکن جماعت قائم کر کے خود اس کی صدارت قبول کی جس کے سکرٹری کراچی کے پرجوش بیرسٹر مسٹر علی محمد خاں دہلوی قرار پائے اس جنرل کمیٹی کے ماتحت مختلف سب کمیٹیاں قائم کی گئیں جن کے ممبر اور عہدے دار اپنی اپنی شخصیت اور اپنے اپنے اثر کے لحاظ سے کام کے مختلف حصوں کو تکمیل دینے میں مصروف ہو گئے ۔ کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت کا اعلان علی گڑھ اور سندھ کمیٹی کی طرف سے ہر گوشۂ ملک میں کیا گیا اور قوم کے تعلیم یافتہ طبقہ کو اصرار کے ساتھ عام طور سے کراچی آنے کی دعوت دی گئی، نتیجہ میں تیرہ سو کے قریب مہمان کراچی آئے تھے ۲۲ر دسمبر سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا گاڑیوں کی گاڑیاں بھری ہوئی کراچی پہنچ رہی تھیں۔ ڈیلی گیٹس میں سات سو سے زائد صوبہ سندھ کے تین سو پنجاب کے ڈیڑھ سو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے پچاس مغربی و مشرقی بنگال اور سو سے کم بہار صوبہ بمبئی، حیدرآباد دکن، میسور، راجپوتانہ، حتیٰ کہ رنگون اور برہما تک کے قائم مقام آ کر شریک جلسہ ہوئے۔ ریسپشن کمیٹی کے عہدے دار اور ممبران کی کوشش کے علاوہ ریاست خیر پور کا وسیع عملہ مصروف عمل تھا۔ ڈیروں، خیموں اور متفرق سامان کی رسد خیر پور سے کراچی علیحدہ پہونچ رہی تھی، کیمپ کانفرنس سیٹھ اے ایم جیون جی کے وسیع اور پُر فضا باغ میں قائم ہوا تھا جو اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے کراچی کی پُر فضا تفریح گاہ ہے ۔ باغ میں تین سو سے زائد مہمانوں کے قیام کا انتظام

کیا گیا تھا اور اس غرض کے لئے خوشنما ڈیروں کے سنتر قائم کئے گئے تھے۔ کیمپ کی تقسیم صوبہ وار تھی۔ ہر کیمپ کے دروازہ پر اس کے نام کا بورڈ لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا، یہ کیمپ بنگال کا ہے، یہ پنجاب کا یہ مدراس کا ہے یا بمبئی کا، مختلف کیمپوں کے وسط میں ایک بڑا شامیانہ بطور ڈرائنگ روم کے آراستہ تھا جو باہمی ملاقات کے لئے مخصوص تھا اس سے ملا ہوا کیمپ اخبارات کے رپورٹروں کا تھا۔ دفاتر کے لحاظ سے پوسٹ آفس، تار گھر، شفاخانہ، دفتر سکرٹری، دفتر نمائش نسواں۔ دفتر کانفرنس۔ دفتر انتظامی کمیٹی۔ انکواری آفس، ڈائننگ ہال، پنڈال کانفرنس اپنی اپنی جگہہ پر اپنی پوزیشن کے لحاظ سے مہیا اور آراستہ تھے جن کی زینت اور تہذیب اہتمام اعلیٰ اور کارکن جماعت کی صلاحیت اور ذوق عمل کی شاہد تھی۔

کیمپ کانفرنس سے ملا ہوا گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس واقع ہے جس کو گورنمنٹ نے کانفرنس کے محترم مہمانوں کے لئے کھول دیا تھا، اس گیسٹ ہاؤس میں صدر مجلس مولانا حاجی نواب وقار الملک آنریری سکرٹری، مشیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ، سر آدم جی پیر بھائی، حسین شاہ دین میجر سید حسن بلگرامی، مسٹر علی امام بیرسٹر پٹنہ جیسے اکابر فروکش تھے۔ گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس اور سیٹھ جیون جی کا باغ وسیع جب مہمانوں سے بھر گیا تو مدرسہ اسلامیہ کراچی کی شاندار بلڈنگ اور سندھ ہوٹل کی عمارت مہمانوں کے لئے لی گئی۔ غرض قومی نمایندوں اور تعلیم یافتہ جماعت کی کثیر تعداد کے لحاظ سے یہ جلسہ تمام جلسوں سے سبقت لے گیا، تمام مہمانوں کی مہمانداری ریاست خیرپور کی طرف سے تھی جو نہایت سیر چشمی اور سلیقہ کے ساتھ ایک ہفتہ تک شبانہ روز کی گئی اور جس کی نگرانی بذات خود آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست اور ممدوح کے ساتھ ریاست کے ولیعہد بہادر کرتے نظر آتے تھے۔ کانفرنس سے نہ صرف مسلمانان سندھ کو عام طور سے دلچسپی تھی بلکہ سندھ کے تمام اعلیٰ حکام نے کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔ سندھ کے سب سے بڑے حاکم ہز اکسیلینسی گورنر بمبئی نے بہتر نتائج کی توقع کے اظہار میں صدر مجلس کے نام تار کے ذریعہ سے ہمدردی کا پیغام دیا۔ گورنر بمبئی کے بعد سب سے بڑے حاکم سندھ آنریبل کمشنر صاحب اس جلسہ میں تشریف لائے اور اس اجتماع قومی پر اپنی دلی خوشنودی ظاہر کر کے ایک پُر مغز تقریر کی مزید برآں یہ کہ گورنمنٹ ہوس میں اپنی طرف سے تمامی مہمانان کانفرنس کو ایک شاہانہ گارڈن پارٹی دی۔ اسٹیشن کراچی کے معزز یوروپین اور لیڈیز برابر شریک اجلاس ہوتی رہیں۔ محکمہ تعلیمات ہند کے ڈائرکٹر جنرل اور ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سندھ نے جلسہ کو اپنی شمولیت اور اظہار خیال سے بذریعہ تقریر ممنون کیا۔

ایک دعوت اسلام کلب کی طرف سے تاجران کراچی کے زیر اہتمام ہوئی - یہ ڈنر خواص کا تھا جس میں سوا سو مہمان شریک ہوئے - تیسرا ڈنر ریلوے اسٹیشن کے قریب ہوٹل میں جناب فقیر محمد خاں صاحب ہیڈ کلرک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے اس دن ہوا جب کہ صدر مجلس کراچی سے رخصت ہو رہے تھے

آنریری جائنٹ سکرٹری کی سالانہ رپورٹ جب اجلاس میں پیش ہوئی - یہ معلوم ہونے کے بعد کہ کانفرنس اپنی اہم ضروریات کے لحاظ سے تہی دست ہے - آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کے فنڈ میں پانچہزار روپیہ دئے جانے کا اعلان فرمایا - اس عطیہ میں تین ہزار روپیہ ہزہائنس میر صاحب خیرپور کے اور دو ہزار روپیہ من جانب زمینداران سندھ کی طرف سے شامل تھے - ابتدائے پیدائش کانفرنس سے یہ پہلا اعلان تھا جو ایک معقول عطیہ کی شکل میں کانفرنس کو بیک وقت دیا گیا -

دوسرا اعلان وظائف کے متعلق آنریبل وزیر صاحب کی طرف سے کیا گیا جو بمبئی میڈیکل کالج اور مدرستہ العلوم میں تعلیم پانے والوں کے متعلق تھا - ان اعلانوں میں آنریبل موصوف کی ذاتی فیاضی اور تعلیم سے دلچسپی نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں -

نواب محسن الملک اور سردار محمد یعقوب خاں کے وفات پا جانے کے بعد ایسے مہتم بالشان جلسے کی توقع کیا معنی سرے سے اجلاس ہونے کی امید نہ تھی بالآخر آنریبل وزیر صاحب کی توجہ مسٹر دہلوی کی کوشش، معزز ارکان انتظامی کی دلچسپی اور قومی غیرت نے اجلاس کو نہ صرف اپنی ظاہری شان وشوکت کے لحاظ سے بلکہ مفید تجاویز و مفید نتائج کے لحاظ سے ایسا شاندار بنا دیا جو کانفرنس کی تاریخ میں یاد رکھنے والوں کی نگاہ میں یاد رہنے والا خیال باقی رہ گیا - کانفرنس کے ممبر امسال (۱۱۸۲) اور وزیٹر (۳۷۴) علاوہ صوبہ سندھ کے بنے تھے جن سے آٹھ ہزار ستانوے روپیہ فیس ممبری وصول ہوا - اجلاس میں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے :

رزولیوشن

نمبر ۱ - سندھ کے مسلمان زمینداروں سے مال گزاری پر فی روپیہ ایک پیسہ تعلیمی ٹیکس لیا جائے	چوں کہ سندھ میں مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے لئے روپیہ کی بیحد ضرورت ہے - اس لئے کانفرنس کی رائے میں گورنمنٹ

سے درخواست کی جائے کہ وہ سندھ کے مسلمان زمینداروں سے مال گذاری پر فی روپیہ تین پائی تعلیمی

ٹیکس وصول کرے اور اس طرح جو روپیہ جمع ہو وہ سندھ کے مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائے۔

محرک۔ آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر خیرپور

موید۔ مسٹر علی محمد دہلوی بیرسٹرایٹ لا کراچی حال مخاطب بہ سرو زیر یہ کونسل بمبئی

نمبر۲۔ سندھ کے مسلم یتامیٰ کے لیے یتیم خانہ

اس کانفرنس کی رائے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ سندھ میں مسلمان یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم کے لئے ایک یتیم خانہ قائم کیا جاوے اور اس کے جاری کرنے اور اس کے لئے سرمایہ جمع کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔

محرک۔ مرزا قلیچ بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر سندھ

نمبر۳۔ سرکاری مدارس سندھ میں زبان فارسی کے مدرس مسلمان ہونے چاہئیں

چوں کہ مسلمانوں کو فارسی زبان سے عموماً دلچسپی ہے اور وہ بہ نسبت دیگر اقوام کے اس زبان میں پوری مہارت رکھتے ہیں اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ سندھ کے سرکاری مدارس میں حتی الامکان مسلمان مدرس فارسی زبان کی تعلیم کے لئے مقرر کیا کرے۔

محرک منشی شمس الدین صاحب سندھی موید۔ نواب وقارالملک بہادر

نمبر۴۔ مسلمانان سندھ کی تعلیمی ترقی کے لیے خاص کمیٹی کا تقرر

یہ کانفرنس سندھ کے مسلمانوں کو توجہ دلاتی ہے کہ ان کی آیندہ فلاح اور بہبودی کے لئے ایک خاص کمیٹی کا قایم ہونا نہایت ضروری ہے جو مسلمانوں میں اعلیٰ وسطی تعلیم کی ترقی کے لئے روپیہ جمع کرے اور گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کمیٹی کو اس کی کوششوں میں مدد دے اور نظر التفات سے دیکھے۔

محرک۔ آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور

موید۔ حاجی فضل اللہ صاحب قاضی ٹھٹہ

نمبر۵۔ گورنمنٹ مسلمانوں کی تعداد و مردم شماری کے لحاظ سے ذریعہ وظایف اور معافی فیس ان کی تعلیم میں امداد کرے

ملک سندھ میں ان قوموں کے ساتھ جو تعلیم میں پیچھے رہ گئی ہیں عطائے وظائف اور معافی

فیس کی جو رعایت کی جاتی ہے، اس میں مسلمانوں اور دیگر قوموں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا حالاں کہ دیگر اقوام بہ لحاظ مردم شماری مسلمانوں سے بہت کم ہیں اور مسلمان آبادی کا بہت بڑا حصہ ہیں اور گزشتہ پچاس سال سے تعلیمی فنڈ کا بڑا حصہ انھیں سے وصول ہوا ہے اس لحاظ سے موجودہ طریقہ تعلیم وظائف یا معافی فیس تعلیم کا قرین انصاف نہیں ہے اس کانفرنس کی رائے میں گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ مسلمانوں کے لئے مردم شماری کی نسبت ایک خاص تعداد وظائف اور معافی فیس کی مسلمانوں کے لئے مقرر کرے۔

محرک - مسٹر غلام حسین بی اے ایل ایل بی پلیڈر حیدرآباد (حال مخاطب بہ سر وزیر کونسل صوبہ بمبئی)

موید - آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور

نمبر۶ - سندھ میں مسلمان افسر تعلیمات کے تقرر کی درخواست

چوں کہ سررشتہ تعلیم میں مسلمان عہدہ داران کے ہونے سے مسلمانوں کو اپنے بچوں کے لئے سرکاری مدارس میں تعلیم دلانے کی زیادہ رغبت ہوگی اس لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ سررشتہ تعلیم میں مسلمان عہدہ داروں کی تعداد بڑھائے اور اگر مسلمان عہدہ داران کے ملنے میں دقت ہو تو وہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سے امیدوار طلب کرے

محرک - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

موید - شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا (حال مخاطب بہ خطاب سر، ممبر انڈیا کونسل)

نمبر۷ - استاد تیار کرنے کے لئے وظائف

چوں کہ آئندہ نسلوں کی درستی زیادہ معلموں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لئے ہر صوبہ کے سررشتہ تعلیم میں لایق مسلمان استادوں کی تعداد بڑھانی ایک ضروری امر ہے اور اس کانفرنس کی رائے میں اس کی تدبیر یہ ہے کہ لایق تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کانفرنس فنڈ سے وظائف دے کر ٹریننگ کالجوں میں بھیجا جاوے اور گریجوایٹوں کے لئے مقدار وظیفہ بیس روپیہ ماہوار ہو اور فی الحال یہ وظائف اس طرح پر تقسیم کئے جائیں کہ صوبہ پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور مشرقی بنگال میں سے ہر ایک صوبہ کے لئے دو وظیفے اور باقی صوبہ جات میں سے ہر ایک کے لئے ایک وظیفہ دیا جائے۔

محرک - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔

موید - شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

نمبر۸ سلوتری تیار کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

چوں کہ سندھ بالکل ایک زراعتی صوبہ ہے اور سلوتریوں کی ضرورت ملک کے ہر حصے میں محسوس ہو رہی ہے، نیز اس خیال سے کہ سندھ کے مویشی زمانہ سابق میں صوبہ بمبئی کے دوسرے حصوں سے بہتر ہوتے تھے اور اب ان میں روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے اور اندیشہ ہے کہ عمدہ مویشیوں کی نسل اس صوبہ سے ناپید نہ ہو جائے اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ لایق سندھی طالب علموں کے واسطے سلوتریوں کا فن سیکھنے میں سہولتیں منظور فرمائے۔

محرک۔ ڈاکٹر ایس جی حاجی جی، بی دی سی

موید۔ سیٹھ رام جی بھائی

نمبر۹۔ انجنیری کے وظائف کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

چوں کہ پنجاب میں سول انجنیروں کی بہت ضرورت ہے اور وہاں محکمہ تعمیر عامہ کے اعلیٰ درجہ میں صرف دو مسلمان انجنیر ہیں اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ جوبلی وظائف کی تعداد میں اضافہ کرے اور ان میں سے چند وظائف و ان کی تعداد بڑھا کر رڑکی طامسن انجنیرنگ کالج میں منتقل ہونے کے قابل قرار دے اور اس طرح پر مسلمانوں کو فن انجنیری کی طرف رغبت دلائے، نیز اس امر کی درخواست بھی گورنمنٹ سے کی جائے کہ رڑکی کالج میں گورنمنٹ کی طرف سے جو وظائف دئے جاتے ہیں ان کی ایک خاص تعداد مسلمان طلبہ کے لئے مخصوص کر دی جائے۔

محرک شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لاہور۔ موید منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور

نمبر۱۰ صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ کی اردو ہندی ریڈروں میں ترمیم کی ضرورت

صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ میں جو جدید اردو ہندی ریڈریں تجویز ہوئی ہیں وہ اس کوشش کی وجہ سے کہ اُن کی زبان ایک ہو اور صرف رسم الخط جدا ہو لٹریچر کی حیثیت سے بالکل نکمی ہو گئی ہیں نہ اُن کو اردو لٹریچر کہا جا سکتا ہے نہ ہندی لٹریچر، اور نہ وہ اس زبان میں ہیں جو ان صوبہ جات میں عموماً اشراف آدمی بولتے ہیں۔ اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں ان کتابوں میں ترمیم ہونی چاہیئے۔

محرک شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے وکیل علی گڑھ موید مسٹر محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

نمبر ۱۱ - یونیورسٹیوں کے نصاب تعلیم میں گورنمنٹ کو تجارتی کورس بھی شامل کرنا چاہیے

تجارتی تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے اس کانفرنس کے نزدیک گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ یونیورسٹیوں کے نصاب تعلیم میں تجارتی کورس بھی شامل کرے اور مثل دیگر علوم و فنون کے تجارتی امتحان کی ڈگریاں بھی دیا کرے۔

محرک سیٹھ طیب علی بھائی مرچنٹ کراچی — مؤید حاجی عبداللہ صاحب

نمبر ۱۲ - سندھ میں لوکل کمیٹی کا قیام

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ سندھ میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی ایک لوکل کمیٹی بنام "پراونشل کمیٹی سندھ" بنائی جائے جس کا ایک فرض یہ ہو کہ وہ کانفرنس کو ہر سال مسلمانان سندھ کی تعلیمی ضروریات اور مشکلات سے مطلع کرتی رہے۔

محرک - مسٹر علی محمد خاں دہلوی بیرسٹر ایٹ لا — مؤید میر اللہ بخش صاحب

نمبر ۱۳ - مسلمانان کشمیر کی تعلیمی پستی پر مسلمانان کشمیر اور مہاراجہ صاحب کشمیر کی توجہ ضروری ہے

اس کانفرنس کو اس بات کے معلوم کرنے سے نہایت افسوس ہے کہ مسلمانان کشمیر جن کی تعداد بلحاظ مردم شماری کے ریاست کشمیر میں بہت زیادہ ہے تعلیم میں بہت پست ہیں اور امید کرتی ہے کہ اہل اسلام کشمیر اپنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کریں گے نیز حضور مہاراجہ کشمیر اور ان کی گورنمنٹ سے باادب درخواست کرتی ہے کہ اپنی رعایا کے اس کثیر التعداد گروہ کی تعلیمی ضروریات پر برٹش گورنمنٹ کی طرح توجہ فرما کر تمام مسلمانان ہند کو ممنون فرمائیں۔

محرک - عبدالسلام صاحب رفیقی — مؤید - خان بہادر شیخ صادق علی صاحب رئیس امرتسر

نمبر ۱۴ - متعلق قیام یونیورسٹی

اس کانفرنس کی رائے میں محمڈن یونیورسٹی کا علی گڑھ میں قائم ہونا قومی بہبودی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

محرک آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور — مؤید خان بہادر مولوی رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ ریاست بہاولپور

نمبر ۱۵ - سندھ میں مسلمان استادوں اور افسران معائنہ کا تقرر

اس کانفرنس کی رائے میں ملک سندھ میں بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ بہت سے مسلمان فن تعلیم کے سند یافتہ معلم اور معائنہ کرنے والے افسر مہیا کئے جائیں اور وہ درخواست کرتی ہے کہ سررشتہ تعلیم میں اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرے اور جب تک کہ کافی تعداد لایق لوگوں کی سندھ میں تیار ہوئے ایسے لوگ دیگر صوبجات میں مثلاً صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ پنجاب اور بمبئی سے بلائے جائیں۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی — مؤید عام جلسہ

نمبر۱۶- ہر ڈویژن میں انگریزی اسکول اور ہر سب ڈویژن میں بورڈنگ ہاؤس قائم ہو	اس کانفرنس کی رائے میں ہر ایسے ڈویژن میں جہاں اینگلو ورناکیولر اسکول موجود نہ ہو انگریزی اسکول قائم کیا جائے اور مضافات سے آنے والے طلبہ کی

آسانی کے لئے ہر سب ڈویژن میں ایک بورڈنگ ہاؤس قائم ہو۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر۱۷- ظہور وارڈ مدرستہ العلوم میں کنڈر گارٹن کلاس کی ضرورت	اس کانفرنس کی رائے میں ضرورت ہے کہ ظہور وارڈ مدرستہ العلوم میں ایک باقاعدہ کنڈر گارٹن کلاس کھولنے کے لئے مبلغ دوسو پچاس روپیہ کی رقم منظور کی جائے تاکہ اس سے ایک مستقل فنڈ کنڈرگارٹن

ٹیچر مقرر ہو سکے۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر۱۸- دیسی مکاتب کی نگرانی کے لئے مسلمان ڈپٹی انسپکٹر کے تقرر کی ضرورت	اس کانفرنس کی رائے میں قرین مصلحت ہے کہ ایک مسلمان ڈپٹی انسپکٹر مقرر کیا جائے جو دیسی مکاتب کی نگرانی کیا کرے اور دیسی مکاتب کو سرکاری امداد دلا کرے اور ان کے لئے نصاب

تعلیم ایسا رکھا جائے کہ اس میں جو طلبہ امتحان پاس کر کے نکلیں وہ بورڈر اسکولوں میں داخل ہو سکیں۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر۱۹- امیدواران یونیورسٹی کے نام کی جگہہ رول نمبر لکھا جائے	اس کانفرنس کے نزدیک موجودہ حالات پر لحاظ کر کے یہ امر قرین مصلحت ہے کہ امیدواران امتحانات کے لئے یونیورسٹی فرضی نام یا رول نمبر تجویز کیا کرے۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی۔

نمبر۲۰- سندھی طلبہ کی تعلیم میں فارسی زبان کی تعلیم بھی شامل کی جائے	اس کانفرنس کی رائے میں سندھی زبان کا موجودہ کورس جس میں زیادہ تر مسلمان طلبہ کی تعلیم ہوتی ہے اُن کی خصلت کو دور کرنے اور دنیا کی عام واقفیت پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے اس لئے

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سندھی تعلیم کے ساتھ فارسی کی تعلیم بھی شامل کی جائے۔

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر۲۱- ورناکیولر مدارس سندھ میں مسلمانوں کے مذہبی حسیات کے موافق کتابیں رائج کی جائیں	چونکہ اس کانفرنس کو معلوم

ہوا ہے کہ سندھی زبان کے موجودہ تعلیمی نصاب میں بعض عبارتیں مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اور دل شکن ہیں اس لئے مدارس سندھ میں موجودہ کتابوں سے بہتر کتابیں جو مسلمانوں کے خیالات اور ان کے مذہبی احساسات کے موافق ہوں رائج کرے

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر ۲۲ - سندھ کے مسلم طلبہ و طالبات کے لئے سندھ لٹریچر کمیٹی کے تقرر کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں ایک کمیٹی بنام "سندھ لٹریچر کمیٹی" لائق اور منتخب سندھی اشخاص کی قائم کی جائے اور وہ سندھ کے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے سندھی زبان میں ایسی کتابیں تیار کرے جن میں مذہبی اور اخلاقی مضامین ہوں -

محرک - میجر سید حسن بلگرامی

نمبر ۲۳ - سندھ کے میونسپل اور لوکل بورڈ اسکولوں میں ابتدائی تعلیم مفت ہونی چاہئے

اس کانفرنس کی رائے میں ابتدائی تعلیم موجودہ طرز زندگی کی ضروریات سے ہے اور وہ سندھ کے میونسپل اور لوکل بورڈ اسکولوں میں مفت ہونی چاہئے -

محرک - میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر ۲۴ - سندھ کے دیہاتی اسکولوں کے نصاب میں ترمیم کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں قرین مصلحت ہے کہ دیہاتی اسکولوں کا نصاب تعلیم اس طرح بنایا جائے کہ اس میں امتحان پاس کرنے کے بعد طلبا پرائمری اسکولوں میں داخل ہو سکیں - محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی

نمبر ۲۵ - پانسو روپیہ سے زیادہ مال گذار زمینداروں کے بچوں پر ابتدائی تعلیم لازمی قرار دی جائے

چوں کہ گورنمنٹ اور قوم کی اکثر کوششیں مسلمانان سندھ میں تعلیم پھیلانے میں ناکام رہی ہیں لہذا اس کانفرنس میں ان زمینداروں کے لئے جو پانسو روپیہ سے زیادہ کے مال گزار ہوں ابتدائی تعلیم لازمی کر دی جائے - اور جس طرح میر صاحبان سندھ کے لڑکے کراچی میں تعلیم پاتے ہیں زمینداروں کے لڑکے بھی حصول تعلیم کے لئے وہاں بھیجے جائیں -

محرک میجر سید حسین صاحب بلگرامی

نمبر ۲۶ - بنگال کے ابتدائی مدارس میں اصلاح کی درخواست

اس کانفرنس کو معلوم ہوا ہے کہ جو تعلیمی کتابیں بنگالی زبان کی بنگال کے مدارس ابتدائی میں رائج ہیں ان کی زبان سادہ اور خاص بنگالی نہیں ہے بلکہ اس میں سنسکرت زبان کے الفاظ کثرت سے اور خاص طور سے مخلوط کئے گئے ہیں چونکہ اس صوبہ کے مسلمان طلبا کو ان کتابوں کا پڑھنا اور سمجھنا دشوار ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ بنگال سے درخواست کرتی ہے کہ ان تعلیمی کتابوں کی مناسب اصلاح اور درستی کرائے -

محرک - آنریبل سید نواب علی صاحب چودھری رئیس کلکتہ   مؤید صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

اجلاس بست و دوم

منعقدہ امرتسر ۱۹۰۸ء

زیر صدارت

آنریبل نواب سر خواجہ سلیم اللہ بہادر رئیس ڈھاکہ

کراچی کانفرنس کے آخری اجلاس میں امرتسر کے رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب و خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب نے ۱۹۰۸ء کے اجلاس کو امرتسر میں مدعو کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس وقت سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس نہایت مسرت کے ساتھ اس دعوت کو قبول کر چکی تھی چنانچہ آغاز سال ہی میں بزرگانِ امرتسر اجلاس مذکور کے اہتمام میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے منتخب ہمدردان قوم کی ایک با اثر رسپشن کمیٹی قائم کر لی رسپشن کمیٹی نے علاوہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ہر صوبے کے ہمدرد اور تعلیم یافتہ اصحاب کو امرتسر آنے اور کانفرنس میں شریک ہونے کی پر اثر طریقہ سے دعوت دی اور اس امید کے ساتھ کہ لوگ کثرت کے ساتھ آئیں گے ہر کام اور ضرورت کا اہتمام وسیع پیمانہ پر شروع کیا مختلف عمارتیں مہمانوں کے قیام اور آرائش کی خاطر سے حاصل کیں۔ اجلاس کے واسطے بہت وسیع اور خوشنما پنڈال تعمیر کیا صدر مجلس کی اقامت کے لئے گورنمنٹ ہوس گورنمنٹ سے مانگا اور حکومت نے اس خواہش کو پورا کیا۔ دعوت اور مراسلت کا کافی اثر ہوا اور ہر گوشۂ ملک سے اس صدا پر لبیک کہی گئی۔ کانفرنس کے ممبروں کی تعداد سالہائے ماسبق سے بڑھ گئی اور شرکا مجلس کی تعداد اتنی بڑھی کہ ہر وقت کے اجلاسوں میں مشکل سے بیٹھنے کو جگہ ملتی تھی اور ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہر اجلاس میں نظر آتا تھا جلسہ کی خصوصیات میں حسب ذیل امور ذکر کے قابل ہیں:

۱۔ تعداد شرکائ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا مجمع تھا۔

۲۔ پہلی مرتبہ جماعت صوفیہ کے سرگروہ یعنی بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت دیوان سید محمد صاحب شریک اجلاس ہوئے جنہوں نے محمدن یونیورسٹی کے قیام کے لئے پانچ سو روپیہ یکمشت عطا فرمایا۔

۳۔ کئی سال سے متواتر محمدن یونیورسٹی کے متعلق کانفرنس میں رزولیوشن پاس ہوتے رہے تحریک اور مقصد کی تائید میں پُرزور اور پُرجوش الفاظ استعمال ہوا کیں مگر چندہ کا کام ٹھنڈا پڑ گیا لیکن یونیورسٹی کی خواہش میں اس مرتبہ امرتسر کے اجلاس میں جیسی زرپاشی ہوئی اس نے خیال میں جان ڈال دی رزولیوشن کی تائید بھی پورے طور پر ہونے پائی تھی کہ دو گھنٹے کے اندر دو لاکھ روپیہ کا چندہ ثابت کرتا تھا کہ قوم کے دل و دماغ میں اس ضرورت قومی کا پورا احساس ہے۔ فیاضی اور جوش کا جو مظاہرہ مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور شیخ محمد جمیل صاحب رئیس امرتسر نواب بہادر ڈھاکہ آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر خیر پور ملک محمد الدین صاحب ملازم متوسل دربار بہاولپور نے پیش کیا وہ اس جلسہ کے ساتھ ہمیشہ اور مسلم یونیورسٹی کی بحث میں خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ یادگار رہے گا۔

۴۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں نے مسلمانوں کی عام تعلیمی حالت کانفرنس کے آیندہ نظام عمل پر جو رپورٹ پیش کی وہ مجلس کے لئے جانِ سخن تھی باقی رہے منظور شدہ رزولیوشن وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ متعلق قیام محمدن یونیورسٹی

اس آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی رائے ہے کہ ایم اے او کالج علی گڑھ کو جو کل ہندوستان کے مسلمانوں کا مرکزی کالج ہے محمدن یونیورسٹی کے درجہ پر پہونچایا جاوے تاکہ مختلف صوبہ جات کے مسلمان طلبہ وہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کر سکیں جو سرسید کا اصلی مقصود تھا اور جس کی قوم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

محرک۔ خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا

موید۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور

۲۔ صوبہ پنجاب میں اردو زبان کو بہ حیثیت زبان درسی قائم رہنا ضروری ہے

اس کانفرنس کی رائے میں اردو صوبہ پنجاب میں تعلیمی اغراض کے لئے بالعموم اور ابتدائی تعلیم کے لئے بالخصوص نہایت مناسب اور موزوں زبان ہے اور بہ حیثیت زبان درسی جو رتبہ اسے مدارس میں حاصل ہے اسے قائم رکھنا ترقی تعلیم کے لئے نہایت ضروری ہے۔

محرک۔ شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا دہلی

موئید۔ شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڑھ

۳۔صوبہ پنجاب میں بجائے اردو زبان کے پنجابی زبان کا درس وتدریس میں رواج صوبہ کی تعلیم میں نقصان رساں ہے

یہ کانفرنس ڈاکٹر پی سی چٹرجی سی آئی ای کی اس تجویز سے جوانہوں نے حال میں پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن میں پیش کی ہے کہ زبان پنجابی کو اس صوبہ میں بجائے اردو کے رواج دیا جاوے۔ اختلاف کرتی ہے اور اس تجویز کو بہ لحاظ قلت لغات پنجابی و اختلاف محاورہ ناممکن العمل اور اس صوبہ کے حق میں سخت مضر سمجھتی ہے۔

محرک۔ خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا

موئید۔ مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

۴۔مدارس بنگال کے تعلیمی نصاب پر غور کرنے کے لئے کمیٹی کا تقرر

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان بنگالہ کی تعلیمی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے منعقد کی جاوے جو حسب ذیل امور پر غور کرکے رپورٹ پیش کرے۔

(۱) کلکتہ مدرسہ کا نصاب تعلیم مسلمانان بنگالہ کی موجودہ ضرورتوں کو کہاں تک پورا کرتا ہے۔

(۲) ایسٹرن بنگال کے مدرسوں کا مروجہ نصاب تعلیم وہاں کے مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے لئے کہاں تک مناسب وموزوں ہے۔

(۳) کلکتہ مدرسہ کے ذریعہ سے ایسٹرن بنگال کے مدرسوں کا جو امتحان ہوتا ہے وہ کہاں تک موزوں ومناسب ہے۔

محرک۔ مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ

موئید۔ مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور

۵۔محسن الملک میموریل فنڈ پر عملی توجہ کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں محسن الملک میموریل فنڈ کے متعلق عملی کام شروع کرنے میں اب مزید تاخیر کی گنجائش نہیں ہے اور قوم کی جانب سے نواب محسن الملک مرحوم کی بیش بہا خدمات کے اعتراف کی بہترین صورت یہ ہے کہ ہر صوبہ اور ضلع کے مسلمان گرم جوشی

سے اس فنڈ کے لئے چندہ جمع کریں کانفرنس امید کرتی ہے کہ اس جلسہ میں اس مبارک تجویز کا آغاز ہوگا۔

محرک۔ مسٹر جسٹس شاہ دین موئید۔ نواب وقار الملک بہادر

۶۔ الہ آباد یونیورسٹی میں مسلمان فیلوز کی کمی پر صوبہ کی گورنمنٹ سے درخواست

مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں ترقی اور بہبودی کے واسطے ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں مسلمان فیلوز کی معقول تعداد کا ہونا نہایت ضروری ہے لیکن افسوس ہے کہ اس وقت الہ آباد یونیورسٹی میں فیلوز کی تعداد بہت کم ہے اس واسطے یہ کانفرنس نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ متحدہ وچانسلر الہ آباد یونیورسٹی کی توجہ مسلمان فیلوز کی کمی تعداد کی طرف خاص طور سے مبذول کراتی ہے اور امید کرتی ہے کہ جو چار جگہ نامزد شدہ مسلمان فیلوز کی خالی ہوئی ہیں وہ صرف مسلمانوں سے معمور کی جائیں۔

محرک۔ نواب وقار الملک بہادر آنریری سیکرٹری کانفرنس

موئید۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب

۷۔ مسلم طلبہ صوبہ سرحد کے لئے گورنمنٹ سے جوبلی اسکالرشپ معافی فیس اور ماڈل اسکولوں کے قیام کی درخواست

یہ کانفرنس مسلمانان صوبہ سرحدی کی تعلیمی ترقی کے لئے ان کی تعداد اہمیت واخراجات کا لحاظ کرکے گورنمنٹ سے حسب ذیل سفارش کرتی ہے:

(۱) صوبہ سرحدی کے مسلمان طلبہ کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے خاص اسکالرشپین معقول تعداد میں مثل پنجاب جوبلی اسکالرشپوں کے مقرر ہوں۔

(۲) صوبہ سرحدی میں تعلیمی کمی اور کاشتکاروں کے افلاس اور بدشوقی کا لحاظ کرکے فیس کی شرح کاشتکاروں سے بمقابلہ پنجاب کے کم کردی جائے اور سالم معافی اور نصف فیس کی معافی کی شرح فی صدی کم ازکم پنجاب سے دوچند ہو۔

(۳) مثل پنجاب کے صوبہ سرحدی میں ماڈل اسکول من جانب گورنمنٹ کھولے جاویں اور پرائمری اسکولوں کی تعداد بڑہائی جائے۔

محرک۔ مسٹر عبدالعزیز صاحب ایم اے ای اے سی پشاور

موئید۔ مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا جالندھر

۸۔ کشمیر میں عربی کی تعلیم کے لئے مدرس مقرر کئے جائیں

یہ کانفرنس ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ حضور ممدوح نے کانفرنس

سال گزشتہ کے رزولیوشن متعلقہ کشمیر کی طرف توجہ کی اور درخواست کرتی ہے کہ حضور ممدوح اپنی ریاست کے تمام انگریزی مدارس میں زبانی عربی کی تعلیم کے لئے معلم مقرر فرمائیں جیسا کہ زبانی سنسکرت کی تعلیم کے لئے انتظام ہے نیز اس کانفرنس کی یہ استدعا ہے کہ حضور ممدوح اپنی مسلمان رعایا کی مردم شماری کے لحاظ سے ان کی علمی تعلیمی ترقی میں فیاضانہ امداد فرمائیں۔

محرک۔ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار موید۔ مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا

۹۔ حسین آباد ہائی اسکول بدستور سابق مسلم ٹرسٹیز کے ہاتھوں میں رہے

حسین آباد ہائی اسکول لکھنؤ کو جس کے مصارف کا انتظام حسین آباد وقف کی آمدنی سے مسلمان ٹرسٹیوں کی زیر نگرانی تھا یکم نومبر ۱۹۰۸ع سے گورنمنٹ صوبہ متحدہ واودہ نے اپنے ہات میں لے لیا ہے جس کی وجہ سے اس جلسہ کی رائے میں مسلمانان اودہ کی تعلیم کو سخت نقصان پہونچے گا اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ اسکول مذکور اسلامی اسکول کی حیثیت میں رکھکر بدستور سابق اس کا اہتمام اور نگرانی ٹرسٹیوں کے سپرد کر دے۔

محرک۔ نواب نصیر حسین خاں صاحب خیال رئیس کلکتہ

موید۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر اٹاوہ

۱۰۔ قومی لٹریچر سفیروں کے ذریعہ مشرقی بنگال میں پھیلایا جاوے

مشرقی بنگال کے لئے کانفرنس کی طرف سے دو سفیر ایسے مقرر کئے جائیں جو صوبہ کی زبان اور طرز معاشرت سے بخوبی واقف ہوں اور کچھ قومی لٹریچر بنگلہ زبان میں ترجمہ ہو کر ان سفیروں کے ذریعہ سے مشرقی بنگال میں شائع کیا جاوے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب موید۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب

۱۱۔ گورنمنٹ بنگال سے درخواست کہ وہ محسن فنڈ کا حساب ہر سال شائع کرے

یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ بنگال سے درخواست کرتی ہے کہ جب سے محسن فنڈ اس کی تفویض میں ہوا ہے اس وقت سے لیکر اب تک کا حساب شائع کرے اور آیندہ ہر سال محسن فنڈ کی رپورٹ شائع ہوا کرے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب موید۔ نواب نصیر حسین خاں صاحب خیال

۱۲۔ مسلمان انجینیروں کے لئے جوبلی اسکالرشپ کی درخواست

پنجاب کے محکمہ تعمیرات و آب پاشی میں مسلمان انجنیروں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے

میں پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ وہ جوبلی اسکالرشپ کو ٹامسن کالج رڑکی میں بھی منتقل ہونے کے قابل قرار دے اور چند اسکالرشپ مناسب مقدار میں مسلمانوں کے لئے منظور کرے۔

محرک ۔ مسٹر عبد العزیز صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

مؤید ۔ مسٹر محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا

۱۳ ۔ ٹریننگ کالجوں اور نارمل اسکولوں میں وظائف سے مدد کی جاوے

مسلمانوں کے سرکاری مدارس میں شامل نہ ہونے کی بڑی وجہ مسلمان استادوں کی عدم موجودگی ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلمان ٹیچر ٹریننگ کالجوں میں وظائف دئے جائیں اور یہ بھی مناسب ہے کہ ایک معقول تعداد ان وظائف کی نارمل اسکولوں میں بھی دی جائے۔

محرک ۔ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر اٹاوہ

مؤید ۔ میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

۱۴ ۔ مدرستہ العلوم کو ہر صوبہ کی گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ دے

مدرستہ العلوم علی گڑھ مسلمانوں کا ایک نیشنل کالج ہے جہاں ہر صوبہ کے طلبا تعلیم و تربیت کی غرض سے آتے ہیں اس لئے اس کانفرنس کی طرف سے ہر صوبہ کی گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے صوبہ یا ریاست کے ان طلبہ کے وظائف کو جو علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں کالج مذکور میں منتقل کرنے کی اجازت دے نیز ہر صوبہ کی گورنمنٹ اپنے اپنے صوبہ سے کالج کو گرانٹ ان ایڈ عطا کرے۔

محرک ۔ مسٹر عبد العزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لا ہوشیارپور   مؤید ۔ مسٹر محمد علی بی اے (آکسن)

۱۵ ۔ اسلامی مدارس اور انجمنیں سالانہ رپورٹیں کانفرنس آفس میں بھیجیں

کانفرنس اس امر کو نہایت ضروری سمجھتی ہے کہ ہندوستان کے تمام اسلامی مدارس اور تعلیمی انجمنوں کی سالانہ کارروائی کی رپورٹیں سکرٹری کانفرنس کی درخواست پر کانفرنس آفس میں بھیجی جائیں اور جائنٹ سکرٹری صاحب کانفرنس اگر مناسب سمجھیں تو ایسے مدارس اور انجمنوں کے مختصر حالات سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کو اطلاع دیں اور اپنی سالانہ رپورٹ میں ان کی مختصر کیفیت کو شامل کریں۔

محرک ۔ مسٹر محمد علی صاحب بی اے (آکسن)   مؤید ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب

۱۶ - اسلامیہ کالج لاہور کے بی اے پاس شدہ کو دو وظائف مدرسۃ العلوم میں دئے جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں کانفرنس فنڈ سے بیس روپیہ ماہوار کی دو اسکالرشپ ان مسلمان طلبہ کو دی جاویں جو اسلامیہ کالج لاہور سے امتحان بی اے پاس کرنے کے بعد مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں ایم اے یا ڈی ایس سی کلاس میں شامل ہوں۔

محرک۔ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل مدرسۃ العلوم علی گڑھ

موئید۔ مسٹر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر

۱۷ - گورنمنٹ پنجاب مسلم نوآبادکاران چناب و جہلم کی تعلیم پر توجہ فرمائے

اس کانفرنس کی رائے میں بہ نظر حالات مقامی یہ امر نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ پنجاب اور صاحب بہادر ڈائرکٹر سرشتۂ تعلیم کو توجہ دلائی جاوے کہ مسلمان آبادکاران نوآبادی ہائے چناب و جہلم کی تعلیم اور خصوصاً اصلی باشندگان آبادی ہائے مذکور کی تعلیم کا خاص طور پر انتظام فرمائیں۔

محرک۔ مولوی غلام باری صاحب بی اے وکیل لائل پور

موئید۔ مولوی نور احمد صاحب نور مدرس

اجلاس بست وسویم

منعقدہ رنگون ۱۹۰۹ء

زیر صدارت

آنریبل سر مہاراجہ علی محمد خاں صاحب بہادر کے سی آئی ایس

تعلقہ دار محمود آباد (اودھ)

اجلاس ہذا اس لحاظ سے ہمیشہ یاد رہے گا کہ ہندوستان میں جتنی بھی سیاسی، تعلیمی سوشیل انجمنیں ہیں ان میں سب سے پہلے اور کہہ سکتے ہیں کہ آخری طور پر بھی کانفرنس نے بیرون ہندوستان کا سفر بحری راستہ سے طے کرکے برہما کے دارالحکومت شہر رنگون میں اپنا اجلاس منعقد کیا۔

امرت سر کے اجلاس ۱۹۰۸ء میں خیال تھا کہ ۱۹۰۹ء کا اجلاس پشاور میں ہوگا کیونکہ امرت سر میں، جو با اثر اصحاب پشاور سے آکر شریک کانفرنس ہوئے تھے عام طور سے ان کی یہی خواہش تھی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس بھی اس خواہش سے متفق تھی لیکن مسٹر رفیقی (پنجابی) جو کچھ عرصہ سے رنگون میں مقیم تھے اور جن کو قومی تعلیم اور کانفرنس کے مقاصد سے دلچسپی تھی انہوں نے برہمی مسلمانوں کی تعلیمی پستی کے خیال سے رنگون کو پشاور پر مقدم رکھنے کا خیال ارکان کانفرنس کے سامنے پیش کیا اور جب وہ امرت سر سے رنگون واپس گئے تو انہوں نے سیٹھ عبدالکریم صاحب جمال ملک التجار رنگون کو آمادہ کیا کہ موصوف رنگون سے کانفرنس کو دعوت دیں سیٹھ صاحب امیر کبیر اور بلند ہمت تاجر ہونے کے ساتھ نہایت روشن خیال اور قوم کی تعلیمی و اخلاقی تنزل سے متاثر کیفیت اپنے قلب میں رکھتے تھے مسلمانوں کی آیندہ نسلیں ان کی تعلیمی امداد کے لئے ہمیشہ رہین منت رہیں گی انہوں نے لاکھوں روپیہ اس مقصد کے لئے قوم کو اور مختلف درسگاہوں کو دیا ان کی عالم گیر فیاضی سے بڑا حصہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کو بھی ملا۔ ۱۹۰۲ء میں

انہوں نے نواب محسن الملک بہادر کو رنگون آنے کی دعوت دی یہ وہ زمانہ تھا کہ علی گڑھ یا سرسید کی تعلیمی تحریک کا ایک خفیف سا چھینٹا بھی برہما میں نہ پڑا تھا نواب صاحب باوجود پیرانہ سالی کے رنگون پہونچے ایک مہینہ سے زیادہ قیام کیا اس باعظمت لیڈر کی میزبانی کا شرف سیٹھ صاحب کے حصہ میں آیا تعلیمی تحریک کی یہ پہلی صدا تھی جو رنگون پہونچی اور بالآخر ایک طویل قیام کے بعد نواب صاحب فاتح برہما کی حیثیت سے اپنے دارالعلوم علی گڑھ کو واپس آئے اور پچاس ہزار روپیہ نقد کا سرمایہ ساتھ لائے اس کے بعد خود سیٹھ صاحب نے نواب وقار الملک بہادر کے زمانے میں شمالی ہند کا ایک بڑا سفر کیا علی گڑھ بھی آئے اس دارالعلوم اور اس کی ترقی کی رو کو دیکھا اور ایک لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ مدرسۃ العلوم کو دیکر رخصت ہوئے

الغرض جب ایسے خیر مجسم اور ہمدرد بنی آدم کی طرف سے کانفرنس کو دعوت آئی تو سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس دعوت کو دلی شکر گزاری کے ساتھ قبول کیا اور جب اس دعوت کا اعلان سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ہوا تو ہر گوشۂ ملک سے اظہار مسرت واطمینان کے بعد صدائے لبیک بلند کی گئی۔

دعوت کے ابتدائی اور انتہائی مدارج طے کرنے کے لئے سیٹھ صاحب کی سرپرستی میں با اثر احباب رنگون کی ایک زبردست ریسپشن کمیٹی فوراً قائم ہوگئی جس کے پریسیڈنٹ سیٹھ صاحب موصوف منتخب ہوئے اور جناب آغا محمود صاحب وائس پریسیڈنٹ جناب مولوی اسرائیل خاں صاحب بی اے بی ایل سکرٹری اور ایک بڑی تعداد ممبروں کی منتخب کی گئی۔

اجلاس کے واسطے جوبلی ہال کی رفیع الشان عمارت تجویز ہوئی تھی مختلف عمارتیں عمدہ ساز وسامان کے ساتھ قیام گاہ کے لئے مہیا تھیں گو ایک جگہ پر ہر قسم کی ترتیب اور انتظام ممکن نہ تھا تاہم یہ کوشش کی گئی تھی کہ فاصلے کے لحاظ سے ایک جگہ دوسری جگہ سے نزدیک تر ہو۔

وسط شہر میں ایک قطعہ زمین ڈائننگ ہال کے لئے تجویز ہوا جو شامیانوں سے معہ ساز وسامان کے پورے طور سے آراستہ کیا گیا تھا کھانے کا اہتمام مسلمانان (پنجاب) مقیم رنگون نے اپنے ذمہ لیا تھا جن کے سرگروہ مولوی ابوسعید صاحب مولوی نبی بخش صاحب تھے رنگون میں ضروریات زندگی میں سے بالخصوص اشیاء خوردنی کی گرانی بہت بڑھی ہوئی ہے کھانے میں سادگی کا خیال تھا تاہم سیرچشمی اور تواضع کے سامان قدم قدم پر موجود تھے پنجاب، بنگال، بہار، مدراس، بمبئی، حیدرآباد، آسام غرض ہر سمت سے ڈھائی سو ڈیلی گیسٹ ہزارہا میل کا بری اور بحری سفر کرکے رنگون آئے اور تقریباً ایک ہفتہ تک پر خلوص مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوئے دونوں وقت کے کھانے کے علاوہ دونوں وقت ناشتہ بھی چاء کے ساتھ دیا جاتا تھا ۱۴ دسمبر کو سب سے پہلا جہاز جس میں آسام اور ہندوستان کے مہمان شامل تھے کلکتہ سے چل کر

رنگون پہنچا دوسرا جہاز ۲۸ دسمبر کو پنجاب کے مہمانوں کو لیکر آیا اس جہاز میں آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اور مسٹر جے ایچ ٹول پرنسپل مدرستہ العلوم تشریف لائے۔ تیسرا جہاز ۲۰ دسمبر کو لنگر انداز ہوا اس آخری جہاز سے سر مہاراجہ صاحب پریسیڈنٹ عالی جناب نواب وقار الملک بہادر اور سو سوا سو ڈیلی گیٹس مختلف بلاد و امصار سے آکر اترے جہاز کا نام بنگالی تھا وقت مقررہ سے پہلے سپشن کمیٹی کے معزز ارکان ہزارہا مخلوق کے ساتھ محترم صدر اور معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے جٹی پر موجود تھے بیسیوں موٹریں اور گاڑیاں سواری کے لئے مہیا تھیں کانفرنس کے صدر اور اس کے آنریری سیکرٹریوں کا استقبال اکثر موقعوں پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا کیا ہے جذبات احترام کی مختلف انوع صورتیں پیدا ہوتی رہی ہیں لیکن رنگون میں جیسا دل آویز سماں تھا اور ہر گلی اور بازار میں جو اجتماعی شان و شوکت نظر آرہی تھی اس قسم کے نظارے شاہی تقریبات کے سوا کم تر دیکھنے میں آئے ہیں قیام گاہ ہول تک جلوس کا پھیلاؤ میلوں کا تھا اس وقت کہا جاتا تھا کہ ایک لاکھ آدمی جلوس میں موجود ہے ۲۹ دسمبر کو ۹ بجے جوبلی ہال میں اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

کانفرنس میں ہز آنر ہربرٹ وہائٹ لفٹننٹ گورنر صوبہ برہما نے بعد خطبہ صدارت ایک دلچسپ تقریر کی اور برہما کے دارالصدر رنگون میں کانفرنس کے اجلاس کو سلطنت برطانیہ کے اتحاد و استحکام کے لئے بطور دلیل پیش کر کے فرمایا کہ جو مفید تجاویز مسلمانان برہما کی تعلیمی ترقی کے متعلق کانفرنس پیش کرے گی میری گورنمنٹ اس کو مدد اور دلچسپی کے لحاظ سے دیکھے گی۔

کانفرنس کے اجلاس میں آنریری جائنٹ سکرٹری نے جو رپورٹ پیش کی اس کے ایک مقالہ میں اس سوال پر بحث کی کہ رنگون میں کانفرنس کیوں آئی؟ در آں حالیکہ رنگون تجارتی مرکز ہے اور رنگون کے مسلمان تجارتی کاروبار کے لحاظ سے دولت سے پورے طور پر بہرہ ور ہیں انہوں نے اس موقع پر یہ بات دلنشیں کرنے کی کوشش کی کہ تجارت بھی انہیں قوموں کا حصہ ہوگی جو عام تعلیم کے بعد تجارتی تعلیم میں ماہر ہو کر بیوپار کرنا شروع کریں گے۔ اس سلسلہ میں مسلمانان برہما کی تعلیمی پستی کے جو اعداد انہوں نے پیش کئے وہ اس بات کو ثابت کرتے تھے کہ اگر تعلیم سے قومی غفلت اسی طور پر رہی تو جو درجہ مسلمانوں نے برہما کے بازار میں حاصل کر لیا ہے بہت خطرہ ہے کہ وہ ان کی عدم توجہی اور تعلیم کی طرف سے غفلت کی بدولت آئندہ کو باقی نہ رہے سالہائے ماسبق کی طرح مسئلہ قیام مسلم یونیورسٹی پر بھی رزولیوشن پیش کیا گیا نتیجہ میں گیارہ ہزار کا چندہ یونیورسٹی کے لئے اور ڈھائی ہزار کا بمد وظائف ہوا آنریری جائنٹ سکرٹری کی رپورٹ میں سے چند باتیں یہاں لکھنے کے قابل ہیں مثلاً کانفرنس کو اس سال ممبروں اور وزیٹروں کے ذریعہ سے تقریباً

تیئس ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی اور چار ہزار روپیہ سالانہ سے زائد کی گرانٹیں بھوپال، بھاول پور وغیرہ کی ریاستوں سے مقرر ہوئیں۔ اس سال پہلی مرتبہ ٹیچرس کانفرنس کا انعقاد علی گڑھ میں کیا گیا۔

رزولیوشن

۱۔ تجوزہ صنعتی کالج کشمیر میں مسلم اسٹاف کے تقرر کی درخواست

یہ کانفرنس مہاراجہ صاحب کشمیر کا شکریہ ادا کرتی ہوئے تحریک کرتی ہے کہ جو صنعتی کالج راجہ امر سنگھ آنجہانی کی یادگار میں بننا تجویز ہوا ہے وہ سری نگر میں قائم ہو اور اس کے اسٹاف میں مسلمانوں کو معقول حصہ دیا جاوے تاکہ مسلمان بچے اس میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں۔

۲۔ استادوں کی کانفرنس کے لئے ایجوکیشنل فنڈ

موجودہ اسلامی مدارس جو مختلف حصص ملک میں موجود ہیں ان کو کامیاب اور قومی مقاصد کے لئے مفید بنانے کے واسطے نہایت مناسب بلکہ ضروری ہے کہ ہر سال سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے اہتمام سے ان مدارس کے استاد اور منتظمین کی کانفرنس بمقام علی گڑھ منعقد ہوا کرے جس میں وہ باہمی مشورہ اور تبدیل خیالات کے بعد واقعی تجربے کی بنا پر ضروری اصول اور قواعد ان اسکولوں کے انتظام کے متعلق قرار دیا کریں اور نیز یہ بھی مناسب بلکہ ضروری ہے کہ جس قدر اسلامیہ اسکول یا مکاتب موجود ہیں یا آیندہ قائم ہوں ان کی تعلیم کی نگرانی کے لئے کانفرنس کی طرف سے ایک یا چند انسپکٹر مقرر کئے جائیں اور ان اغراض کی تکمیل کے لئے ایک "ایجوکیشنل فنڈ" قائم کیا جاوے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب **موئید۔** مولوی محمد فائق صاحب بی اے وکیل فیض آباد

۳۔ مسلمانان برہما کی تعلیمی ترقی پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کی ضرورت

یہ کانفرنس مسلمانان برہما کی تعلیمی حالت کو درست اور مفید بنانے کی غرض سے ایک ایسی سب کمیٹی کی سخت ضرورت سمجھتی ہے جو امور تعلیم کو ایک مرکز پر قائم رکھ کر کامل نگرانی کو اپنا فرض سمجھے اور تعلیمی مسائل میں گورنمنٹ اور سررشتہ تعلیم برہما کو مفید مشورے دے۔ چونکہ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک کمیٹی پہلے سے انجمن ترقی تعلیم مسلمانان برہما موجود ہے اور جس کے صدر سر چارلس فاکس چیف جج برہما ہیں اس لئے اسی کمیٹی کو اس مقصد کے لئے پراونشل کمیٹی تصور کیا جاوے۔

محرک - حاجی ملا احمد داؤد صاحب نی رئیس رنگون   موئید - مسٹر طیب جی

۴ - تجارتی اور صنعتی تعلیم کے لئے فنڈ کا قیام

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ مسلمانوں کو عام تعلیم کے ساتھ خاص طور پر تجارتی اور صنعتی تعلیم کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اس میں سب سے زیادہ حصہ لینا چاہیے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے ہر صوبہ میں زیر نگرانی پراونشیل کانفرنس ایک فنڈ قائم کیا جاوے تاکہ اس کے حسب ضرورت تجارتی اور صنعتی تعلیم کے لئے وظائف دئے جائیں۔

محرک - ڈاکٹر ایم اے سعید   موئید - حاجی عبدالکریم صاحب ورلیش تاجر رنگون

۵ - برہما ایجوکیشنل سنڈیکیٹ میں گورنمنٹ سے دو مسلمان تعلیم یافتوں کے تقرر کی درخواست

گورنمنٹ برہما سے یہ کانفرنس موءدبانہ ملتمس ہے کہ برہما ایجوکیشنل سنڈیکیٹ میں کم از کم دو معزز تعلیم یافتہ مسلمانوں کا تقرر کرے جو اردو لٹریچر سے کماحقہ واقفیت رکھتے ہوں تاکہ رشتہ تعلیم کی دقتیں متعلق بہ انتخابات وغیرہ رفع ہو جائیں۔

محرک - مسٹر محمد اعظم صاحب   موئید - مسٹر نور محمد صاحب

۶ - ڈاکٹر آرنلڈ کے ایڈوائزری کونسل میں ایڈوائزر کے تقرر پر اظہار اطمینان

رائٹ آنریبل وزیر ہند نے ہندوستانی طلبہ مقیم وعازمان انگلستان کی امداد اور نگرانی کے لئے جو ایڈوائزری کونسل قائم کی ہے اور جس پر ڈاکٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب کو ایڈوائزر مقرر فرمایا ہے کانفرنس اس انتظام کو ہندوستان کے لئے نہایت مفید اور ضروری خیال کرتی ہے اور ڈاکٹر آرنلڈ صاحب پر پورا اعتماد ظاہر کرتی ہے اور کانفرنس بذریعہ اپنی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے اس کام میں پوری مدد دینے کے لئے ہر طرح تیار ہے لیکن یہ کانفرنس ہندوستانی طلبہ کے واسطے انگلستان میں کسی ایسے بورڈنگ ہوس کو جس میں باورچی خانساماں اور دیگر سب ملازم ہندوستانی ہوں طلبہ کے حق میں مضر خیال کرتی ہے کیونکہ اس صورت میں طلبہ کے انگلستان بھیجنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

محرک - مسٹر عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا پشاور   موئید - آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

۷ - تجارت پیشہ صحاب کی اولاد کو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے

اس کانفرنس کی رائے میں اس زمانے میں اگر ہماری قوم کے تجار ترقی یافتہ قوموں سے مقابلہ کرنا چاہتے

ہیں تو ان کے لئے ضرور ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلائیں تاکہ وہ اس زمانے کے مطابق تجارت کو اعلیٰ مدارج پر پہونچانے کی قابلیت حاصل کریں۔

محرک - سید نور رشید شاہ صاحب بی اے منصف گجرات **مؤید** - مولوی ابو سعید صاحب۔

۸- ڈاکٹری، انجینیری، قانون کی تعلیم کے لئے ہونہار طلبہ کو وظائف دئے جائیں

ڈاکٹری، انجینیری، قانون اور ٹریننگ کالجوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے ضرورت ہے کہ بذریعہ امدادی وظائف کے ہونہار مگر حاجت مند مسلمان طلبہ کو ان شعبوں میں تیار کیا جائے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ ان مختلف شعبوں کے متعلق وظائف دینے کے لئے ہر صوبہ میں زیر نگرانی پراونشیل کانفرنس مستقل فنڈ قائم ہوں۔

محرک - مولوی ولی محمد صاحب **مؤید** - مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر

۹- ہر صوبہ اور یونیورسٹی کی ٹیکسٹ بک کمیٹی میں تعلیم یافتہ مسلم ممبر کے انتخاب کی ضرورت

اس کانفرنس کے نزدیک اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر صوبہ اور یونیورسٹی کی ٹیکسٹ بک کمیٹی میں کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ممبر شریک ہو تاکہ ایسی کتابیں داخل کورس ہو سکیں جو اصول اسلام کے خلاف اور مسلمان طلبہ کے لئے موزوں نہ ہوں۔

محرک - خواجہ محمد نور صاحب وکیل (دگیا) **مؤید** - ڈاکٹر مہدی حسن صاحب

۱۰- گورنمنٹ کو سندہ کے پیسہ سس بل کے متعلق یاددہانی

یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی کی توجہ کانفرنس کے اس رزولیوشن کی طرف مبذول کراتی ہے جو کراچی کانفرنس میں مسلمان زمینداران سندہ کی تعلیم کے لئے پیسہ سس بل کے ذریعہ سے فنڈ قائم کرنے کے بارہ میں پاس ہوا تھا اور جس کو مسلمانان سندہ نے بالاتفاق منظور کر لیا ہے۔

محرک - مولوی نبی بخش صاحب (سندہی) **مؤید** - عبد العزیز صاحب اڈیٹر الحق (سندہ)

۱۱- برہما میں اسلامی یتیم خانے کے قیام کی ضرورت

چونکہ برہما میں سیکڑوں مسلمان بچے یتیم ہو کر غیر قوموں کے ہات میں جا رہے ہیں اس لئے یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ برہما کے کسی بڑے شہر میں ایک اسلامی یتیم خانہ بڑے وسیع پیمانے پر قائم کیا جائے جس میں تمام برہما کے ایسے مسلمان بچے جو آجکل غیر مذہب

والوں میں جا رہے ہیں محفوظ رہیں اور اس یتیم خانے میں تعلیم و تربیت کا باضابطہ انتظام ہو۔

محرک۔ حاجی احمد بلا داؤد صاحب مدنی

موئید۔ حاجی عبدالکریم صاحب درویش تاجر رنگون

۱۲۔ متعلق قیام مسلم یونیورسٹی

اس کانفرنس کی قطعی رائے ہے کہ قوم کے تمام طبقوں کی کامل ترقی اور مجموعی کامیابی کے لئے ازبس ضروری ہے کہ علی گڑھ کالج کو محمدن یونیورسٹی کے درجہ پر جس قدر جلد ممکن ہو پہنچا دیا جائے اور اب وقت ہے کہ اس قومی ضرورت کے لئے کافی سرمایہ بہم پہونچانے کی تدابیر کل قوم اختیار کرے اور اس مقصد کے لئے قوم کے کل تعلقہ دار و زمینداروں سے استدعا کی جاوے کہ وہ محمدن یونیورسٹی فنڈ کے لئے اپنی رقم مالگذاری پر فی روپیہ ایک پائی اس طرح عطا کرنا منظور فرمائیں کہ سرکاری مالگذاری کے ساتھ وہ بھی ادا ہوجایا کرے۔

محرک۔ مولوی عزیز مرزا صاحب پنشنر ہوم سکرٹری سرکار نظام

موئید۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جنٹ سکرٹری کانفرنس

اجلاس بست و چہارم

منعقدۂ ناگپور ۱۹۱۰ء

زیر صدارت

مسٹر عبداللہ ابن یوسف علی ایم اے' ایل' ایل' ایم
بیرسٹرایٹ لا آئی' سی' ایس' ڈپٹی کمشنر سلطان پور (اودھ)

صوبۂ متوسط میں ایک بزرگ خان بہادر مولانا ایچ' ایم ملک صاحب رئیس مہدی باغ (ناگپور) جو بہ حیثیت سیرت وصورت ملکوتی صفات تھے ایسا دل رکھتے تھے جو قومی محبت سے معمور اور قوم کی پستی سے مجروح تھا۔ باوجود پیرانہ سالی اور انحطاط قوائے جسمانی وہ نوجوانوں سے بڑھ کر عزم وارادے کے مالک تھے۔ صوبۂ متوسط میں جہاں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب بمقابلہ دیگر اقوام کے بہت کم ہے ان میں تعلیمی ترقی کی جو کوشش ملک صاحب کی سعی ہمت سے بارور ہوئی وہ ہمیشہ اس صوبہ کے مسلمانوں کے ساتھ ان کے نام کو اور ان کے کام کو یاد رکھے گی۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ذریعہ سے جو تعلیمی تحریک مسلمانوں کو ابھارنے کے لئے ہندوستان میں جاری تھی ملک صاحب نے غور اور توجہ کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا۔ وہ کانفرنس کے اجلاسوں میں دور دراز کا سفر کرکے شریک ہوا کئے اور جب انہوں نے کانفرنس کے مقاصد کا بامعان نظر خوب مطالعہ کرلیا تو اس طریقۂ علاج کو جو کانفرنس نے مسلمانان ہندوستان کو حقیقی پستی سے نکالنے کا قرار دیا تھا مسلمانان صوبۂ متوسط کے لئے بھی مفید خیال کرکے وہ اس کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور اس کی بتائی ہوئی دواؤں کا استعمال کرنے کے لئے فوراً آمادہ ہوگئے انہوں نے ایک کامیاب انجمن اسلام کے نام سے ناگپور میں قائم کرکے ایک کارکن جماعت پیدا کی جس کا بڑا کارنامہ انجمن کا ہائی اسکول ہے' انہوں نے کانفرنس کو صوبہ کے مرکز یعنی ناگپور میں دعوت دینے کا اہتمام

کیا وہ اپنے اس خیال کو لیکر اور مقامی با اثر اصحاب کو شریک مشورہ کرکے سب سے پہلے اپنے صوبہ کے دورہ کو اُٹھے اور (۲۲) ضلعوں میں دورہ کرکے کانفرنس کے مفید نتائج سے ہر ضلع کے مسلمانوں کو واقف کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد مسئلہ دعوت کانفرنس ان کے سامنے پیش کیا جب ہر طرف سے اتفاق رائے کی قوت اکٹھی کرلی تو پھر صوبہ کے اعلیٰ حاکموں سے ملاقاتیں کرکے اپنی اس خواہش میں ان سے امداد کی درخواست کی جب ادھر سے بھی اتفاق اور اعانت کا وعدہ ہوا تو پھر اس پیر کہن سال نے ۱۹۰۹ء میں ناگپور سے رنگون کا احرام سفر باندھا جہاں کانفرنس کے اجلاس ہو رہے تھے اور اپنی کوشش کا نتیجہ اپنے صوبہ کی اس متفقہ خواہش کے ساتھ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کے سامنے رکھا اور کہا کہ اجلاس ۱۹۱۰ء کی دعوت ناگپور میں منظور کی جاوے چنانچہ اس دعوت کا اعلان رنگون کانفرنس کے آخری اجلاس میں ہوا جس کو عام طور پر اجلاس نے پسند کرکے منظور کیا۔

فیصلے کے بعد ناگپور میں مجلس انتظامیہ قائم ہوئی ممبروں کا ہر ضلع سے انتخاب ہوا جمہوری کوشش اور اتفاق کی یہ پہلی مثال تھی اور غالباً اس ۱۹۳۳ء میں بھی پہلی ہے کیونکہ ناگپور کانفرنس کو صوبہ کے بائیس ضلعوں نے متحدہ طور پر مدعو کیا تھا چنانچہ اس لحاظ سے ریسپشن کمیٹی کے ممبروں کی تعداد بہت بڑھ گئی بہ خوف طوالت ہم چند ذمہ دار ارکان کے نام یہاں لکھتے ہیں کمیٹی کے صدر نواب خان بہادر سلام اللہ خاں صاحب رئیس دیول گھاٹ جو صوبہ (برار) کے نہایت روشن خیال ہمدرد قوم بزرگ تھے قرار پائے مولوی حافظ محمد ولایت اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر آنریری سکریٹری اور مسٹر سیف الدین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر آنریری جنٹ سکرٹری۔

یہاں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اس پیر کہن نے جو "خود کوزہ گر و خود گل کوزہ تھا" اپنے لئے کوئی اعزازی عہدہ لینا پسند نہیں کیا حالانکہ اہتمام اور انتظام کی تمام ڈوریوں کے سرے اس کے ہاتھ میں تھے جس کے ضعیف کندھوں پر تمام قوتِ گردش کرتی ہوئی نظر آتی تھی۔

گورنمنٹ کی طرف سے جو امداد کا وعدہ ہوا اس کی پہلی قسط اس امداد کی شکل میں ظاہر ہوئی کہ گورنمنٹ سرکلر کے ذریعہ سے ہر ملازم گورنمنٹ کو ناگپور کانفرنس میں شرکت کی اجازت دی گئی۔

ایسے کثیر مجمع کے اہتمام کے لئے اور ایسے کثیر مہمانوں کی مدارات کی خدمات گوناگوں انجام دینے کے لئے جس میں فرسٹ کلاس سیکنڈ کلاس، تھرڈ کلاس کے سینکڑوں مہمان شامل ہوں ایسے افراد کے چننے اور انتخاب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو خاص اہمیت اور ٹریننگ کے ماتحت کاموں کی نوعیت کے

لحاظ سے سلیقہ رکھتے ہوں چنانچہ رضا کاروں کی ایک فوج کی فوج مختلف خدمات کی بجا آوری پر مامور تھی اور جس کے دستے (۶) کنٹنجنٹوں پر تقسیم ہوئے تھے اور ہر ایک دستہ کا تقسیم کار ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ تمام رضا کار ایک منیجر ایک اسسٹنٹ منیجر کی ماتحتی میں مامور تھے جنھوں نے اپنے اپنے فرائض کو اس شائستگی کے ساتھ انجام دیا جس کی مثال اس سے پیشتر کم دیکھنے میں آئی تھی ہر کمپنی کی یونیفارم جدا جدا تھی سپاہیوں کی صفیں بہت لمبی ہیں جن کی حاضری لینے کی اب یہاں ضرورت نہیں عہدہ دارو ہیں محمد سمیع اللہ خاں صاحب مال گزار صدر بازار ناگپور منیجر اور محمد ابراہیم صاحب سب انسپکٹر پولیس یوت محل سب منیجری کے عہدوں پر مامور تھے جن کی سرگروہی میں یہ منزل طے ہو رہی تھی۔

کانفرنس کیمپ کے واسطے انجمن ہائی اسکول ناگپور کا وسیع احاطہ اور اس کے قرب و جوار کی سرکاری عمارتیں منتخب ہوئی تھیں اس احاطہ میں نہایت عالی شان پنڈال اجلاس کے لئے تعمیر کیا گیا تھا، تقریباً ایک ہزار ڈیلی گیٹس صوبہ متوسط اور ہندوستان کے ہر صوبہ کے اکثر شریک اجلاس ہوئے جو ہر مقام کے ممتاز افراد پر مشتمل تھے۔ شریک اجلاس ہونے والوں میں سب سے بڑی اور نمایاں شخصیت ہز ہائینس سر آغا خاں بالقابہ کی تھی ہز ہائینس کی پارٹی میں آنریبل سر فاضل بھائی کریم بھائی آنریبل ابراہیم رحمت اللہ (حال سر و سابق صدر اسمبلی) آنریبل مولوی رفیع الدین (حال سر و سابق وزیر تعلیمات گورنمنٹ) قاضی کبیر الدین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا جیسے جیسے اکابر صوبہ بمبئی شامل تھے۔

حسب دستور مسلم یونیورسٹی کی ضرورت اور قیام پر اس اجلاس میں بھی رزولیوشن پیش ہوا جس کے محرک ہز ہائینس سر آغا خاں بالقابہ تھے۔ ہز ہائینس نے کہا کہ ۱۹۱۱ء میں حضرت ملک معظم بہ نفس نفیس ہندوستان میں تشریف لا رہے ہیں اور دہلی میں تاج پوشی کی مبارک رسم ادا ہوگی موقع ہے کہ ہم شاہ ذی جاہ کی تشریف آوری کی یادگار میں مسلم یونیورسٹی کا چارٹر لینے کی کوشش کریں جس کے واسطے بیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی اگر قوم نے انیس لاکھ روپیہ دیدیا تو اس فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ میں دوں گا عام طور پر معلوم ہے کہ اس گرانقدر عطیہ کے اعلان نے نہ صرف جلسہ میں بلکہ تمام ہندوستان میں کوشش اور جد و جہد کی ایک برقی رو پیدا کر دی اور مسلمانوں نے اس مقصد عظیم کی خاطر ایسا شاندار مظاہرہ کر کے بیس لاکھ کا مقررہ چندہ مہیا کر دیا جس سے عام بہبودی کی خاطر مسلمانوں کی فیاضی کی تاریخ کا عنوان ہندوستان میں یک سر خالی ہے۔ ایک فرمانروا امیر کبیر سے لیکر فقیر بے نوا تک نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق ایک قلیل مدت میں لاکھوں روپیہ کے ڈھیر لگا دئے بحمد اللہ آج بارہ برس سے یونیورسٹی کا مبارک چارٹر ہمارے ہات میں ہے اس بشارت کا پیغام سنانے والی یہی مجلس کانفرنس

تھی ایک جماعت پیدا ہوئی جس نے پیام عمل دیا اور پھر اس پر عمل کرکے اور مقصد کو انجام تک پہونچا کر وارثوں کے ہاتھ میں دیکر ہم سے رخصت ہوگئی۔

۲۷ر دسمبر کو ۹ بجے صبح کے اجلاس کا آغاز ہوا ڈائس پر جو یورپین صاحب بطور مہمان موجود تھے بطور یادگار ان کے نام درج ہیں:

آنریبل آر ایچ کریڈک صاحب بہادر سی آئی ای چیف کمشنر صوبہ متوسط

مسٹر اے جی رائٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ متوسط

مسٹر بیل بہادر اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ متوسط ریورنڈ ڈاکٹر رابرٹس ایم ڈی۔

رزولیوشن

۱- علماء دین کے ذریعہ سے خیرات تعلیم کے لئے حاصل کیجائے

اس کانفرنس کی رائے میں علماء دین کی مدد سے مسلمان پبلک کو یہ یقین دلایا جائے کہ اس وقت مسلمانوں کی سب سے زیادہ اہم قومی ضرورت ان کی تعلیم ہے لہذا اشاعت تعلیم کے لئے چندہ دینا ثواب کا کام ہے، جابجا اضلاع کے صدر مقامات پر اور بڑے بڑے قصبات میں جلسے کرکے چندہ دینے والوں کے حلقے کو وسعت دینے کی کوشش کی جاوے اور باضابطہ تحریک شروع کی جائے کہ مسلمان اپنی معینہ خیرات اور صدقات میں سے ضروریات تعلیم کے لئے ایک حصہ نکالنے کے عادی ہوجائیں۔

محرک۔ مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے سابق ہوم سکرٹری حیدرآباد

مؤید۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب بی اے ایل ایل بی۔ (مدراس)

۲- قومی جلسوں میں علماء دین کو شرکت کیا چاہیئے

مسلمانوں میں قومی تحریک پیدا کرنے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ جابجا تعلیمی اور وعظ کے جلسے بڑے پیمانے پر منعقد کئے جائیں اور ان میں روشن خیال علماء کو شامل کیا جاوے تاکہ وہ مسلمانوں کے اصلاح خیالات میں جدید تعلیم یافتہ لیکچراروں کی مدد کریں

محرک۔ مولوی علی الدین صاحب

مؤید۔ مسٹر محمد یوسف خاں صاحب

۳- سرکاری درسگاہوں میں تعداد مسلم طلبہ کے تعین کی درخواست

چونکہ جدید قواعد یونیورسٹی کی رو سے کالج اور اسکول کلاسوں میں طلبہ کی تعداد محدود کردی گئی ہے اور مسلمان تعلیم میں نہایت پست ہیں اور غیر مسلم اسٹاف کی وجہ سے مسلمان

طلبہ کے داخلہ اسکول و کالج میں مشکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اس لئے یہ کانفرنس تمام صوبوں کی گورنمنٹوں سے درخواست کرتی ہے کہ جملہ اسکول و کالج کلاسوں میں مسلمان طلبہ کی ایک مناسب تعداد معین کر دی جائے۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی علی گڑھ

موئید۔ مولوی علی الدین حسن صاحب (حیدر آباد دکن)

۴۔ مسلم ممبران کونسل بمبئی پیسہ سیس بل کی کامیابی کی کوشش کریں

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان سندھ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پیسہ سیس بل کے متعلق جو تجویز ۱۹۰۸ء کے اجلاس کانفرنس میں منظور ہوئی تھی اس کو عملی شکل میں لانے کی کوشش کی جائے اور بہ لحاظ اس جواب کے جو گورنمنٹ بمبئی نے تجویز مذکور کے متعلق دیا ہے، مسلمان ممبران کونسل بمبئی سے درخواست کی جائے کہ اس تجویز کی تکمیل کے لئے وہ کوشش فرمائیں۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی

موئید۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

۵۔ سررشتہ تعلیم کی رپورٹوں میں مسلمانوں کا خاص تذکرہ کیا جائے

ایجوکیشن کمیشن ۱۸۸۲ء کی سفارش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے رزولیوشن نمبر (۷) ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۱۸۸۵ء میں اس بات پر زور دیا تھا کہ سررشتہ تعلیم کی رپورٹوں میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت ان کی تعلیمی ضروریات اور تعلیمی ترقی کے لئے جو خاص تدابیر عمل میں لائی گئی ہوں ان کے مفصل حالات درج ہونے کے لئے ان کا ایک حصہ مخصوص کر دیا جاوے لیکن صوبہ متحدہ کی رپورٹ سررشتہ تعلیم میں یہ تفصیل درج نہیں ہوتی لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ متحدہ اور ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کی توجہ رزولیوشن مذکورۂ بالا کی طرف مبذول کراتی ہے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا

موئید۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی

۶۔ صوبہ متحدہ میں مسلمان افسران سررشتہ تعلیم کے اضافہ کی درخواست

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ جیسے وسیع صوبہ میں مسلمانوں کی قومی اہمیت کے لحاظ سے صرف ایک مسلمان افسر سررشتہ تعلیم میں کافی نہیں ہے لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ

سے مستدعی ہے کہ صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں کم از کم ایک مسلمان انسپکٹر اور مقرر کیا جائے نیز مسلمان اسسٹنٹ انسپکٹروں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

محرک۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی   مؤید۔ سید عبد الرزاق صاحب (اکولہ)

۷۔ ہر ضلع میں مسلمانوں کا ایک ہائی اسکول بامداد حکام قائم ہونا ضروری ہے

اس کانفرنس کی رائے میں بہ لحاظ ان قواعد و شرائط کے جو تعداد طلبہ اوران کے داخلہ کے متعلق گورنمنٹ ہائی اسکولوں میں نافذ ہیں مسلمانوں کی سیکنڈری تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک ضلع میں مسلمانوں کا کم از کم ایک ہائی اسکول ہو لیکن چونکہ ہماری موجودہ حالت میں بغیر حکام کی مدد اور توجہ کے ہر ضلع میں مسلمانوں کے ہائی اسکول قائم ہونا دشوار ہیں اس لئے یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے ملتجی ہے کہ وہ ہر ضلع کے حکام کو ہدایت فرماوے کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کریں کہ جن کے ذریعہ سے مسلمان پبلک اس کام کی طرف متوجہ ہو اور بہت جلد مسلمانوں کے روپیہ اور محنت سے ہر ضلع میں مسلمانوں کے ہائی اسکول قائم ہو جاویں۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں   مؤید۔ سید عبد الرزاق صاحب ٹرانسلیٹر

۸۔ مشرقی بنگال میں ایک سینیر مسلمان افسر بہ حیثیت معاون و مشیر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر رہو تاکہ وہ مسلمانوں کی بعض ضروریات کے موافق مشورہ دیا کرے

چونکہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی تعداد بمقابلہ اور قوموں کے زیادہ ہے اور اس صوبہ کے مسلمان تعلیم کے لحاظ سے مسلّم طور پر ہمعصر قوموں سے بہت پیچھے ہیں لہٰذا یہ کانفرنس مشرقی بنگال کی پراونشل کانفرنس منعقدہ بمقام بوگرا ۲۶ و ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء کے رزولیوشن نمبر ۱۱ کی تائید کرتی ہے جس کا منشا ہے کہ ایک سینیر مسلمان عہدہ دار صیغۂ تعلیم میں خاص اس کام کے لئے مامور ہو کہ اس صوبہ کے مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات اور ان کے پورا ہونے کی مناسب تدابیر کے متعلق بہ حیثیت ایک معاون کے صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو مشورہ دیا کرے نیز یہ کانفرنس مشرقی بنگال کی پراونشیل کانفرنس متذکرۂ بالا کے رزولیوشن نمبر ۱۲ کی بھی تائید کرتی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں کے افلاس اور کالجی تعلیم میں انتہا درجہ کی پستی کا خیال کر کے ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم سے درخواست کی جائے کہ بلا فیس تعلیم پانے والے مسلمان طلبہ کی تعداد سرکاری اور امدادی آرٹس کالجوں اور پراونشیل تعلیم گاہوں میں بڑھا دی جائے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب   مؤید۔ لفٹننٹ عبد الرحمٰن صاحب

۹- بہ غرض توجہ مہاراجہ صاحب کشمیر متعلق رزولیوشن نمبر ۵ و ۹ پاس شدہ اجلاس رنگون

یہ کانفرنس نہایت ادب سے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر کی توجہ ان دو رزولیوشنوں کی طرف مبذول کراتی ہے جو مسلمانان کشمیر کے متعلق گزشتہ اجلاس رنگون میں بصورت رزولیوشن نمبر ۵ عام و رزولیوشن نمبر ۹ اسکول سکشن پاس ہوئے تھے اور ملتجی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر خاص عنایت سے ان پر توجہ فرمائیں گے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

موئید۔ خواجہ عبدالصمد صاحب ککڑو رئیس بارہ مولا کشمیر

۱۰۔ صوبہ متحدہ میں مسلمان افسران معائنہ کا تقرر

یہ کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ صوبہ جات ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں مسلمانوں کی تعلیم کی نگرانی کے لئے ایک علیحدہ مسلمان اسسٹنٹ انسپکٹر کا تقرر مثل اور صوبوں کے ہونا چاہئے کیونکہ بغیر اس کے دیسی مکاتب کی اصلاح ناممکن ہے نیز اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ہر ایک ضلع میں کم از کم ایک سب ڈپٹی انسپکٹر مسلمان ضرور ہونا چاہئے ڈسٹرکٹ بورڈ مینول بھی اس استدعا کی موئید ہے۔

محرک۔ مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر اٹاوہ موئد۔ سید عبدالرزاق صاحب ٹرانسلیٹر

۱۱۔ الہ آباد یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ وسنیٹ میں مسلمان ممبر کا تقرر

الہ آباد یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ وسنیٹ میں ممالک متوسط و برار کے ممبروں کی تعداد بہت ناکافی ہے اور اس میں کوئی مسلمان ممبر نہیں ہے لہذا یہ کانفرنس صوبہ ممالک متوسط و برار کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھ کر گورنمنٹ سے مستدعی ہے کہ اس صوبہ کے مسلمان ممبروں کی کافی تعداد سنیٹ و سنڈیکیٹ میں بڑھا دی جائے۔

محرک۔ مولوی عبدالرحیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر موئد۔ مولوی امام الدین صاحب گجراتی

۱۲۔ قیدیوں کی تعلیم کی تجویز سے اتفاق

یہ کانفرنس کرنیل ڈبلیو۔ پی لین کی تجویز سے دربارہ اجرائے وعظ و تعلیم قیدیان جیل ہمدردی کرتی ہے۔

محرک۔ مولوی عبدالرحیم صاحب بی اے

موئید۔ مولوی عبداللہ صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ناگپور۔

۱۳۔ ملک متوسط و برار میں انسپکٹنگ اور ٹیچنگ اسٹاف میں مسلمانوں کے اضافہ کی ضرورت

یہ کانفرنس نہایت افسوس کے ساتھ محسوس کرتی ہے کہ ممالک متوسط و برار کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کا سبب انسپکٹنگ اور ٹیچنگ اسٹاف میں مسلمانوں کی تعداد کا کم ہونا ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے اور مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ان ہر دو شعبوں میں ضرورت کے لحاظ سے بڑہا دی جائے۔ نیز یہ کانفرنس اردو اسکولوں کی بہتری کے لئے مناسب سمجھتی ہے کہ تمام صوبہ متوسط و برار کے اردو مدارس کے واسطے ایک علیحدہ انسپکٹر مقرر کیا جائے اور موجودہ مسلمان (ہندوستانی) انسپکٹنگ اسٹاف کو جو ناکافی ہے زیادہ کیا جاوے اور جن جن ڈویژنوں میں اردو اسکول قائم ہوں یا آیندہ قائم کئے جاویں ان کے لئے علیحدہ مسلمان ڈپٹی انسپکٹر مقرر ہوں

محرک۔ سید عبدالرزاق صاحب ٹرانسلیٹر

مؤید۔ مرزا غلام علی بیگ صاحب

۱۴۔ صوبہ متوسط کی ٹیکسٹ بک کمیٹیوں میں مسلمانوں کے اضافہ کی درخواست

اس کانفرنس کی رائے میں موجودہ نظام ٹکسٹ بک کمیٹی کا مسلمانان صوبہ متوسط و برار کی تعلیم کے لحاظ سے طمانیت بخش نہیں ہے لہذا صوبہ متوسط کے ہر ڈویژن کی ہر ٹیکسٹ بک کمیٹی میں تعلیم یافتہ مسلمانوں کی تعداد بڑہا دی جاوے اور برار میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا لحاظ کرکے مسلمانوں کی ایک علیحدہ ٹیکسٹ بک کمیٹی منظور کی جائے۔

محرک۔ سید عبدالرزاق صاحب ٹرانسلیٹر

مؤید۔ صوفی غلام محی الدین صاحب

۱۵۔ قیام مسلم یونیورسٹی

اس کانفرنس کی رائے میں اس ملک کے مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور کامل بہبودی ان کی اعلیٰ تعلیمی ترقی پر منحصر ہے جس کے لئے مجوزہ مسلم یونیورسٹی کا قیام از بس ضروری ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ قوم کی اس دیرینہ تجویز کی تکمیل کے لئے اعلیٰ تدابیر اختیار کرنے میں پوری سعی کی جاوے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

مؤید۔ نواب مولوی سید شمس الہدیٰ صاحب کلکتہ وغیرہ

۱۶۔ صوبہ سرحدی کے لئے تعلیمی مطالبات کا اعادہ

یہ کانفرنس رزولیوشن نمبر ۱۳ پاس کردہ اجلاس بست و دوم منعقدہ بمقام امرتسر ۱۹۰۸ء کا چند الفاظ کے ساتھ اعادہ کرتے ہوئے گورنمنٹ صوبہ سرحدی سے مستدعی ہے کہ رزولیوشن مذکور پر جلد

عملدرآمد فرمایا جائے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

موئید۔ مسٹر عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا پشاور

(رزولیوشن نمبر ۱۳ مذکورہ کے الفاظ یہ ہیں)

"یہ کانفرنس مسلمانان صوبہ سرحدی کی تعلیمی ترقی کے لئے ان کی تعداد، اہمیت اور اخراجات کا لحاظ کرکے گورنمنٹ سے حسب ذیل سفارش کرتی ہے:

(۱) صوبہ سرحدی کے مسلمان طلبہ کے لئے گورنمنٹ سے خاص اسکالرشپیں معقول تعداد میں مثل پنجاب جوبلی اسکالرشپوں کے مقرر ہوں۔

(۲) صوبہ سرحدی میں تعلیمی کمی اور کاشتکاروں کے افلاس اور بدشوقی کا لحاظ کرکے فیس کی شرح کاشتکاروں سے بمقابلہ پنجاب کے کم کردی جائے اور سیکنڈری تعلیم میں اس قدر بیشی ہو کہ پشاور کے مجوزہ کالج کے لئے میٹرکیولیشن پاس کردہ طلبہ بہ تعداد کافی مہیا ہو سکیں۔

(۳) مثل پنجاب کے صوبہ سرحدی میں مڈل اسکول من جانب گورنمنٹ کھولے جاویں اور ایر پرائمری اسکولوں کی تعداد بڑھا دی جائے۔"

اجلاس بست و پنجم

منعقدہ دہلی ۱۹۱۱ء

زیر صدارت

نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی سی آئی ای

گزشتہ اجلاس ناگپور میں ہز ہائینس سر آغا خاں بالقابہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اجلاس ۱۹۱۱ء دہلی میں دربار تاجپوشی کے موقع پر کیا جائے نیز اجلاس کے انعقاد کا بار اہلِ دہلی پر نہ ڈالا جائے بلکہ تمام انتظامات اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس اپنے صرف اور اپنی کوشش کے ذریعہ سے انجام دے چنانچہ تجویز بالا کے ماتحت کانفرنس کمیٹی نے دہلی میں اجلاس کانفرنس کرنے کے اعلان کے ساتھ ڈیلی گیٹس کے قیام کے لئے مکانات فراہم اور اجلاس کے لئے پنڈال تعمیر کرنے کے انتظامات وسیع پیمانے پر شروع کر دئے۔ قیام وطعام کے قواعد مرتب کئے اجلاسوں کی تاریخوں کا تعین کر کے اس کا پروگرام بنایا اور مہمانوں کے قیام تعمیر پنڈال اور کیمپ قایم کرنے کے واسطے عربک اسکول کا وسیع سلسلہ تعمیر اور اس کے فراخ اور کشادہ ملحقہ میدان سے بڑھکر اس کام کے واسطے اس سے بہتر جگہ کوئی نہیں تھی جو حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کی کوشش اور ڈپٹی کمشنر صاحب دہلی کی مہربانی سے حاصل کی گئی عمارات مدرسہ کی صفائی میدان کی درستی اور اس میں ڈیروں اور خیموں کے نشر قائم کرنے اور پنڈال کی تعمیر میں مہینوں کام ہوا اور وہ مقام جو کچھ دن پہلے سنسان چٹیل میدان پڑا ہوا تھا اب وہ اپنی شاہی عمارت کے ساتھ خیموں کا ایک خوبصورت اور دل آویز شہر بن گیا اور جو زمین بنجر کوڑے کرکٹ سے معمور اور ناہمواری کے لحاظ سے ناقابل التفات تھی وہ دیکھتے دیکھتے صحنِ گلستان بن گئی اجلاس کے اہتمام میں کانفرنس کمیٹی نے ہزار ہا روپیہ صرف کیا اور ایسا عالی شان پنڈال بنایا کہ جب اس میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوتی تھی تو دربار شاہی کی شان وشوکت کا اظہار ہوتا تھا جس کے پلیٹ فارم پر نواب، مہاراجے امیر الامرا، شہزادے، گورنمنٹ کے وزیر مملکت ارکانِ حکومت، اعلیٰ درجہ

کے خطاب یافتہ قدیم اور جدید علوم کے تعلیم یافتہ غرض ہر درجے اور طبقہ کے اصحاب زینت انجمن بنے ہوئے نظر آتے تھے۔ اجلاس کا سلسلہ ۳ر دسمبر سے ۶ر دسمبر تک شبانہ روز جاری رہا۔

رزولیوشن نمبر (۲) کے پیش ہونے پر جس میں مسلم یونیورسٹی کے وجود کی دیرینہ خواہش بر آنے کی امید کے ساتھ آنریبل مسٹر ایچ ٹیلر کے سی ایس آئی وزیر صیغۂ تعلیم گورنمنٹ ہند کی اس مقصد میں اعانت و ہمدردی کے لئے شکریے کا اظہار تھا مسٹر ایچ ٹیلر نے مقصد یونیورسٹی سے اپنی دلی ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کرنے کے بعد قوم کو فنڈ مہیا کرنے کی توجہ دلانے کے ساتھ مہاراجہ بہادر دربھنگہ کی طرف سے مسلم یونیورسٹی فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا اس جلسہ میں خود مہاراجہ موصوف موجود تھے۔

کانفرنس کے سیکشن صیغۂ تعلیم نسواں کی صدارت ہز ہائینس سرکار عالیہ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ والی بھوپال نور اللہ مرقدہٗ نے فرمائی اور ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیمی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ ایک مسلم پبلک جلسے میں عوام کے دوش بدوش بیٹھ کر ایک فرماں روا اور والئے ملک کی حیثیت سے قوم کی بہبودی کے مسائل میں سرکار عالیہ نے حصہ لیا۔ اجلاس کی پہلی نشست میں مہاراجہ بہادر بڑودہ نے بھی اپنی تشریف آوری سے اجلاس کو رونق بخشی تھی الغرض جس خیال کو لیکر دہلی میں اجلاس کیا گیا تھا وہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔

اس اجلاس میں پہلی بار ایک پراونشل کانفرنس کے پاس شدہ رزولیوشن منظور کئے گئے۔

۱۔ گورنمنٹ سے مسلمان افسران معائن کے تقرر کی درخواست	اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے لحاظ سے یہ نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی مہربانی سے ہر ایک صوبہ میں کم از کم ایک مسلمان انسپکٹر اور ہر ڈویژن میں ایک مسلمان

اسسٹنٹ انسپکٹر اور ہر ضلع میں ایک مسلمان ڈپٹی انسپکٹر کا تقرر منظور فرمائے جس کے فرائض مفوضہ اپنے حلقہ کے تمام مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کو گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے پیش کرنا ہونگے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مؤید۔ ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ۔

۲۔ کلکتہ مدرسہ کو اسلامی کالج میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے	اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کے تعلیمی فوائد کے لحاظ سے نہایت شدید ضرورت ہے کہ کلکتہ مدرسہ کو اس اصول اور اس طریقے پر ترقی دیکر ایک اسلامی کالج کی صورت میں لایا جائے

جو علی گڑھ کالج کے لئے مختص ہیں۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مؤید۔ مسٹر شوکت علی خاں صاحب بی اے

۳۔ سندھ پیسہ بِل کے متعلق درخواست کا اعادہ

اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ براہ مہربانی "سندھ پیسہ بِل" کو جو کراچی کانفرنس میں مسلمانان سندھ کی اعلیٰ تعلیمی ترقی کے لئے ایک خاص فنڈ قائم کرنے کے متعلق پیش ہو کر منظور کیا گیا تھا جلد تر منظور فرما کر جاری کرے۔

محرک۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔ مؤید منشی تاج محمد صاحب رئیس گیسوپور ضلع بلند شہر

۴۔ منظوری رزولیوشنہائے پاس شدہ ایجوکیشنل کانفرنس ایسٹرن بنگال بمقام رنگپور

یہ کانفرنس مندرجہ ذیل رزولیوشنوں کی تائید کرتی ہے جو پراونشیل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ایسٹرن بنگال و آسام کے اجلاس منعقدہ بمقام رنگپور میں منظور کئے گئے ہیں اور جو حسب ذیل ہیں۔

(رزولیوشن نمبر (۸) پاس کردہ پراونشیل کانفرنس)

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی خدمت میں استدعا کی جاوے کہ وہ ایک رجسٹر رکھے جانے کا حکم صادر فرمائیں جس میں ہائی اسکولوں اور کالجوں میں داخلہ کے امیدواروں کی عرضیوں کی یادداشت اور مندرجہ ذیل امور درج ہوا کریں:

(۱) تاریخ عرضی برائے داخلہ

(۲) نام و پتہ امیدوار داخلہ

(۳) عرضی پر کیا حکم ہوا۔

(۴) داخلہ سے انکار ہوا تو اس کے وجوہ۔

(رزولیوشن نمبر (۱۰) پاس کردہ پراونشیل کانفرنس)

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ امتحانات یونیورسٹی میں مسلمانوں کے اغراض کی حفاظت کی غرض سے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ بورڈ آف اسٹڈیز، فیکلٹیوں، سنڈیکیٹ اور سینٹ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ شامل کی جائے نیز یہ کہ اس صوبہ کے استحقاق کا پورا لحاظ رکھا جائے۔"

(رزولیوشن نمبر (۱۲) پاس کردہ پراونشیل کانفرنس)

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ سے درخواست کی جائے کہ نصاب عربی یا فارسی کی جو کتابیں مقرر ہوں وہ سیشن شروع ہونے سے کم سے کم چھ ماہ قبل شائع ہو جایا کریں۔

(رزولیوشن نمبر (۱۵) پاس کردہ پراونشیل کانفرنس)

یہ کانفرنس گورنمنٹ کی خدمت میں باادب مستدعی ہے کہ مدرسہ ریفارم کمیٹی نے جو بماہ مارچ ۱۹۱۰ء ڈھاکہ میں منعقد ہوئی تھی جو سفارشیں کی تھیں ان پر عملدرآمد شروع کیا جاوے نیز یہ کہ صوبہ کے بجٹ میں ایسے مدرسوں کے لئے جس کی جدید طریقے پر اصلاح ہوئی ہے اضافہ امداد کی گنجائش رکھی جائے۔"

محرک۔ مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی اے سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ

موئید۔ حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی

۵۔ گورنمنٹ پنجاب خاندان شاہی دہلی کی تعلیم کے لئے وظائف سے مدد فرمائے

یہ کانفرنس اس میموریل کی جو خاندان شاہی کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب دہلی کی معرفت گورنمنٹ پنجاب کو دیا گیا ہے، اور جس میں التجا کی گئی ہے کہ گورنمنٹ اپنی عنایت خسروانہ سے اس خاندان کے اطفال کی تعلیم میں وظائف سے امداد دے ہمدردی کے ساتھ تائید کرتی ہے۔

محرک۔ مرزا سراج الدین صاحب سائل دہلوی **موئید۔** نواب وقار الملک بہادر

۶۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر اپنی مسلمان رعایا کی اعلیٰ تعلیم میں توجہ فرمائیں جو تعداد کے لحاظ سے (۹۰) فیصدی ہیں

یہ کانفرنس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کا اس توجہ کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے جو ہز ہائینس کو اپنی مسلمان رعایا کی طرف ہے اور نہایت ادب سے التجا کرتی ہے کہ کشمیر کے مسلمان جو اس ریاست میں تقریباً (۹۰) فیصدی ہیں اور ہز ہائینس کی نہایت مفید اور مطیع رعایا ہیں ان کی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام فرماکر کل ملک کے مسلمانوں کو ممنون فرمایا جاوے۔

محرک۔ مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا۔

موئید۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڑھ

۷۔ مسٹر گوکھلے کے ابتدائی تعلیم کے اصول جبریہ سے اتفاق رائے

یہ کانفرنس آنریبل مسٹر گوکھلے کے ابتدائی تعلیم کے بل کے اصول جبریہ کو پسند کرتی ہے بشرطیکہ تعلیم مفت ہو اور اس بل میں مسلمانوں کی ضرورتوں اور مقاصد کی پوری حفاظت کی جائے۔

محرک۔ مسٹر محمد علی بی اے آکسن اڈیٹر کامریڈ۔

موئید۔ مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ

اجلاس بست و ششم

منعقدہ لکھنؤ سنہ ۱۹۱۲ء

زیر صدارت

میجر سید حسن صاحب بلگرامی

قرار پایا تھا کہ اس سال مسلم لیگ کا اجلاس لکھنؤ میں ہو رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب لیگ کی صدارت منظور فرما چکے تھے حامیانِ تعلیم وا کا بر روسا داودھ نے اس موقع پر بھی کانفرنس کو یاد رکھا اور تیسری مرتبہ لکھنؤ میں دعوت دی کانفرنس کے انتظامات کے لئے مقامی بااثر حضرات کی سپشل کمیٹی قائم ہوئی جس کے صدر آنریبل راجہ سید ابو جعفر صاحب تعلقہ دار اور جس کے سکرٹری مولوی سید ظہور احمد صاحب ایڈوکیٹ تھے۔ باہر سے آئے ہوئے ممبران و وزیٹران راجہ سید ابو جعفر صاحب کے مہمان تھے، قیصر باغ کی بارہ دری اجلاس کے لئے اور اس کی پرشکوہ اور وسیع عمارات قیام مہمانان کے لئے وقف تھیں، مقرر اور ممتاز مہمانوں کے لئے آنریبل سر راجہ محمد علی خاں صاحب تعلقہ دار محمود آباد اور سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد کے محلات کے دروازے کھلے ہوئے تھے اودھ کے ان مشہور رئیسوں کی فیاضی اور ہمدردی نے علی الخصوص کانفرنس کی امداد میں جو نمایاں حصہ لیا ہے وہ ہمیشہ ان کے ناموروں کے ساتھ تاریخی واقعات کے سلسلہ میں بطور یادگار کے باقی رہے گا۔

کانفرنس کے ساتھ اس مرتبہ بھی زنانہ نمائش کا اہتمام خصوصیت کے ساتھ کیا گیا تھا جس کا افتتاح لیڈی سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہاتھوں سے کیا گیا۔ اجلاس کا آغاز اپنی اجتماعی قوت کے لحاظ سے پوری شان و شوکت سے ہوا بارہ دری کی شاہی عمارت شاہی دربار کے لحاظ سے آراستہ اور پیراستہ کی گئی تھی اور کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ گورنر، شہزادے، تعلقہ دار، امراء، وکلاء، بیرسٹر، پروفیسر، علماء، حکماء، شعراء ہر طبقے کے لوگ شریک مجلس تھے۔ صدر کانفرنس کا خطبۂ صدارت وقت کے تعلیمی مسائل بالخصوص مسئلہ قیام مسلم یونیورسٹی پر جو اس زمانہ کا معرکۃ الآرا مسئلہ تھا پورے طور سے بسیط اور حاوی تھا جس کے سننے کے

بعد عام رائے یہ تھی اور ہر زبان پر یہ چرچا تھا کہ ایسا زبردست پریسیڈنشل ایڈریس آج تک کانفرنس کے پلیٹ فارم پر نہیں دیا گیا۔ فاضلانہ ایڈریس کے اختتام پر ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے اپنی تقریر میں ایڈریس پر ریمارک کرتے ہوئے جو خیال ظاہر کیا اس کا ایک فقرہ اس قابل ہے کہ یہاں نقل کر دیا جاوے۔

انہوں نے کہا۔

"آزادانہ رائے زنی پریسیڈنٹ کی تقریر کا اصلی راز ہے (سنو سنو) اس کے اندر ایسے اعلیٰ کلمات حکمت موجود ہیں جن کی نسبت مجھے یقین ہے کہ آپ اور آنے والی نسلیں ان کو یاد رکھیں گی"۔

جلسہ کی توجہ کو کھینچنے والی ایک اور چیز بھی تھی اور وہ آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس کی رپورٹ کا وہ حصہ تھا جس میں انہوں نے مسلمانانِ اودھ کی قابل عبرت تعلیمی پستی کا نقشہ پیش کیا تھا اور جس میں انہوں نے اودھ کے مشہور بارہ اضلاع کی خصوصیات قومی ان کے اعلیٰ اور نامور مورثوں کے جاہ و حشم کمالات علم و فضل کے تاریخی شواہد و کارنامے سامنے لاکر موجودہ نسلوں کی تباہی و بربادی کا المناک منظر دکھانے کی کوشش کی تھی متاثر قلوب نے اس سیلاب پستی کو روکنے اور تھامنے کے لئے پراونشل کانفرنس کی بنیاد ڈالی جو سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب کی سرپرستی اور لکھنؤ کے نامور ایڈوکیٹ مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے ایل ایل بی کی عملی ذمہ داری پر قائم ہوئی اور موصوف اس کے آنریری سیکرٹری قرار پائے افسوس ہے کہ اس کمیٹی کا نام اب صفحہ کاغذ پر بطور یادگار باقی ہے۔

رزولیوشن

۱۔ تقرر مسلم اسپیشل انسپکٹر آف اسکولز ہر صوبہ میں

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی کے لئے اس امر کی نہایت ضرورت ہے کہ ہر ایک صوبہ میں گورنمنٹ ایک مسلمان اسپیشل انسپکٹر آف اسکولز اور چند ماتحتین صیغہ انسپکشن مقرر فرمائے تاکہ کچھ عرصہ سے مسلمانوں کی تعلیم میں نسبتاً جو کمی ہے اس کی تلافی ہو سکے۔

محرک۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب بی اے وکیل علی گڑھ مؤید۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب۔

۲۔ ہر صوبہ میں اسلامیہ کالج اور ہر ضلع میں اسلامیہ ہائی اسکول کے افتتاح کی ضرورت

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے باادب ملتجی ہے کہ مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی کے لئے ہر صوبہ میں ایک اسلامیہ کالج اور ہر ضلع میں ایک اسلامیہ ہائی اسکول ازبس ضروری ہے لیکن اس مقصد کے حصول میں گورنمنٹ کی خاص توجہ اور ہمدردی کی اس طرح پر ضرورت ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اور ضلع میں سرمایہ جمع کرنے کے لئے مسلمان جو کوشش

کر رہے ہیں یا کریں افسران گورنمنٹ ان کی سرپرستی اور اعانت ہر طرح پر کرے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مؤید۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب وکیل علی گڑھ

۳۔ سندھ کے سیس بل کی تائید

یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی سے مستدعی ہے کہ مسلمانان سندھ کی تعلیمی ضروریات کے لحاظ سے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو آنریبل مسٹر غلام علی بھر گڑی کے پیسہ سیس بل کو بصورت قانون نافذ کرے۔

محرک۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب وکیل علی گڑھ مؤید۔ مسٹر عبد المجید خواجہ بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

۴۔ سررشتۂ تعلیم کی رپورٹوں میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت کے اندراج کی درخواست

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ڈائرکٹر صاحبان سررشتۂ تعلیم کی سالانہ رپورٹوں میں جو خاص باب مسلمانوں کی تعلیم سے متعلق ہوتا ہے اور جس کے متعلق ایجوکیشن کمیشن ۱۸۸۲ء نے سفارش کی ہے اس میں خاص طور سے حسب ذیل معلومات کا اندراج کیا جانا مسلمانوں کے تعلیمی مقاصد اور کوششوں میں عملاً مدد دینے کے لئے ضروری ہے۔

(الف) یہ کہ اس صوبہ میں کس قدر اسلامیہ کالج اور اسکول ہیں اور کہاں کہاں ہیں۔

(ب) یہ کہ ان اسلامی درسگاہوں کی مالی اور تعلیمی حالت کی کیا کیفیت ہے۔

(ج) یہ کہ افسران ضلع اور سررشتۂ تعلیم نے ان درسگاہوں کی ترقی اور بہتری کے متعلق کچھ مدد فرمائی ہے یا نہیں اور اگر فرمائی ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے۔

محرک۔ مسٹر عبد المجید خواجہ بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا

۵۔ انعقاد پراونشل کانفرنس اودھ

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان اودھ کی تعلیمی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ بمقام لکھنؤ پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کیا جائے جو کل اضلاع اودھ کے مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کی خدمت گزار اور کفیل ہو۔

محرک۔ مسٹر سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل لکھنؤ

مؤید۔ مسٹر سید علی اوسط صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ

۶۔ شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب کی یادگار قائم کرنے کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ شمس العلماء مولانا حافظ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی مرحوم

ومغفور کی ان شاندار ادبی قومی اور مذہبی خدمات کے اعتراف میں جو مرحوم نے اپنی عدیم المثال زندگی میں قوم اور اسلام کی کی ہیں ایک سرمایۂ وظائف بذریعہ عام چندہ کے قائم کیا جاوے اور اس کے منافع سے غیر مستطیع طلبا مدرسۃ العلوم علی گڑھ کو وظائف دئے جاویں۔

محرک۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل لکھنؤ

موئید۔ مسٹر سید سجاد حیدر صاحب بی اے (علیگ)

۷۔ تجویز ڈیپوٹیشن منجانب کانفرنس بخدمت مہاراجہ صاحب کشمیر

یہ کانفرنس مسلمانان کشمیر کی تعلیمی پستی کو محسوس کرتے ہوئے تجویز کرتی ہے کہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر کی خدمت میں بھیجا جاوے تاکہ وہ نہایت ادب سے حضور مہاراجہ صاحب بہادر کو مسلمانانِ کشمیر کی افسوسناک پستی اور ان کی تعلیمی ضروریات کی طرف توجہ دلائے۔

محرک۔ مسٹر شوکت علی خاں صاحب بی اے (علیگ)

موئید۔ خواجہ عبد الصمد صاحب ککرو رئیس بارہ مولا کشمیر

۸۔ مسلمانانِ آسام کے لئے وظائف و تقرر افسر معائن کی استدعا

مسلمانان آسام (خاص) کی موجودہ افسوسناک پستی کے لحاظ سے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے بادب ملتجی ہے کہ اُن کی تعلیمی ضروریات کو ملحوظ رکھکر ان کی تعلیمی ترقی کے لئے پراونشل، میونسپل، اور لوکل بورڈ اسکالرشپوں سے ایک خاص تعداد مسلمانوں کے لئے محفوظ کر دے نیز ایسے اضلاع میں جہاں مسلمانوں کی آبادی نسبتاً زیادہ ہے ایک اسپیشل مسلمان ڈپٹی انسپکٹر کا تقرر منظور کرے اور مسلمان ٹیچروں کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

محرک۔ مسٹر محی الدین احمد صاحب بی اے (علیگ) موئید۔ نواب وقار الملک بہادر

۹۔ مسلمانوں کو فن ڈاکٹری کے حصول کی ترغیب

اس کانفرنس کی رائے میں قومی ترقی اور ثروت کے لئے ضروری ہے کہ فن ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں میں بہ نسبت موجودہ حالت کے زیادہ رائج ہو۔

محرک۔ ڈاکٹر سید الظفر خاں صاحب ایم ڈی پروفیسر میڈیکل کالج لکھنؤ

موئید۔ سید نثار حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ

۱۰- الہ آباد یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ میں مسلمانانِ صوبہ متوسط کے اضافہ کی درخواست کا اعادہ

یہ کانفرنس رزولیوشن نمبر (۲۸) پاس شدہ اجلاس کانفرنس منعقدہ بمقام ناگپور ۱۹۱۰ء کی طرف گورنمنٹ کی توجہ کو مبذول کراتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ مسلمانانِ صوبہ متوسط کی تعلیمی ضرورتوں کے لحاظ سے اس پر جلد عمل کارروائی کی جائے رزولیوشن مذکور کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

الہ آباد یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ اور سینیٹ میں ممالک متوسط و برار کی تعداد بہت ناکافی ہے اور اس میں کوئی مسلمان ممبر نہیں لہٰذا یہ کانفرنس صوبہ ممالک متوسط و برار کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھکر گورنمنٹ سے مستدعی ہے کہ اس صوبہ کے مسلمان ممبروں کی کافی تعداد سینیٹ و سنڈیکیٹ میں بڑہادی جاوے۔

محرک۔ مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا جالندھر مؤید۔ ڈاکٹر محمد محمود صاحب بیرسٹرایٹ لا

۱۱- کلکتہ مدرسہ کو پراونشیل محمدن کالج قائم کرنے کی درخواست

اس کانفرنس کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ گورنمنٹ بنگال کلکتہ مدرسہ کو ایک پراونشیل محمدن کالج کی حیثیت میں ترقی دیکر مسلمانانِ بنگال کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک عمدہ ذریعہ پیدا کرے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔ مؤید۔ مولوی محمد عظیم صاحب

۱۲- جبل پور کالج میں عربی و فارسی تعلیم پر توجہ کی ضرورت

جبل پور گورنمنٹ کالج میں عربی اور فارسی کی تعلیم کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے ان مسلمان طلبہ کی تعلیم میں سخت نقصان پہونچتا ہے جن کی سیکنڈ لینگویج عربی یا فارسی زبان ہوتی ہے لہٰذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے ادب کے ساتھ مستدعی ہے کہ وہ کالج مذکور میں عربی اور فارسی کی تعلیم کا کافی انتظام کر جے۔

محرک۔ ڈاکٹر محمد محمود صاحب بیرسٹرایٹ لا مؤید۔ مسٹر شمشاد احمد خاں بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

۱۳- جبریہ اور مفت تعلیم کی ضرورت سے اتفاق

یہ کانفرنس آنریبل مسٹر گوکھلے کے جبریہ اور مفت ابتدائی تعلیم کی تحریک کی اصولاً تائید کرتی ہے اور اس کو ملک کی بہبودی اور ترقی کے حق میں نہایت اہم اور ضروری سمجھتی ہے بشرطیکہ اس میں مسلمانوں کی خاص تعلیمی ضروریات اور مقاصد کی پوری حفاظت کر دی جائے۔

محرک۔ مسٹر تصدق احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

موید۔ مسٹر شمشاد احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علی گڑھ

۱۴۔ پریسیڈنسی کالج کلکتہ میں مسلمانوں کی تعداد مقررہ ہونی چاہئے نیز اس کے لئے ہوسٹل کا قیام ضروری ہے

یہ کانفرنس گورنمنٹ بنگال کی توجہ ان مشکلات اور دقتوں کی طرف مبذول کراتی ہے جو کلکتہ پریسیڈنسی کالج کے داخلہ میں مسلمان طلبہ کو پیش آتی ہیں اور گورنمنٹ سے بادب ملتجی ہے کہ مسلمانان بنگال کے تعلیمی فوائد اور حقوق کو مدنظر رکھکر وہ اس کالج میں مسلمان طلبہ کے لئے ایک کافی تعداد کے محفوظ کئے جانے کا انتظام فرمائے نیز پریسیڈنسی کالج امپرومنٹ اسکیم میں کالج مذکور کے مسلمان طلبہ کے لئے ایک محمدن ہاسٹل قائم کرنے کا لحاظ رکھا جاوے۔

محرک۔ مولوی محمد عظیم صاحب موید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا

۱۵۔ تائید رزولیوشن ہائے کانفرنس مشرقی بنگال و آسام

یہ کانفرنس حسب ذیل رزولیوشنوں کی جو پراونشل محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مشرقی بنگال و آسام کے اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام رنگپور منظور ہوئے ہیں تائید کرتی ہے اور گورنمنٹ کی توجہ کی غرض سے اپنی سفارش کے ساتھ پیش کرتی ہے۔

(الف) مسلمانوں کے حقوق کے کافی تحفظ کے لئے گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے کہ ٹکیسٹ بک کمیٹی میں مسلمانوں کی نیابت میں توسیع کی جائے۔

(ب) یہ کانفرنس اس رائے کی جو اجلاس ماسبق کے رزولیوشن نمبر ا میں میٹریکیولیشن، ایف اے اور بی اے کی فارسی کتب درسیہ سے عربی زبان کے حصہ کے خارج کرنے اور کتب مذکور کے مشکل حصص کی تنسیخ کے متعلق ظاہر کی گئی تھی تائید کرتی ہے اور اس رزولیوشن پر عملدرآمد ہونے کے لئے یہ گزارش کرتی ہے کہ ان قواعد میں جو یونیورسٹیز ایکٹ کے ماتحت کلکتہ یونیورسٹی میں مرتب ہوئے ہیں ترمیم کی جائے۔

(ج) یہ کہ مدرسہ ریفارم کمیٹی منعقدہ ڈہاکہ (مارچ ۱۹۱۰ء) کی تجاویز پر جلد تر عملدرآمد ہونے کی ضرورت کی طرف گورنمنٹ کی توجہ ادب کے ساتھ مبذول کرائی جائے اور درخواست کی جائے کہ پراونشل بجٹ میں ان مدرسہ جات کی بیش از بیش امداد کے لئے جو زمانۂ حال کے طرز پر درست ہوگئے ہوں گنجائش رکھی جائے۔

محرک۔ ڈاکٹر محمد محمود صاحب بیرسٹرایٹ لا موید۔ مسٹر محمد عربی صاحب ایم اے بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ

۱۶۔ متعلق انسداد شکایت مسلم طلبہ آگرہ میڈیکل اسکول

یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کو آگرہ میڈیکل اسکول میں مسلمان طلبہ کی دشواریوں اور شکایتوں کی طرف متوجہ کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ گورنمنٹ بعد تحقیقات کے ان کے رفع کرنے کی جانب توجہ فرمائے گی۔

محرک۔ مسٹر محمد یعقوب وکیل مرادآباد — مؤید۔ مولوی [illegible] بی اے

۱۷۔ وثیقہ داران اودھ کی اولاد کے لئے ایک مدرسہ کے افتتاح کی ضرورت

چونکہ وثیقہ داران اودھ کی تعلیمی حالت نہایت خراب ہے اور تعلیم کی طرف ان کی افسوسناک غفلت ہے لہذا اس کانفرنس کی رائے ہے:

(۱) وثیقہ داران کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائے جس کے خرچ کے لئے آمدنی وثیقہ میں سے بحساب فی روپیہ ایک پیسہ وضع کیا جائے اور اودھ کی کمیٹی کانفرنس کی مدد سے وثیقہ داران کی جماعت کو راغب کرکے ان تمام اطفال کو جو قابل تعلیم ہوں اس اسکول میں داخل کیا جائے۔

(۲) جو رقم وثیقہ بہ سبب لاوارث ہونے کے خزانۂ گورنمنٹ میں بطور توفیر جمع ہے اس کی بابت گورنمنٹ سے دریافت کیا جائے کہ وہ رقم کس قدر ہے اور درخواست کی جائے کہ اس رقم کا کچھ حصہ تعمیر بورڈنگ ہوس میں اور کچھ حصہ کا منافع وظائف میں خرچ کیا جائے۔

محرک۔ نواب مرتضیٰ حسین خاں صاحب — مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

اجلاس بست و ہفتم

منعقدہ آگرہ سنہ ۱۹۱۳ء

زیر صدارت

آنریبل جسٹس مسٹر شاہ دین صاحب بیرسٹرایٹ لا جج ہائیکورٹ لاہور

اکبر اعظم شہنشاہ جہانگیر اور شاہجہاں کے مبارک عہد سلطنت میں جو اہمیت آگرہ کو حاصل رہی ہے وہ تاریخ کے صفحوں سے جب تک کہ دنیا کی تاریخ زندہ ہے محو نہیں ہوسکتی۔ تاج، قلعۂ اکبری، خود اکبر کا مقبرہ سلطنت کی شوکت اور ثروت کے آج بھی گواہ ہیں۔ آگرہ ایک زمانہ تک سلطنت کا گہوارہ رہنے کے علاوہ علم و فضل، اخلاق اسلامی اور صنعت و حرفت کا بھی مرکز رہا مگر آج جبکہ یہ ساری نعمتیں رخصت ہو چکی ہیں آگرہ میں سوا لاکھ باشندوں میں سے (۴۹) ہزار مسلمان موجود ہیں جو ہر حیثیت کے لحاظ سے نہایت پست اور جن کی اخلاقی زندگی نہایت تاریکی میں ہے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی نے کوشش کی کہ کانفرنس کا اجلاس آگرہ میں کیا جاوے اور خفتہ قوتوں کو بیدار کرنے کی کوشش اس وسیلے سے کی جاوے۔ بالآخر انعقاد کانفرنس کی کوشش کا بیڑا [illegible] اور ہمدرد اہل بصیرت نے تحریک مذکور کا خیر مقدم کر کے کانفرنس کمیٹی کو ممنون منت کیا جن کی محنت کوشش اور توجہ کی بدولت ایسا بے مثل مجمع مسلمانان آگرہ نے اپنے ارد گرد دیکھا جو غالباً قومی حکومت کے بعد آگرہ میں اہل فضل کا یہ پہلا مجمع تھا جس میں ہر حصہ ملک کے مشاہیر محض قوم کی بہبودی کے وسائل و اسباب مہیا کرنے کی غرض سے اکٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً (۸۰۰) تعلیم یافتہ اور معزز لوگ ہر گوشہ سے آئے قیام کے لئے بڑے بڑے ہوٹل، بنگلے، مکانات ناکافی ہوئے تو سرکار عالیہ بھوپال کی عنایت سے ڈیرے اور خیمے بھوپال سے منگوا کر نصب کرائے گئے انتظامی امور کی تکمیل کے لئے ایک منظم جماعت اہل شہر کی بطور ریسپشن کمیٹی قائم تھی جس کے روح رواں خان بہادر سید آل نبی صاحب مرحوم بی اے ایل ایل بی اور جس کے پُرجوش سکریٹری مرزا عابد حسین صاحب بی اے حال ایڈوکیٹ لکھنؤ تھے مولوی علی احمد خاں صاحب وکیل و رئیس فتح آباد پیرانہ

سالی کے باوجود جوانوں کے ہمقدم تھے۔ محمد اسحاق صاحب مالک میٹروپول ہوٹل منشی مظہر حسین خاں صاحب سید نواب علی صاحب (حال خاں صاحب) خواجہ فیاض حسین صاحب شاہ نظام الدین صاحب سلطان مرزا صاحب ڈاکٹر وزیرالدین صاحب، سید عبدالحمید صاحب، نواب مرزا صاحب، واحد یار خاں صاحب بی اے جیسے پُرہمت اور ہمدرد جماعت انتظامیہ کے ممبروں کی بدولت جس خوبی کے ساتھ کانفرنس انجام کو پہونچی اس اہتمام کی مثالیں مسلمانوں کے اُن آباد اور با فراغ شہروں میں بھی کم ملتی ہیں جہاں آگرہ سے پہلے کانفرنس کے جلسے ہوچکے تھے۔ اجلاس مذکور میں تین باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں

نمبر (۱) کانفرنس نے قومی ترقی اور بالخصوص تعلیمی ترقی کی تحریک کے متعلق کیا خدمات انجام دیں آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس کا اس سوال کے متعلق جواب۔

نمبر (۲) صوبہ مذکور کے (۳۶) اضلاع کی تعلیمی کیفیت کا پیش ہونا۔

نمبر (۳) انسپکٹر کانفرنس کے ذریعہ سے ضلع آگرہ کی تعلیمی و معاشرتی کیفیت کی رپورٹ کا اجلاس میں پیش ہونا۔

اجلاس مذکور کی ایک اور خصوصیت بھی نظر انداز ہونے کے قابل نہیں وہ یہ کہ ہر ہائنس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ فرمان روائے بھوپال نے اپنی طرف سے اپنے فرزند رشید پرنس حمید اللہ خاں بہادر کو (جو آج بفضلہ تعالیٰ فرماں روائے بھوپال ہیں ادام اللہ ملکہ) اپنا قائم مقام بناکر اجلاس میں شرکت کرنے کے واسطے بھیجا تھا۔

دوران کارروائی میں آنریری جنٹ سکرٹری نے شعبۂ اسکول کی اعانت پر اہل شہر اور مجلس کو توجہ دلائی اس کی ابتدائی تعلیم کے نمونے اجلاس میں پیش کئے گئے جن کی اپیل پر اسکول کے واسطے تقریباً پانچہزار روپیہ کے چندہ کا وعدہ ہوا اور مالعہ نقد وصول ہوئے۔

کانفرنس کے اجلاسوں کے علاوہ دیگر اجلاس مثل شعبۂ تعلیم نسواں، انجمن ترقی اردو وغیرہ کے اجلاس بھی حسب دستور کامیاب طریقہ پر انجام پائے اور جن میں کئی مفید تجاویز بہ کثرت آرا پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

رزولیوشن

۱۔ شکریہ گورنمنٹ متعلق سرکلر ۱۹۱۳ء بابت ترقی تعلیم	گورنمنٹ عالیہ ہند نے ۳ اپریل ۱۹۱۳ء کو جو سرکلر مسلمانان ہند کی تعلیم کے متعلق جاری کیا ہے اور اس میں کانفرنس کی دیرینہ معروضات پر توجہ فرماکر مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات

کے متعلق جو اصول قرار دیئے ان کے لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے

اور امید کرتی ہے کہ مختلف صوبہ جات کی لوکل گورنمنٹیں گورنمنٹ ہند کے قرار دادہ اصول کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے صوبوں میں آیندہ کے لئے پورا پورا انتظام مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق کر کے مسلمانوں کی قوم کو ممنون کریں گی۔

محرک - مسٹر ظہور احمد بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد

مؤید - مسٹر عبدالحمید حسن بی اے ایل ایل بی (مدراس)

۲ - تجاویز متعلق ترقی تعلیم مسلمانانِ کشمیر بہ خدمت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر

ستمبر گزشتہ میں مسلمانوں کا جو ڈیپوٹیشن ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کے حضور میں وہاں کے مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتوں کے متعلق حاضر ہوا اور ہز ہائینس نے جو عنایت اور مہمان نوازی کا برتاؤ ڈیپوٹیشن کے ساتھ کیا اس لئے یہ کانفرنس ہز ہائینس کا شکریہ ادا کرتی ہے لیکن افسوس ہے کہ جو جواب ایڈرس کا دیا گیا وہ مایوس کن تھا اور یہ کانفرنس مسلمانانِ ہند کی طرف سے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر سے درخواست کرتی ہے کہ ذیل کے امور پر جس قدر جلد ہو سکے حضور عالی توجہ فرما کر مسلمانوں کی قوم کو ممنون فرمائیں گے۔

(۱) ریاست کے کالجوں اور اسکولوں میں مذہبی تعلیم کا سامان ہو

(۲) ان دیہاتوں میں جہاں (۵۰۰) یا اس سے زیادہ آبادی ہو ابتدائی مدارس یا مکتب قائم کئے جائیں۔

(۳) ابتدائی تعلیم مفت اور جبریہ کی جائے۔

(۴) ہر ایک ضلع کے صدر مقام پر اینگلو ورنیکلر اسکول قائم ہوں۔

(۵) ہر ایک صوبہ کے صدر مقام پر ہائی اسکول جاری ہوں۔

(۶) مسلمان طلبہ کی ریاست کے اسکول اور کالجوں میں تعداد زیادہ کرنے کے لئے خاص اہتمام وضروریات مہیا ہوں۔

(۷) موجودہ اسلامیہ اسکول کو اسلامیہ کالج بنانے کے لئے فیاضانہ امداد عطا کی جائے۔

(۸) تمام شعبہ ہائے تعلیمی میں مسلمان طلبہ کے لئے کافی تعداد خاص وظائف کی عطا کی جائے۔

(۹) مسلمان پروفیسر، مدرس، افسر اور انسپکٹر ریاست کے کالجوں، اسکولوں دفتروں اور تعلیمی صیغہ میں مقرر کئے جائیں۔

(۱۰) ایک خاص مسلمان افسر یا انسپکٹر اس کام پر مقرر ہو کہ وہ ریاست میں مسلمانوں کی تعلیم

کانگران اور اس کی ترقی میں کوشاں ہو۔

(۱۱) مسلمان امیدواروں کی نارمل سکولوں میں تعداد زیادہ داخل کرنے کے لئے خاص اہتمام وتدابیر اختیار کی جائیں۔

(۱۲) اہل حرفہ کے بچوں کے لئے مدارس قائم ہوں۔

(۱۳) جاگیرداروں کے بچوں کے لئے تعلیم کے لئے خاص انتظامات ہوں۔

(۱۴) سالانہ رپورٹ تعلیم میں ایک خاص باب مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق مخصوص کیا جاوے۔

(۱۵) ان اسلامیہ انجمنوں کی حوصلہ افزائی اور امداد کی جاوے جو مسلمانوں کی تعلیم میں ترقی کی خواستگار رہیں۔

(۱۶) گرانٹ ان ایڈ (امداد) اور نیز گورنمنٹ کے ذاتی اثر سے اسلامی تعلیم گاہوں کی معاونت ہو

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب آنریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس

موئید۔ سید محسن شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل لاہور سکریٹری انجمن کشمیری مسلمانان

۳۔ گورنمنٹ صوبہ مدراس و صوبہ ممالک متوسط سے درخواست کہ وہ تعلیمی سرکلر ماہ اپریل ۱۹۱۳ء کے ماتحت اپنے صوبوں میں بھی کمیٹی مقرر فرمائیں

گورنمنٹ عالیہ نے جو تعلیمی سرکلر ماہ اپریل ۱۹۱۳ء میں مسلمانان ہند کی تعلیم کے متعلق جاری کیا ہے اور اس کے مطابق جو کمیٹی گورنمنٹ صوبہ بمبئی سے مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق مقرر کی ہے اسی طرح کی دوسری کمیٹیوں کے مقرر کئے جانے کی بابت صوبہ ممالک متوسط اور مدراس گورنمنٹ اور دوسری مقامی گورنمنٹوں سے یہ کانفرنس استدعا کرتی ہے۔

محرک۔ عبدالحمید حسن صاحب بی اے وکیل (مدراس)

موئید۔ مسٹر احسان الحق بیرسٹر ایٹ لا (جالندھر)

۴۔ قیام پنجاب پراونشیل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

مسلمانان پنجاب کی تعداد اور اہمیت کے لحاظ سے ان کی تعلیم کا مسئلہ قوم کی خاص توجہ اور کوشش کے لائق ہے اور بہ لحاظ اس پستی کے جو مسلمانان پنجاب کی تعلیم میں ہے اس کی سخت ضرورت ہے کہ اس صوبہ میں پراونشیل ایجوکیشنل کانفرنس قائم ہو اور صوبہ کے کل اضلاع کے خاص حالات وضروریات کے لحاظ سے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے پروگرام قرار دیا جاوے اور اس کی تکمیل کے عملی ذرائع پیدا کرنے میں پوری سعی کی جاوے۔ اس لئے یہ کانفرنس اس اہم ضرورت کی طرف زندہ دلان پنجاب کو اصرار

کے ساتھ تحریک وابستہ ہے اور امید کرتی ہے کہ اس مقصد میں جلد کامیابی ہوگی۔

محرک۔ آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

مؤید۔ مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا (جالندھر)

۵۔ جسٹس باڈم کی یادگار میں پنجاب کانفرنس ایک ہزار روپیہ کا چندہ

یہ کانفرنس مسٹر جسٹس باڈم آنجہانی کی یادگار میں جو جنوبی ہند کے مسلمانوں کے بڑے محسن تھے اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ بمقام مدراس کے پریسیڈنٹ تھے ایک بورڈنگ ہوس بنانے کے مساعی کو جو محمڈن ایجوکیشنل ایسوسی ایشن جنوبی ہند کی سرپرستی میں ہو رہی ہے وقعت اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے نیز یہ کانفرنس جسٹس آنجہانی کی مہربانیوں اور ان کی عمدہ خدمات کے اعتراف میں مبلغ ایک ہزار روپیہ اس تجویز کی تکمیل کے لئے بطور چندہ کے پیش کرتی ہے۔

محرک۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب بی اے ایل ایل بی (مدراس)

مؤید۔ مسٹر شوکت علی خاں بی اے (علیگ)

۶۔ سلہٹ گورنمنٹ مدرسہ میں مدراس و کلکتہ کے نمونہ پر اینگلو پرشین ڈپارٹمنٹ کے اجرا پر گورنمنٹ آسام توجہ کرے

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان آسام کی ترقی کے لئے یہ امر نہایت ضروری اور اہم ہے کہ گورنمنٹ آسام، مدراس کلکتہ و چٹاگانگ کے اینگلو پرشین ڈپارٹمنٹ کے نمونے پر سلہٹ گورنمنٹ مدرسہ میں ایسے ہی ڈپارٹمنٹ کے اجرا میں بہت جلد توجہ فرمائے نیز صوبہ آسام کے ہر ڈویژن کے واسطے ایک ایک خاص مسلمان انسپکٹر مدارس کا بہ غرض معائنہ تعلیم مسلمانان تقرر فرما کر مسلمانان آسام کو ممنون فرمائے۔

محرک۔ مسٹر غلام محی الدین بی اے (علیگ)

مؤید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

۷۔ ہر صوبہ میں مسلم اطفال کے لئے صنعتی تعلیم اور وظائف کا انتظام

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ہر صوبہ میں مسلمان اطفال کی ٹیکنیکل، سائنٹفک، اور انڈسٹریل تعلیم کے لئے عملی ذرائع اختیار کئے جاویں اور اس غرض کی تکمیل کے لئے وظائف قائم کئے جائیں۔

محرک- نصیر الممالک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب (کلکتہ)

مؤید- ابوحامد شاہ عترت حسین صاحب بی اے وکیل (بنارس)

۸- تحقیق حالات اسلامی تعلیمی اوقاف

اس کانفرنس کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ ان اسلامی تعلیمی اوقاف کے بنیادی حالات اور ان کی کارروائی کے متعلق پوری پوری تحقیقات کی جاوے جو ملک کے مختلف صوبہ جات میں موجود ہیں اور اس کام کو سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سپرد کیا جاوے کہ وہ فوراً اس کے متعلق کارروائی شروع کرے۔

محرک- آنریبل میاں محمد شفیع صاحب خان بہادر بیرسٹرایٹ لا (لاہور)

مؤید- نصیر الممالک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب (کلکتہ)

اجلاس بست و ششم

منعقدہ راولپنڈی ۱۹۱۴ء

زیر صدارت

خان بہادر مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای

(پریسیڈنٹ کونسل بہاولپور اسٹیٹ)

کانفرنس کمیٹی کی خواہش تھی کہ ۱۹۱۴ء کا اجلاس پشاور میں ہو جو صوبہ سرحدی کا مرکز ہے لیکن جب اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو اس نے راولپنڈی کا انتخاب کیا جو اضلاع سرحدی کی ایک کمشنری کے علاوہ اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے اور مسلمانوں کی کثیر آبادی کی وجہ سے اہم مقام ہے۔ راولپنڈی میں اجلاس کانفرنس کا کامیاب طریقے سے انجام پانا جناب نواب ملک محمد مبارز خاں صاحب رئیس اعظم شاہ پور اور قاضی سراج الدین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا راولپنڈی کی سرگرم اور مخلصانہ توجہ کا نتیجہ تھا۔ اجلاس کا مقام ہندوستان کے مغربی کنارہ پر تھا۔ تاہم اس کے شرکا میں مغرب، مشرق، جنوب و شمال ہر گوشۂ ملک کے ہمدرد قوم و ہمدرد ملک اصحاب شریک تھے۔ مسلمانوں کے دوش بدوش برادران وطن یعنی معتدد ہندو اور سکھ صاحبان کی جماعت بھی مسئلۂ تعلیم سے اپنی دلچسپی اور اپنے ملکی بھائیوں سے ہمدردی کا عملاً ثبوت دے رہی تھی۔

صدر مجلس جب راولپنڈی اسٹیشن پر پہونچے تو موصوف کا استقبال نہایت شاندار طریقے سے کیا گیا۔ استقبال صدر کے لئے اسٹیشن پر جہاں مسلمانوں کی صف بندی تھی، بابا جاگر سنگھ صاحب بیدی سول جج راولپنڈی نے صدر کے گلے میں ہار ڈالا جس پر لکھا ہوا تھا (فرام ہندوز) جس کے شکریہ میں صدر محترم نے فرمایا کہ "میں اپنے ہندو بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ہار کو میں ہمیشہ پاک جگہ میں رکھوں گا اور نہایت قدر و منزلت سے اس کو دیکھوں گا"۔ راستہ میں جہاں جہاں صدر کی سواری گزری ہندو اور سکھ صاحبان نے جلوس کے سامنے پان، مصری، الائچی پیش کی اور پھول برسائے انہوں نے کانفرنس کے ڈیلی گیٹس کے قیام کے لئے ڈی اے وی ہائی اسکول اور خالصہ ہائی اسکول

کی عمارتیں خالی کردیں۔

اجلاس میں مقامی حکام کی جماعت بھی شریک تھی کرنل پوپہم ینگ صاحب بہادر سی آئی ای کمشنر راولپنڈی ڈویژن جنرل کٹسن کمانڈنگ سکنڈر راولپنڈی ڈویژن اور مسٹر زبوف صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کے نام نامی قابل ذکر ہیں۔ کرنل پوپہم صاحب کمشنر راولپنڈی نہ صرف اجلاس میں تشریف لائے بلکہ اپنی طرف سے اپنی کوٹھی پر کانفرنس کے تمام ڈیلی گیٹس کو مدعو کرکے ان کو گارڈن پارٹی بھی دی۔

کارروائی اجلاس میں مسلمانوں کے ریکگنائزڈ سکولوں کی فہرست معہ ان کے مختصر حالات اور کیفیت کے پیش کی گئی تھی۔ اسی طرح ایک دلچسپ اپیل "کانفرنس کے ماضی و مستقبل" کے عنوان سے پیش ہوئی جس کی غرض یہ تھی کہ اقتضاء حالات کے مطابق قومی تعلیم کے مسئلہ کو قوم عملاً اپنے ہاتھ میں لے۔ ضرورت تھی کہ ان الفاظ کو یہاں پر دوہرایا جاتا لیکن یہ محدود صفحے اس قسم کے پھیلاؤ کی اجازت نہیں دیتے۔ کانفرنس کی سالانہ رپورٹ قومی امراض اور تشخیص امراض کی سالانہ رپورٹ ہوتی ہے جس میں قومی ڈاکٹروں کی بہترین رائیں اور مشورے ہوتے ہیں یہ مشورہ بطور نسخہ اجلاس ہذا کی رپورٹ میں (۱۷) صفحوں پر قلم بند ہے ضرورت آشنا اپنی جگہ پر ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

رزولیوشن

۱۔ وفاداری مسلمانان ہند بزمانہ جنگ عظیم

موجودہ ہولناک جنگ یورپ کے موقع پر جمیع رعایائے ہندوستان نے بالعموم اور مسلمانان ہند نے بالخصوص جس جوش عقیدت کے ساتھ تاج برطانیہ عظمیٰ کی خدمت کے لئے اپنی جان و مال کو حاضر کرنے اور حمایت سلطنت کے لئے بیک زبان و دل مستعد ہو جانے سے اپنی مسلمہ وفادارانہ جذبات کا اظہار کیا ہے اس پر یہ کانفرنس اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنے ہم مذہبوں کو مبارکباد دیتی ہے اور مسلمانان ہند کی قائم مقام جماعت کی حیثیت سے گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتی ہے کہ جہاں تک مقدس مذہبی تعلیمات و ہدایات کا تعلق ہے مسلمانانِ ہند گورنمنٹ عالیہ کی پرجوش وفادار رعایا کی حیثیت سے ہر موقع پر حمایت سلطنت کے لئے مستعدی کے ساتھ آمادہ اور طیار رہیں۔

محرک۔ من جانب صدر کانفرنس۔ موئید۔ حاضرین اجلاس۔

۲۔ مدراس میں مسلمانوں کے اسکولوں کا قیام

یہ کانفرنس مدراس گورنمنٹ اور آنریبل مسٹر اسٹون ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مدراس کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ جائج ٹون مدراس میں جہاں مسلمانوں کی خاصی آبادی ہے ایک غیر مکمل سکنڈری اسکول مسلمان

اطفال کے لئے جاری کیا ہے اور امید کرتی ہے کہ بہت جلد ایسے سکنڈری اسکول مسلمان اطفال کے لئے ترچناپلی، ویلور، اسیلوز کرنول اور بلہاری میں گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہونگے۔

محرک - صدر اجلاس　　　مؤید - حاضرین اجلاس

۳ - اسلامیہ اسکولوں کو ریکگنائز کرا کر ایک سلسلہ میں منسلک کرنا

چونکہ کانفرنس منعقدہ ۲۱ جون ۱۹۱۴ء کے رزولیوشن نمبر (۸) کی یہ کانفرنس تائید کرتی ہے کہ تمام مدارس اسلامی جو سررشتہ تعلیم کے نصاب کی تعلیم دیتے ہیں ان کو سررشتہ تعلیم سے ریکگنائزڈ کرانے کی فکر کرنا چاہئے اور اس قسم کے تمام مدارس ایک سلسلہ انتظام میں منسلک ہو جانے چاہئیں۔

محرک - مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر　　　مؤید - صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب

۴ - تمام لوکل گورنمنٹیں سرکاری مدارس میں مسلمانوں کے داخلہ کے لئے تعداد معین کر دیں

چونکہ اب ہر جگہ تعلیم گاہوں میں طلبہ کی کثرت ہے اور اکثر درجوں میں تعداد محدود کر دی گئی ہے اس لئے یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹوں سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر جگہ مسلمانوں کے حالات کے موافق ہر قسم کی تعلیم گاہوں میں ایک خاص حد مسلمانوں کے لئے مقرر کر دیں اور آخری وقت جو داخلہ کا مقرر ہو اس وقت تک مسلمان طلبہ کی درخواست کا انتظار کیا جاوے۔ اور اگر جگہیں مسلمانوں سے پوری نہ ہوں تو اختیار رہے کہ دوسری قوم کے طلبہ کو وہ جگہیں دیدی جاویں اس غرض کے لئے ہر جگہ ایک رجسٹر مرتب رکھا جاوے اور اس میں ان تمام درخواستوں کی تفصیل درج ہو جن کا انکاری جواب دیا گیا ہے اور وجہ انکار بھی مفصلاً تحریر کی جائے۔

محرک - میر نثار حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر　　　مؤید - حاضرین اجلاس

۵ - یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹ و سینٹ اور ٹیکسٹ بک کمیٹیوں میں مسلمان ممبروں کا اضافہ کیا جائے

یونیورسٹیوں کے سینٹ و سنڈیکیٹ میں کسی جگہ بھی مسلمانوں کی پوری نیابت نہیں ہوتی اور یہی حال ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کا ہے اس لئے یہ کانفرنس مؤدبانہ اور پُر زور درخواست کرتی ہے کہ ہر یونیورسٹی اور ہر صوبہ کی ٹکسٹ بک کمیٹیوں میں مسلمانوں کی کافی تعداد شامل کی جاوے اور ہر ماتحت کمیٹی میں بھی مسلمان داخل کئے جائیں۔

محرک- مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی۔ مؤید- صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔

۶- امدادی وظائف مسلمانوں کے لئے مخصوص کئے جائیں

وظائف کے متعلق جو عام طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ نتیجۂ امتحان پر وظائف دئے جائیں اس سے کانفرنس کو ایک حد تک اختلاف ہے کچھ وظیفے ضرور نتیجہ امتحانات کے لئے مخصوص ہونے چاہئیں بیشتر وظیفے ایسے طلبہ کو دیئے جائیں جو مالی طور پر امداد کے مستحق ہوں اور اس میں مسلمانوں کے لئے ایک حد معین کر دی جائے۔ اس خصوص پر یہ کانفرنس ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر صوبۂ پنجاب کی شکرگزار ہے کہ جناب ممدوح نے اس بارے میں واجبی خیال کا اظہار فرما کر ایک صحیح راستہ قائم فرمایا۔

محرک- مسٹر گل محمد صاحب پلیڈر فیروزپور مؤید- شیخ نظام الدین صاحب رئیس امرتسر

۷- سندھ سیس بل کے رزولیوشن کا اعادہ

اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے براہ مہربانی یہ سیس بل جو ۱۹۱۰ء میں کراچی کانفرنس میں مسلمانان سندھ کی اعلیٰ تعلیمی ترقی کے لئے ایک خاص فنڈ قائم کرنے کے متعلق پیش ہو کر منظور کیا تھا اور جس کے متعلق یہ کانفرنس ۱۹۱۰ء سے علی التواتر اپنے رزولیوشنوں کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو توجہ دلاتی رہی ہے اور جس کی متابعت میں بمبئی گورنمنٹ کی لیجسلیٹو کونسل کے مسلمان ممبروں نے ضابطہ کے ساتھ بل پیش کئے تھے اس کو جلد تر منظور فرما کر اس کے مطابق عملی کارروائی کا اجرا کرے اور یہ جلسہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو اختیار دیتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ایک قائم مقام ڈیپوٹیشن اس غرض سے منتخب کرے کہ ڈیپوٹیشن مذکور ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی کی خدمت میں حاضر ہو کر گورنمنٹ بمبئی کی توجہ اس مسئلہ کی طرف دلائے۔

محرک- صاحبزادہ آفتاب احمد خاں مؤید- مولوی نیاز علی صاحب انسپکٹر سررشتۂ تعلیم پنجاب

۸- راولپنڈی ڈویژن کے مسلمانوں کی درخواست نسبت وصولی تین پائی فی روپیہ برائے تعلیم کی تائید

راولپنڈی ڈویژن کے مسلمانوں کی جانب سے جو درخواست ان کی آمدنی سے تین پائی فی روپیہ تعلیمی اغراض کے لئے وصول کئے جانے کے متعلق اس وقت گورنمنٹ کے سامنے ہے اس کی طرف یہ کانفرنس گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہوئے اس کی منظوری کی سفارش کرتی ہے۔

محرک- نواب ملک مبارز خاں صاحب

مؤید۔ قاضی سراج الدین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا راولپنڈی

۹۔ کلکتہ مدرسہ کو اسلامی کالج بنایا جائے

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کے تعلیمی فوائد کے لحاظ سے نہایت شدید ضرورت ہے کہ کلکتہ مدرسہ کو اس اصول اور اس طریقہ پر ترقی دیکر ایک اسلامی کالج کی صورت میں لایا جائے جو علی گڑھ کالج کے لئے مختص ہیں اور اس غرض کے حصول کے لئے یہ کانفرنس سالہا سال سے گورنمنٹ سے برابر مستدعی ہے اور پھر با دب گورنمنٹ بنگال سے اصرار کے ساتھ درخواست کرتی ہے کہ اس بارے میں مناسب عملی کارروائی اختیار کرکے مسلمانوں کو ممنون فرمائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب — مؤید۔ مسٹر محمد علی (ڈاکسن)

۱۰۔ مسلمانان صوبہ سرحد و پنجاب کی ابتدائی تعلیم کو ترقی دینے کے لئے رزولیوشن مجریہ ۲۵ اگست سنہ ۱۴ء گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے نمونے پر مذکورۂ بالا گورنمنٹ توجہ فرمائے

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان صوبہ سرحدی و پنجاب کی ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ جس طرح صوبہ ممالک متحدہ کی گورنمنٹ نے اپنے رزولیوشن مجریہ ۲۵ اگست سنہ ۱۹۱۴ء میں یہ قاعدہ منظور کیا ہے کہ جس کسی مقام پر مسلمان طلبہ کی حاضری کی ذمہ داری کی جائے وہاں پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے خرچ سے ایک اسلامیہ اسکول جاری کیا جائے جس میں تمام تر استاد مسلمان ہوں اور اس طرح اس اصول پر صوبہ جات سرحدی اور پنجاب میں جہاں مسلمان آبادی نہایت کثیر ہے اور جہاں کے مسلمان تعلیم میں افسوسناک طور سے پست ہیں اس قاعدہ کا اجرا منظور فرماکر مسلمانوں کو مرہون منت کرے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب — مؤید۔ مسٹر عبدالولی خاں صاحب

۱۱۔ کلکتہ یونیورسٹی کی اس تجویز سے کانفرنس کو اختلاف ہے کہ وہ ایم اے کلاس سے عربی و فارسی کی تعلیم کو متروک کر رہی ہے

اس کانفرنس کو یہ معلوم کرکے تعجب ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی نے یونیورسٹی کالج سے ایم اے کلاس میں عربی و فارسی کی تعلیم کے متروک کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے یہ کانفرنس یونیورسٹی مذکور کو ان ہر دو تعلیم کے برقرار رکھنے اور عربی اور فارسی کی تعلیم کے لئے سہولت پیدا کرنے کی طرف اصرار کے ساتھ توجہ دلاتی ہے۔

محرک۔ مولوی محمد اکرم صاحب کلکتہ — مؤید۔ خواجہ عبدالصمد صاحب کلکتہ

اجلاس بست و نہم

منعقدہ پونا ۱۹۱۵ء

زیر صدارت

آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب جج ہائی کورٹ (مدراس)

نواب زادہ نصراللہ خاں بیرسٹرایٹ لا (آف بیچین) اور آنریبل مولوی رفیع الدین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا کی دعوت پر کانفرنس کا انتیسواں اجلاس پونا میں منعقد ہونا قرار پایا۔
اجلاس کے انتظام و انصرام کے لئے فراہمی زر کی امداد سردار سیٹھ حاجی قاسم مٹھا سی ایس آئی رئیس بمبئی کی اعانت و ہمدردی کی مشکور رہے گی جنہوں نے کئی ہزار روپیہ اس مقصد کے لئے اپنی حیثیت سے دیا اور اپنے دوستوں سے دلوایا۔ وہ اہتمام کے دیکھنے کے لئے باوجود کثیر الاشغال ہونے کے بمبئی سے پونا آتے رہے، انتظام مہمانداری، قیام مہمانان، تعمیر و آرائش پنڈال اور دیگر سامان کی فراہمی آنریبل سیٹھ سر ابراہیم ہارون جعفر صاحب مرحوم رئیس پونا کے اہتمام سے تکمیل کو پہونچی جو قومی تعلیم کے زبردست حامی اور انتظامی امور میں خاص قابلیت رکھتے تھے۔ بند روڈ کے صحت بخش قیام پر سر فاضل بھائی سیٹھ محمد میاں صاحب کھنڈوانی اور سیٹھ دوست محمد صاحب کی عالی شان کوٹھیاں اپنے بیش بہا ساز و سامان کے ساتھ مہمانوں کے لئے مخصوص تھیں ان کے علاوہ دوسرے ہوٹل بھی اس غرض کیلئے حاصل کئے گئے تھے۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر سیٹھ حاجی یوسف حاجی اسمٰعیل ثوبانی بمبئی کے مخیر رئیس کی طرف سے اجلاس کی آخری شام کو کھنڈوانی مینشن کے دل کشا ہال میں تمام مہمانوں کو گارڈن پارٹی دی گئی جو اجتماع ملی کا دلکش نظارہ تھا اور جس میں ہر حصہ ملک کے قابل افراد شامل نظر آتے تھے۔

رزولیوشن

۱۔ ایڈوائزری کمیٹی صوبہ متحدہ کی تجاویز متعلق ترقی تعلیم کے نفاذ کی درخواست

یہ کانفرنس صوبہ جات ممالک متحدہ کی گورنمنٹ کی خدمت میں باادب تمام مستدعی ہو کہ مسلمانان صوبہ مذکورہ کی سیکنڈری اور اعلیٰ تعلیم کی ترقی کے متعلق حسب منشائے گورنمنٹ محمدن ایڈوائزری کمیٹی نے سال گزشتہ میں جن تدابیر و تجاویز کے اختیار کرنے کی بابت اپنی مفصل و مبسوط رپورٹ میں سفارش کی تھی ان پر توجہ فرما کر عملی کارروائی کا نفاذ کیا جائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں　　مؤید۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے وکیل علی گڑھ

۲۔ جبری تعلیم کے اجراء کے لئے میونسپلٹیاں ٹیکس لگا سکیں

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ جبری اور مفت تعلیم کا اصول تسلیم کیا جائے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے شہروں کی میونسپلٹیوں کو اختیار دیا جاوے کہ اپنے حدود میں جبری اور مفت تعلیم دینے کی غرض سے ایک خاص ٹیکس نافذ کریں۔

محرک۔ سیٹھ یعقوب حسن صاحب (مدراس)

مؤید۔ سیٹھ حاجی یوسف اسماعیل صاحب ٹوبانی (بمبئی)

۳۔ بمبئی پریسیڈنسی کے تمام اردو اسکولوں میں اردو زبان ذریعۂ تعلیم قرار دی جائے اور اضلاع کی ورنیکولر زبان بطور اختیاری مضمون کے ہو

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ احاطۂ بمبئی کے تمام اردو اسکولوں میں اردو زبان ذریعۂ تعلیم قرار دی جائے اور ضلع کی ورنیکولر زبان صرف بطور اختیاری مضمون کے ہو نیز اس سیکشن کی رائے میں مسلمان صوبۂ بمبئی کی انگریزی تعلیم کی ترقی کے لئے لازمی ہے کہ تمام فرسٹ گریڈ اردو پرائمری مدارس میں انگلش ٹیچر جماعت ہائے پنجم و ششم و ہشتم کو انگریزی تعلیم دینے کے لئے مقرر ہوں۔

محرک۔ سیٹھ حاجی یوسف اسمٰعیل ٹوبانی۔　　مؤید۔ منشی سراج الدین صاحب۔

۴۔ بمبئی پریسیڈنسی میں اردو ٹریننگ کالج کے قیام کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں احاطۂ بمبئی کے اردو مدارس کی تمام تر خرابیوں کی مسلّم وجہ مسلمان اساتذہ کی کمی ہے اور اس مشکل کے رفع کرنے کی تدبیر بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ بمبئی پریسیڈنسی میں ایک اردو ٹریننگ کالج قیام کیا جائے اور اس لئے گورنمنٹ صوبۂ بمبئی سے استدعا کی جاوے کہ مسلمانان بمبئی کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے جلد عملی تدابیر اختیار فرما کر مسلمانوں کو ممنون فرمایا جاوے۔

محرک۔ آنریبل مولوی رفیع الدین بیرسٹرایٹ لا   موید۔ حسن محمد صاحب   رئیس بمبئی

۵۔ حسب خواہش کارپوریشن بمبئی میں نارمل اردو اسکول قائم کرنے کی طرف گورنمنٹ بمبئی توجہ کرے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ خاص شہر بمبئی میں ایک نارمل اردو اسکول مطابق اس خواہش کے کھولا جاوے جو کارپوریشن نے اس باب میں ظاہر کی ہے اور اس لئے گورنمنٹ بمبئی کی توجہ اس ضرورت کی طرف مبذول کرانے کی استدعا کی جاتی ہے۔

محرک۔ عبدالرؤف صاحب بمبئی   موید۔ سیٹھ حاجی یوسف اسماعیل صاحب ثوبانی

۶۔ پونا گورنمنٹ اسکول کے اردو سیکشن کو ترقی دیکر اردو ہائی اسکول بنایا جائے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ پونا کیمپ گورنمنٹ اسکول کے اینگلو اردو سیکشن کو ترقی دیکر ایک اردو ہائی اسکول بنایا جاوے اور کم از کم خاص پریسیڈنسی کے ہر ڈویژن میں ایک اینگلو اردو ہائی اسکول قائم کیا جاوے۔

محرک۔ آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب   موید۔ قاضی صلاح الدین صاحب

۷۔ صوبہ بمبئی میں مسلمان افسران معائنہ کے تقرر کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی کی خدمت میں ادب کے ساتھ مستدعی ہے کہ ہر ڈویژن میں اردو اسکولز کے لئے اسپشل محمدن ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹرس کا تقرر عمل میں لائے اور سررشتہ تعلیم کے دفاتر میں مسلمانوں کی کافی تعداد بہم پہونچا کر مسلمانوں کی تعلیم میں مدد فرمائے۔

محرک۔ آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب   موید۔ ملا علی بھائی ہمدانی صاحب

۸۔ صوبہ سرحدی کے اسکولوں میں فیس گھٹائی جائے

اس کانفرنس کو افسوس ہے کہ صوبہ سرحدی میں ہائی اسکولوں کے اعلیٰ درجوں میں فیس کا اضافہ کرکے مسلمانوں کی ترقی تعلیم میں ایک رکاوٹ پیدا کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے جیسا کہ رپورٹ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بابت سال ۱۵-۱۹۱۴ء سے ظاہر ہے کہ ۱۵×۱۹۱۴ء میں (۹۲) طالب علم بمقابلہ سال گزشتہ کم ہوگئے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ مذکور سے باادب ملتجی ہے کہ صوبہ سرحدی کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو ملحوظ رکھتے ہوئے بجائے فیس بڑھانے کے فیس کو جہاں تک ہوسکے کم کیا جاوے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں   موید۔ عبدالحمید حسن صاحب بی اے مدراس

۹۔ پس ماندہ اقوام کے لئے گورنمنٹ بمبئی سے درخواست کیجائے کہ وہ مڈل اسکول اسکالرشپ میں تین روپیہ کے بجائے پانچ روپیہ قرار دے

(ا) یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ بمبئی سے مستدعی ہے کہ مڈل اسکول اسکالرشپ کی مقدار پس ماندہ قوموں کے لئے تین روپیہ ماہوار سے بڑھا کر پانچ روپیہ ماہوار کردی جائے

(ب) ہر ایک سینٹرل فرسٹ گریڈ اردو مدرسوں کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے جائیں

(ج) لوکل بورڈ سے وظیفہ پانے والوں کا انتخاب مسلمان انسپکٹنگ افسر کے سپرد ہونا مناسب ہے۔

محرک۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب سی آئی ای موئید۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب بمبئی۔

۱۰۔ صوبجات متحدہ کے کالجوں میں وظائف کی استدعا

صوبجات متحدہ کے پراونشیل کالجوں (بالخصوص دیگر کلچر کالجوں میں) مسلمانوں کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے جس کی توسیع کے لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ سے مستدعی ہے کہ وظائف اور دوسرے آسان ذرائع بہم پہنچا کر اس ضرورت کو پورا فرمائے۔

۱۱۔ ہندوستان کے ہر ڈویژن میں مولویوں کے ٹریننگ اسکول قائم کئے جائیں

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ صوبہ جات متحدہ و دیگر صوبہ جات یعنی صوبہ بہار و اڑیسہ بنگال و ممالک متوسط اور صوبہ سرحدی و صوبہ بمبئی و مدراس کے ہر ڈویژن میں کم از کم ایک مولوی یا میانجی اسکول مولوی کی ٹریننگ کے لئے جاری کیا جاوے۔ جس کے داخلہ میں مولوی اور ملاؤں کے لئے خاص ترغیبات پیدا کی جائیں تاکہ اسلامی مکاتب اور اسلامیہ اسکولوں کی مدرسین کے واسطے استاد مہیا ہوسکیں اور اس ذریعہ سے یہ فائدہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں میں مولویوں اور میانجی کا وہ طبقہ جن کے خاندان میں یہ پیشہ تعلیمی ہمیشہ سے ہے اور جواب مٹتا جاتا ہے ان کے لئے سامان معاش پیدا ہو کہ ان کی بقا کا انتظام ہوسکے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں موئید۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی (مدراس)

۱۲۔ مجوزہ یونیورسٹی صوبہ متوسط میں مسلمانوں کا حصہ رکھا جائے

مسلمانان ممالک متوسط و برار اس امر کو نہایت استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے از راہ تعلیمی ہمدردی ممالک متوسط و برار کے لئے ایک علحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کی

تجویز کو منظور کر لیا ہے ساتھ ہی اس کے مسلمان اس امر کے مستدعی ہیں کہ مجوزہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ وسینٹ میں مسلمان ممبروں کی کافی تعداد کا خیال رکھ کر گورنمنٹ مسلمانوں کو شکر گزاری کا موقع عطا فرمائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں — موید۔ نواب غلام احمد خاں کلامی

۱۳۔ کلکتہ یونیورسٹی میں مسلمان فیلوز کی تعداد میں اضافہ

مسلمانان صوبۂ بنگال کے تعلیمی حقوق کی حفاظت ونگہداشت کلکتہ یونیورسٹی میں اس وقت ممکن ہے جبکہ مسلمان فیلوز کی کافی تعداد ہو اور اس لئے کانفرنس اراکین کلکتہ یونیورسٹی وگورنمنٹ بنگال سے مستدعی ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی میں مسلمان فیلوز کی تعداد میں اضافہ کیا جاوے

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں — موید۔ نواب غلام احمد خاں کلامی

۱۴۔ صوبہ میں مسلمان اسپیشل انسپکٹر کے تقرر کی درخواست

مسلمانان صوبۂ بنگال کی تعلیمی ترقی کی بہبودی کے لئے اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ صوبہ جات ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی طرح مسلمانان بنگال کی تعلیم کی توسیع و ترقی کے لئے ایک اسپیشل مسلمان انسپکٹر کا تقرر منظور کیا جاوے اس لئے یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ بنگال سے مستدعی ہے کہ وہ اس تقرر کے متعلق جلد عملی کارروائی فرماکر مسلمانان بنگال کو شکر گزاری کا موقع دے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں — موید۔ نواب غلام احمد خاں کلامی

۱۵۔ صوبۂ آسام میں مسلمانوں کی آبادیوں میں ہائی اسکول قائم کرنے کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ آسام کا شکریہ ان ہمدردانہ کارروائیوں کے متعلق ادا کرتی ہے جو گورنمنٹ مذکور نے حال ہی میں مسلمانان صوبۂ مذکور کی تعلیم کے متعلق کی ہیں نیز کانفرنس گورنمنٹ مذکور کو توجہ دلاتی ہے کہ صوبۂ آسام کے مسلمانوں کی انگریزی تعلیم کے حصول کے متعلق بڑھی ہوئی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ہائی اسکول ایسے مناسب مقامات پر قائم کرے جہاں مسلمانوں کی آبادی کافی ہو۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں — موید۔ نواب غلام احمد خاں کلامی

۱۶۔ رڑکی انجینیرنگ کالج میں داخلہ کی شرط کے لئے انٹرمیڈیٹ یا اسکول لیونگ کے امتحان کی شرط کافی ہے

یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ متحدہ سے بادب درخواست کرتی ہے کہ رڑکی انجینیرنگ کالج میں داخلہ کے امتحان کے لئے بجائے بی اے اور اسکول لیونگ کے امتحان کی شرط کے انٹرمیڈیٹ یا اسکول لیونگ کے امتحان کی شرط مقرر فرمائے۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے وکیل علی گڑھ

موید۔ نواب غلام احمد خاں کلامی مدراس

اجلاس سی ام

منعقدہ علی گڑھ ۱۹۱۶ء

زیر صدارت

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب سی آئی ای بیرسٹرایٹ لا (لاہور)

صدر استقبالیہ کمیٹی نواب خان بہادر محمد فضل اللہ خاں صاحب

کانفرنس کا یہ اجلاس علی گڑھ میں ساتویں مرتبہ پھر منعقد ہوا۔
علی گڑھ جو کانفرنس کا مولد اور اس کے تعمیری امکانات کا مرکز ہے وہاں جلسوں کے لئے سامانوں کی کوئی کمی نہیں اسٹریچی ہال کی وسیع عمارت اجلاس کے لئے طلبہ کے وسیع بورڈنگ ہؤس اور اس کی ملحقہ عمارات مہمانوں کا گھر بن جاتے ہیں۔ مدارات کے لئے طلبہ کی جماعت حاضر باش رہتی ہے۔ لوازمات مہمانداری کے لئے رؤسا علی گڑھ کی تواضع موجود ہوتی ہے۔ مہمات مسائل تعلیم میں امداد کے واسطے اساتذۂ فن تعلیمی مباحثوں کے لئے تیار اور اپنا تجربہ پیش کرنے کے لئے پیش پیش ہوتے ہیں غرض کہاں تک تفصیل کیجائے قدم قدم پر اجتماع ملی اور مقصد برآری کے لئے آسانیاں سامنے ہوتی ہیں چنانچہ اجلاس ہذا اپنی قدیم روایات کے لحاظ سے کامیابی کے ساتھ انجام کو پہونچا۔ میزبانی کا حق اس مرتبہ خان بہادر مولوی عبدالرحمن خاں صاحب رئیس حبیب گنج نے ادا کیا۔ مشہور بزرگ قوم خان بہادر نواب فضل اللہ خاں صاحب زاد اللہ شرفہٗ رئیس بھیکم پور نے بہ حیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے دلچسپ خطبہ دیا۔ اجلاس ہذا کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اکابر ماہران تعلیم کو خاص طور پر دعوت دی گئی تھی کہ وہ اجلاس میں شریک ہوں اور مختلف مسائل تعلیم پر مختلف عنوانوں کے ماتحت اپنے خیالات کا اظہار کرکے لوگوں میں تعلیم کا صحیح مفہوم پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں اور اپنے بیش بہا لکچروں سے قوم کو ممنون فرمائیں۔ کانفرنس کی یہ کوشش کامیاب ہوئی اور ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے ماہران تعلیم کی ایک جماعت شریک کانفرنس

ہوئی جنہوں نے اپنے لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ سے تعلیم کی حقیقت اس کی ضرورت اور اس کے حل پر گفتگوئیں کیں۔ یہ بہترین تقریریں کانفرنس کی سالانہ رپورٹوں میں مدوّن ہیں۔ اس جگہ ہم صرف ان ماہران تعلیم کے نام نامی لکھتے ہیں جو جلسوں میں آکر شریک ہوئے اور جنہوں نے تقریریں کیں اور لیکچر دئے جس سے اجلاس کی اہمیت اور وقار کا اندازہ ہو سکتا ہے:

(۱) مسٹر نولٹن پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور کا لیکچر "موجودہ زمانے میں تعلیم کے کیا اصول قرار دئے گئے ہیں"

(۲) مسٹر ہنری مارٹن ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی تقریر
"مسلمانان ہند کی تعلیم" پر

(۳) مسٹر اے ایچ مکنزی ایم اے پرنسپل ٹریننگ کالج الہ آباد پریسیڈنٹ اسکول سکیشن کا مضمون۔
"تعلیم کے متعلق غیر ماہرین فن کے فرائض"

(۴) مسٹر کریم بخش پرسنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ سرحدی کی تقریر
بابت "تعلیم مسلمانان صوبہ سرحدی"

(۵) مسٹر سیرآمانیا ائیر پروفیسر پریسیڈنسی کالج مدراس کا لیکچر
"تاریخ اور مصریات کا درجہ ہمارے نظام تعلیم میں"

(۶) مسٹر ٹیلر ایم ایس سی اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنگال کی تقریر
"مسلمانان بنگال کی تعلیمی کیفیت پر"

(۷) مسٹر طالب الدین پروفیسر گورنمنٹ ٹریننگ کالج الہ آباد۔
"انگریزی زبان کی تعلیم بذریعۂ ڈائرکٹ میتھڈ"

رزولیوشن

۱۔ الہ آباد کے ایم اے کورس سے اسلامی تاریخ خارج نہ کیجائے

اس کانفرنس کو نہایت افسوس ہے کہ الہ آباد کے ایم اے کورس بابت سال ۱۹۱۸ء سے اسلامی تاریخ کے مضمون کو خارج کر دیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے نہایت دل آزار کارروائی ہے اس لئے یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور الہ آباد یونیورسٹی سے اصرار کے ساتھ درخواست کرتی ہے کہ وہ اس تجویز کو مسترد کر کے مسلمانوں کو شکر گزاری کا موقع دے۔

۲۔ تحقیقات وجوہ ناکامی کثیر طلبا الہ آباد یونیورسٹی میں

بہ لحاظ اس امر کے الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات میں طلبہ بہ تعداد کثیر ناکامیاب رہتے ہیں اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے

کہ لوکل گورنمنٹ اس قدر ناکامیابیوں کے وجوہ اور اسباب کے متعلق تفصیلی طور سے تحقیقات کرے۔

۳۔ الہ آباد یونیورسٹی میں مسلمان وائس چانسلر مقرر نہ ہونے پر افسوس

اس کانفرنس کو نہایت افسوس ہے کہ ابتدائے قیام الہ آباد یونیورسٹی سے عہدۂ وائس چانسلر پر کسی مسلمان کا تقرر عمل میں نہیں آیا اور باوجود قابل مسلمانوں کی موجودگی کے امسال بھی جو مایوسی مسلمانوں کو ہوئی ہے اس پر یہ کانفرنس افسوس کرتی ہے۔

۴۔ پنجاب یونیورسٹی فارسی میں ایم اے کا امتحان قائم کرے

یہ کانفرنس پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کرتی ہے کہ مثل دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں کے وہ اپنے یہاں فارسی زبان میں ایم اے کا امتحان قائم کرے۔

۵۔ اسپیشل محمدن انسپکٹر صوبہ متحدہ کی رپورٹ شائع ہوا کرے

یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ سے باادب مستدعی ہے کہ ہر سال اسپیشل محمدن انسپکٹر کی سالانہ رپورٹ عام اطلاع کی غرض سے شائع ہوا کرے جس میں یہ تفصیل یہ دکھایا جایا کرے کہ سال زیر رپورٹ میں اسپیشل محمدن انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹران اور پراونشل مکتب کمیٹیوں نے کیا کام انجام دئے۔

۶۔ یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹوں میں مسلمانوں کی نیابت

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کے تعلیمی حقوق کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ الہ آباد، پنجاب، بمبئی، مدراس اور کلکتہ یونیورسٹیوں کے سینٹ و سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کی کافی نیابت ہو اس لئے یہ کانفرنس مذکورۂ بالا یونیورسٹیوں اور لوکل گورنمنٹوں سے باادب درخواست کرتی ہے کہ جلد سے جلد اس ضرورت پر توجہ فرمائی جائے۔

۷۔ دو سال کی ناکامی پر امتحان دینے کی ممانعت کا قاعدہ منسوخ کیا جائے

اس کانفرنس کی رائے میں ایجوکیشنل کوڈ صوبہ جات متحدہ کی دفعہ (۱۲۳) میں یہ ترمیم (کہ جو طالب علم امتحانات میں دو مرتبہ ناکامیاب رہیں ان کو پھر اسکولوں میں نہ داخل کیا جائے) بہت سخت ہے اس لئے یہ کانفرنس اس قاعدہ کی تنسیخ کے بارہ میں باادب گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔

۸۔ الہ آباد یونیورسٹی میں دو سال فیل ہونے والوں سے ڈبل فیس لینے کا قاعدہ منسوخ کیا جائے

اس کانفرنس کی رائے میں الہ آباد یونیورسٹی کا یہ قاعدہ کہ جو طلبہ میٹریکولیشن اور اسکول لیونگ کے امتحانات میں دو مرتبہ ناکامیاب رہیں ان سے دو چند فیس لیجائے۔ نہایت سخت اور توسیع تعلیم کے مانع ہے۔ لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے باادب مستدعی ہے کہ اس قاعدہ کو منسوخ کیا جاوے۔

۹۔ پنجاب یونیورسٹی فارسی میں عربی اور سنسکرت کے برابر نمبر مقرر کرے

یہ کانفرنس پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے امتحانات انٹرنس ایف اے اور بی اے میں فارسی کے لئے بھی اسی قدر نمبر مقرر کرے جس قدر عربی اور سنسکرت کے لئے مقرر ہیں۔

۱۰۔ صوبہ متحدہ میں گرلس اسکول قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

بہ خیال اس امر کے کہ صوبہ جات متحدہ میں کوئی سرکاری گرلس ہائی اسکول موجود نہیں ہے جو ترقی تعلیم اناث کے لئے ازبس ضروری ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے باادب مستدعی ہے کہ ایک گرلس ہائی اسکول کسی مناسب مقام پر قائم کرنے کے لئے توجہ فرمائے۔

۱۱۔ صوبہ متحدہ کی تعلیمی رپورٹ میں تعلیم نسواں کا باب ہوا کرے

مسلمانان صوبہ جات متحدہ میں تعلیم اناث کی افسوسناک حالت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ میں ایک خاص باب مسلمان لڑکیوں کی تعلیمی حالت کے متعلق ہو اور مفصل حالات اعداد و شمار کے لحاظ سے بتلائے جائیں یہ کانفرنس گورنمنٹ اور سررشتہ تعلیم کو باادب اس ضرورت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

۱۲۔ اسلامیہ مدارس کے لئے بورڈوں کے بجٹ میں کافی رقوم رکھی جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں یہ امر ضروری ہے کہ جو اسپیشل اسلامیہ اسکول اور مکاتب بذریعہ لوکل گورنمنٹ رزولیوشن نمبری ۱۶۱۱ - ۵ الجریہ ۲۵ اگست ۱۹۱۴ء جاری ہوں ان کے اخراجات کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے بجٹ میں خاص اور کافی رقوم رکھی جاویں۔

۱۳۔ مڈل اسکولوں کے بورڈنگ ہاؤسوں میں مسلمان باورچی مقرر ہوں

یہ کانفرنس تمام لوکل گورنمنٹوں اور سررشتہ ہائی تعلیمات سے درخواست کرتی ہے کہ مڈل اسکولوں کے بورڈنگ ہوسوں میں مسلمان طلبہ کے لئے وہی سہولتیں بہم پہونچائی جاویں جو دیگر اقوام کے طلبہ کے لئے ہیں اور ہر بورڈنگ ہوس میں ایک مسلمان باورچی مقرر کیا جاوے۔

۱۴۔ نارمل اور ٹریننگ کلاسوں میں ۴۰ فیصدی مسلمان لئے جائیں

چونکہ دیہاتی مدارس میں مسلمان مدرسین کی تعداد بہت کم ہے اور اس کا گہرا اثر طلبہ کی تعداد اور زبان اردو کی تعلیم پر پڑتا ہے اس لئے مسلمان مدرسین کی تعداد میں معتدبہ اضافہ نہایت ضروری ہے لہذا یہ کانفرنس تمام لوکل گورنمنٹوں سے ملتجی ہے کہ نارمل اور ٹریننگ کلاسوں میں کم از کم (۴۰) فیصدی مسلمان طلبہ شریک کئے جائیں۔

۱۵۔ پنجاب چیف کورٹ کی وکالت کے لئے بندشوں کے خلاف احتجاج

چونکہ ہر سال ایک معقول تعداد پنجاب کے مسلمان طلبہ کی علی گڑھ میں قانونی تعلیم پاکر الہ آباد یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرتی ہے اس لئے پنجاب چیف کورٹ کی یہ قید کہ ہر سال دوسری یونیورسٹیوں کے صرف چار ایل ایل بی کے ڈگری یافتہ انرول (یعنی وکالت کے لئے) کئے جاویں مسلمانوں کے لئے نہایت سخت اور ان کے قومی حقوق کو پامال کرنے والی ہے لہذا یہ کانفرنس پنجاب چیف کورٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس قید کو ہٹا کر مسلمانوں کو شکر گزاری کا موقع دے۔

۱۶۔ مسلمانانِ بنگال کی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کافی روپیہ دے

مسلمانان بنگال کی تعلیمی پستی کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کانفرنس بنگال گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ بہ لحاظ مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کے پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کے واسطے مناسب رقوم بجٹ میں خاص مسلمانوں کی ضروریات کے لئے محفوظ کی جاویں۔

۱۷۔ اجمیر میں راجپوتانہ پراونشل کانفرنس قائم کیجائے

مسلمانان راجپوتانہ کی افسوسناک تعلیمی اور تمدنی حالت کے لحاظ سے یہ کانفرنس ایک پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے قائم ہونے کو ضروری تصور کرتی ہے جس کا صدر مقام اجمیر ہو اور جو تمام صوبۂ راجپوتانہ کے مسلمانوں کی تعلیمی اور تمدنی حالت کی بہتری کے متعلق عملی کارروائی کرے۔

۱۸۔ اردو کی ترقی کے لئے انجمن ہائے اسلامی کو توجہ دلائی جائے

اردو زبان کو جو لسان عامہ مشترکہ ہندوستان ہے اس زمانہ کے خطروں سے محفوظ کرنے کے لئے یہ کانفرنس تمام اسلامیہ انجمنوں سے التماس کرتی ہے کہ وہ اس زبان کے وسیع تر استعمال و ترقی و ترویج کے لئے مسلسل اور لگاتار کوشش عمل میں لاویں۔

اجلاس سی ویکم

منعقدۂ کلکتہ ۱۹۱۷ء

زیر صدارت

مسٹر محمد اکبر علی نذر علی حیدری (نواب سر حیدر نواز جنگ)

کانفرنس کے دور ماضی کے تعلق کی وجہ سے یہ سال کانفرنس کے آئین اور انتظام کے حق میں ایک دور جدید کا آغاز تھا وہ اس لحاظ سے کہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جو تقریباً بارہ برس سے بہ حیثیت آنریری جوائنٹ سکرٹری ادارۂ کانفرنس کے روح رواں تھے اور جن کی بیش بہا خدمات نے کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل میں قابل یاد حصہ لیا تھا ممبری کونسل وزیر ہند پر مامور ہو کر اسی سال انگلستان تشریف لے گئے اور موصوف کی جگہ مولانا مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی (نواب صدر یار جنگ بہادر) کا انتخاب بہ عہدۂ آنریری جوائنٹ سکرٹری کانفرنس عمل میں آیا اور اس طرح موصوف کے دائرۂ عمل کا یہ پہلا اجلاس تھا جو ۱۸۹۹ء کے بعد سترہ برس گزرنے پر پھر بنگال کے دارالحکومت کلکتہ میں منعقد ہوا۔

کلکتہ میں بنگال پراونشیل ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ایک جماعت مسلمانان بنگال کی تعلیمی رہنمائی کا کام اپنے ہات میں لئے ہوئے تھی چنانچہ جماعت مذکور کی طرف سے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کو دعوت دی گئی۔ دعوت منظور ہونے پر اس سوسائٹی نے بہ ماہ ستمبر مدرسۂ عالیہ میں مشاہیر مسلمانان کلکتہ کا ایک بڑا جلسہ امور متعلق انتظامات اجلاس پر غور و مشورہ کی غرض سے منعقد کیا اور اس جلسہ میں استقبالیہ کمیٹی کے عہدہ داروں اور ممبروں کا انتخاب کیا گیا جس کے صدر مسٹر عبدالرحیم بخش الٰہی آنریری سکرٹری مسٹر واحد حسین بی اے۔ بی ایل۔ اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر احمد نور محمد حاجی زکریا، خزانچی مسٹر عبداللطیف احمد زکریا اور دوسرے بااثر اور تعلیم یافتہ اصحاب ممبر قرار پائے۔

مقامی ممبروں اور وزیٹروں کے علاوہ سات سو ممبر مختلف قطاع ملک سے سفر کر کے کلکتہ آئے اور جلسہ میں شریک ہوئے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے میزبان مسٹر عبداللطیف احمد ذکریا اور مسٹر نور محمد

زکریا تھے جنہوں نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ تمام ہندوستان کے تعلیم یافتہ اصحاب سے نہ صرف شرکت کانفرنس کی درخواست کی تھی بلکہ اپنا مہمان بننے کی بھی دعوت دی تھی یہ دعوت پانچ شبانہ روزہ اپنے بہترین انتظام کی شکل میں جاری رہی اور صدہا مہمان روزانہ ان کی تواضع اور مدارات سے لطف اندوز ہوتے رہے صرف زر سے بڑھ کر ان دونوں نوجوانوں کے وقت کی قیمت تھی تجارتی کاروبار کے مشاغل میں فرصت کا وجود معدوم ہوتا ہے لیکن ان کی ہمت نے ہفتوں اس کام کے لیے بھی وقت نکالا اور جو اوقات آرام کے تھے وہ تک اس کام کے لئے وقف کر دئے۔ مسٹر عبداللطیف اور مسٹر نور محمد زکریا کے بعد ایک تیسری ہستی مولوی واحد حسین صاحب بی اے بی ایل آنریری سکرٹری ریسپشن کمیٹی کی تھی۔ ان کی زندہ دلی، محنت، اور مشکلات کے وقت استقامت یہ صفات ایسی تھیں جنہوں نے ہر مشکل اور ہر کٹھن پر غلبہ پا کر ان کو آسان بنا دیا تھا مہمان مدرسہ عالیہ، بنگالی مدرسہ ڈھاکہ بلڈنگ مسافر خانہ حاجی بخش الٰہی کی مختلف عمارتوں اور بنگلوں میں مقیم تھے۔ مسٹر غلام حسین قاسم عارف جیسے مخیر اور فیاض رئیس کلکتہ کا عالی شان مکان بھی معزز مہمانوں کا مسکن بنا ہوا تھا جلسہ گاہ کئی ہزار کے صرف سے تعمیر ہو کر آراستہ کیا گیا تھا انتظامی امور سے جدا ہو کر کارروائی اجلاس کے ضمن میں گورنر صاحب بہادر بنگال کا مراسلہ جو بصورت پیغام ممبران کانفرنس کے نام ذریعہ صدر کانفرنس بھیجا گیا تھا اور جس میں مسلمانان بنگال کی تعلیمی پستی پر جس ہمدردانہ طریقہ سے صوبہ کے سب سے بڑے حاکم نے اظہار خیال کیا تھا وہ اس قابل ہے کہ ذیل میں لکھا جائے۔ چونکہ مراسلہ مذکور طویل اور صفحات ہذا کا دائرہ محدود ہے لہذا اتنا اشارہ یہاں کافی ہے کہ بحیثیت ایک اعلیٰ سے اعلیٰ حاکم کے ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کی طرف اعداد و شمار کے لحاظ سے جس طرح پر کانفرنس کو مخاطب کر کے توجہ دلائی ہے حاکمانہ نقطۂ نظر سے ہمدردی اور توجہ کی یہ پہلی مثال ہے۔

کانفرنس نے اپنے دوران کارروائی میں مسلمانان بنگال کی تعلیمی ترقی کے لئے کلکتہ میں ایک فرسٹ گریڈ اسلامی کالج کی بنا کو ضروری قرار دیکر کلکتہ مدرسہ کو کالج بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور اس غرض کے لئے رزولیوشن نمبر ۱ پاس کر کے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے با اثر حضرات کی ایک کمیٹی بھی جلسہ کے اندر بنا دی۔ جب کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب ہو چکا تو اکثر اصحاب نے اس وقت چندہ کا بھی اعلان کیا، عملاً زبانی جوش یا کاغذ کا نقش باقی ہے باقی خیر صلا صوبۂ بنگال مسلمانوں کی آبادی کا اہم مرکز ہی کلکتہ سالہا سال سے ورانہ تک نہ صرف حکومت کا دارالسلطنت رہ چکا ہے بلکہ جدید علمی ترقی روشن خیالی اور اپنی باعظمت شوکت کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام شہروں سے ممتاز اور اپنی تمدنی وقعت کے

لحاظ سے شہرۂ آفاق ہے لیکن باوصف سعی بیغ اور کوشش کے بھی مسلمانوں کی تعلیمی، تجارتی، اقتصادی پستی دور ہونے کو نہیں آتی اور یہی کہنا پڑتا ہے "بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی"

رزولیوشن

۱۔ قیام عثمانیہ یونیورسٹی کے لئے اعلیٰحضرت کا شکریہ

یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ حضور بندگان عالی ہز اکزالٹیڈ ہائینس نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر فرماں روائے دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کی بارگاہ اقدس و اعلیٰ میں جذبات احسان مندی کے ساتھ اپنا ناچیز شکریہ اعلیٰ حضرت کے اس احسان کی بابت پیش کرتی ہے جو حضور بندگان عالی نے اپنے قلمرو میں عثمانیہ یونیورسٹی قائم کرنے اور زبان اردو کو ذریعۂ تعلیم قرار دینے سے اس قومی اور ملکی زبان کی ترقی کے متعلق اہل ہند پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً مبذول فرمایا ہے۔

محرک۔ نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم علی گڑھ

موئید۔ حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دہلوی

۲۔ صنعتی درسگاہوں میں مسلمانوں کے لئے سہولتیں پیدا کیجائیں

یہ کانفرنس مسلمانان ہند کے لئے صنعتی و تجارتی و سائنٹفک تعلیم کی ضرورت پر خاص طور سے زور دیتی ہے اور تجویز کرتی ہی کہ اس تعلیم کے حصول کے لئے موجودہ درسگاہوں میں جو مشکلات اور موانعات مسلمانوں کے لئے موجود ہیں ان کی کافی تحقیقات کے بعد ان کے رفع کرنے کی کوشش کیجائے اور بہ شرط ضرورت صنعتی درسگاہیں قائم کرنے کی تحریک کی جاوے۔

محرک۔ مولوی واحد حسین صاحب بی اے ایڈوکیٹ کلکتہ

موئید۔ حاجی بدرالدین صاحب بی اے

۳۔ سبارڈینیٹ تعلیمی اسٹاف کے مشاہروں میں اضافہ کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

اس امر کو ملحوظ رکھکر کہ تعلیم کے پیشہ کی جانب قابل لوگ متوجہ ہوں اور اپنے عہدوں پر بااستقلال قائم رہنے پر راغب ہوں یہ کانفرنس محکمۂ تعلیمات کے سبارڈینیٹ عہدہ داروں اور اساتذہ کے مشاہرے اور ذرائع ترقی کی بہتری اور اصلاح کی ضرورت کے متعلق گورنمنٹ کی توجہ منعطف کراتی ہے۔

محرک۔ مولوی امیرالدین احمد ایم اے کلکتہ

موئید۔ محمد علی صاحب ایم ایس سی بی ایل کلکتہ

۴۔ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اور کمیٹیوں میں مسلمانوں کو بذریعہ جداگانہ انتخاب شامل کیا جائے

اس کانفرنس کی رائے میں بہ نظر تحفظ حقوق مسلمانان یہ ضروری امر ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی اور ملک ہند کی دیگر یونیورسیٹیوں کی سینٹ وسنڈیکیٹ اور یونیورسٹی کی دوسری کمیٹیوں اور نیز یونیورسٹی کے اسٹاف میں مسلمانوں کی کافی اور مؤثر نیابت کا اہتمام کیا جاوے نیز کانفرنس کی یہ بھی رائے ہے کہ گریجوئیٹس اور تعلیمی افسران کی جانب سے مسلمان فیلوز کا انتخاب بذریعہ جداگانہ اسلامی حلقۂ انتخاب عمل میں آیا کرے اور اس غرض کے لئے قانون و قواعد متعلقہ انڈین یونیورسٹیز میں مناسب ترمیم کی جاوے۔

محرک۔ مولوی واجد حسین صاحب بی اے کلکتہ مؤید۔ مسٹر محبوب الحق بی اے کلکتہ

۵۔ سرکاری کالجوں اور اسکولوں کی انتظامی جماعتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی

مسلمانوں کے تعلیمی حقوق و فوائد کا لحاظ کرتے ہوئے کانفرنس اس امر کو نہایت ضروری تصور کرتی ہے کہ تمام سرکاری کالجوں اور ہائی اسکولوں کی جماعت انتظامی میں مسلمانوں کی مناسب اور کافی نیابت ہو اور مسلمانوں کی نیابت الحاق کے لئے ایک ضروری شرط قرار دی جائے

محرک۔ مولوی اکرم خاں صاحب اڈیٹر محمدی کلکتہ مؤید۔ روشن علی صاحب چودھری

۶۔ بنگال کے سرکاری کالجوں میں پچاس فیصدی اور امدادی کالجوں میں ۳۰ فیصدی مسلم طلبہ کے لئے مخصوص رہیں

چونکہ کلکتہ میں مجوزہ اسلامی کالج ہنوز قائم نہیں ہوا اور مسلمان طلبہ کو کالجوں کے داخلہ میں نہایت مشکلات پیش آتی ہیں اس لئے گورنمنٹ بنگال کو اس شدید ضرورت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ بنگال کے تمام سرکاری کالجوں میں کم ازکم پچاس فی صدی اور امدادی کالجوں میں جو کلکتہ یونیورسٹی سے ملحق ہوں کم ازکم تیس فی صدی جگہیں مسلمانوں کے لئے محفوظ کی جائیں۔

محرک۔ مولوی نیر الزماں صاحب مؤید۔ مولوی نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر

۷۔ جملہ درسگاہوں اور پیشہ کے کالجوں میں معافی فیس والے طلبہ میں سے ۱۵ فیصدی مسلمان ہوں

مسلمانوں کے افلاس اور پستی کا لحاظ کرتے ہوئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تمام درسگاہوں میں بشمول میڈیکل و پراونشل کالجوں کے بلا فیس تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی کل تعداد میں سے بقدر (۱۵) فی صدی مسلمانوں کی تعداد

محرک۔ آنریبل مسٹر اشرف علی صاحب۔

موئید۔ محبوب الحق صاحب۔

۸۔ پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی علوم کے امتحانات کے لئے جو سہولتیں ہیں کلکتہ یونیورسٹی میں بھی یہی طرز عمل اختیار کیا جائے

بہ لحاظ اس امر کے کہ عربی اور فارسی کے جو کورس کلکتہ مدرسہ کے نصاب میں داخل ہیں وہ ان کورسوں سے فائق تر ہیں جو مولوی فاضل اور مولوی عالم کے امتحانات کے لئے مقرر ہیں یہ کانفرنس اس کو ضروری سمجھتی ہے کہ مشرقی علوم کے مختلف امتحانات کے امیدواروں کے لئے کلکتہ یونیورسٹی اسی قسم کی سہولتیں عطا کرے جو پنجاب یونیورسٹی میں اس قسم کے امیدواروں کے لئے مخصوص ہیں۔

محرک۔ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی۔

موئید۔ مولوی محمد اکرم خاں صاحب اڈیٹر محمدی

۹۔ کلکتہ یونیورسٹی کی سینٹ و سنڈیکیٹ کے ایکس آفیشو ممبر اسسٹنٹ ڈائرکٹر برائے مسلمانان و سینیر پروفیسر پریسیڈنسی کالج و سینیر محمڈن انسپکٹر مقرر کئے جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم برائے تعلیم مسلمانان بنگال و سینیر پروفیسر پریسیڈنسی کالج و سینیر محمڈن انسپکٹر مدارس یونیورسٹی کے سینٹ و سنڈیکیٹ کے ایکس آفیشو ممبر مقرر ہوں

محرک۔ مولوی واحد حسین صاحب بی اے ایل ایل بی کلکتہ

موئید۔ آنریبل مسٹر امین الرحمن صاحب

۱۰۔ کلکتہ یونیورسٹی کی ہر دیسی زبان میں مسلم مصنفوں کی تصنیف کردہ کتاب ہر امتحان کی کتب درسیہ کی فہرست میں شامل ہو

چونکہ کلکتہ یونیورسٹی میں ایک دیسی زبان بطور لازمی مضمون کے مقرر ہے یہ کانفرنس حکام اعلیٰ کی توجہ اس ضرورت کی طرف منعطف کراتی ہے کہ ہر دیسی زبان میں مسلمان مصنفین کی تصنیف کردہ کتب یونیورسٹی کے ہر امتحان کی کتب درسیہ کی فہرست میں شامل کی جائیں۔

محرک۔ مولوی غلام حیدر صاحب

موئید۔ اڈیٹر صاحب نقاش۔

۱۱۔ صوبۂ بمبئی و بنگال میں ان طلبہ کے لئے جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے اردو کو سیکنڈ لینگوج کی فہرست میں شامل کیا جاوے

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ جن طلبہ کی مادری زبان اردو نہیں ہے ان کے لئے بطور سیکنڈ لینگوج کے صوبۂ بنگال و بمبئی میں اردو کو سیکنڈ لینگوج کی فہرست میں شامل کیا جائے نیز اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ایسے طلبہ کے لئے زبان اردو میں کتب درسیہ ایسی

موجود ہیں جو بہ لحاظ وقعت زبان و باعتبار تہذیب آموزی کے زبان فارسی اور عربی کے رائج الوقت کتب درسیہ کے ہم پلہ ہیں۔

محرک۔ مولوی اسمٰعیل حاجی برہانی صاحب　موئد۔ فضل رحیم صاحب

۱۲۔ کلکتہ یونیورسٹی میں عربی اور فارسی کے پروفیسروں کے تقرر کی درخواست

بہ لحاظ اس امر کے کہ کلکتہ یونیورسٹی میں جو مسلمان طلبہ عربی اور فارسی زبان کو بطور سیکنڈ لینگوئج کے اختیار کرتے ہیں ان کو ایف اے اور بی اے کے امتحانات میں بوجہ ان مضامین کے کلکتہ یونیورسٹی میں انتظام نہ ہونے کے سخت دشواری پیش آتی ہے اس لئے یہ کانفرنس کلکتہ یونیورسٹی کی توجہ اس ضرورت کی طرف منعطف کراتی ہے کہ وہ افسران کالج کو عربی اور فارسی کے پروفیسر مقرر کرنے کی کوشش کرے۔

محرک۔ واحد حسین صاحب بی اے بی ایل کلکتہ　موئد۔ مولوی فضل رحیم صاحب

۱۳۔ عربی و فارسی کے امتحان کا طریقہ صوبہ ممالک متحدہ میں وہی رائج کیا جائے جیسا کہ پنجاب میں جاری ہے

اس کانفرنس کی رائے میں جو صوبہ ممالک متحدہ میں عربی و فارسی کے امتحانات کا معیار غیر مناسب ہے جس کی وجہ سے مدارس عربیہ کو اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی لہذا عربی تعلیم کی ترقی اور حفاظت کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ یہ امتحان اسی پیمانہ پر ہو جیسے کہ پنجاب میں گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہیں اور ان کے نصاب میں محض زبان کی تعلیم نہ ہو بلکہ پنجاب کی طرح دیگر علوم عربیہ بھی شامل کئے جائیں

محرک۔ مسٹر حیدر بیگ صاحب　موئد۔ اڈیٹر صاحب نقاش

۱۴۔ کلکتہ میں اسلامیہ کالج قائم کرنے کی استدعا کا اعادہ

اس کانفرنس نے اپنے رزولیوشن نمبر (۱۸) پاس کردہ ۱۹۱۲ء و دیگر اجلاس ہائے کانفرنس میں مسلمانان بنگال کی تعلیمی پستی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کلکتہ میں ایک فرسٹ گریڈ اسلامی کالج علی گڑھ محمڈن کالج کے طرز پر قائم کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا ہے اور بطور عملی تدبیر کے گورنمنٹ سے کلکتہ مدرسہ کو کالج کے درجہ تک ترقی دینے کی استدعا کی ہے کانفرنس کو افسوس ہے کہ کوئی عملی نتیجہ اس عملی تحریک کا ہنوز ظہور پذیر نہیں ہوا بنا بریں یہ کانفرنس گورنمنٹ بنگال سے اصرار کے ساتھ درخواست کرتی ہے کہ مجوزہ اسلامیہ کالج کلکتہ کو جلد سے جلد قائم کر کے مسلمانوں کی تعلیمی مدد کرے۔

محرک۔ مولوی عبدالکریم صاحب بی اے پنشنر

موئد۔ چودھری نورالحق صاحب

۱۵۔ سلطانیہ کالج کے افتتاح کی تائید

یہ کانفرنس سلطانیہ کالج کی تجویز کو نہایت پسندیدگی اور استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے اور دلی جوش سے اس کا خیر مقدم کرتی ہے اور ضرورت سمجھتی ہے کہ قوم اس بکارآمد اسکیم کو کامیاب بنانے میں ہر قسم کی مدد دے۔

محرک۔ نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب — موئید۔ مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی

۱۶۔ بنگال ایجوکیشنل سیس بل کی تائید

یہ کانفرنس اس ایجوکیشنل سیس بل کے اصول کی تائید کرتی ہے جو آنریبل مولوی اے کے فضل الحق صاحب بنگال لیجسلیٹو کونسل میں پیش کرنے والے ہیں اور متوقع ہے کہ گورنمنٹ مجوزہ بل کو منظور فرما کر جلد سے جلد اس کو داخل آئین کرے گی۔

محرک۔ آنریبل فضل الحق صاحب — موئد۔ مسٹر واحد حسین صاحب بی اے

۱۷۔ وقار الملک میموریل کے قیام کی تجویز

اس کانفرنس کی رائے میں وقار الملک مرحوم کی یادگار میں ایک بورڈنگ ہوس محمدن کالج علی گڑھ میں تعمیر کیا جائے اور اس کی آمدنی سے طلبہ کو وظائف دیکر صنعتی تعلیم دلائی جائے نیز ایک یا دو وظائف طلبائے دینیات کو ریسرچ کے لئے کالج میں دئے جائیں اگر سرمایہ کافی ہو جائے تو علی گڑھ میں بجائے بورڈنگ کے ٹیکنیکل اسکول قائم کر دیا جائے، امروہہ اسکول کو بھی امداد دینے کی کوشش وقار الملک میموریل کمیٹی کو کرنی چاہئے اور یہ امداد دو طریقوں سے دی جائے (۱) ریاستوں سے امداد حاصل کرنے سے (۲) مناسب مقدار میں نقد روپیہ دینے سے میموریل کا کام شروع کرنے کے لئے کم از کم ایک لاکھ روپیہ جمع کرنا چاہئے وصول چندہ کا طریقہ وقار الملک میموریل کمیٹی طے کرے گی۔

محرک۔ مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی — موئد۔ نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب۔

۱۸۔ دیہات میں مکاتب قائم کئے جائیں

یہ جلسہ نہایت ضروری سمجھتا ہے کہ دیہاتوں میں ابتدائی تعلیم کا جلد بڑے پیمانے پر اس طرح انتظام کیا جائے جس میں مذہبی تعلیم کا پورا پورا لحاظ کیا جائے کثرت سے مکاتب قائم کئے جائیں ان کی نگرانی صوبہ وار کانفرنسیں بذریعہ مذہبی علماء کے انجام دیں اور ان سب کا انتظام ایک مرکزی کمیٹی کے ماتحت آل انڈیا کانفرنس کمیٹی کے ماتحت کام کرے۔

محرک۔ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی،

موئید۔ نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ صاحب

۱۹۔ مجوزہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے نظام میں مسلمان پچاس فیصدی رکھے جائیں

(متعلق اجلاس عام) یہ کانفرنس گورنمنٹ سے باادب مستدعی ہے کہ مجوزہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن کے اندر یونیورسٹی اسٹاف کونسل اور کانووکیشن میں مسلمانوں کی کافی نیابت کا جو نصف سے کم نہ ہو انتظام کیا جائے تا وقتیکہ یہ انتظام نہ ہو یونیورسٹی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوگی اور نہ وہ لوگ اس سے مستفید ہونگے جن کے لئے یہ یونیورسٹی قائم کی جاتی ہے۔

محرک۔ مولوی امیر احمد صاحب　　　　مؤید۔ مسٹر مجیب الحسن صاحب

۲۰۔ ترقی اسلامی طب

یہ کانفرنس تمام مسلمانان ہند کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنی اسلامی طب کو زندہ رکھنے کے لئے برابر کوشش کرتے رہیں اور جو کوششیں اس وقت ہندوستان میں طب کی بقا اور ترقی کے لئے جاری ہیں ان کے ساتھ خاص دلچسپی لیں۔

محرک۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے　　　　مؤید۔ نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب

۲۱۔ اسلامی طب کی اعانت کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ازراہ مہربانی اسلامی طب کی طرف اپنی امداد کا ہات بڑھائے اور مڈیکل ایکٹوں میں سے وہ دفعات یا جملے جدا کردے جن کا خراب اثر اس کی بقا اور ترقی پر پڑتا ہے۔

محرک۔ حکیم عبدالرؤف صاحب نائب ناظم انجمن علمائے بنگالہ

مؤید۔ مسٹر غلام حسین قاسم عارف رئیس کلکتہ

اجلاس سی و دوم

منعقدہ سورت ۱۹۱۸ء

زیر صدارت

آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ کے ٹی سی آئی ای

فاضل آنریری جنٹ سکرٹری مولانا مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی کی خواہش اور کوشش مسٹر محمد قادر شیخ بی لے اورینٹل ٹرانسلیٹر گورنمنٹ بمبئی خان بہادر سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر نواب زادہ محمد نصر اللہ خاں صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری بمبئی پریسیڈنسی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی عملی توجہ کے باعث شہر سورت میں جو عہد اسلام کی تاریخی روایات کے لحاظ سے گجرات کا مشہور تاریخی شہر ہے کانفرنس کا اجلاس اپنے دلچسپ نتائج کے لحاظ سے نہایت باوقار تھا،

اکابرین شہر سورت کو چھوڑ کر اجلاس کے اہتمام میں بمبئی اور پونا کی با اثر ہستیاں مصروف عمل نظر آتی تھیں استقبالیہ کمیٹی میں از سر تا پا ممتاز اور با عمل اصحاب شامل تھے جنہوں نے ہزارہا روپیہ انتظام و اہتمام اجلاس کے لئے مہیا کیا استقبالیہ کمیٹی کے صدر آنریبل صالح بھائی کریم جی بڑودہ والے رئیس بمبئی نائب صدر نواب سردار سید مظفر حسین خاں صاحب رئیس سورت اور علاوہ ان کے پندرہ اور نائب صدر منتخب ہوئے تھے جو سب کے سب اپنی اپنی جگہ پر نہایت ممتاز نمایاں اور قوم کے معتمد علیہ تھے۔

وائس پریسیڈنٹ صاحبان نے سو سو روپیہ اور اس سے زیادہ کا چندہ عنایت کیا تھا باقی ممبران کی تعداد کئی سو کی تھی جنہوں نے اپنے حوصلے اور حیثیت کے لحاظ سے نہ صرف اپنی ذات سے کافی روپیہ دیا تھا بلکہ دوسروں سے لینے کی کوشش کی تھی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نواب زادہ محمد نصر اللہ خاں صاحب مرحوم آف بیجین سکرٹری اور جنٹ سکرٹری نواب زادہ میر حفیظ الدین احمد خاں اور شیخ علی باغلظ صاحب رئیس سورت قرار پائے تھے۔ کانفرنس کے جلسہ کا انعقاد کتنا چاہیے کہ مسٹر محمد قادر شیخ بی لے کی کوشش

اور غایت درجہ کی دلچسپی کا نتیجہ تھا۔ عہدہ کے اعتبار سے تو وہ خزانچی تھے لیکن ہر انتظام اور ہر کام میں ان کا مشورہ شامل تھا۔ انتظام اور اہتمام کا سلسلہ کئی مہینوں سے جاری تھا اس عرصہ میں وہ برابر پونا اور بمبئی سے اپنے فرائض منصبی سے وقت نکال کر سورت آتے جاتے رہے صدر دفتر کانفرنس کی طرف سے مقامی اصحاب کو مدد دینے کانفرنس کے مقاصد و اغراض کی اشاعت کرنے کی غرض سے اس کے دو ایک معتمدوں کا قیام مہینوں بمبئی پونا اور سورت میں رہا۔

آنریبل صالح بھائی کریم جی بڑودہ والے چیرمین ریسپشن کمیٹی کی طرف سے عام اعلان دعوت تھا کہ جو مہمان باہر سے بہ غرض شرکت اجلاس سورت آئیں گے وہ ان کے مہمان ہوں گے کوشش بے ضرورت کا احساس پیدا کیا اور سات سو ڈیلی گیٹیں ہر صوبہ سے آکر شریک اجلاس کانفرنس ہوئے اور آنریبل صالح بھائی کے مہمان بنے جن کو پانچ چھ دن تک کھانے کے ساتھ صبح کا ناشتہ بھی دیا گیا۔ کھانے کے اقسام اور اہتمام کی خوبی کو دیکھکر شاہانہ دعوت کا دھوکا ہوتا تھا، اس عالی شان دعوت کے سلسلہ میں مخصوص دو دعوتوں کا ذکر کرنا بھی بے محل نہیں۔ نواب زادہ میر حفیظ الدین احمد خاں نے اسی سلسلہ میں بہت سے اکابرین سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کے مہمان ہوں چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی جنٹ سکرٹری کانفرنس صدر الصدور امور مذہبی سرکار عالی حیدر آباد مسٹر محمد اکبر علی نذر علی حیدری (نواب سر حیدر نواز جنگ) مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکرٹری انجمن ترقی اردو اور ڈاکٹر باوقار اصحاب نواب زادہ موصوف کے مہمان تھے اس سلسل مہمانداری کے علاوہ نواب زادہ موصوف نے اجلاس کے آخری دن تمام ممبران کانفرنس کو اپنے عالی شان محل میں ایوننگ پارٹی دی جس میں معزز ہندو، پارسی اور انگریز شریک ہوئے۔

تیسری دعوت عالی جناب ملا سیف الدین طاہر صاحب کی طرف سے دی گئی جو جماعت بوہیر کے روحانی پیشوا اور جلیل المرتبہ بزرگ ہیں ایک ایسے جلیل القدر عالم اور دینی پیشوا کی طرف سے جیسے کہ ملا صاحب موصوف ہیں دعوت کا اہتمام بھی وہی شان چاہتا تھا جیسی کہ محترم میزبانی کی بلند و بالا شخصیت تھی مکان کی آراستگی روشنی کی کیفیت صحنوں کی ترتیب و سلیقہ کھانوں کے اقسام ان کی لذت مہمانوں کے ساتھ مدارات اخلاق، خاکساری کا قدم قدم پر اظہار غرض کیفیات گوناگوں کا پُرلطف منظر تقریباً ایک ہزار مہمانوں نے جو دیکھا وہ دیدنی تھا نہ کہ شنیدنی۔ جلسہ کی کارروائی میں سب سے زیادہ اور عام دلچسپی کی چیز سورت میں مسلم ہوسٹل کے قیام کی تجویز تھی جب یہ تجویز بہ شکل رزولیشن پیش ہوئی تو تائید نہ صرف زبانی تھی بلکہ عملی ہوئی جو ہات اُٹھے وہ زر بکف تھے جوش اور سچی خواہش

کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آن واحد میں پچاس ہزار زر نقد کا چندہ مہیا ہو گیا۔ مسلمانوں کی مجلسوں میں امور عامّہ کی بہبودی کے لئے بیک وقت نقدی کی صورت میں زر پاشی کی غالباً یہ پہلی مثال تھی۔ معطیان گرامی کی فہرست میں اولیت کا فخر جناب محمد بھائی زری والے ڈاکٹر عبدالقادر صاحب عیدروس جناب داؤد ڈیل صاحب کے حصے میں ہمیشہ رہے گا، اسی سلسلہ میں ایک دوسرے نوجوان مخیر سیٹھ اسمٰعیل حاجی موسیٰ صاحب تاجر بمبئی نے دس ہزار روپیہ کا چک آنریری جنٹ سکرٹری صاحب کانفرنس کے حوالے کیا کہ گجرات کے ایسے طالب علم جو مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں داخلہ کے لئے بھیجے جائیں اس روپیہ سے ان کی مدد کی جاوے تیسرے ہمدرد قوم جناب صالح بھائی طیب جی نے چار ہزار روپیہ کا ایک اور چک اس غرض سے عنایت کیا کہ اس روپیہ سے مدرسۃ العلوم میں احاطہ بمبئی کے اس طالب علم کو وظیفہ دیا جاوے جو عربی کا مضمون اپنے کورس میں لے۔

پنڈال کانفرنس کی تعمیر اور آراستگی دلفریب تھی دن کے اجلاس ہوں یا رات کے حاضرین اور سامعین کی کثرت سے کوئی گوشہ خالی نہ رہتا تھا صدر مجلس کا جیسا استقبال سورت اسٹیشن پر ہوا اس کی مثال دو ایک مقامات کے سوا نہیں ملتی استقبال کی وجہ سے سورت جیسے شہر کا تمام کاروبار گھنٹوں بند رہا غرض اجلاس مذکور باعتبار اہتمام اور بہ حیثیت اجتماعی قوت و بہترین نتائج گجرات اور بالخصوص اہل سورت کے لئے اجتماع ملی کا بہترین دور تھا۔

رزولیوشن

۱۔ زبان اردو ذریعہ تعلیم ہونے کی بابت گورنمنٹ کا شکریہ	یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی کی اس کارروائی پر دلی شکریہ کا اظہار کرتی ہے جس نے صوبہ بمبئی کے لئے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر مسلمانوں کی دیرینہ خواہش کو پورا کیا۔

محرک۔ آنریبل خان بہادر سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر رئیس پونا۔ موید مسٹر غلام محمد منشی بیرسٹرایٹ لا راجکوٹ

۲۔ مختلف صوبجات ہند میں مسلمانوں کے لئے ذریعہ تعلیم قرار دینے کے لئے کمیٹی کا تقرر	چونکہ یہ مسئلہ کہ مختلف صوبہ جات ہند میں مقامی حالات کے اعتبار سے ذریعہ تعلیم کونسی زبان ہو متعدد زبانوں کی تحصیل اور انگریزی زبان کی اہمیت کی وجہ سے

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے حق میں نہایت اہم ہو گیا ہے اور تا حال کوئی قابل اطمینان حل ان مشکلات کا پیدا نہیں ہوا نیز یہ مسئلہ مسلمانوں کے حق میں اس وجہ سے اور بھی پیچیدہ ہے کہ تقریباً ہر صوبہ میں زبان اردو کو اسکولوں سے خارج کرنے کے متعلق کوششیں ہوتی رہتی ہیں جو بہ نسبت تعلیمی وجوہ پر مبنی ہونے

کے زیادہ تر سیاسی وجوہ پر مبنی ہوتی ہیں علاوہ ازیں مختلف صوبجات میں مسلمان بچوں کو صوبہ کی زبان کے ساتھ اردو زبان کو بھی حاصل کرنے سے مختلف مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ اس مسئلہ کو خاطر خواہ طور سے طے کرنے کے لئے جلد تر اہتمام کیا جائے اور اس غرض سے یہ کانفرنس مختلف صوبہ جات کے مندرجۂ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی قائم کرتی ہے جو کسی مناسب موقع پر بعد کافی غور اور بحث کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھکر کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے کمیٹی مذکور کو یہ کانفرنس متوجہ کرتی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو صوبہ دار کمیٹیاں متعین کرے تاکہ وہ اپنے اپنے صوبے کے خاص حالات کے لحاظ سے اس مسئلہ پر بحث اور غور کے بعد کمیٹی مذکور کو اپنی رائے سے مطلع کریں۔

(اسماء ممبران آل انڈیا کمیٹی)

(۱) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب۔ کنوینر

(۲) سکرٹری و جائنٹ سکرٹری کانفرنس (بہ حیثیت عہدہ)

(۳) آنریبل ابراہیم ہارون جعفر صاحب } بمبئی
(۴) قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا }

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڑھ

موئید۔ مسٹر غلام محمد منشی بیرسٹر ایٹ لا راجکوٹ

۳۔ تجویز قیام مسلم ہوسٹل سورت میں

یہ کانفرنس نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ مسلمان طالب علموں کے واسطے جو سورت میں سکنڈری اور اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں کوئی ہوسٹل ایسا موجود نہیں ہے جس میں رہ کر آسانی کے ساتھ تعلیم پا سکیں جس سے اس صوبہ کے مسلمانوں کی تعلیم میں بڑی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے لہذا یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ مسلمانان گجرات سے اپیل کرتی ہی کہ فوراً ایک عمدہ قسم کے ہوسٹل قائم کرنے کا بندوبست کریں۔

محرک۔ مسٹر علی محمد خاں دہلوی دیوان ریاست پالن پور

موئید۔ مسٹر عبدالحافظ باعکظہ صاحب۔

۴۔ صوبہ بمبئی و مدراس میں اسپشل محمڈن انسپکٹر کے تقرر کی درخواست

مسلمانان صوبہ بمبئی و مدراس کی تعلیمی پس ماندگی کے لحاظ سے یہ کانفرنس نہایت ادب مگر اصرار کے ساتھ ان صوبجات کی گورنمنٹوں سے مستدعی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت

کی نگرانی کے لئے ڈمنل صوبجات ممالک متحدہ کے ایک اسپیشل محمڈن انسپکٹر کا تقرر کر کے مسلمانوں کی تعلیمی نگرانی کا کام اس کے سپرد کر دیں۔

محرک۔ سردار پیر صاحب (بھڑوچ) **مؤید۔** مسٹر ایم اے منصور صاحب

۵۔ صوبۂ سندہ میں مسلمان افسران تعلیم واساتذہ کے اضافہ کی درخواست

اس کانفرنس کو افسوس ہے کہ صوبۂ سندہ میں جہاں (۷۵) فی صدی سے زیادہ مسلمانوں کی آبادی ہے مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت پست ہے ہم مذہب اساتذہ کا تقرر اسکولوں میں مسلمان والدین کے لئے باعث ترغیب ہوتا ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ محکمۂ تعلیم میں مسلمان افسران اور مسلمان اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اس لئے یہ کانفرنس اوب مگر اصرار کے ساتھ گورنمنٹ بمبئی کی توجہ اس ضرورت کی طرف منعطف کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ قابل مسلمانوں کا تقرر ان عہدوں پر کیا جائے۔

محرک۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بیرسٹرایٹ لا **مؤید۔** نواب زادہ میر حفیظ الدین خاں صاحب

۶۔ عربی مدارس کے پڑھے لوگوں کو اسلامیہ اسکولوں کی مدرسی کے لئے ٹرینڈ کیا جائے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں اسپیشل اسلامیہ اسکولوں اور مکاتب کی مدرسی کے لئے اسلامیہ مدارس کے متوسط درجے کے عربی و فارسی پڑھے ہوئے مسلمانوں کو کچھ عرصہ تک نارمل اسکولوں میں تعلیم دلا کر اور طرز تدریس سکھا کر تیار کیا جائے تو بہت کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب **مؤید۔** میر پیارے صاحب

۷۔ یونیورسٹیوں کی سینٹ و سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کی کافی نیابت کا مطالبہ

مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم کی اشاعت کے لئے ضرورت ہے کہ الہ آباد، کلکتہ، پنجاب، بمبئی اور مدراس یونیورسٹیوں کی سینٹ، سنڈیکیٹ اور جملہ فیکلٹیوں و بورڈز میں مسلمان ممبروں کی تعداد کافی ہو بنا بریں یہ کانفرنس اراکین یونیورسٹی سے اصرار کے ساتھ درخواست کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی کافی نیابت کا جلد تر اہتمام کریں

محرک۔ مولوی غلام محمد صاحب شملوی

مؤید۔ ڈاکٹر منصور صاحب احمد آبادی

۸۔ سرکاری امدادی ہائی اسکولوں میں کتب درسیہ ایک نوعیت کی داخل درس کیجائیں اور کورس جلد جلد تبدیل نہ ہو

اس کانفرنس کی رائے میں تمام سرکاری وامدادی ہائی اسکولوں میں ایک ہی قسم کی کتب درسیہ رائج ہونا ضروری ہیں اور اگر کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو تعلیم کے اغراض کو مدنظر رکھ کر مناسب وقفہ کے بعد ایسی تبدیلی ہونا چاہئے نیز ہیڈ ماسٹروں کو یہ اختیار نہ ہو کہ وہ ہر سال کتب درسیہ اپنی رائے سے تبدیل کرسکیں۔

محرک۔ مسٹر علی محمد خاں دہلوی بیرسٹر ایٹ لا   موئد۔ پیر موٹا میاں صاحب بڑودہ والا

۹۔ گورنمنٹ بمبئی سے سرکاری مدارس میں تعلیم مذہبی کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی سے درخواست کرتی ہے کہ مقامی مسلمانوں کی درخواست پر سرکاری مدارس کی عمارت میں علاوہ اوقات تعلیم کے ایک گھنٹہ مذہبی تعلیم دئے جانے کی اجازت عطا فرمائے جیسا کہ آگرہ واودہ وپنجاب کی گورنمنٹوں نے اس کانفرنس کی استدعا پر اجازت دی ہے۔

محرک۔ مولوی غلام محمد صاحب شملوی   موئد۔ مولوی غلام بھیک صاحب نیرنگ

۱۰۔ بمبئی، کلکتہ اور میسور کی یونیورسٹیوں میں اردو بطور سکنڈ لینگویج کے رہے

چونکہ مسلمانان صوبہ جات بمبئی وبنگال میسور کے لئے متعدد زبانوں کا سیکھنا ان کی تعلیمی ترقی کے لئے بہت کچھ سدراہ ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس اس دقت کو رفع کرنے کی غرض سے بمبئی، کلکتہ اور میسور کی یونیورسٹیوں نیز ان صوبہ جات کے سررشتہ ہائے تعلیم سے اصرار کے ساتھ درخواست کرتی ہے کہ وہ ان مسلمان طلبہ کے لئے جن کی مادری زبان اردو نہ ہو یونیورسٹی اور محکمہ تعلیم کے تمام امتحانات میں زبان اردو کو بطور سیکنڈ لینگویج اختیار کرنے کی سہولت بہم پہونچائیں اس قسم کی سہولتیں مدراس یونیورسٹی نے مسلمان طلبہ کے لئے بہم پہونچائی ہیں اور اس کانفرنس کو امید ہے کہ بمبئی اور کلکتہ اور میسور کی یونیورسٹیاں بھی اس قسم کی سہولتیں بہم پہونچائیں گی جن کے متعلق یہ کانفرنس نیز ان صوبہ جات کی پراونشل کانفرنسیں متعدد بار مذکورۂ بالا یونیورسٹیوں کو متوجہ کراچکی ہیں

محرک۔ مسٹر عبدالحافظ صاحب باعلظہ

موئید۔ ابراہیم لاکھانی صاحب بی اے

۱۱۔ کلکتہ یونیورسٹی کے فارسی نصاب میں سے عربی ادب و صرف و نحو کے اخراج کی درخواست

یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ کلکتہ یونیورسٹی کی اس کارروائی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے کہ مختلف امتحانوں کی فارسی کتب درسیہ میں عربی علم ادب و صرف و نحو کو شامل کیا گیا ہے اس کانفرنس کی رائے میں زبان فارسی کی ایسی کتب درسیہ خالص فارسی میں بآسانی مرتب ہو سکتی ہیں جو بہ لحاظ وقت زبان و معانی و مطالب عربی کتب درسیہ کے ہم پلہ ہوں الہ آباد یونیورسٹی نے اپنے فارسی کورس سے عربی حصہ کو خارج کر دیا ہے کانفرنس کو توقع ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی بھی الہ آباد یونیورسٹی کی اس معاملہ میں پیروی کرے گی۔

محرک۔ شیخ عبداللہ صاحب وکیل علی گڑھ **موید۔** پروفیسر سید نواب علی صاحب بڑودہ

۱۲۔ گورنمنٹ سے ڈھاکہ یونیورسٹی قائم کرنے کی استدعا

یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بنگال کی توجہ ان عدول کی طرف دلاتی ہے جو تقسیم بنگال کے مسترد ہونے پر گورنمنٹ نے مسلمانان مشرقی بنگال سے ڈھاکہ یونیورسٹی قائم کرنے کے بارہ میں اس خیال سے کئے تھے کہ مسلمانوں کے تعلیمی حقوق و فوائد پر الحاق کی کارروائی سے مضر اثر نہ پڑے یہ کانفرنس تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی قائم مقام جماعت کی حیثیت سے اس امر پر خاص کر زور دیتی ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے قائم ہونے میں مزید تاخیر نہ صرف مسلمانان بنگال بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں سخت مایوسی پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔

محرک۔ مولانا مولوی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی **موید۔** مسٹر علی محمد خاں دہلوی بیرسٹر ایٹ لا

۱۳۔ ابتدائی اور جبری تعلیم کے مسئلہ پر مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ جن صوبہ جات میں ابتدائی تعلیم کا اجرا خواہ جبری طور سے خواہ غیر جبری طور سے کیا جائے ضروری ہے کہ زبان تعلیم کے متعلق تمام مسئلوں کو طے کرتے وقت اہم اگر قلیل التعداد اقوام کے (جیسے کہ مسلمان ہیں) حقوق کے تحفظ کا کافی اہتمام رکھا جاوے

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب **موید۔** ملا محمد سعید صاحب سورت

۱۴۔ مسلم طلبہ کے لئے جو ولایت میں تعلیم پائیں ہر صوبے میں ایک وظیفہ مخصوص دیا جائے

اس کانفرنس کی رائے میں ولایت میں تعلیم حاصل کرنے والے مسلمان طلبہ کے لئے ہر صوبہ میں ایک خاص وظیفہ کا مقرر کیا جانا نہایت ضروری ہے بنا برین لوکل گورنمنٹوں

سے درخواست کرتی ہے کہ اس خاص ضرورت کی طرف توجہ فرمائے۔

محرک - سید عطاء اللہ شاہ صاحب بیرسٹرایٹ لا   **موید** - مسٹر جوش صاحب پروفیسر بڑودہ

۱۵- گورنمنٹ بمبئی سے عربی کی تعلیم کے لئے پچیس روپیہ ماہانہ کے وظیفہ کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی سے متمنی ہے کہ جیسے اور زبانوں کے زندہ رکھنے کے لئے گورنمنٹ نے وظائف مقرر کئے ہیں اس اصول پر زبان عربی کی تعلیم کے لئے کم سے کم پچیس روپیہ ماہانہ کا ایک وظیفہ عربی داں میٹرک پاس شدہ کو بی اے کی تعلیم تک عطا ہوا کرے۔

محرک - آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب **موید** - صالح بھائی طیب جی

۱۶- اراکین انجمن اسلام بمبئی سے توسیع ہوسٹل کی سفارش

یہ خیال ان مشکلات کے جو مسلمان طلبہ کو بمبئی جیسے شہر میں قیام گاہ کے متعلق پیش آتی ہیں یہ کانفرنس اراکین انجمن اسلام بمبئی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں اور قیام گاہ کے انتظامات کو وسعت دیں۔

محرک - نواب زادہ میر حفیظ الدین صاحب   **موید** - مسٹر شیخ علی باعلکہ صاحب

۱۷- بمبئی یونیورسٹی سے ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج کرنے کی سفارش

یہ کانفرنس بمبئی یونیورسٹی سے درخواست کرتی ہے کہ ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج کرے اور یونیورسٹی ڈگری کے لئے امتحانات میں سسٹم آف کمپارٹمنٹ جاری کرے

محرک - آنریبل خان بہادر ہارون جعفر صاحب   **موید** - نواب زادہ میر حفیظ الدین صاحب

۱۸- صوبہ بمبئی میں عربی زبان کی تحصیل کے لئے ایک گورنمنٹ کالج اور ایک ہائی اسکول کے اجرا کی استدعا

یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی سے استدعا کرتی ہے کہ کم از کم ایک گورنمنٹ ہائی اسکول اور ایک گورنمنٹ کالج میں عربی زبان کی تحصیل کے متعلق اہتمام فرمائے۔

محرک - نواب زادہ میر حفیظ الدین صاحب۔

موید - آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب

۱۹- سورت میں مسلم یتیم خانہ کے قیام کی تائید

اس کانفرنس کی رائے میں یتیم خانہ سورت کی طرف مسلمانوں کی توجہ ضروری ہے اور کانفرنس امید کرتی ہے کہ اس یتیم خانہ میں مذہبی اور دنیوی تعلیم کا جلد سے جلد انتظام کیا جائے۔ **محرک** - مسٹر سلیمان ابو صاحب۔ **موید** - حکیم احمد سعید صاحب

اجلاس سی و سوم

منعقدہ خیرپور سٹیٹ سندھ

سنہ ۱۹۱۹ء

منتخب شدہ صدر آنریبل نواب مولوی شمس الہدیٰ صاحب رئیس کلکتہ

زیر صدارت

آنریبل سر مولوی رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ کونسل بہاولپور

باہتمام

خان بہادر مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست خیرپور

کانفرنس کمیٹی کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ جہاں تک ممکن ہو ہر صوبہ میں کانفرنس کے اجلاس کرکے عام طور پر تعلیمی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی جاوے اور جس صوبہ میں کانفرنس کے اجلاس ہو چکے ہیں کافی مدت گزرنے کے بعد وہاں دوبارہ کانفرنس کے اجلاس کئے جاویں تاکہ اس طور سے اور اس ذریعہ سے وہاں کی تعلیمی ترقی کا اندازہ ہوسکے اور اس کے لحاظ سے مناسب تجاویز قرار دی جاسکیں چنانچہ سندھ میں بمقام کراچی سنہ ۱۹۰۷ء میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تھا اب سنہ ۱۹۱۹ء میں دوبارہ تحریک کی گئی اور یہ ایک لطیفۂ غیبی ہے کہ سنہ ۱۹۰۷ء کا اجلاس گو کراچی میں منعقد ہوا لیکن اس کا انعقاد ریاست خیرپور کے وزیر اعظم آنریبل شیخ صادق علی صاحب مرحوم کی توجہ اور ریاست کی امداد سے ہوا اور اب بارہ برس کے بعد

جو دعوت نامہ آیا وہ بھی خان بہادر مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست خیرپور کی طرف سے تھا اور اس مرتبہ کا اجلاس خاص دارالریاست خیرپور میں ہونا قرار پایا۔ وزیر صاحب موصوف نے تجویز اجلاس کانفرنس کے متعلق اکابرین سندھ کا ایک جلسہ سکھر میں طلب کیا جس میں تمام اضلاع صوبہ سندھ کے معزز نمایندے آکر شریک جلسہ ہوئے جب سب طرف سے تحریک کے موافق رائیں مل گئیں تو موصوف نے کارکن کمیٹی بنائے جانے کی تجویز پیش کی جس کے پریسیڈنٹ خود وزیر صاحب عام رائے سے منتخب ہوئے اور جنرل سکرٹری مسٹر محمد ایوب خاں بیرسٹر ایٹ لا کراچی اسسٹنٹ سکرٹری مہتمم سندھ گزٹ اسی طرح بہت سے ممبر قرار پائے۔ ڈیلیگیٹس کے قیام کے لئے ریاست کے مکانات، ڈیرے، خیمے، غرض تمام سامان آسایش وراحت وقف کردیا گیا۔ کھانے کی دعوت عام ہز ہائنس میر صاحب خیرپور کی طرف سے تھی جو معہ ناشتہ کے پانچ چھ یوم مسلسل طور سے جاری رہی۔

اجلاس کے صدر آنریبل نواب مولوی شمس الہدیٰ صاحب رئیس کلکتہ قرار پائے تھے لیکن عین وقت پر فاضل صدر علیل ہوگئے اور باوجود علاج کی کوشش کے ڈاکٹروں نے سفر کی اجازت نہ دی اور بجائے موصوف کے ان کا خطبۂ صدارت کلکتہ سے خیرپور آیا۔ صدر کی عدم موجودگی میں فرائض صدارت آنریبل مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب نے ادا کئے۔ لیکن خطبۂ صدارت منتخب شدہ صدر کا ہی اجلاس میں پڑھا گیا۔ اجلاس اوّل میں ہز ہائنس میر صاحب خیرپور بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔

رزولیوشن

نمبر ۱۔ عربی فارسی کی تعلیم کے لئے وظائف کی درخواست	یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ عربی فارسی کی تعلیم کے لئے مخصوص وظائف قایم کرے اور قابل مسلمان اساتذہ و پروفیسروں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر فرمایا جائے۔
نمبر ۲۔ ٹریننگ کالج سندھ کے نصاب میں فارسی برقرار رکھنے کی درخواست	یہ کانفرنس اصرار کے ساتھ گورنمنٹ بمبئی سے مستدعی ہے کہ ورناکیولر ٹریننگ کالج سندھ کے نصاب تعلیم میں فارسی کی تعلیم کا برقرار رکھنا زبان سندھی کی عمدہ تعلیم کے لئے لازمی ہے۔
نمبر ۳۔ صوبۂ سندھ میں اسپیشل محمدن انسپکٹر اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر صیغۂ تعلیم کے تقرر کی درخواست	یہ کانفرنس گورنمنٹ سے باصرار درخواست کرتی ہے کہ ایک اسپیشل

مسلمان ایجوکیشنل انسپکٹر کا تقرر صوبہ سندھ میں کیا جائے جیسا کہ صوبہ بنگال میں ہے نیز ایک مسلمان اسٹنٹ ڈائرکٹر صیغہ تعلیم میں مقرر ہو جو مسلمانوں کی تعلیم کا نگراں ہو۔

نمبر۴۔ حیدرآباد ٹریننگ کالج کا پرنسپل یا وائس پرنسپل مسلمان ہونا ضروری ہے

اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ ٹریننگ کالج حیدرآباد کا پرنسپل یا وائس پرنسپل مسلمان ہو۔

نمبر۵۔ اسپیشل گرانٹ میں مسلمانوں کے لئے اضافہ کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے اسپیشل سالانہ گرانٹ میں کافی طور پر اضافہ کیا جائے۔

نمبر۶۔ مسلم طلبہ کے لئے جداگانہ ہوسٹلوں کی ضرورت

یہ کانفرنس اس ضرورت کو خاص طور سے محسوس کرتی ہے کہ جہاں کہیں مسلمان طلبہ کے قیام کا انتظام و اہتمام نہیں ہے وہاں خاص مسلمانوں کے لئے جداگانہ ہوسٹل قایم ہوں۔

نمبر۷۔ ملاّ اسکولوں کی عمارات و فرنیچر میں ترقی دی جائے

ملاّ اسکولوں کو ترقی دینے کے لئے اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ مزید سہولتیں اسکولوں کی عمارات و کتب درسیہ کی فراہمی فرنیچر وغیرہ کی شکل میں بہم پہونچائی جاویں۔

نمبر۸۔ سندھ کی ٹیکسٹ بک و لٹریچر کمیٹی میں مسلم ممبران کے اضافہ کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ سندھ کی ٹیکسٹ بک و لٹریچر کمیٹی میں مسلمان ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور ان کو کتب درسیہ پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا جاوے تاکہ وہ مسلمانانِ سندھ کی ضروریات کے لئے مفید اور موزوں ہوسکیں۔

نمبر۹۔ مسلم ممبران سندھ کی ایک مستقل کمیٹی قائم ہونے کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانانِ سندھ کی تعلیمی کمیٹی کی تجویزوں کو جو سنہ ۱۹۱۳ء میں مقرر کی گئی تھی عملی جامہ پہنائے نیز یہ درخواست کرتی ہے کہ اس قسم کی ایک کمیٹی مستقل طور پر قائم کرے تاکہ وقتاً فوقتاً مسلمانانِ سندھ کی تعلیمی ترقی کے متعلق تجاویز پیش کرتی رہے۔

نمبر۱۰۔ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک کمیٹی قائم ہونے کی درخواست

یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ گورنمنٹ کو توجہ دلاتی

ہے کہ سندھ کی مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق ضروری انتظامات ان اصول پر کئے جاویں جو بمشورہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کی اس کمیٹی کے قرار دئے جائیں جو من جانب گورنمنٹ خاص اس مقصد کے لئے قائم ہو نیز استانیوں کی تعلیم کے لئے زیادہ فیاضانہ طور پر وظائف قائم کئے جائیں۔

نمبر ۱۱۔ ملّا اسکول مدارس ترقی دے کر لوکل بورڈ اسکولوں کے نمونہ پر لائے جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں ملّا اسکولوں کے نصاب تعلیم میں اس طرز پر اصلاح کی جاوے کہ رفتہ رفتہ یہ مدارس لوکل بورڈ اسکولوں کے درجہ پر آجائیں۔

نمبر ۱۲۔ سندھ میں صنعتی زراعتی کالج قائم ہونے کی درخواست

اس کانفرنس کی رائے میں وقت آگیا ہے جب کہ گورنمنٹ کو سندھ میں پیشہ صنعت وحرفت زراعت کے کالج قائم کرنے چاہئیں۔

نمبر ۱۳۔ مجوزہ مسلم ہوسٹل بمبئی کی تعمیر کے لئے گورنمنٹ سے اراضی کی درخواست

یہ کانفرنس اس سعی کو جو مسلمان طلبہ کے لئے بمبئی میں ہوسٹل قائم کرنے کے متعلق کی جارہی ہے قدر واستحسان کی نظر سے دیکھتی ہے اور بمبئی گورنمنٹ سے یہ استدعا کرتی ہے کہ وہ حسب ذیل ہوسٹل کمیٹی تالاب تا خدا محمد علی روڈ کے موقع کی موقعہ اراضی اس ہوسٹل کی تعمیر کے لئے عطا فرمائے۔

نمبر ۱۴۔ صوبہ سندھ میں پراونشل ایجوکیشنل کانفرنس قائم ہونے کی ضرورت ہے

یہ کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ سندھ میں مستقل طور پر ایک شاخ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی مسلمانان سندھ کی تعلیمی ضروریات کے انجام دینے کے لئے قائم ہو۔

اجلاس سی و چہارم

منعقدہ امراؤتی (برار)

سنہ ۱۹۲۰ء

بصدارت

آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب ایم ایل سی پونا

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندوستان نئے دور انقلاب سے گذر رہا تھا۔ ترک موالات کی تحریک زوروں پر تھی۔ جس صوبہ میں کانفرنس ہو رہی تھی وہ مخالفت کا گہوارہ تھا۔ کانگرس اور مسلم لیگ کے اجلاس امراوتی کے قریب ناگپور میں ہو رہے تھے، خود علی گڑھ میں تلاطم خیالات برپا تھا، قدیم طلبائے مدرستہ العلوم مادر تعلیم کو چھوڑ کر ایک دوسری درس گاہ (جامعہ ملیہ) کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ امراؤتی میں جہاں سے دعوت آچکی تھی قدم قدم پر رکاوٹیں اور مشکلات پیش آرہی تھیں لیکن آفریں ہو خان بہادر مولوی عبدالقادر صاحب بی اے ایڈوکیٹ امراوتی کی ہمت مردانہ پر کہ انھوں نے ہر دقت کا مقابلہ کیا اور آخر وقت تک کوئی مشکل اُن کے عزم و ارادے کو روک نہ سکی اور بالآخر امراوتی میں کانفرنس کے سالانہ اجلاس اپنی قدیم روایات کے ساتھ تین شبانہ روز برپا رہ کر انجام کو پہونچے بنین ماسبق کے مقابلہ میں گوڈیلی گیٹس کی تعداد کم تھی مگر پھر بھی تعلیم یافتہ جماعت کا خاصہ مجمع تھا۔ مہمان گورمنٹ مسلم ہائی اسکول کے بورڈنگ ہاؤس اور دیگر بنگلہ جات میں ٹھیرائے گئے تھے۔ مہمانوں کی دعوت استقبالیہ کمیٹی کے ارکان کے ذمہ تھی نواب سلام اللہ خاں صاحب رئیس دیول گھاٹ صدر استقبالیہ کمیٹی قوم کے ان ہمدرد اور روشن خیال اصحاب میں سے تھے جن کو قومی تعلیم اور تحریک مدرستہ العلوم و کانفرنس سے اُس وقت سے دلچسپی تھی جب کہ یہ ہر دو

تحریکات عالم وجود میں آئیں ۔ موصوف اجلاس سے قبل امراؤتی تشریف لے آئے تھے اور باوجود پیرانہ سالی کے مصروف عمل نظر آتے تھے ۔ ایک وقت تمام مہمانوں کو اپنے خوانِ کرم پر مدعو کیا ۔ مرحوم کا خطبۂ صدارت برار کی مسلم تعلیمی حالت کا آئینہ تھا ۔ الغرض امراوتی کا اجلاس خانصاحب مولوی عبدالقادر صاحب کے ساتھ خواجہ لطیف احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ محمڈن ہائی اسکول غلام محی الدین صاحب صوفی ایم اے ایل ٹی اور نواب سلام اللہ خاں صاحب کی امداد کا ہمیشہ مشکور رہے گا جنھوں نے خاص حالات کے زمانہ میں نہ صرف اجلاس مذکور کو کامیاب کرنے کی کوشش کی بلکہ اس کی ضرورت کو قومی نقطۂ نظر سے قایم رکھنے کی ہر ممکن العمل تدابیر سے کام لیا ۔

اس کانفرنس کے اجلاس سوم میں کانفرنس کے جدید قواعد و ضوابط بغرض منظوری پیش ہوئے قواعد منظور شدہ کے تحت میں مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کانفرنس کمیٹی کے مستقل پریسیڈنٹ قرار دئے گئے اور کانفرنس کی آنریری سکرٹری شپ پر مولانا مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی کا تین سال کے لئے انتخاب عمل میں آیا ۔

کانفرنس میں جن مسائل تعلیمی پر بہ شکل رزولیوشن بحث ہوئی اور وہ باتفاق رائے منظور ہوئے حسب ذیل ہیں

رزولیوشن

نمبر ا ۔ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر راجہ صاحب محمود آباد کے تقرر پر اعتماد

یہ کانفرنس مسلم یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر جناب سر راجہ صاحب محمود آباد کے تقرر کو بہ نظر استحسان دیکھتی ہے اور ممدوح کے فیاضانہ عطیہ ایک لاکھ روپیہ کا تمام قوم کی جانب سے دلی شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ جناب موصوف کی سرپرستی میں کافی سرمایہ بہم پہونچانے کی تجاویز جن پر یونیورسٹی کی کامیابی کا بہت کچھ انحصار ہے جلد از جلد اختیار کی جائیں گی

محرک ۔ مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی **مؤید** نواب سلام اللہ خاں صاحب رئیس دیول گرھ

نمبر ۲ ۔ مردم شماری کے تختوں میں زبان کی صحت پر توجہ کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست

چوں کہ تختہ جات مردم شماری سنہ ۱۹۲۰ء میں بعض صوبوں کی زبان مستعملہ کے اندراج میں کافی احتیاط نہیں برتی گئی اور مسلمانوں کی زبان کو ہندی زبان قرار دے کر زبان اردو کو اس میں ضم کر دیا گیا اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کو یہ توجہ دلاتی

ہے کہ زبان اُردو کے متعلق اس غلطی کی جلد سے جلد اصلاح کی جائے ۔

محرک ۔ مولوی عبدالرزاق صاحب   مؤید ۔ نواب میر مہدی علی صاحب

نمبر۳ ۔ آزاد قومی درس گاہیں سیاسیات سے علیحدہ رکھ کر مفید ہیں

یہ کانفرنس آزاد قومی درس گاہوں کے قیام کو ملک اور قوم کے لئے مفید سمجھتی ہے بشرطیکہ بانیان یونیورسٹی کا مقصد قوم و ملک کی تعلیمی و علمی خدمت ہو اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں کے ماتحت موجودہ درس گاہوں کی بربادی اور تباہی ان کے مدنظر نہ ہو۔

محرک ۔ پروفیسر عبدالمجید صاحب بی اے قریشی

مؤید ۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب

نمبر۴ ۔ صیغہ تعلیم کے بجٹ میں مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ کی منظوری کو علیحدہ رقم کی صورت میں دکھایا جاوے

مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے اور صیغہ تعلیم کے ٹرانسفر سبجیکٹ ہو جانے پر کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ سالانہ بجٹ میں مسلمانوں کی تعلیم کے لئے جو رقوم خرچ کے لئے منظور ہوں، ان کو جداگانہ مد کے طور پر درج کیا جائے ۔

محرک ۔ عبدالمجید صاحب پروفیسر قریشی   مؤید ۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب

نمبر۵ ۔ نارمل اسکول امراؤتی کی توسیع و ترقی کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ ملک متوسط کی توجہ نارمل اسکول امراؤتی کی اصلاح و توسیع کی طرف خاص طور سے مبذول کرتی ہے کہ ملک متوسط و برار کے مسلمانوں کی اس تنہا تعلیم گاہ کی عمارت کی توسیع کی جائے ٹرینڈ گریجوایٹ ٹیچرز مقرر کئے جاویں اور تیسرے و چوتھے درجے مدرسہ میں کھول دئے جائیں تاکہ علاقہ کے اردو مدارس کے لئے ٹرینڈ مدرسین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکے ۔

محرک ۔ مولوی سید عبدالرزاق صاحب (ناگپور)

مؤید ۔ نواب سلام اللہ خاں صاحب

اجلاس سی و پنجم

منعقدہ علی گڑھ

سنہ ۱۹۲۲ء

زیر صدارت

جناب آنریبل میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیمات پنجاب

نان کوآپریشن کے سلسلہ میں تعلیمی انقلاب کا جو طوفان اٹھا اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کو جیسا شدید دھکا لگا وہ روز روشن کی طرح نمایاں ہے اس کا اثر تھا جس کی وجہ سے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بھی سنہ ۲۱ء میں نہ ہوسکا اور کہیں سے دعوت نہ آئی اور جب سنہ ۲۲ء میں بھی کہیں دوسرے صوبہ میں دعوت کا امکان نہ معلوم ہوا تو کوشش کی گئی کہ علی گڑھ میں اجلاس کیا جائے دسمبر کے ہی مہینہ میں مسلم یونیورسٹی کے سب سے پہلے کانووکیشن (جلسہ تقسیم اسناد و انعامات) کا ہونا بھی قرار پاچکا تھا - چنانچہ کانفرنس اور کانووکیشن دونوں کے مشترکہ جلسہ کے لئے استقبالیہ کمیٹی بصدارت آنریبل نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ترتیب دی گئی - کمیٹی نے کثرت کے ساتھ دعوتی خطوط اطراف ہند میں ارسال کرکے عام اطلاع کی غرض سے اعلانات شائع کئے - نتیجہ میں اس قدر مہمان ہر حصۂ ملک سے آئے جس کی مثال دو ایک موقعوں کے سوا نہیں ملتی - یونیورسٹیوں کی کشادہ عمارتیں مختلف کوٹھیاں مہمانوں کے لئے کھلی ہوئی تھیں - طلباء یونیورسٹی اپنے مہمانوں کے لئے وقفِ خدمت تھے - کانفرنس کی صدارت آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم صوبۂ پنجاب

نے قبول فرمائی تھی باہر سے آئے ہوئے اصحاب خان بہادر مولوی عبید الرحمٰن خاں صاحب خلف نواب صدر یار جنگ بہادر رئیس حبیب گنج کے مہمان تھے اس عظیم دعوت کا سلسلہ چار شبانہ روز تک پوری وسعت اور اہتمام کے ساتھ جاری رہا نواب ممتاز الدولہ مکرم علی خاں صاحب رئیس بہاسو نے اپنے فیاض اور نامور دادا کی موروثی روایت کی تقلید میں ایک ہزار روپیہ مصارف مہمان داری اور انتظامات کی درستی کے لئے عنایت فرمایا خان بہادر عبد الحمید خاں صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر، حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر کانپور، صاحبزادہ شہزادہ احمد خاں گوالیار، خان بہادر محمد افضل خاں تحصیلدار فتح جنگ اٹک - مولوی دین محمد صاحب ایم اے وکیل گجرانوالہ، مولوی فضل علی صاحب چشتی نے ممبروں کی فراہمی اور چندہ وصول کرنے میں خاص طور سے دلچسپی کا اظہار فرمایا، اور جن کے اثر سے ممبران کانفرنس کی تعداد میں کافی اضافہ ہو کر معقول رقم دفتر کانفرنس کو وصول ہوئی - ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای پرو وائس چانسلر کی پر زور شخصیت نے اجلاس کانفرنس کی ضرورت اور کانووکیشن کی اہمیت کو اس قدر موثر بنا دیا تھا اور ان کے اثرات کی قوت نے دونوں تقریبوں کو اس درجہ دلچسپ اور کامیاب کرنے کی کوشش کی تھی کہ جس کی توقع موجودہ دور انقلاب میں مشکل معلوم ہوتی تھی - دوسری طرف علیا حضرت سرکار عالیہ والیٔ بھوپال کی تشریف آوری نے جو چانسلر مسلم یونیورسٹی کی حیثیت سے کانووکیشن کا ایڈریس لینے کی غرض سے اُس کی سب سے پہلی تقریب میں تشریف فرمائے علی گڑھ ہوئی تھیں ۱۹۱۱ء کے اجلاس کے بعد دوسری مرتبہ اجلاس کانفرنس کو اپنی تشریف آوری سے شرف و افتخار بخشا -

۲۷ دسمبر کو ۹ بجے دن کے سرکار عالیہ نے نزول اجلال فرمایا - سڑکوں پر موٹروں اور سواریوں کا تانتا بندھا ہوا تھا - اسٹیشن کا پلیٹ فارم استقبال کے لئے اعلیٰ حکام یونیورسٹی، رؤسار علی گڑھ و بلند شہر اور باہر سے آئے ہوئے معزز اور محترم مہمانوں سے بھرا ہوا تھا - دوران قیام میں حضور ممدوحہ نے سلطان جہاں منزل میں بھی تشریف لا کر کانفرنس کمیٹی کے ممبروں کو اپنی ملاقات سے شرف بخشا، اور بہ کمال لطف و کرم ایک روز شام کو نہایت شاندار ایٹ ہوم عام مہمانان کانفرنس، طلبار اور اسٹاف یونیورسٹی کو اپنی جانب سے دیا -

صدر مجلس کے خطبۂ صدارت کی نسبت عام طور سے اس وقت کہا جاتا تھا کہ یہ ایک ایسی علمی دستاویز ہے جس میں اس سے پیشتر تعلیم کے متعلق اس سے زیادہ گہری نظر نہیں ڈالی گئی -

جلسہ میں ماہران تعلیم کی تعداد کافی طور سے شریک ہوئی تھی - جلسوں میں مولوی سید سلیمان صاحب ندوی اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کی تقریریں نہایت دل آویز اور موثر تھیں گو موضوع بحث

دونوں کے جدا جدا تھے۔
باقی جو تجاویز بشکل رزولیوشن منظور ہوئیں وہ حسب ذیل ہیں:

رزولیوشن

نمبر ۱۔ مسلمانوں کو صنعتی اور زراعتی بنک قائم کرنے کا مشورہ

یہ کانفرنس مختلف صوبوں کے مسلمانوں کو یوروپین طریق کی صنعت اور آلات کو ہندوستان میں رواج دینے اور صنعتی اور زراعتی بینک قائم کرنے کا مشورہ دیتی ہے۔

محرک۔ پروفیسر محمد تیمور صاحب
مؤید مولوی حسین الدین صاحب خاموش

نمبر ۲۔ مسلم یونیورسٹی کو صنعتی و تجارتی تعلیم کے شعبہ جات قائم کرنے کا مشورہ

مسلم یونیورسٹی کی تعلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کے ساتھ صنعتی و تجارتی تعلیم کا انتظام نہ کیا جائے اس لئے یہ کانفرنس مسلم یونیورسٹی کو زور کے ساتھ مشورہ دیتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے یہاں صنعتی تعلیم کا انتظام کرے۔

محرک۔ خواجہ گل محمد صاحب
مؤید۔ ڈاکٹر ایل کے حیدر

نمبر ۳۔ اسلامی انجمنوں کو تعلیم بالغان جاری کرنے کا مشورہ

اس کانفرنس کی رائے میں قومی اور مکمل ترقی کے لئے ان لوگوں کی تعلیم کا انتظام بھی ضروری ہے جو بہ اعتبار عمر کے تعلیمی قواعد کی رو سے قابل تعلیم نہیں سمجھے جاتے اس لئے یہ کانفرنس ملک کی تمام انجمنوں اور درس گاہوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی تعلیم کا مناسب انتظام کریں۔

محرک۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب
مؤید کرنل ای ایف ڈبلیو لیز آرمی ایجوکیشنل کور

نمبر ۴۔ تعلیم اناث کی تجویزوں میں جو گورنمنٹ قرار دے بحیثیت قوم مسلمانوں کو حصہ لینے کا مشورہ

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کو تعلیم اناث کی ترقی کی جملہ تجاویز جو گورنمنٹ سے پاس ہوں اور جن پر محاصل ملکی میں سے روپیہ صرف ہونا قرار پائے پورا حصہ لینا چاہئے اور اس خواہش کی تکمیل بالفعل حسب ذیل طریقوں سے ہونا ممکن ہے:

(۱) جن مقامات پر دیگر ہم وطن اقوام اپنی لڑکیوں کے لئے جبریہ تعلیم کا جاری کرنا قبول کریں ان مقامات کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کو جبریہ تعلیم کے قانون سے مستثنیٰ نہ کراویں۔

(۲) مسلمانوں کے جن فرقوں میں پردہ کی پابندی نہیں ہے ان فرقوں کی لڑکیوں کو مناسب ہے کہ اپنی پوری ابتدائی تعلیم مدارس میں جاکر حاصل کریں۔

(۳) مسلمانوں کے جن فرقوں میں پردے کی پابندی ہو ان کی لڑکیاں بھی دس سال کی عمر تک مدارس میں تعلیم حاصل کریں اور ان کی بقیہ میعاد ابتدائی تعلیم کے لئے پردے کی سواریوں میں مدارس میں جانے کا انتظام کریں۔

(۴) جب تک ملک کی ضرورتوں کے لئے استانیاں تیار ہوں اس وقت تک سن رسیدہ مرد استادوں سے لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دیں۔

محرک - شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی

موئید - نواب محمود علی خاں وکیل میرٹھ

نمبر ۵۔ ہر صوبہ میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق گورنمنٹ کی تجاویز کی تحقیقات کرے کہ ان سے کس قدر فائدہ ہوا

یہ کانفرنس ہر صوبہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے (۱) جو گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹوں کی ان تجاویز کو جمع کریں جو وقتاً فوقتاً مسلمانوں کی تعلیمی کمی کو پورا کرنے کے لئے صادر ہوتی ہیں

(۲) ایک رپورٹ تیار کریں جس سے ظاہر ہو کہ ان تجاویز پر کہاں تک عمل کیا گیا اور اُن سے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

(۳) ابتدائے ۱۹۲۱ء سے کیا تبدیلیاں ظہور پذیر ہوئیں اور ان کا کیا اثر تعلیم مسلمانان پر ہوا۔

(۴) اور کون کون سی خاص ضرورتیں مسلمانوں کی ہیں۔

محرک - خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بارایٹ لا لاہور

موئید - آنریبل سید رضا علی صاحب

نمبر ۶۔ غیر سرکاری مدارس میں گورنمنٹ کی امداد پس ماندہ اقوام کے مناسب اور اُن کی ضرورت کے مطابق ہو

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ کے قواعد حال کی رو سے غیر سرکاری مدارس کو جس طرح امداد دی جاتی ہے وہ غیر تسلی بخش ہے اس سے ان علاقوں اور قوموں کو جو پہلے سے آگے بڑھی ہوئی ہیں مدد پہنچتی ہے

اور جو پست ہیں ان کو کوئی معقول مدد نہیں پہونچتی اس کانفرنس کی رائے میں از حد ضروری ہے کہ پس ماندہ اقوام اور علاقوں کی حفاظت بدیں صورت کی جائے کہ ان کی امداد میں یہ تناسب ان کی ضروریات کے حصہ کے مطابق ہو۔

محرک۔ خان بہادر قاضی سراج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا راولپنڈی

موید۔ مولوی سر محمد رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ بھاول پور اسٹیٹ

نمبر۷۔ مسلم یونیورسٹی میں ٹیچرز ٹریننگ کالج اور انجنیرنگ کالج کھولنے کی اشد ضرورت ہے

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے لئے سخت ضرورت ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ساتھ ٹیچرز ٹریننگ کالج و انجنیرنگ کالج جلد جاری کئے جائیں۔

محرک۔ صدر اجلاس

موید۔ حاضرین اجلاس

نمبر۸۔ صوبۂ متوسط میں اینگلو اردو مدارس کے توڑے جانے پر صدائے احتجاج

یہ کانفرنس کمیٹی تخفیف صوبۂ متوسط و برار کی اس سفارش کو جو اس نے مسلمانوں کے اینگلو اردو مدارس جماعتوں کے بوجہ کمی تعداد طلبہ توڑ دیے جانے کے متعلق کی ہے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے نہایت مضر اور منافی خیال کرتی ہے اور گورنمنٹ صوبۂ متوسط و برار سے درخواست کرتی ہے کہ اس صوبہ کی مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا خیال کرتے ہوئے ریٹرنچمنٹ کمیٹی کی سفارش کو نظر انداز کرے اور اس پر عمل پیرا نہ ہو۔

محرک۔ مولوی عبد القادر صاحب بی اے وکیل امراوتی

موید۔ محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد

نمبر۹۔ ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں کی کمیٹیوں مثل کورٹ، سنڈیکیٹ وغیرہم میں مسلم اراکین کا انتخاب جداگانہ ہوا کرے

مسلمانوں کے تعلیمی حقوق کے واسطے لازمی ہے کہ تمام یونیورسٹیوں کے کورٹ، سنڈیکیٹ ٹیکسٹ بک کمیٹیوں، ممتحن جماعتوں، بورڈ آف انڈسٹریز اور دیگر تعلیمی انسٹی ٹیوشنز میں مسلمان اراکین بذریعہ جداگانہ انتخاب کے ایک معتدبہ تعداد میں منتخب کئے جائیں۔

محرک۔ مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد

موید۔ مولوی دین محمد صاحب ایم اے وکیل گجرات

نمبر ۱۰ ۔ صوبہ متحدہ کے صنعتی بورڈ میں انتخابی عنصر اور اسلامی جزو بڑھانے کی درخواست

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ صوبہ جات متحدہ کے بورڈ آف انڈسٹریز کے نظام ترکیبی کو بدیں نوع بدل دے کہ اس میں انتخابی عنصر اور اسلامی جزو موجودہ حالت سے غالب تر ہو اور بذریعہ انتخاب عمل میں آئے ۔

محرک ۔ حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا کانپور

موئد ۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب جائنٹ سکرٹری کانفرنس

نمبر ۱۱ ۔ صوبہ مدراس کی تعلیمی رپورٹ میں کامیاب طلبہ کی قوم وار تعداد کے اندراج کی درخواست

چونکہ مدراس کی تعلیمی رپورٹ میں کامیاب طلبہ کی تعداد کا قوم وار اندراج نہیں ہوتا اور اس سے مسلمان طلبہ کی نسبتی تعداد نہیں معلوم ہوتی اس لئے کانفرنس ہذا گورنمنٹ صوبہ مدراس سے استدعا کرتی ہے کہ وہ اپنی رپورٹ کے نقشہ نمبر (۶) میں خانہ ہائے (۱۶) تا ۲۳ کو پُر کرنے کا مواد سنڈیکیٹ یونیورسٹی مدراس سے باصرار حاصل کرکے کامیاب طلبہ کی قوم وار تعداد کے اندراج ہونے کا انتظام کرے ۔

محرک ۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب جائنٹ سکرٹری کانفرنس

موئد ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل

نمبر ۱۲ ۔ میوات کے مسلمانوں کے لئے ایک کمیٹی اور سفیر کا تقرر

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ایک کمیٹی میوات راجپوتانہ میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے انتظام کے واسطے مقرر کی جائے اور اس کی امداد کے لئے ایک واعظ سفیر کانفرنس سے وقتاً فوقتاً دیا جائے اور اس مطلب کے لئے جو کمیٹی پیشتر سے نوح میں قائم ہے اس سے درخواست کی جائے کہ وہ راجپوتانہ کے ہندو مسلمانوں کو اس میں شریک کرکے اس کام کی تکمیل کرے

محرک ۔ مولوی مشتاق احمد صاحب بی اے وکیل گوڑگانوہ

موئد ۔ مولوی محمد یسین خاں صاحب بی اے وکیل گوڑگانوہ

نمبر ۱۳ ۔ اوقاف اسلامی کی فہرستیں معہ اُن کے نقشہ آمدنی کے پراونشل کانفرنس کے ذریعہ حاصل کی جائیں

یہ کانفرنس مسلمانوں کے اوقاف کی خراب حالت کو محسوس کرکے تجویز کرتی ہے کہ پراونشل کانفرنسوں کے ذریعہ سے ضلع وار اوقاف کی فہرستیں مع اُن کے تفصیلی حالات و آمدنی کے مرتب کرائے ۔ جن اوقاف میں تعلیم کے لئے کچھ

روپیہ مخصوص ہو ان کے متعلق کوشش کی جائے کہ وہ مفید طریقے پر صرف ہو اور اوقاف کی فہرستیں اور حالات کی ایک نقل صدر دفتر کانفرنس میں بھیجدیں۔

محرک ۔ خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی (آگرہ)

موید ۔ قاضی سراج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا راولپنڈی

نمبر ۱۴۔ علی گڑھ سے قانون پاس کرنے والے طلبہ کو وہی حقوق پنجاب ہائی کورٹ میں دئے جائیں جو پنجاب کے لا کلاس کے کامیاب طلبہ کو حاصل ہیں

چوں کہ علی گڑھ سے قانونی امتحان پاس کرنے والوں کا داخلہ پنجاب ہائی کورٹ میں بآسانی نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے پنجاب کے طلبہ علی گڑھ یونیورسٹی میں داخل ہونے میں پس و پیش کرتے ہیں اس لئے یہ کانفرنس فاضل ججان ہائی کورٹ کی خدمت میں مستدعی ہے کہ وہ مہربانی کرکے پنجاب کے رہنے والے طلبہ کو جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں قانون کی ڈگری حاصل کریں ان کو بعد امتحان خصوصی وہی حقوق دئے جائیں جو پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹ کو پنجاب ہائی کورٹ کی حدود اراضی میں حاصل ہیں۔

محرک ۔ قاضی سراج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا راولپنڈی

موید ۔ خواجہ گل محمد صاحب وکیل فیروز پور

نمبر ۱۵۔ مکتب کمیٹیوں کا اثر میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حلقوں پر قائم کیا جائے

کچھ عرصے سے بعض اضلاع میں مکتب کمیٹی یعنی ڈسٹرکٹ محمڈن پرائمری ایجوکیشنل کمیٹی کا دائرۂ اثر کم کردیا گیا ہے بلکہ رقبہ صدر مقام یعنی شہر جو حدود میونسپلٹی کے اندر ہوتا ہے وہ ان کے حلقۂ اثر سے خارج سمجھا گیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ ممبران مکتب کمیٹی زیر اہتمام میونسپلٹی کا نہ معائنہ کرسکتے ہیں اور نہ ان کے متعلق کوئی ہدایت یا رائے زنی کرسکتے ہیں لہذا اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس خرابی کی طرف مبذول کی جائے اور استدعا کی جائے کہ مکتب کمیٹی کا تعلق مکاتب و مدارس زیر اہتمام ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈوں کے رکھا جائے۔

محرک ۔ خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی

موید ۔ شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا

نمبر۱۶ مدارس و مکاتب مسلمانان صوبۂ متحدہ کا ہر ضلع میں ایک حلقہ متصور بنایا جائے جو ایک مسلمان سب ڈپٹی انسپکٹروں کی نگرانی میں دیا جائے

بعض اضلاع صوبۂ متحدہ آگرہ و اودھ میں ایسا انتظام ہے کہ نگرانی تمام مدارس و مکاتب مسلمانان ایک سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے سپرد ہے۔ یعنی تمام مدارس اسلامیہ کا ایک حلقہ بنا دیا گیا ہے مگر اکثر اضلاع میں مسلمانوں کے مدارس ہندو سب ڈپٹی انسپکٹروں کے حلقہ میں شامل ہیں جن کی وجہ سے ان کی طرف پوری توجہ نہیں اور طرح طرح کی مشکلات پیش آتی ہیں لہذا اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ ہر ضلع میں تمام مکاتب اور مدارس کا ایک حلقہ متصور ہو اور اس حلقہ کا چارج ایک مسلمان سب ڈپٹی انسپکٹر کے سپرد ہو اس طریقہ سے اگر حلقہ چھوٹا رہ جائے تو تعداد پوری کرنے کے لئے ہندو مسلمانوں کے مشترک مدرسے شامل کرکے تعداد پوری کردی جائے۔

محرک - خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی

موید - شیخ عبدالعزیز صاحب

نمبر۱۷ مسلمانوں کی تعلیمی اور تمدنی ضروریات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر

اس کانفرنس کی رائے میں مندرجۂ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی اور تمدنی ضروریات کو مدنظر رکھ کر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آیندہ کام کے لئے ایک مکمل پروگرام مرتب کرے اور اس تجویز کو کانفرنس کے آیندہ اجلاس میں پیش کرے اس مقصد کے لئے ذیل کی کمیٹی اپنے ممبروں سے حسب ضرورت اضافہ کرسکے گی:

مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب

شیخ عبدالقادر صاحب

سردار احمد خاں صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں

سید راس مسعود صاحب

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

جملہ پراونشل کانفرنسوں وشعبہ جات کے سکرٹری ۔
جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام ۔
جائنٹ سکرٹری کانفرنس (کنوینر) وغیرہ
محرک ۔ صدر جلسہ
مؤید ۔ باتفاق رائے عام جلسہ

نمبر ۱۸۔ مدارس اسلامیہ میں عربی تعلیم کا لازم ہونا ضروری ہے	اس کانفرنس کی رائے میں تمام مدارس اسلامیہ میں دینیات کی تعلیم لازمی ہونی چاہیئے ۔

محرک ۔ مولوی سراج الدین صاحب جج بہاول پور
مؤید ۔ مولوی انیس احمد صاحب

اجلاس سی و ششم

منعقدۂ علی گڑھ

سنہ ۱۹۲۳ء

زیر صدارت

آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی

سال گزشتہ کی طرح اجلاس ہذا بھی علی گڑھ میں منعقد ہونا قرار پایا۔ اجلاس کی صدارت صاحبزادہ آفتاب احمد خاں نے منظور فرمائی تھی۔ مسلم یونیورسٹی کے پہلے کانووکیشن کا اجلاس بھی اسی زمانہ میں ہونا قرار پایا تھا۔ انتظام اور اہتمام کے لئے یونیورسٹی کے پروفیسروں اور لایق کارکنوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر آنریبل نواب سر محمد مزمل اللہ خاں صاحب رئیس بھیکم پور اپنی قدیم روایات کے بموجب منتخب ہوئے۔ سرکار عالیہ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال چانسلر مسلم یونیورسٹی نے علی گڑھ تشریف لانے کا ارادہ ظاہر فرما کر یونیورسٹی کی طرف سے اڈریس لینا قبول فرمایا اجلاس سے تین مہینے قبل صدر منتخب کانفرنس یعنی آنریبل صاحبزادہ صاحب انگلستان سے علی گڑھ تشریف لے آئے تھے جہاں تک مقامی اہتمام اور انتظام کا حصہ تھا وہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای پرووائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی پرجوش قوتِ عمل کا رہین منت تھا۔ اجلاس کانفرنس کا پروگرام خود صاحب صدر نے اپنے ہاتھ میں رکھا جس کو وہ خود اپنے فطری ذوق کے مطابق درجۂ تکمیل کو پہونچا رہے تھے غرض اجلاس کانفرنس کا پروگرام ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ گزشتہ بارہ برس تک صدر کانفرنس کا انتخاب بہت کچھ اُن کے خیال اور رائے کے تابع ہوتا تھا جب وہ اجلاسوں میں بہ حیثیت

آنریری جنٹ سکرٹری جاتے تھے تو انتظامیہ کمیٹی پر چھا جاتے تھے ۔ اب علی گڑھ میں کانفرنس ہو رہی ہے اور خود وہی جلسہ کی صدارت کرنے والے ہیں ۔ خیالات میں تنوّع اور جدت پسندی کا سیلاب ہے بس نہیں چلتا کہ کس طرح پر مسلمانوں کی تمام تر توجہ کو صرف تعلیم اور فقط تعلیم کی طرف مائل کر دیں ۔ عام طور سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے طرح طرح کے تخیلات سامنے آتے ہیں اور عملی صورت پیدا کرتے جاتے ہیں ۔ اجلاس کے ساتھ تعلیمی نمایش کا خیال پیدا ہوا ، یورپ سے فن تعلیم کی نادر روزگار کتابوں کا ذخیرہ کچھ پہلے سلطان جہاں منزل میں کتاب خانہ کی شکل میں انھیں کی فکر سے قائم ہو چکا تھا اب دوسری مرتبہ ماہرین فن کی تازہ تصنیفات ، آلات ، تصاویر ، نقشہ جات اور دیگر سامان تعلیمی انگلستان اور جرمنی سے انھیں کے انتخاب کے موافق کافی روپیہ صرف کر کے منگوایا گیا پچھلے اور موجودہ ذخیرے کو دیکھ کر بلاشبہ یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں کہ جو سامان تعلیمی کانفرنس نے مہیا کیا ہندوستان کے دوسرے تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں میں اس کی مثال اس وقت موجود نہ تھی ۔ تعلیمی نمایش کا محرک یہی موجودہ ساز و سامان تھا تاکہ اہل ذوق اور تعلیم کے شائقین کو ان چیزوں کے مشاہدہ کا موقع ملے ۔ تعلیمی نمایش کے خیال نے آمادہ کیا کہ ہندوستان میں صنعت و دستکاری کے جو نمونے ہیں وہ اس میں اضافہ کئے جائیں اور اسکولوں میں جو تعلیمی سامان ہے وہ بھی منگوایا جاوے چنانچہ اس بارہ میں پُر اثر کوشش کی گئی ۔ ہر صوبہ کے ڈائرکٹران سررشتۂ تعلیم سے مدد کی درخواست کی گئی ۔ اس غرض کے لئے سفر بھی اختیار کیا گیا ۔ پنجاب اور ممالک متحدہ کے ڈائرکٹران سے مل کر بالمشافہ گفتگو کر کے مدد کی استدعا کی اور شرکت اجلاس کی درخواست کی اور اُن سے کہا کہ اپنے سررشتہ کے افسروں ، ٹیچروں کو کانفرنس میں بھیجیں ۔ کوشش اور سررشتۂ تعلیم کے افسران کی توجہ کا اثر یہ ہوا کہ (۸۴) اسکولوں اور کالجوں نے نہ صرف فن تعلیم کے اساتذہ کی تعداد شرکت کانفرنس کے لئے بھیجی بلکہ طرح طرح کا مفید اور دلچسپ سامان تعلیم اور دستکاری کے بہترین نمونے بھیج کر نمایش کو کامیاب کرنے میں حصہ لیا اور اس کثرت سے سامان آیا جس کا سجانا اور آویزاں کرنا دشوار ہو گیا ۔ عمارتوں کی وسعتیں تنگی ثابت کرنے لگیں ۔ علاوہ ازیں بعض امرا مثل نواب سالار جنگ بہادر مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر حیدرآباد ، نواب صدر یار جنگ بہادر کے کتب خانہ حبیب گنج سے نادر اور قلمی کتابوں کے دیدہ زیب نسخے حاصل کئے قدیم خطاطی کے بہترین نسخے اور وصلیاں مہیا کی گئیں ۔ ایسے اصحاب کی تعداد (۲۵) تھی جنہوں نے اپنی قیمتی اشیاء نمایش میں ارسال کر کے اس قومی اور تعلیمی نمایش سے اپنی عملی دلچسپی کا اظہار فرمایا تھا ۔ ہندوستان میں اردو کتابوں کے جو تاجر ہیں ان کی دکانیں سرسید کورٹ

میں علمی بہا باقاعدہ طور پر قائم ہوئی ہیں - اسٹریچی ہال کے دائیں بائیں پہلو کی تمام عمارات نمائش کے سامان سے مزین تھی۔ سلطان جہاں منزل کی وسیع عمارت بھی اسی کام کے لئے مخصوص تھی جس میں فرامین شاہی کی نمائش تھی، نمائش کا افتتاح ہز ایکسیلنسی سر ولیم میرس صاحب بالقابہ گورنر صوبہ نے فرمایا۔ ہز ایکسیلنسی نمائش کے ملاحظہ کے بعد جب اجلاس کانفرنس میں جو اسٹریچی ہال میں ہو رہا تھا تشریف لائے تو نواب بہادر عبدالصمد خاں صاحب رئیس طالب نگر نے ایڈرس پڑھنے کی اجازت طلب کی جس کو آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب صدر کانفرنس نے پڑھا - بعدازاں ایڈرس کو خریطہ میں رکھ کر نواب لفٹنٹ حافظ احمد سعید خاں صاحب رئیس چھتاری وزیر صوبہ متحدہ نے ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں پیش کیا -

الغرض نمائش کیا تھی عہد سے لے کر لحد تک کی ہر ضروری بات کی تعلیم تھی - چنانچہ مشتاق منزل میں بچہ کی پیدائش اور زچہ کی حفاظت کے متعلق نقشے، تصاویر اور ماڈل فراہم کئے گئے تھے ایک لیڈی ڈاکٹر تصاویر کے حوالہ سے ہر بات کو سمجھاتی تھی - حمیداللہ خاں لکچر روم میں مونٹ ساری ڈالٹن اور کنڈرگارٹن کے ذریعہ سے تعلیم کا سامان، کتابیں، کھلونے وغیرہ جمع کئے گئے تھے -

نظام میوزیم میں قدیم وجدید کھیلنے کا سامان، آلات ورزش اور اسلحہ جات موجود تھے۔ ڈھال تلوار، خنجر، برچھی، چھری، گتکا، گیند بلے، گلی ڈنڈے، ہاکی، کرکٹ، ٹینس، فٹ بال اور اسکاؤٹنگ کے متعلق مفید کتابیں موجود تھیں - نظام میوزیم کے تیسرے حصہ میں ریاضی کے کثیر آلات فراہم تھے - ابتدائی تعلیم سے لے کر انتہائی تعلیم کا سامان اور کتابیں موجود تھیں ریاضی، علم ہیئت، فلکیات اور طبیعیات کے مسائل کو حل کرنے کے لئے جو عجیب وغریب آلات ایجاد ہوئے ہیں وہ بھی موجود تھے تصدق احمد خاں لکچر روم میں تعلیم بالغان کے لئے کارآمد لٹریچر فراہم تھا - آسمان منزل میں تاریخ، جغرافیہ اور علم طبقات الارض کے متعلق بیسیوں نقشے اور کتابیں جمع تھیں - برکت علی روم میں اندھوں، بہروں، گونگوں اور قاصر العقل لوگوں کی تعلیم و تربیت کا سامان اور اس مبحث پر مفید کتابیں رکھی ہوئی تھیں -

غرض یہ ایک مختصر سا خاکہ اس تصویر کا ہے جس کے خط وخال نے دیکھنے والوں کو محو حیرت بنا دیا تھا - دیکھنے والے اس وقت کہتے تھے کہ ہندوستان میں تعلیم کی نمائش یہ پہلی نمائش ہے - نمائش کے سامان میں بڑا حصہ ایسی اشیاء کا تھا جن کو صاحبزادہ صاحب خود اپنے ہمراہ انگلستان سے لائے تھے -

اس سال کانفرنس کے اجلاس بجائے تین یوم کے شبانہ روز چھ دن تک ہوتے رہے پھر بھی یہ دن مفید اور پُراز معلومات لکچر سننے کے لئے کافی نہ تھے اور نہ نمایش کے سامان کو سمجھنے اور دیکھنے کے لئے وقت لوگوں کو ملتا تھا - اجلاس ہذا کی دوسری خصوصیت اس کے علمی اور تعلیمی لکچر تھے فنِ تعلیم کے مستند ماہرین نے مختلف موضوعات پر ایسی مفید تقریریں کیں جو اجلاس مذکور کی اہمیت اور شان کو ہمیشہ یاد دلاتے رہیں گے - صوبہ متحدہ اور صوبہ پنجاب کے ڈائرکٹر صاحبان خود اجلاس میں شریک ہوئے تقریبًا ۴۵ لکچر اجلاس میں دئے گئے اکثر لکچر یا اُن کے خلاصے کانفرنس کی سالانہ رپورٹ میں شائع ہو چکے ہیں - خود صدر کا نفرنس کا خطبہ مسئلہ تعلیم پر ایک ایسی جامع دستاویز ہے جو مفید خیالات اور مفید معلومات سے بھرا ہوا ہے اور ہمیشہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا - اس مختصر کیفیت اجلاس کے بعد وہ رزولیوشن درج ذیل کئے جاتے ہیں جو اجلاس مذکور میں پیش ہو کر پاس ہوئے -

رزولیوشن

نمبر ۱ - کانفرنس کے نام میں ترمیم	اس کانفرنس کی رائے ہے کہ کانفرنس کے نام میں بجائے لفظ "محمڈن" کے "مسلم" قائم کیا جائے -

محرک - نواب صدر یار جنگ بہادر

مؤید - مولوی سید طفیل احمد صاحب

نمبر ۲ - تعلیم بالغان کے اجراء کار کے لئے مشورہ	اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں میں تعلیم بالغان کو پھیلانے کا بہترین طریقہ

یہ ہے کہ شہروں قصبات اور دیہات کی مسجدوں میں ایک سے زیادہ الماریاں رکھی جائیں جن میں مذہبی اور اسلامی تاریخ اور کارآمد مضامین کی کتابیں ہوں تاکہ نمازی اُن سے مستفید ہو سکیں اور ناخواندوں کو پڑھ کر سنائیں اور مسلمان تعلیم یافتہ اصحاب اپنی تعطیلات و فرصت کا کچھ حصّہ اس کام کے لئے مخصوص کر کے ان کتابوں کے ذریعہ سے ناخواندوں کو تعلیم دیا کریں -

محرک - نواب صدر یار جنگ بہادر

مؤید - مولوی سید طفیل احمد صاحب

نمبر۳۔ مہاراجہ کشمیر کی خدمت میں وفد کی تجویز

مسلمانان کشمیر کی تعلیمی ترقی کے لئے اشد ضرورت ہے کہ ایک وفد خدمت میں جناب مہاراجہ صاحب کشمیر حاضر ہو اور استدعا کرے کہ ایک کمیٹی بہ غرض امداد تعلیم مسلمانانِ کشمیر قائم فرماویں تاکہ ریاست کشمیر کے قصبات اور دیہات میں مسلمانوں کی تعلیم کے لئے مدرسے قائم کئے جاویں جن میں معلّم مسلمان ہوں۔

محرک۔ میر کریم بخش صاحب

مؤید۔ شیخ عبدالعزیز صاحب

نمبر۴۔ بوائے اسکاوٹ کے لئے کمیٹی بنائی جائے

چونکہ اسکاؤٹنگ ایک نہایت مفید اور کارآمد چیز ہے اور اس کا رواج سرکاری اور ہندو مدرسوں میں بلکہ برادران وطن اپنے اسکولوں کے باہر اپنی رضاکار جماعتوں کی تنظیم میں اسکاؤٹنگ سے کام لے رہے ہیں لہذا اس کی اشد ضرورت ہے کہ تمام مسلمانوں کے مدارس میں اسکاؤٹنگ کو رواج دیا جائے اور ضلع وار ریڈسٹس کو بھی اسکاؤٹنگ کی طرف راغب کیا جائے اور اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جاوے جو مختلف اضلاع میں دورہ کرکے بامداد اشخاص بااثر مقامی اس کام کو بخوبی انجام دے۔

محرک۔ خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی

مؤید۔ عبدالعزیز صاحب پوری

نمبر۵۔ مدارس شبینہ کی ترویج

یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ عام مسلمانوں کی تعلیم کے لئے نائٹ اسکولوں کا انتظام کیا جائے۔

محرک۔ سید مقرب حسین صاحب زیدی

مؤید۔ عام جلسہ

نمبر۶۔ تعلیمی بورڈ میں اسلامیہ اسکولوں کی نمائندگی

یوپی گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ جدید تعلیمی بورڈ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم اور ناکافی ہے اور نیابت بھی بہت کم دی گئی اس سے مسلمانوں کی تعلیم کو نقصان پہونچے گا لہذا درخواست کی جاتی ہے کہ تعداد مناسب بورڈ کے مختلف شعبوں

میں مسلمانوں کی مقرر کی جائے اور اسلامیہ اسکولوں کی طرف سے ایک نمایندہ لیا جائے۔
محرک - مولوی ارشاد علی خاں صاحب ہیڈ ماسٹر فیض عام ہائی اسکول میرٹھ
موید - عام اجلاس

نمبر۷ - کواپریٹو بورڈ کا قیام

محمد عبدالمجید خاں صاحب میرٹھی نے انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام کے جو فوائد بیان کئے ہیں ان کو عمل میں لانے کے لئے ضرورت ہے کہ ایک بورڈ ترتیب دیا جائے جو اس کانفرنس کی ماتحتی میں کام کرے اور اس بورڈ کے فی الحال نومبر جن کے نام ذیل میں درج ہیں بنائے جائیں اور اس بورڈ کو اختیار دیا جائے کہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اپنے ممبران میں اضافہ کرے۔
محرک - نظام الدین حسن صاحب نظامی
موید - مولوی سید طفیل احمد صاحب

نمبر۸ - قانون ڈسٹرکٹ بورڈ میں مکتب کمیٹیوں کا اضافہ

چوں کہ موجودہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے نفاذ سے بعض اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈوں نے ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈ محمڈن ایجوکیشنل کمیٹی کو اس بنا پر تسلیم نہیں کیا ہے کہ ایکٹ میں ان کمیٹیوں کا کوئی ذکر نہیں ہے جس کی وجہ سے اسلامیہ مکاتب اور اسلامیہ اسکولوں کے اجرار اور نیز ان کے انتظام عملی میں دقتیں محسوس ہوتی ہیں لہذا اس کانفرنس کی رائے میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی دفعہ (۵) جس میں دیگر کمیٹیوں کا ذکر ہے اس طریقہ سے ترمیم کی جائے کہ اس دفعہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ محمڈن ایجوکیشنل کمیٹی کا اضافہ کر دیا جائے۔
محرک - خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب
موید - عام اجلاس

نمبر۹ - امداد کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ مکتب کمیٹیوں سے مشورہ کرلیں

چوں کہ موجودہ نظام ڈسٹرکٹ بورڈ کا بعض جگہہ یہ بھی اثر پڑا ہے کہ جو رقم مکاتب اور اسلامیہ اسکولوں کے اغراض کے لئے بجٹ میں علیحدہ کی جاتی ہے وہ اکثر جگہہ ناکافی ہوتی ہے لہذا اس کانفرنس کی رائے میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ تمام اضلاع

کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ہدایت کرے کہ تجدید معاہدہ گورنمنٹ گرانٹ کے وقت ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے محمڈن ایجوکیشنل کمیٹی سے ان کی ضروریات کے متعلق مشورہ کر لیوے۔

محرک - خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب

موئید - عام اجلاس

نمبر ۱۰ - انسپکٹر محمڈن اسکولز جدا گانہ مقرر ہو

چوں کہ چار برس کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹر محمڈن اسکول ایجوکیشن کو کافی وقت صوبہ میں دورہ کرنے کے واسطے نہیں ملتا - لہٰذا اس کانفرنس کی رائے میں اس عہدہ پر کسی علیحدہ شخص کا تقرر مثل سابق کیا جاوے۔

محرک - خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب

موئید - عام اجلاس

نمبر ۱۱ - ڈپٹی انسپکٹران محمڈن اسکولز قائم رکھے جائیں

چوں کہ گورنمنٹ کے محکمہ جات میں تخفیف کی کارروائی جاری ہے اور ڈپٹی انسپکٹران محمڈن اسکولز باوجود طویل ملازمت اپنے عہدوں پر مستقل نہیں کئے گئے اور یہ اندیشہ ہو چلا ہے کہ یہ محکمہ بھی معرض تخفیف میں نہ آجائے اور چوں کہ اس کانفرنس کی رائے میں اسلامیہ اسکولوں اور مکاتب کی بقا اور ترقی کے لئے ڈپٹی انسپکٹران محمڈن اسکولز کے عہدوں کا قائم رہنا نہایت ضروری ہے - لہٰذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ یہ عہدے مستقل طور سے برقرار رکھے جائیں۔

محرک - خان بہادر بشیر الدین صاحب

موئید - عام اجلاس

نمبر ۱۲ - سوانح عمری نواب محسن الملک و دیگر اکابر قوم

کانفرنس کے لئے ضروری ہے کہ "حیات وقار" کے ختم ہونے کے بعد سرسید علیہ الرحمۃ کے دیگر معاصرین اور رفقار کی سوانح عمریاں مکمل طور سے مرتب کرائے جن کے اسمار گرامی حسب ذیل ہیں:

نواب محسن الملک، مولوی چراغ علی، مولوی الطاف حسین حالی۔ سردار محمد حیات خاں
خلیفہ محمد حسین صاحب وغیرہ وغیرہ

سردست نواب محسن الملک کی سوانح عمری لکھی جائے۔

محرک - نواب صدر یار جنگ بہادر

موئد - عام اجلاس

اجلاس سی و ہفتم

منعقدہ بمبئی ۱۹۲۴ء

زیر صدارت

آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ

مسٹر محمد علی جناح مشہور بیرسٹرایٹ لا کی دعوت پر بمبئی میں اجلاس مذکور منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کمیٹی شہر بمبئی کے ممتاز افراد پر مشتمل تھی جس کے صدر مرزا علی محمد خاں صاحب ایم اے ایل ایل بی سالسٹر بمبئی جو اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور محاسن اخلاق کی وجہ سے بمبئی کے مسلم عمائدین میں اثر اور قابلیت کے لحاظ سے مشہور خاص و عام تھے منتخب ہوئے تھے۔ مسٹر عبدالرحیم ڈونگر اور حاجی احمد صدیق صاحب کھتری آنریری سکرٹری کے عہدہ پر مامور تھے۔ حاجی احمد صدیق کھتری نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں اپنے فطری ذوق کے مطابق کافی طور سے حصہ لیا تھا استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹس کے کھانے اور ناشتہ کی فیس کا اعلان دو روپیہ یومیہ میں کیا تھا لیکن بعد کو یہ تجویز خارج کر کے مہمانوں کو بلا قیمت کھانا اور ناشتہ صبح شام وقت مقررہ پر دیا۔ قیام کے لئے ہر قسم کی راحت کا سامان مہیا کیا تھا اور مختلف عمارات قیام مہمانان اور اجلاس کانفرنس کے لئے حاصل کی گئیں تھیں۔ اجلاس کے واسطے سینڈ ہرسٹ روڈ پر گلوب سینما ہال اور اسی کے قریب مہمانوں کے لئے ایک وسیع عمارت موجود تھی اپالو ہوٹل اور تاج محل ہوٹل میں نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکرٹری کانفرنس آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب اور علی گڑھ کے دیگر اصحاب فروکش تھے۔ انجمن اسلام میں صدر دفتر کے اہلکار مقیم تھے اجلاس کانفرنس سے ایک روز قبل اور ایک دن بعد ختم اجلاس کانفرنس چھوٹے قبرستان کے مشہور میدان میں دو پبلک جلسے منعقد ہوئے۔ ہر دو جلسوں میں سامعین کی تعداد پانچ چھ ہزار کے قریب تھی ان جلسوں کا اہتمام حاجی احمد صدیق صاحب کھتری آنریری سکرٹری استقبالیہ کمیٹی کے زیر اہتمام ہوا تھا،

مقررین میں نواب صدر یار جنگ بہادر آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مولانا سید طفیل احمد صاحب آنریری جنٹ سکرٹری کانفرنس، مرزا علی محمد خاں صاحب ایم اے صدر استقبالیہ کمیٹی تھے۔ تقریروں میں اسلامی فضائل کے علاوہ اس امر کا خصوصیت کے ساتھ بیان تھا کہ اسلام نے علم کی کیا خدمت کی اور اسلام کے ذریعہ سے علم دنیا کے کس کس حصے میں پھیلا' کانفرنس کا بمبئی میں اجلاس کرنے سے کیا مقصد تھا اجلاس مذکور میں صوبۂ بمبئی کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جو مفید تجاویز پیش کی گئیں وہ سنائی گئیں کانفرنس نے اپنی ۳۰ برس کی زندگی میں جو علمی خدمات انجام دیں ان کا ذکر کرکے سامعین سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف مائل ہوں۔ ان کے دل و دماغ کو علم کے ذریعہ سے روشن کرنے کی فکر کریں اور قوم کی تربیت اسلامی اخلاق کے ذریعہ سے کرکے اس کے درجہ کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔

اجلاس میں جو رزولیوشن پاس ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

رزولیوشن

۱۔ مسلمانوں کی ترقی صنعتی تعلیم کی محتاج ہے

اس کانفرنس کی رائے میں اس ملک میں صنعت و حرفت اور تجارت کی تعلیم کی بڑی اشد ضرورت ہے کانفرنس گورنمنٹ اور یونیورسٹیوں کو زور کے ساتھ توجہ دلاتی ہے کہ اس بڑی ضرورت کو رفع کرنے کے واسطے بہت جلد مناسب انتظام کرے۔

محرک۔ ڈاکٹر قاسم علی منصوری — موئد۔ مسٹر فاضل موراج (بمبئی)

۲۔ مسلمانوں کو تجارتی تعلیم کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے ہم وطنوں کے ساتھ اپنی پوری اور دلی توجہ اعلیٰ تجارتی تعلیم کی طرف منعطف کریں تاکہ وہ ہندوستانی تجارت کے فائدہ کی غرض سے دنیا کے مختلف حصص میں اعلیٰ تجارتی عہدوں پر مثلاً ڈائرکٹر، ڈپٹی ڈائرکٹران محکمہ جیرسانی تجارت اور کمشنری و ایجنٹی کے قابل ہوں کانفرنس گورنمنٹ کو متوجہ کرتی ہے کہ اس کے لئے ضروری آسانیاں بہم پہونچائے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

موئد۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پونا

۳۔ صوبۂ بمبئی کے شہروں میں لڑکیوں کے لئے مڈل اسکول قائم ہونے کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ صوبۂ بمبئی کے مختلف شہروں میں مسلمان لڑکیوں کے واسطے اینگلو اردو مڈل اسکول قائم کرنے کا حتی المقدور جلد انتظام کرے ان مدارس میں اردو کے ذریعہ سے دیگر مضامین کی تعلیم ہو اور مذہبی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائے اور ان مدارس کو بتدریج ہائی اسکول کے درجہ پر پہونچا دیا جائے۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ سے اس بات کی بھی درخواست کرتی ہے کہ ان مدارس کے واسطے جب نصاب تعلیم تجویز کرے تو مسلمان لڑکیوں کی ترقی اور تعلیمی مشکلات کا خصوصیت کے ساتھ لحاظ کرے۔

محرک۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر پونا   مؤید۔ مسٹر ضیاء الدین برنی

۴۔ مسلم طالبات کے لئے اعلیٰ امتحانوں میں پرائیویٹ امتحان دینے کے لئے یونیورسٹیاں سہولت بہم پہونچائیں

یہ کانفرنس اپنی انتظامیہ کمیٹی سے درخواست کرتی ہے کہ بمبئی یونیورسٹی اور دوسری ہندوستانی یونیورسٹیوں سے جن میں پرائیویٹ طور سے امتحان میں شریک ہونے کو انٹرمیڈیٹ اور دیگر اعلیٰ ڈگری کے امتحانات میں بطور پرائیویٹ امیدوار کے شرکت کی اجازت دے اور کالجوں میں باقاعدہ لیکچروں میں شریک ہونے سے انہیں مستثنےٰ کردے۔

محرک۔ مسٹر سید محمد حفیظ صاحب (پونا)   مؤید۔ مسٹر عبدالحمید

۵۔ تجارت پیشوں کو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے میں تجارت وصنعت وحرفت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے عمدہ تعلیم اور اعلیٰ خصائل ایسے ہی ضروری ہیں جیسے کہ دوسرے انسانی پیشوں میں۔ اگر ہمارے امراء تاجر اور رہنمایان صنعت و حرفت دنیا کی تجارتی وصنعتی جدوجہد میں کامیابی چاہتے ہیں تو ان کو اس ملک کے تجارت پیشہ طبقوں میں اعلیٰ تعلیم کو پھیلانے اور ترقی دینے میں عجلت کرنی چاہئے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔   مؤید۔ مسٹر ایم سی چاگلا

۶۔ مڈیکل اور صنعتی کالجوں میں مسلم طلبہ کی معین تعداد کو دوسرے صوبے کے طلباء سے پورا کیا جائے

چونکہ مسلمان ڈاکٹروں اور انجینیروں کی تعداد بہت کم ہی اور نیز اس لحاظ سے کہ گرانٹ میڈیکل کالج اور صنعت و پیشوں کے کالجوں میں دس فیصدی جگہ جو مسلمانوں کے لئے محفوظ ہیں ان کے پُر کرنے کے لئے بھی اس صوبہ

کے کافی طالب علم نہیں ملتے لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے کہ یہ تعداد بمبئی یونیورسٹی کے مسلمان تعلیم یافتوں سے پوری کی جائے خواہ وہ اس صوبہ کے رہنے والے ہوں یا نہ ہوں اور اگر بمبئی یونیورسٹی کے مسلمان تعلیم یافتہ بھی اس تعداد کو پورا نہ کرسکیں تو پھر دوسری ہندوستانی یونیورسٹیوں کے مسلمان تعلیم یافتوں کو اس تعداد کے پورا کرنے کے لئے لے لیا جائے۔

محرک۔ مسٹر عبدالرحیم — موئد۔ خان بہادر شیخ علی باعکظہ

۷۔ گورنمنٹ درسگاہوں میں عربی استاد مقرر کرنے کی درخواست

عربی تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے یہ کانفرنس گورنمنٹ بمبئی کو زور کے ساتھ متوجہ کرتی ہے کہ وہ عربی کا ایک سند یافتہ استاد کسی گورنمنٹ ہائی اسکول میں اور ایک عربی کا پروفیسر کسی گورنمنٹ کالج میں جلد سے جلد مقرر کرے اور ہمدردانِ قوم سے درخواست کرتی ہے کہ علوم عربیہ کو رائج کرنے کے لئے وہ وظائف دیں۔

محرک۔ مولوی رفیع الدین بیرسٹر پونا — موئد۔ مسٹر عبدالحمید حسن (مدراس)

۸۔ ارزاں تعلیم کی فراہمی کے لئے سوسائٹیاں قائم کیجائیں

چونکہ مسلمان طلبہ کے واسطے ارزاں اور عمدہ اعلیٰ تعلیم مہیا کرنیکی بڑی ضرورت ہے یہ کانفرنس مسلمان ماہرینِ تعلیم اور ہمدردانِ قوم سے بزور سفارش کرتی ہے کہ وہ مثل دیگر اقوام کی سوسائٹیوں کے اپنی تعلیمی سوسائٹیاں قائم کریں اور قابل مسلمانوں سے درخواست کریں کہ وہ ان سوسائٹیوں میں محض گزارہ پر بطور لائف ممبر کے شریک ہوں اور اس مقصد کے لئے اسکول اور کالج قائم کریں۔ یہ کانفرنس سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس کو بھی متوجہ کرتی ہے کہ اس رزولیوشن کو پورے طور پر مشتہر کرے اور اس تجویز کو عمل میں لانے کے لئے ضروری ذرائع اور وسائل تجویز کرے۔

محرک۔ مسٹر عبدالرحیم — موئد۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں

۹۔ عربی اور فارسی کے قدیم نسخہ جات کی فراہمی کی درخواست گورنمنٹ سے

یہ کانفرنس گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے کہ عربی اور فارسی کی تحقیقات کے کام کو ترقی دینے کی غرض سے صوبۂ بمبئی میں قلمی نسخہ جات کے فراہم کرنے کا انتظام کرے اور ان قلمی نسخوں کو اسی طرح مرتب و طبع کیا جائے جیسا کہ سنسکرت کے نسخوں کو کیا گیا ہے۔

محرک۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں

موئد۔ مرزا علی محمد خاں صاحب

۱۰۔ صوبۂ بمبئی کے گورنمنٹ کالجوں میں اردو پروفیسروں کے تقرر کی درخواست

چونکہ اردو کی تعلیم نہایت ضروری ہے اور بمبئی یونیورسٹی نے اس کو اپنے بی اے اور ایم اے کے امتحانات کے واسطے منظور کرلیا ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کو بزور متوجہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ کالجوں میں اردو کے پروفیسر اس طور پر مقرر کرے جیسے کہ گجراتی اور مرہٹی اور کناری زبانوں کے لئے ہیں۔

رزولیوشن ہالا بلا مباحثہ منظور ہوا۔

۱۱۔ احمد آباد اور پونا کے ٹریننگ مدارس کو ترقی دیکر مکمل ٹریننگ کالج بنانے کی درخواست

چونکہ ابتدائی جبری تعلیم کا قانون پاس ہو چکا ہے اور اردو کے ٹرینڈ استادوں کی مانگ روز بروز بڑھتی جاتی ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے کہ احمد آباد اور پونا کے ٹریننگ مدارس کو جلد از جلد مکمل ٹریننگ کالج بنادے۔

رزولیوشن بلا مباحثہ منظور ہوا۔

اجلاس سی و ہشتم

منعقدۂ علی گڑھ ۱۹۲۵ء

زیر صدارت

نواب سر عبدالقیوم صاحب خان بہادر

امسال کانفرنس کو دعوت مدراس سے آچکی تھی اور بمبئی کے گزشتہ اجلاس میں قبول دعوت کا اعلان ہو چکا تھا۔ اس اثناء میں صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی رائے ہوئی کہ ۱۸۷۵ء میں مدرسۃ العلوم کے اسکول کا افتتاح ہوا تھا اور آج ۱۹۲۵ء میں جبکہ یہ اسکول رفتہ رفتہ ترقی کرکے مسلم یونیورسٹی کے درجہ پر پہونچ گیا ہے جس کو پورے پچاس برس گزر چکے ہیں تو اس پنجاہ سالہ جوبلی کا جشن منایا جائے۔ علی گڑھ تحریک کی ارتقائی ترقی کا یہ ایک ایسا مبارک خیال تھا کہ ہر گوشۂ ملک سے قبولیت کی آوازیں بلند ہونی شروع ہوئیں اور قوم کی متفقہ خواہش سے دسمبر کے مہینے میں پنجاہ سالہ جوبلی کی رسم ادا ہونی قرار پاگئی۔

چونکہ دسمبر کے مہینے میں جوبلی ہونے والی تھی اور کانفرنس کے اجلاسوں کی تاریخیں قدیم دستور کے مطابق اسی مہینے میں مقرر ہوتی آئی ہیں پھر قیام یونیورسٹی کی امداد میں اور اس مقصد کی تکمیل میں کانفرنس نے جس قوت کے ساتھ ہمیشہ اپنی آواز بلند کی اور قوم کے دل و دماغ میں مسئلہ مسلم یونیورسٹی کو جس طرح جاگزیں کرنے کی کوشش پیہم جاری رکھی اور اس بارہ میں تبلیغ و اشاعت کا کام جس طرح سالہا سال انجام دیا نیز سرمایہ فراہم کرنے میں جس قوت عمل کا ثبوت دیا ضروری بات تھی کہ جوبلی کے جلسوں کے ساتھ کانفرنس کے اجلاس بھی علی گڑھ میں منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ کانفرنس کمیٹی کے اس فیصلہ کے بعد اہل مدراس سے درخواست کی گئی کہ وہ اس اہم موقع کے لحاظ سے اپنی دعوت کو دوسرے موقع کے لئے ملتوی کردیں جسے اہل مدراس نے منظور کیا۔

غرض عام اتفاق رائے کے ساتھ جوبلی کے زمانہ میں جب اجلاس ہائے کانفرنس کا بھی علی گڑھ

میں منعقد کرنے کا اعلان ہوا تو جوبلی کے دل کش خیال اور کانفرنس کے علی گڑھ میں ہونے سے قوم کی عام خواہش اور جذبہ کو علی گڑھ کی طرف مائل کر دیا۔ نوبت بایںجا رسید کہ جس قدر بھی قومی مجالس قومی بہبودی کی غرض سے مختلف جماعتوں کے ہاتھوں میں تھیں تقریباً سب نے تہیہ کر لیا کہ وہ اپنی اپنی مجلسوں کے جلسے بھی اس موقع پر جوبلی کیمپ میں کریں گے۔ چنانچہ آل انڈیا مسلم لیگ، اردو کانفرنس، پریس کانفرنس، مسلم راجپوت کانفرنس، تنظیم کانفرنس وغیرہ کے اجلاس بھی علی گڑھ میں ہونے قرار پا گئے۔ جیسا کام بڑا تھا ویسے ہی عظیم الشان اہتمام کی ضرورت تھی۔ مہینوں کی محنت اور کوشش نے اور سینکڑوں آدمیوں کی دماغی اور جسمانی کاوش نے ڈیروں اور خیموں کا شہر تعمیر کر دیا جس کی ترتیب اور تہذیب میں پورے سلیقہ اور شاہانہ اہتمام کا اظہار ہوتا تھا۔ مسلم یونیورسٹی کی نئی آبادی کے وسط میں جوبلی ہال کی تعمیر ہوئی تھی جو اپنی وسعت آرائش اور نفاست کے اعتبار سے دیکھنے والوں کو ایک شہنشاہی دربار کا دھوکہ دیتا تھا۔ ملک کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں کے باشندے اس نئی آبادی میں آکر نہ بس گئے ہوں۔ نئے شہر کے نئے محلّے اکابرین قوم کے نام نامی سے مثلاً محسن الملک کیمپ، وقار الملک کیمپ، شبلی کیمپ، حالی کیمپ وغیرہ سے موسوم تھے۔ ضرورت کی ہر شئے جوبلی کیمپ کے صاف اور ستھرے بازاروں میں مہیا تھی۔ انتظام کی خوبی یہ تھی کہ ہزارہا مسافر آئے اور گئے اور کسی کو کسی ضرورت کے متعلق فکر کا موقع نہیں ملا گو اس آبادی کی عمر صرف سات دن کی تھی تاہم اجتماع ملی کا ایسا دلکش اور دلفریب سماں آنکھوں کے سامنے آیا کہ یقیناً ہندوستان نے محض علمی آبیاری کی غرض سے کبھی اور کسی زمانے میں ایسا مظاہرہ پیش نہ کیا ہوگا۔ پورا ایک ہفتہ قومی بہبودی کے وسائل، اسباب وعلل کی تلاش میں اور مختلف مباحث میں گزرا پھر بھی جذبۂ شوق میں کمی نہ تھی اور ہل من مزید کی خواہش پائی جاتی تھی تعلیم و تربیت، سیاست، اصلاح معاشرت، تنظیم ملت، اردو علم ادب کی توسیع و اشاعت الغرض وسائل ترقی کا کوئی پہلو نظر انداز نہیں ہوا جس پر دل کھول کر تحقیق کے ساتھ بحثیں نہ ہوئی ہوں اور جن کے متعلق مفید تجاویز نہ سوچی گئی ہوں۔ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر نواب ممتاز الدولہ محمد مکرم علی خاں صاحب رئیس پہاسو منتخب ہوئے تھے۔ اجلاس مذکور قلت وقت کی وجہ سے صرف دو دن ہوا کیونکہ اکثر انجمنوں کے اجلاس اس زمانہ میں علی گڑھ میں ہونے والے تھے۔ وقت کا ملنا دشوار ہو گیا تھا۔ جوبلی کی شرکت کی غرض سے ایک افغانی وفد محکمۂ تعلیم افغانستان کی طرف سے بھی آیا تھا۔ اس وفد کے معزز ممبر جب اجلاس کانفرنس میں تشریف لائے تو پرجوش طریقہ سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ محترم صدر کانفرنس نے وفد کے ممبروں

کا تعارف حاضرین اجلاس سے کرکے اعلان کیا کہ اس وفد کے رئیس یعنی نائب وزیر تعلیم افغانستان افغانستان کے محکمۂ معارف (سررشتۂ تعلیم) کے حالات پر تقریر فرمائیں گے چنانچہ موصوف نے ایک جامع تقریر میں اس تعلیمی ترقی کا ذکر کیا جو دور امیر امان اللہ خاں میں جاری تھی۔

باقی اجلاس ہائے کانفرنس میں حسب ذیل رزولیوشن پیش ہوکر منظور ہوئے:

رزولیوشن

۱۔ نیابت مسلمانان پنجاب یونیورسٹی

اس کانفرنس کی رائے میں پنجاب یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کی نیابت قلیل اور ناکافی ہے اور یہ کانفرنس نہایت زور سے تحریک کرتی ہے کہ منتخب شدہ فیلوز میں نصف کے انتخاب کا حق مسلمان رائے دہندگان کو جداگانہ دیا جائے اور جو کمی بہ لحاظ تناسب آبادی ان کی تعداد میں فی الحال ہے اس کو نامزدگی سے فی الحال پورا کیا جاوے۔

محرک۔ نیاز محمد خاں صاحب ایم اے وکیل ہائی کورٹ لاہور

موئید۔ ملک برکت علی صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ لاہور

۲۔ قیام تعلیمی کوآپریٹو سوسائٹی

اس کانفرنس کی رائے میں مثل بعض اضلاع پنجاب کے دیگر صوبہ جات ہند کے اضلاع میں بھی مسلمانوں میں ترقی تعلیم کے واسطے کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کی جائیں اور علی گڑھ میں بطور نمونہ اس مقصد کے لئے ایک کوآپریٹو سوسائٹی قائم ہو

محرک۔ مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ موئید۔ شیخ عبدالقادر صاحب

۳۔ مسلم یونیورسٹی اور ٹیکنیکل تعلیم

اس کانفرنس کی رائے میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو بہ غیر کسی توقف کے حسب منشاء یونیورسٹی ایکٹ صیغۂ ٹکنالوجی یعنی صیغۂ تعلیم صنعت و حرفت قائم کرنا چاہئے اور یہ کانفرنس قوم سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس مقصد کے لئے فیاضی سے چندہ دے۔

محرک۔ پروفیسر قاسم علی صاحب منصوری موئید۔ سید علی اختر صاحب

۴۔ کانفرنس کے وظائف پیشوں کی تعلیم کے لئے دئے جائیں

اس اجلاس کی رائے میں کانفرنس کے وظائف سائنٹفک ٹیکنیکل تعلیم کے واسطے بھی دئے جائیں۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب

موئید۔ پروفیسر خلیل احمد صاحب مراد۔

۵۔ ابتدائی تعلیم کو جبریہ اور مفت کرنے کی تجویز	اس کانفرنس کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ ابتدائی تعلیم کو مفت اور جبریہ کردیا جائے۔ محرک۔ حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل دہلی

مویّد۔ عبدالرحیم صاحب

۶۔ مسلمانوں کو مفت اور جبریہ تعلیم سے فائدہ اُٹھانا چاہئے	اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کو جبریہ اور مفت تعلیم سے جو مختلف مقامات میں جاری ہے اور جاری ہو رہی ہے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

محرک۔ شیخ نیاز علی صاحب وکیل   مویّد۔ عبدالرحیم صاحب

اجلاس سی و نہم

منعقدہ دہلی ۱۹۲۶ء

زیر صدارت

آنریبل سر عبدالرحیم صاحب سابق جج ہائی کورٹ مدراس

دہلی میں کانفرنس کا یہ چوتھا اجلاس تھا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر خان بہادر مولوی عبدالرحمن صاحب بی اے وکیل، سکرٹری خاں صاحب حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی میونسپل کمشنر جنٹ سکرٹری مولوی محمد عظمت اللہ صاحب بی اے وکیل تھے۔ استقبالیہ کمیٹی نے قدیم دستور کے مطابق کانفرنس کے مہمانوں کے قیام کے لئے عربک کالج کے دارالاقامہ کی عمارت حاصل کرکے اس میں ضروری سامان راحت مہیا کیا تھا اجلاس کے واسطے نواب صاحب کرنال کا درباری شامیانہ کالج کے شمالی میدان میں ایستادہ کرکے اس کے اندرونی و بیرونی حصہ کی آرائش نہایت سلیقہ کے ساتھ کی گئی تھی اور جابجا گملوں سے چمن بندی کرکے اور اس میں مصنوعی فوارے قائم کرکے تمام احاطہ کالج کو پُر رونق بنایا تھا۔ صدر استقبالیہ کمیٹی اور صدر مجلس جسٹس سر عبدالرحیم کے خطبات صدارت دل آویز اور انکشاف حقائق سے معمور تھے ریزولیوشن نمبر ۲ جو عربک انٹرمیڈیٹ کالج دہلی کو فرسٹ گریڈ آرٹ کالج بنانے کی تحریک کے ساتھ پیش کیا گیا تھا سرگرم مباحثہ کے بعد اس ضرورت کے لئے نقد اور وعدوں کی صورت میں تقریباً دس ہزار روپیہ کے چندے کا اعلان ہوا۔

جو رزولیوشن مختلف اجلاسوں میں پیش ہوکر منظور ہوئے وہ درج ذیل ہیں:۔

رزولیوشن

۱۔ مطالبہ تقرر مسلم ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدراس متعلق صوبہ دہلی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مولوی محمد یعقوب صاحب کے سوال مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۶ء کے جواب میں کہ مسلمان استادوں کا قحط ہے اور صوبہ دہلی میں کوئی مسلمان ڈسٹرکٹ بورڈ انسپکٹر مقرر نہیں ہوتا جو اقرار کیا تھا اس کو پورا کرنے کے واسطے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی اور یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتی ہے کہ حتی المقدور جلد ایفائے وعدہ کریں۔

محرک۔ مولوی تمیز الدین صاحب مؤید۔ مولوی محمد امین الدین صاحب وکیل دہلی

۲۔ اینگلو عربک کالج دہلی میں ٹریننگ کلاس جونیر ورنیکولر استادوں کے لئے کھولی جائے

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ایک دفعہ اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ جونیر ورنیکولر استادوں کو فن تعلیم سکھانے کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ اینگلو عربک کالج دہلی کے متعلق ایک ٹریننگ کلاس قائم کی جائے کیونکہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ اسکولوں میں فن تعلیم جاننے والے مسلمان استادوں کی کمی کو دور کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔

یہ کانفرنس سپرنٹنڈنٹ صاحب تعلیمات اور چیف کمشنر صاحب صوبہ جات دہلی اجمیر اور مارواڑ کو توجہ دلاتی ہے کہ صاحب موصوف اس درخواست کو جلد منظور فرمائیں۔

محرک۔ مولوی تمیز الدین صاحب مؤید۔ حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل

۳۔ اوقاف دہلی اینگلو عربک کالج کی مدد کریں

یہ کانفرنس دہلی کے تمام منتظمین اوقاف سے عموماً اور اوقاف جامع مسجد و وقف مسماۃ وزیر النساء بیگم و مسجد فتح پوری سے خصوصاً درخواست کرتی ہے کہ وہ اینگلو عربک کالج کی تکمیل کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور اوقاف کی آمدنی سے مستقل طور پر معقول امداد مقرر فرمائیں تاکہ کالج کی روز افزوں ضروریات پوری ہو سکیں۔

محرک۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب بی اے (مدراس)

مؤید۔ حافظ عبدالعزیز صاحب

۴۔ یونیورسٹیوں کے انٹرمیڈیٹ و ہائی ایجوکیشن بورڈوں و مسلمانوں کی معقول نیابت پر زور

چونکہ جملہ صوبہ جات میں خاص مشکلات کی وجہ سے جو مختلف اسباب سے پیدا ہو رہی ہیں مسلمان اعلیٰ اور ثانوی تعلیم میں ترقی نہیں کر رہے ہیں اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں بالخصوص دہلی الہ آباد لکھنؤ پٹنہ اور لاہور یونیورسٹی کی تعلیمی اور انتظامی جماعتوں اور صوبہ جات کی انٹرمیڈیٹ و ہائی ایجوکیشن کے بورڈوں کی انتظامی جماعتوں میں مسلمانوں کی نیابت کا معقول بندوبست کیا جائے۔

محرک۔ مولوی محمد یعقوب صاحب

موئید۔ مرزا اعجاز حسین صاحب وکیل دہلی

۵۔ صنعتی و تجارتی تعلیم کی درسگاہیں قائم کیجائیں

اس کانفرنس کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ اعلیٰ و ثانوی تعلیم کے نظام میں ایسی ترمیم کی جائے کہ وہ طلبہ کو زندگی کے جدید حالات کا مقابلہ کرنے میں معین و مددگار ثابت ہو اور طلبہ کو اس قابل بنادے کہ وہ مفید پیشے اختیار کرکے ملک کی مرفہ الحالی اور بہبودی کو ترقی دے سکیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے ضرورت ہے کہ صنعتی و تجارتی تعلیم کی درسگاہیں قائم کی جائیں۔

محرک۔ ڈاکٹر قاسم علی صاحب منصوری

موئید۔ امیر نثار حسین صاحب

۶۔ مرکزی گورنمنٹ جبریہ تعلیم میں امداد دے

اس کانفرنس کی رائے میں مختلف صوبوں کی گورنمنٹوں اور واضعان قانون کی جماعتوں کے واسطے ضروری ہے کہ بلا توقف جبریہ و مفت تعلیم کے مدرسے قائم کرکے جہالت کی ذلت کو عوام سے دور کریں اور چونکہ قوم کہ مد تعلیم کے لئے اکثر صوبوں کو دی جاتی ہیں چونکہ وہ اس کام کے لئے ناکافی ہیں اس لئے سنٹرل گورنمنٹ کو ان کی مالی امداد کرنی چاہیئے اور دیگر مناسب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں علاوہ بریں اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے کہ ابتدائی تعلیم پانے والے طلبہ تعلیم دستکاری بھی حاصل کرسکیں جو ان کی ضرورتوں اور ماحول کی زندگی کے مناسب ہو۔

محرک۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر دہلی

موئید۔ مولوی امین الدین صاحب

۷۔ طلبا اسکولس و کالج میں جسمانی ورزش کا انتظام

یہ کانفرنس اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے جسمانی ورزش کو نہایت ضروری سمجھتی ہے اور منتظمین شعبۂ تعلیمات سے مستدعی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

محرک۔ حافظ عبدالعزیز صاحب

موئید۔ شیخ محمد فقیر صاحب

۸۔ صوبۂ متحدہ کے جن اضلاع میں اُردو جاری نہیں ہے وہاں اردو کو عربی و سنسکرت کا درجہ دیا جائے

مسلمانانِ ہند کی مذہبی اور علمی ضروریات کے باعث اس کانفرنس کی رائے ہے کہ اس صوبہ کے جن اضلاع میں مسلمانوں کی پرائمری ورنیکلر اُردو زبان نہیں ہے وہاں پر اردو زبان کو اورینٹل کلاسیکل زبان تسلیم کرلیا جائے اور ثانوی واعلیٰ تعلیم میں اُردو ہی کو وہ درجہ دیا جائے جو فارسی، عربی اور سنسکرت کو حاصل ہے۔

محرک۔ سید بشیر الحسن صاحب زیدی　　　مؤید۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب بی اے وکیل

۹۔ جن صوبوں میں کہ مسلمان اردو نہیں بولتے وہاں کے نصاب میں بھی اُردو رسم الخط جاری کیا جائے

عام مسلمانوں کی تعلیم میں ایسی سہولت پیدا کرنے کی غرض سے جس سے کہ وہ مذہبی تعلیم سے محروم نہ رہیں اس کانفرنس کی رائے میں اشد ضروری ہے کہ اُردو رسم الخط ان کتابوں میں استعمال کیا جائے جو ابتدائی تعلیم کی کلاسوں کے لئے داخل نصاب ایسے صوبوں میں بھی ہوں جہاں پر کہ مسلمان عام طور پر اردو نہیں بولتے

۱۰۔ اینگلو عربک انٹرمیڈیٹ کالج دہلی کو فرسٹ گریڈ کالج بنائے جانے کی اپیل

اس کانفرنس کی رائے میں اینگلو عربک انٹرمیڈیٹ کالج دہلی کو جلد سے جلد ایک فرسٹ گریڈ کالج بنانے کی ضرورت ہے اور کانفرنس بڑے زور سے بزرگانِ قوم سے علی العموم اور بزرگانِ دہلی سے بالخصوص اپیل کرتی ہے کہ اس اہم تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فیاضانہ ہمت سے کام فرمائیں تاکہ موجودہ درسگاہ اس درجۂ تکمیل کو پہونچ جائے جو قومی وقار کے شایاں ہو اور اس قدیم دارالسلطنت میں تعلیم مسلمانان کی خدمت بہ طریق احسن انجام دے سکے نیز یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور امپیریل گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ دارالسلطنت کی اس درسگاہ کی قدامت اور اہمیت کو مدنظر رکھکر اس کی خاص طور پر امداد فرمائیں۔

محرک۔ مرزا اعجاز حسین صاحب وکیل　　　مؤید۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب وکیل

۱۱۔ آل انڈیا کانفرنس کی ماہرین فن کی کمیٹی کا قیام جو مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر غور کرے

صدر صاحبان کانفرنس و استقبالیہ کمیٹی نے اپنے خطبات صدارت میں جو وجوہ بیان کئے ہیں ان کے لحاظ سے تجویز کیا جاتا ہے کہ یہ کانفرنس ماہرین فن تعلیم کی ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کرے کہ

(الف) وہ مسلمانوں کی ضروریات کے اعتبار سے تعلیمی مسائل کے متعلق غور کریں

(ب) وقتاً فوقتاً اپنے مطالعہ اور تحقیقات کے نتائج کو شائع کریں

(ج) اور ان کو مناسب مشوروں اور تجاویز کی شکل میں تعلیمی انسٹیٹیوشنوں اور حکام صیغہ کے سامنے پیش کریں کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ وہ ایسے اصحاب کو اپنا ممبر مقرر کرے جو اس قسم کے کام کے اہل ہوں اور دیگر مناسب انتظامات کرے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس کمیٹی کے حسب ذیل صاحبان ممبر ہوں اور کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ موجودہ تعداد کے دو ثلث تک اور ممبر اپنی تجویز سے اضافہ کرے۔

ڈاکٹر ظفر الحسن اس کمیٹی کے کنوینر ہونگے۔

محرک۔ مولوی خان بہادر عبدالرحمن صاحب بی اے وکیل مؤید۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب

۱۲۔ دو ہزار سے زائد کی آبادی میں پردہ اسکول قائم کرنے کی استدعا	اس کانفرنس کی رائے میں ہر صوبہ میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہر ایسے قصبہ میں وہ ایک پردہ اسکول قائم کرے جس میں دو ہزار سے زیادہ مسلمانوں کی آبادی ہو

اور ایک پردہ پرائمری اسکول قائم کیا جائے جہاں پر اسکول جانے کے قابل عمر کی مسلمان لڑکیوں کی کافی تعداد ہو۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب مؤید۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب

۱۳۔ یونیورسٹیوں میں ٹریننگ کا قیام	اس کانفرنس کی رائے میں یہ ضروری ہے کہ تمام یونیورسٹیوں میں ٹریننگ کورس قائم کئے جائیں اور جہاں قائم ہیں ان کی توسیع کیجائے

محرک۔ مولوی سید حبیب صاحب اڈیٹر سیاست مؤید مرزا اعجاز حسین صاحب وکیل

۱۴۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے لئے عطیہ گورنمنٹ بطور سرمایہ محفوظ رہے	یہ کانفرنس اس امر کو ضروری سمجھتی ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے استحکام و قیام کے لئے جو عطیہ گورنمنٹ بنگال نے دیا ہے اس کو بطور راس المال یا سرمایہ کے رکھا جائے جیسا

کہ خود گورنمنٹ کی خواہش ہے تاکہ وہ آئندہ یونیورسٹی کی توسیع کے لئے صرف کیا جاوے۔

محرک۔ جناب صدر کانفرنس

مؤید۔ ڈاکٹر منصوری صاحب

۱۵۔ ضلع درگ میں کافی تعداد کے اُردو اسکول قائم کئے جانے کی درخواست

ضلع درگ میں باوجودیکہ (۱۶۴) ہندی پرائمری اسکول اور (۳) مینوسپل اسکول ہندی کے موجود ہیں مگر اردو کا ایک مدرسہ بھی نہیں ہے اس لئے یہ کانفرنس افسران ضلع درگ اور گورنمنٹ ممالک متوسط سے مستدعی ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کافی تعداد میں اردو کے اسکول قائم کرے

محرک۔ عبدالحمید حسن صاحب بی اے مدراس   موئد۔ مرزا اعجاز حسین صاحب وکیل دہلی۔

۱۶۔ مشرقی علوم کی فیکلٹیاں یونیورسٹیوں میں کھولی جائیں

اس کانفرنس کی رائے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں مشرقی علوم کی فیکلٹی قائم کی جائے۔

محرک۔ ڈاکٹر منصوری صاحب۔

موئد۔ مسٹر محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۱۷۔ الور و بھرت پور کے میوات میں ابتدائی و ثانوی مدارس کھولنے کی درخواست مہاراجگان سے

”ریاستہائے الور و بھرت پور میں قوم میو کی کثیر آبادی ہے، اُن کی تعلیمی حالت بہت پست ہے، یہ کانفرنس مہاراجگان الور و بھرت پور سے درخواست کرتی ہے کہ میو دیہات میں پرائمری و سکنڈری مدارس جاری کئے جائیں، اور اُن مدارس میں بجائے ہندی کے اُردو زبان میں تعلیم دی جائے۔“

محرک۔ چودھری محمد یٰسین صاحب بی اے۔

۱۸۔ مسائل کشمیر کے لئے کمیٹی کا قیام

”مسلمانان کشمیر کے اہم مسئلہ تعلیم کے حل کے لئے ضروری ہے کہ فوری تدابیر اختیار کی جائیں، جن کی نوعیت جواب تک کیا گیا ہے اُس سے مختلف ہو، رعایا کشمیر اور دربار کشمیر کو بھی مدد دینا ضروری نظر آتا ہے لہٰذا اس کانفرنس کی رائے میں مندرجہ ذیل اصحاب کی کمیٹی مقرر کی جائے جو اس کام کو کرے، اور اگر ضرورت ہو تو ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کی خدمت میں حاضر ہو کر قوم کے معروضات پیش کرے، موصوف نہایت بیدار مغز، منصف اور رعایا پرور حکمراں ہیں ضرور کامیابی ہوگی، ممبروں کا اضافہ کیا جاسکے گا۔

(۱) مولانا طفیل احمد صاحب (۲) شیخ غلام محی الدین صاحب فنانشل سکریٹری ہائی اسکول سرینگر (۳) پروفیسر ابوبکر احمد حلیم صاحب علی گڑھ (۴) راجہ غضنفر علی خاں صاحب ایم ایل اے جہلم (۵) سید محسن شاہ صاحب وکیل لاہور (۶) ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب (۷) شیخ عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا لاہور (۸) عبدالعزیز پوری صاحب (۹) بابو عطا محمد صاحب وکیل گجرات (۱۰) بابو دین محمد صاحب ایم اے، ایم ایل سی۔

محرک۔ عبدالعزیز پوری صاحب

۱۹۔ مالابار کی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے رزولیوشنوں کی تائید

(الف) یہ کانفرنس ان رزولیوشنوں کی جو صوبۂ مالابار کی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ۱۶ مئی ۱۹۲۶ء کو اپنے اجلاس منعقدہ مقام ٹلیچری میں منظور کئے تھے تائید کرتی ہے اور مالابار میں ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی ترقی میں جو سرکاری اور غیر سرکاری طور سے کوشش کی گئی ہے گو وہ ناکافی ہے مگر اس کو بہ نظر پسندیدگی دیکھتی ہے اور گورنمنٹ ہندو گورنمنٹ مدراس دونوں کو توجہ دلاتی ہے کہ موپلا لوگوں کی تعلیم کے مسئلہ کو جس سے سارے ہندوستان کو تعلق ہے اس طرح پر حل کرے کہ اس سے سب لوگوں کو اطمینان ہو۔

(ب) اس کانفرنس کی قطعی رائے ہے کہ اگر موپلا لوگوں کی تعلیم کے لئے گورنمنٹ مدراس وہی طریقہ اختیار کرے جو صوبۂ سرحدی میں دلیری کے ساتھ شروع کیا گیا اور کامیابی کے ساتھ عمل میں لایا گیا ہے تو حقیقی امن اور خوش حالی موپلا لوگوں میں پیدا ہو جائے گی۔"

محرک۔ عبدالعزیز پوری صاحب مؤید۔ عبدالحمید حسن صاحب بی اے

۲۰۔ عورتوں میں شرعی پردہ کا رواج تعلیم کے لئے

چونکہ اس وقت ہندوستان میں مسلمان خواندہ عورتوں کی تعداد صرف ۴ء۰ فی صدی یعنی ۴ء۰ فی دس ہزار ہی جو نہایت کم ہے اور چونکہ ہندوستان کا مروجہ پردہ عورتوں کی ترقی کو مانع ہے جس کی طرف عالی جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب صدر ندوۃ العلماء نے گزشتہ جلسہ منعقدہ کانپور میں توجہ دلائی تھی، لہذا یہ کانفرنس علمائے کرام کو صدر صاحب موصوف کی اس تحریک پر توجہ دلاتی ہے کہ شرعی احکام کو پیش نظر رکھکر وہ ایسی صورت تجویز کریں کہ عورتیں برقع اوڑھ کر مکانات کے باہر جا سکیں، اور اُن کی لڑکیاں تعلیم سے استفادہ کریں"۔

محرک۔ سید محمد احمد کاظمی صاحب وکیل سہارنپور۔ **موئد۔** مولوی محمود احمد صاحب عباسی

رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے محرک نے بتایا کہ جب تک مروجہ غیر شرعی پردہ قائم ہے عورتوں کی تعلیم نہیں ہو سکتی اور جب تک عورتوں کی تعلیم نہیں ہوگی، مردوں کی تعلیم بھی اچھی طرح نہ ہو سکے گی، بالفعل یہ حالت ہے کہ سفر میں ایک ہاتھی کا ٹکٹ تو ہو سکتا ہے، لیکن عورتوں کا ساتھ لے جانا دشوار ہے، اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مروجہ پردہ میں ترمیم کی جائے اور دوسرے اسلامی ممالک کی حالت کو پیش نظر رکھکر شرعی پردہ کو رواج دیا جائے۔

۲۱- میو ہائی اسکول نوح کے قیام پر اظہار مسرت

اس کانفرنس کی رائے میں میوؤں نے جو اپنا ہائی اسکول بمقام نوح قائم کرکے سیلف ہیلپ کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے، کانفرنس اس کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور امید کرتی ہے کہ مسلمان پبلک اس کام میں اُن کی مالی مدد کرے گی۔

محرک۔ مسٹر بشیر حسین زیدی صاحب ہیڈ ماسٹر یونیورسٹی اسکول۔ مؤید۔ امام صاحب جامع مسجد دہلی۔

۲۲- بنگال، بلوچستان اور صوبۂ سرحدی میں خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانے کی تحریک

چونکہ صوبہ جات بنگال، بلوچستان اور صوبۂ سرحدی میں خواندہ لوگوں کی تعداد دیگر اقوام سے غیر معمولی طور پر کم ہے اس لئے یہ کانفرنس مندرجہ بالا صوبجات کے مسلمانوں کے لئے استدعا کرتی ہے کہ وہ ایسی کوشش کریں کہ آیندہ مردم شماری ۱۹۳۱ء سے قبل وہاں کے خواندوں کی تعداد میں معقول اضافہ ہو جائے۔

محرک۔ سید طفیل احمد جوائنٹ سیکرٹری ۔ مؤید۔ پروفیسر عبد العزیز صاحب پوری

۲۳- عام تعلیم کے مدارس شبینہ کا قیام اور اُن کا عملی خاکہ

مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خواندہ لوگوں کی تعداد کی کمی اور افسوسناک حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا یہ اجلاس ہر اسلامی انجمن، ہر مسلم اخبار یا رسالہ، ہر مسلم درس گاہ اور ہر "خواندہ" شخص سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری تک ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو خواندہ بنانے میں ہر ممکن کوشش کرے، جس کے لئے مفصلہ ذرائع نہایت مفید و مؤثر ثابت ہوں گے،

(۱) ابتدائی مدارس کے علاوہ ہر جگہ مدارس شبینہ کا قیام جن میں روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ابتدائی دینیات اور اردو کی تعلیم یا مادری زبان کی تعلیم ہو،

(۲) مدارس شبینہ میں دن کی درسگاہوں کے طلبہ سے کام لیا جائے جو اونچی جماعتوں میں پڑھتے ہیں،

(۳) اسلامی درسگاہیں نادار طلبہ کی امداد آئندہ مشروط کریں اور ان سے رات کو ڈیڑھ گھنٹہ مدارس شبینہ میں کام لیں اس سے وظیفہ یاب طلبہ میں احساس قومی پیدا ہوگا اور وہ اس صورت سے اپنی امداد کا معاوضہ ادا کئے جانے کو نظر اطمینان سے دیکھیں گے۔

(۴) جو طلبہ اپنا خرچہ خود برداشت کرتے ہوں، ان میں احساس پیدا کرایا جائے، اور ان سے بھی کام لیا جائے۔

(۵) دن کی درسگاہوں کے مدرسین سے بلا معاوضہ یا واجبی الاؤنس پر مدارس شبینہ میں کام لیا جائے،

(۶) افسران و ملازمین فرصت کے اوقات میں اپنے ملازمین کو پڑھائیں،

(۷) عورتیں ماماؤں اور محلہ کی عورتوں کو پڑھنا سکھائیں،

(۸) مسجدوں کے ملّا اپنے مکاتب میں اس کا خاص خیال رکھیں اور واعظین و خطیب اس کی طرف خاص طور سے متوجہ ہوں یا متوجہ کئے جائیں،

(۹) کم گاہکوں والے خواندہ دکاندار یا کاریگر مثلاً درزی، حجام، زردوز، زرگر، قلعی گر، بڑھئی، لوہار، نوربات، چاندی سونے کے ورق کوٹنے والے، جلد ساز، کتب فروش، پنواڑی، عطار و دوافروش، گھڑی ساز، وغیرہ اپنی دکان میں روزانہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے مکتب جاری رکھا کریں اور پڑھا دیا کریں

(۱۰) مدرسہ کے طلبہ اپنی بہنوں، ماؤں اور دیگر عورتوں کو یا ملازمین کو پڑھائیں،

(۱۱) اخبارات و رسائل خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانے کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کریں اور وقتاً فوقتاً شوق پیدا کرنے کے لئے مقامات، مراسلات، اور رپورٹیں شائع کریں،

(۱۲) اسلامی انجمنیں (خواہ وہ تعلیمی ہوں یا نہوں) مدارس شبینہ کے قیام کے لئے مقامی آدمیوں کے ذریعہ سے انتہائی جدوجہد کریں،

(۱۳) کانفرنس خود اس کام کے لئے بجٹ میں گنجائش نکالے، صوبہ کی کانفرنسیں اور اُن کی شاخیں اس کام میں سرگرمی دکھائیں،

(۱۴) اس قسم کے چھوٹے موٹے جتنے مدرسے قصبوں اور دیہاتوں میں قائم ہوں، یا کام کر رہے ہوں ان کی فہرستیں باقاعدہ مرتب ہوتی رہیں اور ششماہی رپوٹیں ہر ضلع سے شائع ہوں،

(۱۵) جہاں کانفرنس کے وفاتر نہیں ہیں وہاں سفیروں کے ذریعہ سے یہ کام لیا جائے اور اُن کی تنخواہوں میں کمی بیشی اُن کی کارگزاری پر منحصر ہو، کانفرنس کی طرف سے تنخواہ دار یا آنریری انسپکٹر مقرر کئے جائیں، جو ان مدارس شبینہ کی حالت اور سفرا کے کام کی نگرانی کریں۔

(۱۶) کانفرنس کی طرف سے مختلف قسم کے نقشے وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم ہوا کریں، یا مقامی انجمنوں کے ہاتھ محض اصلی لاگت پر فروخت کئے جایا کریں،

محرک۔ حافظ فیاض احمد صاحب۔ جامعہ ملیہ دہلی۔

موئد۔ میر نثار حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ تہر

اجلاسِ چہلم

آل انڈیا محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ مدراس

۱۹۲۷ء

زیرِ صدارت آنریبل سر شیخ عبدالقادر صاحب

سنہ ۱۹۰۱ء میں بہ عہد نواب محسن الملک مرحوم آنریری سکرٹری کانفرنس مدراس میں پہلی مرتبہ کانفرنس کا اجلاس ہو چکا تھا۔ اب سنہ ۱۹۲۴ء سے حامیانِ تعلیم اور ہمدرد قوم اصحابِ مدراس کی خواہش تھی کہ کانفرنس کا اجلاس جنوبی ہند کے مرکز مدراس میں پھر منعقد کیا جائے لیکن درمیان میں کچھ ایسے حالات رونما ہوتے رہے کہ بالآخر سنہ ۱۹۲۷ء میں یہ خواہش پوری ہوئی۔ مدراس کے معزز ارکان نے اوائل دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میں ایک میٹنگ کرکے اس امر کا فیصلہ کیا کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں کانفرنس کو پھر دعوت دی جائے اور اس غرض کے لئے کانفرنس کے اجلاس میں مولوی سیٹھ عبدالحمید حسن صاحب بی اے ایل ایل بی کو پیغام دعوت دے کر روانہ کیا۔ چنانچہ کانفرنس کمیٹی نے شکرگزاری کے ساتھ دعوت قبول کی جس کے بعد کانفرنس کو کامیاب کرنے کی کوشش شروع ہو گئی مدراس کے با اثر حضرات کی ایک زبردست کمیٹی استقبالیہ کمیٹی کے نام سے قائم کی گئی جس کے صدر مدراس کے مشہور حامیِ تعلیم اور فیاض تاجر سی عبدالحکیم صاحب اور سکرٹری سیٹھ عبدالحمید حسن صاحب بی اے علیگ قرار پائے۔ معزز و محترم ارکان کمیٹی نے جس جوش اور انہماک کے ساتھ اجلاس کے انتظام اور اہتمام کے متعلق اپنی توجہ کا ثبوت دیا۔ اس جوش کی مثال کانفرنس کے اجلاسوں کی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ سب سے بڑا کام کمیٹی کے لئے فراہمی سرمایہ کا تھا۔ پریسیڈنسی کے خاص خاص مقامات پر کمیٹی کے معزز ارکان وفد کی صورت میں تشریف لے گئے۔ اس دورہ کی غرض

نہ صرف فراہمی زر کی تھی بلکہ اجلاس کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت دل نشین کرکے لوگوں کو اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت بھی دینی تھی۔ کمیٹی کی سرگرم کوشش کے نتیجہ میں پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ کی رقم مصارف اجلاس کے واسطے وصول ہو جانا معمولی بات نہیں ہے۔ اس سے قبل کے اجلاسوں کی ریسپشن کمیٹی کو اس رقم کا نصف حصہ بھی وصول نہیں ہوا۔ کوشش کی دوسری کامیابی شرکائے مجلس کی تعداد پر تھی صوبہ کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں سے کافی تعداد میں آکر لوگ شریک اجلاس نہ ہوئے ہوں ویلنگٹن سینما ہال کی وسیع عمارت میں تین شبانہ روز اجلاس ہوتے رہے۔ ہال کا ہر گوشہ حاضرین اجلاس سے بھرا ہوتا تھا بعض اوقات قلت جگہ کے خیال سے ٹکٹ ممبری بند کرنا پڑا۔ اجلاس مذکور میں خواتین بھی کثرت کے ساتھ آئیں جن کی نشست کا پردہ کے لحاظ سے کافی طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ زمانہ اجلاس میں باوقات مختلف عہدہ داران مجلس استقبالیہ نے معزز مہمانوں کو دعوتیں دیں۔ سب سے بڑا عالی شان ڈنر لالی ہال میں ہوا جس میں ڈاکٹر انصاری صاحب پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس، سر ابراہیم رحمت اللہ پریسیڈنٹ انڈین انڈسٹریل کمرشیل کانگریس اور مسٹر نتراجن پریسیڈنٹ انڈین سوشیل کانفرنس اور دوسرے ممتاز اصحاب مدعو تھے۔ اجلاس ہذا اپنے انتظام کی خوبی ڈیلی گیٹس کی مدارات شرکاء اجلاس کی کثرت اور سنجیدہ مباحث کے لئے خصوصیت کے ساتھ جاذب توجہ تھا۔ شعبۂ اصلاح تمدن و تعلیم نسواں کی صدارت جسٹس شاہ سر سید سلیمان صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد نے فرمائی تھی اور جو خطبہ اس مبحث پر موصوف نے دیا وہ ان ضروری مسائل کی پوری رہنمائی کر رہا تھا۔

رزولیوشن

شکریہ ہز ہائی نس نواب صاحب ٹونک یہ کانفرنس ہز ہائی نس نواب امین الدولہ وزیر الملک سر محمد ابراہیم علی خاں بہادر صولت جنگ جی، سی آئی ای دام اقبالہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ حضور ممدوح نے کانفرنس کے لئے چار سو روپیہ سالانہ مستقل عطیہ اس کو مرحمت فرمایا۔

شکریہ ہز ہائی نس نواب صاحب جاورہ دام اقبالہ یہ کانفرنس ہز ہائی نس لفٹنٹ کرنل نواب فخر الدولہ سر محمد افتخار علی خاں بہادر کے سی آئی ای، فرمانروائے جاورہ دام اقبالہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ حضور ممدوح نے ازراہ نوازش چھ سو روپیہ سالانہ کا مستقل عطیہ اس کو مرحمت فرمایا۔

متعلق تعلیم موپلا موپلوں کی تعلیمی حالت کی اصلاح کی غرض سے یہ کانفرنس حسب ذیل اصحاب کا ایک بورڈ قائم کرتی ہے جنھیں اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کا اختیار ہوگا اور جس کے مقاصد

حسب ذیل ہونگے:

(الف) موپلوں کی تعلیم متعلق یہ کانفرنس جو تجویز پاس کرے اُس کی فوری تعمیل کے لئے تدابیر اختیار کرنا

(ب) موپلوں کی دنیوی اور مذہبی تعلیم کے لئے ایک اسکیم تیار کرنا اور ابتدائی و ثانوی مدارس میں اُسے جاری کرنے کے لئے کام کرنا۔

(ج) غریب مگر مستحق موپلا طلبہ کی ترغیب کے لئے موپلوں کا وظائف فنڈ قائم کرنا۔

(د) موپلوں میں دینی اور دنیوی تعلیم کو مرغوب کرنے کے لئے تبلیغ کے مؤثر طریقے جاری کرنا۔

(ہ) موپلوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جو طریقے بورڈ تجویز کرے اُن پر عمل کرنا۔

ممبران حسب ذیل ہونگے:

کرالا	مسٹر محمد شمشاد صاحب ایم ایل سی -	ٹی ایم موئدو ایم ایل سی
	کے اوپی، ایم ایل سی -	مسٹر بی ایم، اتاکویا تھنگل
	خان بہادر حاجی علی برامی	مسٹر محمد عبدالرحمٰن ایڈیٹر الامین
	خان صاحب دی اتاکویا تھنگل	مسٹر کے کہنی موئی حاجی
	خاں صاحب امّی کمّو	مسٹر کے محمد سبتھی بی اے بی
	مسٹر حبیب محمد بی اے بی ایل	مسٹر بی پوکر بی اے بی ایل
مدراس	مسٹر حاجی جمال محمد صاحب	سی عبدالحکیم صاحب
	سید مرتضیٰ ایم ایل اے	حاجی مولوی ضیاء الدین محمد
	عبدالحمید حسن بی اے ایل ایل بی (علیگ)	
بیرون مدراس	سر شیخ عبدالقادر لاہور	
	سر عبدالرحیم کلکتہ	
	سر ابراہیم ہارون جعفر پونا	
	نواب صدر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن	

محرک - مسٹر بی - پوکر   موئید - مسٹر محمد عبدالرحمٰن

۲- موپلوں کی تعلیمی و اقتصادی اصلاح کے متعلق

موپلوں میں تعلیم پھیلانے اور اس تحریک کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر مدراس گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ وہ اس قسم کی تعلیم کو ایک خاص مسئلہ تصور کرکے اُن میں اشاعت تعلیم کے لئے وسیع پالیسی اختیار کرے اور اس مقصد کے حصول کے واسطے یہ کانفرنس حسب ذیل سفارش کرتی ہے:

(الف) موپلوں کو جدید تعلیم سے پورے طور پر مستفید کرنے کے لئے مالابار کے کسی مرکزی مقام پر ایک کالج مع ایک ہوسٹل کے قائم کیا جائے۔

(ب) جن مقامات پر موپلوں کی زیادہ آبادی ہے وہاں پر کافی تعداد میں مڈل اور ہائی اسکول مع ہوسٹلوں کے کھولے جائیں۔

(س) چوں کہ موپلوں کی مالی حالت بہت سقیم ہے، اس کی درستی کے لئے مالابار کے مرکزی مقام پر ایک صنعتی اسکول قائم کردیا جائے۔

(د) ابتدائی تعلیم کے اسکولوں میں موپلوں کے واسطے وظائف کی تعداد اور مقدار میں اضافہ کردیا جائے یا موپلا ایجوکیشن کمیٹی کی سفارش کے بموجب ان کے مشاہرے مقرر کردیئے جائیں اور چوں کہ ثانوی تعلیم میں ابھی ان کو اپنی بہت سی کمی پورا کرنا باقی ہے اس لئے معقول تعداد میں ان کو ثانی تعلیم کے واسطے وظائف دیئے جائیں اور محولہ بالا کمیٹی کی سفارش کی بموجب اُن کے لئے اعلیٰ تعلیم کے متعدد وظائف مخصوص کردیئے جائیں۔

محرک - مسٹر محمد شمشاد صاحب ایم' ایل سی
موئید - مسٹر مہدی صاحب

۳- موپلا تعلیم کے لئے سرمایہ کی فراہمی

کہ آل انڈیا پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے درخواست کی جائے کہ موپلا ثانوی اسکولوں کی مالی حالت درست کرنے اور موپلوں کو ثانوی، اعلیٰ اور پیشہ کی تعلیم کے وظائف دینے کے لئے وہ ایک خاص سرمایہ فراہم کرے۔

محرک - مسٹر کے سئے پوکر
موئید - مسٹر محمد کوئنا۔

۴- زنانہ ٹریننگ اسکول کے متعلق

(الف) چوں کہ ہر یرٹ ٹریننگ اسکول سکنڈری گریڈ کی مسلم اُستانیاں ضرورت کے لائق نہیں تیار کرتا ہے اور چوں کہ شہر مدراس شمالی و جنوبی اضلاع سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ گنتور اور ترچناپلی کے مسلم اُستانیاں تیار کرنے والے ابتدائی گریڈ کے ٹریننگ اسکولوں کو ترقی دے کر سکنڈری گریڈ کا بنا دیا جائے۔

(ب) گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ شمالی سرکار اور اضلاع مفوضہ میں مسلم استانیوں کے لئے ابتدائی گریڈ کے ٹریننگ اسکول قائم کرے۔

محرک۔ مسٹر عباس علی ایم ایل سی موید۔ مسٹر تمیز الدین صاحب

۵۔ متعلق اضافہ وظائف و تعمیر دار الاقامہ

گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ جو لڑکیاں یا بوائیں پریسیڈنسی کے بعیدی اضلاع سے آکر زنانہ ٹریننگ اسکولوں میں داخل ہوں، اُن کی امداد کے لئے موجودہ وظائف کی تعداد اور مقدار میں اضافہ کردیا جائے اوران ٹریننگ اسکولوں میں داخل ہوں، اُن کی امداد کے لئے موجودہ وظائف کی تعداد اور مقدار میں اضافہ کردیا جائے اور ان ٹریننگ اسکولوں کے ملحق حسب ضرورت ہوسٹل تعمیر کردیئے جائیں۔

محرک۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب بی اے

موید۔ سلطان محی الدین صاحب ایم اے

۶۔ لڑکیوں کے لئے مفت و جبریہ تعلیم کی درخواست

مدراس کارپوریشن سے درخواست کی جائے کہ وہ مسلمان لڑکیوں کے باب میں مفت اور جبریہ تعلیم کا قانون جاری کرنے اور جب تک ایسا قانون جاری نہ ہو اُن کے لئے اور ابتدائی مدارس قائم کرے جن میں تعلیم پانا اُن کی مرضی پر ہو۔

محرک۔ مسٹر زین الدین صاحب بیرسٹر

موید۔ مسٹر سلطان محی الدین صاحب

۷۔ غیر مستطیع مسلمان لڑکیوں کی سواری اور انتظام طعام کے متعلق

غیر مستطیع مسلمانوں کو جبریہ تعلیم کی تجویز سے رضامند کرنے کے لئے لوکل بورڈوں اور میونسپلیٹیوں سے درخواست کی جائے کہ اس قسم کی لڑکیوں کے واسطے سرکاری خرچ سے دوپہر کے کھانے کا اور مناسب سواریوں میں اُن کے لانے اور لے جانے اور ان علاقوں کے اوقات مدرسہ میں اُن کی مذہبی تعلیم کا بندوبست کریں۔

محرک۔ مسٹر زین الدین صاحب بیرسٹر صاحب

موید۔ حکیم محمد سعید صاحب

۸۔ تعلیم نسواں کے ابتدائی مدارس کے متعلق

شہر مدراس کے شمالی حصے کی مسلمان لڑکیاں جو برٹ گورنمنٹ محمڈن ہائی اسکول رویاپیٹھ میں جو اس قسم کا

صرف ایک ہی مدرسہ ہے بُعد مسافت کی وجہ سے نہیں جاسکتی ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس کارپوریشن سے درخواست کرتی ہے کہ جارج ٹون میں جو ایک ابتدائی مدرسہ لڑکیوں کا ہے اس کو ثانوی درجہ کا مدرسہ بنا دے اور دیگر مقامات پر لڑکیوں کے ابتدائی مدارس کھولے تاکہ وہ شاخوں کا کام دیں۔

محرک - خان بہادر محمد حسین

مؤید - نواب ممتاز یار الدولہ حیدر آباد

۹ - مدارس نسواں میں مسلمان ہیڈ معلمہ کا تقرر

مسلمانوں میں تعلیم نسواں کو رواج دینے کی غرض سے افسران متعلقہ سے یہ درخواست کی جائے کہ مسلم گرلز اسکولوں کے واسطے حتی المقدور سند یافتہ مسلمان ہیڈ معلمہ مقرر کریں۔

محرک - مسٹر عبدالعظیم صاحب بار ایٹ لا

مؤید - مسٹر ابو الہدیٰ

۱۰ - مسلمان لڑکیوں کے لئے موٹر بس کے انتظام کی درخواست

اس غرض سے کہ ہوبرٹ گورنمنٹ اسکول تک بیل گاڑیوں میں جانے میں لڑکیوں کا زیادہ وقت ضائع نہ ہو اور زیادہ لڑکیاں اُس مدرسہ میں اور نیز مدارس ماتحت کارپوریشن میں داخل ہوں۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ گورنمنٹ اور مدارس کارپوریشن موٹر بس کا انتظام کرے۔

محرک - مولوی محمد مشرف الدین صاحب

مؤید - مسٹر محمد عثمان صاحب بی اے

۱۱ - متعلق تکمیل گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس

چوں کہ گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس کے طلبہ کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں عربی و فارسی کی تعلیم کے لئے خاص سہولتیں موجود ہیں اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کالج کو مستقل بنیاد پر قائم کرکے اُسے بہمہ وجوہ مکمل کردے۔

محرک - مسٹر عبدالعظیم بار ایٹ لا

مؤید - مسٹر حمید خاں ایم ایل سی

۱۲ - مسلمانوں کی تعلیم پر گورنمنٹ سے زیادہ خرچ کرنے کا مطالبہ

چوں کہ گورنمنٹ ہند نے صوبجات کی سالانہ رقم کو معاف کردیا ہے اس لئے یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ مدراس سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں زیادہ روپیہ صرف کرے۔

محرک - خان بہادر محمد حسین صاحب

مؤید - مولوی عبدالرحیم صاحب

۱۳۔ اسلامی اسکولوں کے لئے انسپکٹر کے تقرر کی درخواست

چوں کہ مسلمانوں نے تعلیم میں بہت کم ترقی کی ہے اور چوں کہ پرائیوٹ اور سرکاری اسکولوں کے نصاب تعلیم میں یکسانیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ جس طرح یوریپن اسکولوں کے لئے ایک انسپکٹر مقرر ہے، اس پریسیڈنسی میں مسلمانوں کے اسکولوں کے لئے بھی ایک جداگانہ انسپکٹر مقرر کرے۔

محرک ۔ مسٹر عبد العظیم بار ایٹ لا

موئید ۔ میر مہدی علی صاحب

۱۴۔ سینٹ اور سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کے لئے ۱۵ فی صدی ممبری کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اسلامی علوم اور مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے تحفظ کے لئے مدراس اور اندھیرا یونیورسٹی کے قوانین میں ایسی ترمیم کرے کہ دونوں یونیورسٹیوں کے سینٹ اور سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کے لئے پندرہ فی صدی ممبران جو بذریعہ انتخاب کے ہوں مخصوص کردے۔

محرک ۔ مسٹر بی پوکر بی اے ایل

موئید ۔ مسٹر میر اکرم علی صاحب بی اے بی ایل

۱۵۔ سٹی میونسپل ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ

شہر مدراس میں بالعموم مسلمانوں کے تعلیمی مفاد اور بالخصوص مفت و جبریہ تعلیم کے اجرا کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ سٹی میونسپل ایکٹ میں ایسی ترمیم کرے جس سے مدراس کارپوریشن میں جنوبی ہند کی مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کی معقول نمایندگی ہو سکے۔

محرک ۔ مسٹر کے پوکر بی اے

موئید ۔ مسٹر غلام دستگیر جھکری

۱۶۔ مسلمانوں کے روپیہ کا منافع تعلیمی انجمنوں میں دینے کے متعلق

جو مسلمان مذہبی بنا پر سود لینے سے احتراز کرتے ہیں اور اُن کی امانتوں کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے یا سرکاری تمسکات قرضہ میں لگا ہوا ہے اُس کے متعلق گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ وہ ان رقوم کے سود کو مسلمانوں کی تعلیم میں مدد دینے کے لئے مسلمانوں کی تعلیمی انجمنوں کے سپرد کرے۔

محرک ۔ محمد اعزاز الدین صاحب ایم اے

موئید ۔ خواجہ غلام السیدین ایم اے

۱۷۔ یتیم خانہ کے لئے گورنمنٹ سے خاص اعانت کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ وہ جے ' ڈی ' ٹی مسلم یتیم خانہ کالی کٹ کے لئے خاص عطیہ مرحمت فرمائے تاکہ اس کی توسیع کی جاسکے اور اس میں زیادہ طلبہ داخل کئے جاسکیں۔

محرک ۔ خان بہادر محمد حسین صاحب **موید** ۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب

۱۸۔ مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن جنوبی مدراس کی خدمات کا اعتراف

یہ کانفرنس مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن جنوبی مدراس اور اس کی شاخوں کی خدمات کا اعتراف کرتی اور یہ خواہش کرتی ہے کہ جن انجمنوں نے اب تک اپنا الحاق اس سے نہیں کیا ہے وہ بلا تاخیر اپنا الحاق کرلیں۔

محرک ۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب بی اے ایل ایل بی **موید** ۔ خان بہادر محمد حسین صاحب

۱۹۔ مسلم یونیورسٹی میں صنعتی شعبہ کے قیام کے متعلق

یہ کانفرنس کارکنان علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ وہ بموجب قانون مسلم یونیورسٹی ۱۹۲۲ء بلا توقف شعبہ صنعت قائم کرے۔

اس کے نظام کی اسکیم تیار کرنے کے لئے حسب ذیل الفاظ اصحاب کی ایک سب کمیٹی بنانا چاہیئے جس کو اپنے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

ممبران سب کمیٹی ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ' ڈاکٹر نذیر احمد ' ڈاکٹر سید مظفر ' ڈاکٹر منصوری ' مسٹر صفدر علی ' مسٹر محمد یوسف ۔

محرک ۔ ڈاکٹر قاسم علی صاحب منصوری **موید** ۔ مسٹر عبدالحمید حسن صاحب

۲۰۔ تعزیت

یہ کانفرنس حسب ذیل علمائے کرام کے انتقال پُر ملال پر دلی رنج کا اظہار کرتی ہے اور ان کے پس ماندگان کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔

(الف) قاضی القضاۃ مولانا عبیداللہ صاحب مدراس

(ب) مولانا مولوی محمد محمود صاحب مدراس

محرک صدر مجلس

موید ۔ عام اجلاس

۲۱- ایک طبی کمیٹی کے قیام کا مشورہ

یہ کانفرنس مسلمانانِ ہند کی اُس کوشش کی قدر کرتی ہے جو وہ طب یونانی کے طریقہ تعلیم کی اصلاح کے لئے کر رہے ہیں مگر انھیں مشورہ دیتی ہے کہ وہ دواسازی کی کیمسٹری کی تعلیم کا جلد سے جلد انتظام شروع کریں اور اس کا نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل ممبران کی ایک کمیٹی تجویز کرتی ہے جو اپنے اختیار سے اپنے ممبروں میں اضافہ کرے۔

(۱) حکیم محمد اجمل خاں صاحب، حکیم غلام کبریا صاحب، حکیم شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب۔ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ، ڈاکٹر سید مظفر، ڈاکٹر منصوری۔

محرک - ڈاکٹر قاسم علی صاحب منصوری **موید** - مسٹر عبد الحمید حسن صاحب بی اے

۲۲- مذہبی نصاب کے لئے کمیٹی کا قیام

چوں کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم کا کوئی قابل اطمینان نصاب موجود نہیں ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس حسب ذیل ممبران کی ایک سب کمیٹی تجویز کرتی ہے، جس کو ممبران کی تعداد میں اضافہ کرنے کا حق حاصل ہوگا، تاکہ ایک مفصل و مبسوط نصاب تعلیم مذہبی تیار کیا جائے۔

نواب صدر یار جنگ بہادر، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا محمد ابوبکر شیث صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب، صدر مدرس صاحب فتح پوری، مولانا احمد سعید صاحب، مسٹر عبد اللہ یوسف علی، مولوی یوسف حسین صاحب، مولانا نجم الحسن صاحب، مولانا عبد الحفیظ صاحب

محرک - مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب **موید** - مولانا ضیاء الدین صاحب (مدراس)

۲۳- شکریہ اعلیٰ حضرت نظام

یہ کانفرنس اعلیٰ حضرت نظام خلد اللہ ملکہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ حضور نے نواب صدر یار جنگ بہادر اور ریاست کے تعلیمی افسروں کو کانفرنس کے مباحثوں میں شریک ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۴- گورنمنٹ سے عربی فارسی مدارس کی تنظیم کی درخواست

یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس پریسیڈنسی کے سنسکرت اسکولوں کی طرح عربی اور فارسی مدارس اور مکاتب کی تنظیم اس طور پر کرے کہ ان میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور ان میں داخلہ کے امتحان کی شرط لگا دی جائے اور ان کے معائنہ کے لئے جداگانہ انسپکٹر مقرر ہوں تاکہ ان درسگاہوں کی تعلیمی حالت درست ہو جائے۔

محرک - مسٹر سلطان محی الدین صاحب　　موید - خان بہادر محمد حسین صاحب

۲۵۔ اردو زبان کو تجربتاً ذریعۂ تعلیم قرار دینا مستحسن طریقۂ عمل ہے

جو تجربہ چند اسکولوں میں مسلمان طلبہ کے لئے اُردو کو ذریعۂ تعلیم قرار دینے کے متعلق کیا گیا ہے اُسے یہ کانفرنس بہ نظر استحسان دیکھتی ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ بالخصوص اندھرا دیس میں اور بالعموم دیگر مدارس میں جہاں اس قسم کے حالات ہوں اس تجربہ کی توسیع کرے۔

محرک - میر اکرم علی صاحب بی اے ایل ایل بی

موید - مسٹر محمد محی الدین صاحب عدنی

۲۶۔ ابتدائی اور ثانوی ٹریننگ اسکول قائم کرنے کی درخواست

چوں کہ مسلمانوں کے ابتدائی اسکولوں میں غیر سند یافتہ استادوں کی کثرت ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ جدید ابتدائی اور ثانوی ٹریننگ اسکول قائم کرے اور اُن میں زیادہ طلبہ کے داخلہ کا بندوبست کرے۔

محرک - مسٹر عبدالعظیم صاحب

موید - سید اسمٰعیل صاحب

۲۷۔ عطائے وظائف کی درخواست

چوں کہ ثانوی تعلیم کا خرچ بہت زیادہ ہے اور اعلیٰ تعلیم و پیشوں کے کالجوں کی تعلیم کے اخراجات ناقابل برداشت ہیں، اس لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ مسلمان طلبہ کو زیادہ وظائف عطا کرے۔

محرک - خان صاحب محمد زندہ صاحب مہاجر

موید - خان بہادر محمد حسین صاحب

۲۸۔ مفلسی کے سرٹیفکیٹ کی منسوخی کی درخواست

چوں کہ مفلسی کا سرٹیفکیٹ پیش کئے جانے کی شرط سے ثانوی، اعلیٰ اور پیشوں کی تعلیم میں مسلمانوں کی تعلیم کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ نصف فیس کی معافی کے متعلق جو شرط مفلسی کے سرٹیفکیٹ کی ہے اس کو منسوخ کر دیا جائے۔

محرک - خان بہادر محی الدین صاحب لودی

موید - مسٹر سید امیر علی صاحب

۲۹۔ مسلمان ممبروں کے اضافہ کی درخواست	چونکہ قصبات اور دیہات میں جبریہ تعلیم کی توسیع کی تجویز درپیش ہے اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل کانفرنس سکنڈری ایجوکیشنل بورڈز، لوکل اور میونسپل بورڈز میں مسلمان ممبروں کی

معقول تعداد مخصوص کر دے۔

محرک۔ خان بہادر محمد حسین صاحب موئید۔ مولوی تمیز الدین صاحب

۳۰۔ تعلیم یورپ کے لئے وظیفہ کی درخواست	گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ یورپ و امریکہ میں ٹیکنیکل اور ٹریننگ کی تعلیم کے لئے ایک وظیفہ ہر سال مسلمان طالب علم کے لئے مخصوص کر دے۔

محرک۔ خان بہادر محی الدین خاں صاحب لودی

موئید۔ مسٹر سلطان محی الدین صاحب

۳۱۔ اصلاح تمدن کی سوسائٹیاں قائم کرنے کا مطالبہ	یہ کانفرنس اس پریسیڈنسی کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹرار سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مثل پنجاب کے اصلاح تمدن کی سوسائٹیاں قائم کرنے کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب ایم ایل سی

موئید۔ خان بہادر محمد حسین صاحب بی اے

۳۲۔ مشترک مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب	جن صوبجات میں مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں اور اس لئے گورنمنٹ نے ازراہ عنایت اُن کی خاص تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ وہاں مشترک مدارس میں مسلمان طلبہ روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں جس سے

فی الجملہ مسلمان تعلیم میں پیچھے ہوتے جاتے ہیں اس لئے یہ کانفرنس عام طور پر مسلمانوں کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ مشترک مدارس سے بھی زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب ایم ایل سی موئید۔ خواجہ غلام السیدین صاحب

۳۳۔ مسلم ہال کی تعمیر پر گورنمنٹ بنگال کا شکریہ	(الف) یہ کانفرنس گورنمنٹ بنگال کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے لئے ایک مسلم ہال تعمیر کرنے کے لئے نو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

(ب) یہ کانفرنس ڈھاکہ یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر کی کوششوں کی قدر کرتی ہے جو

انھوں نے اس معاملہ میں کی ہیں۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب ایم ایل سی

موئید۔ خان بہادر محمد حسین صاحب

۳۴۔ میٹرکولیشن تک اُردو میں تعلیم

یہ کانفرنس اراکین مسلم یونیورسٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ میٹرکولیشن تک تعلیم اور امتحانات اُردو زبان میں ہونے کے متعلق بہت جلد مناسب انتظام کریں اور انٹرمیڈیٹ و بی اے کلاس میں اُردو کو اختیاری مضمون قرار دیں جیسا کہ پنجاب، الہ آباد اور پٹنہ کی یونیورسٹیوں میں قرار دیا گیا۔

محرک۔ خواجہ غلام السیدین صاحب

موئید۔ مولوی خورشید علی صاحب

۳۵ اسلامیہ اسکولوں کے معائنہ کے لئے ایک کمیٹی کی تجویز

یہ کانفرنس آل انڈیا کانفرنس کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ پراونشل کانفرنسوں کی مدد سے مختلف صوبوں کے اسلامیہ اسکولوں کے معائنہ کا اہتمام کرے اور اس کام کے لئے ماہرین فن کی ایک کمیٹی بنائے جو معائنہ کرنے کے بعد مدارس متعلقہ اور اس کانفرنس کے لئے رپورٹیں مرتب کرے۔

محرک۔ خواجہ غلام السیدین صاحب

موئید۔ مولوی خورشید علی صاحب

۳۶۔ عربی مدارس میں علوم جدیدہ کی تعلیم

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ عربی مدرسوں کو یہ مشورہ دیا جائے کہ وہ اپنے نصاب تعلیم میں موجودہ زبانوں سائنس، فلسفہ، تاریخ اور مقابلہ مذاہب کی تعلیم داخل کریں تاکہ ان کے تعلیم یافتہ نوجوان ضروریات زمانہ سے باخبر ہو جائیں۔

محرک۔ محمد اسمٰعیل صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر

موئید۔ پروفیسر عبدالحق صاحب

۳۷۔ بالغ العمر لوگوں کے لئے مذہبی تعلیم کا انتظام

چوں کہ شہر مدراس اور یہاں کے مضافات کے ہزاروں بچے اور بالغ لوگ جو مختلف کارخانوں میں مزدوری کرتے ہیں، تعلیم اور بالخصوص مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہیں اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ان کو مستفید کرنے کے لئے تھوڑی دیر تعلیم دینے کے لئے مدرسے کھولے جائیں

اور کتب خانے و دار المطالعے مساجد میں قائم کئے جائیں۔

محرک۔ مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری اصلاح المسلین

موئید۔ مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

۳۸۔ میسور یونیورسٹی میں عربی پروفیسر کے تقرر کی درخواست

چونکہ میسور یونیورسٹی نے بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں عربی بھی داخل کردی ہے اس لئے میسور گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ وہ اپنی یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر کا عہدہ قائم کرنے کے لئے جلد کارروائی کرے۔

محرک۔ مولوی عبد الحق صاحب پروفیسر

موئید۔ مولوی خورشید علی صاحب

۳۹۔ متعلق بوائے اسکاؤٹ

یہ کانفرنس آل انڈیا کانفرنس کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ اگر سرمایہ اجازت دے تو جملہ اسلامی درسگاہوں میں بتدریج تحریک بوائے اسکاوٹ رائج کرنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کے تربیت یافتہ اسکاوٹ کمشنر کی خدمات حاصل کرے۔

محرک۔ غلام السیدین صاحب

موئید۔ مسٹر سلطان محی الدین صاحب

اجلاس چہل و یکم

آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدۂ اجمیر

سنہ ۱۹۲۸ء

بصدارت آنریبل سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد

اب تک کانفرنس کے اجلاس تقریباً ہندوستان کے ہر صوبے میں منعقد ہو چکے تھے تعلیمی پس ماندگی کے لحاظ سے صوبۂ اجمیر میرواڑہ و راجپوتانہ ایسا حصۂ ملک تھا کہ جہاں جلد سے جلد مسلمانوں کو کانفرنس کے اجلاس کا انتظام کرنا ضروری امر تھا مگر ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں کانفرنس کمیٹی کے توجہ دلانے پر بزرگانِ اجمیر نے اس ضروری مقصد پر توجہ کی اور کانفرنس کو اجمیر میں دعوت دی! اجمیر میں صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب جج ان ہمدردانِ قوم میں سے ہیں جو ایک زمانۂ دراز سے کانفرنس کے اور اس تحریک کے ممد و معاون رہے ہیں اس تحریک دعوت میں بھی عملاً موصوف کی توجہ کا بڑا حصہ شامل تھا قبول دعوت اور اعلان دعوت کے بعد انتظام و انصرام جلسہ کے لئے مرزا عبدالقادر بیگ صاحب ایم اے ایل ایل بی نے جو نہایت روشن خیال اور امور قومی میں دلچسپی لینے والے بزرگ ہیں۔ اپنے مکان پر با اثر مقامی اصحاب کا جلسہ طلب کر کے ریسپشن کمیٹی قائم کرنے کی کوشش فرمائی اور انتظامی صیغے کی ہر کل کو درست کرنے کے لئے قابل کارکنوں کے انتخاب کی سعی کی۔ پندرہ اصحاب کا انتخاب ہوا جن میں عہدہ کے اعتبار سے سیٹھ عبداللطیف اللہ رکھا صاحب جنرل مرچنٹ کمیٹی کے صدر مرزا عبدالقادر بیگ صاحب ایم اے سکرٹری ماسٹر سید حسنین بی اے اسسٹنٹ سکرٹری قرار پائے۔ رائے بہادر سیٹھ ٹیکم چند نے اپنی وسیع کوٹھی (قصر انور تی نامی) مہمانوں کے قیام کے لئے عنایت کی جو ریلوے اسٹیشن اجمیر اور شہر سے

ملی ہوئی تھی۔ اسی کوٹھی میں صدر مجلس سر شاہ محمد سلیمان صاحب، مولوی سر رحیم بخش صاحب مع دیگر سربرآوردہ مہمانوں کے فروکش تھے۔ باقی ڈیلی گیٹس اسلامیہ معینیہ ہائی اسکول کا عثمانیہ ہال اجلاس کانفرنس کے لئے مخصوص تھا جس کے گرد وپیش اور اندرونی حصہ کو پھول پتوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اسکول کی بالائی منزل کے کمروں میں تعلیمی نمائش کا سامان ترتیب اور قاعدہ کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ تقریباً (۲۵) مقامات سے تعلیمی نمائش کا سامان آیا۔ نمائشی اشیاء کی تعداد تقریباً آٹھ سو کے قریب تھی۔ کانفرنس کے اجلاسوں میں میسور یونیورسٹی، ڈھاکہ یونیورسٹی اور عثمانیہ یونیورسٹی کے نمایندے بھی موجود تھے پھر بھی اجلاس مذکور میں باہر سے آئے ہوئے ڈیلیگیٹس کی تعداد توقع سے کم تھی۔ کانفرنس کے صدر ذی مرتبت کا ایڈریس تمام شعبہ جات تعلیم پر حاوی تھا۔ ایڈریس مذکور (۶۰) صفحات کا مجموعہ تھا جس میں مسلم نقطۂ نظر سے کافی بحث کر کے اور ہر کمزوری کو نمایاں کر کے تعلیمی پسماندگی سے اُبھرنے کے لئے ہمدردانہ مشورے دیئے گئے تھے۔ فاضل خطیب کا خطبہ خطبات صدارت کے ریکارڈ میں ایک ایسا جامع بیان ہے جو قومی توجہ اور تعلیمی رہنمائی کے لئے زمانہ دراز تک رہبری کرے گا۔ ریسپشن کمیٹی کے ایڈریس میں صوبۂ اجمیر و راجپوتانہ کی مسلم تعلیمی حالت پر کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔

رزولیوشن

۱۔ مسلم تعلیمی حقوق کا تحفظ سارے ملک میں مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی حالت کے لحاظ سے اور اُن اسباب کی بنا پر جو ان حالات کے ذمہ دار ہیں اس کانفرنس کی رائے میں موجودہ قابل افسوس حالات کی بہتری کے واسطے حسب ذیل حفاظتی تدابیر ضروری ہیں:۔

(ا) تمام پبلک تعلیمی ادارت کے اسٹاف میں مسلمانوں کی مناسب اور موثر نمایندگی ہو۔

(ب) تمام پبلک تعلیمی ادارت میں مسلم طلبہ کے واسطے کافی تعداد میں جگہیں محفوظ کر دی جائیں۔

(ج) سررشتۂ تعلیم کی معائنہ کرنے والی نگرانی کرنے والی اور منتظم جماعتوں میں مسلمانوں کی کافی نمایندگی ہو۔

(د) یونیورسٹیوں کے سینٹ اور سنڈیکیٹ ثانوی اور وسطی تعلیم کے بورڈوں اور ابتدائی تعلیم کی ذمہ دار جماعتوں میں مسلمانوں کی کافی نمایندگی ہو۔

(ہ) سرکاری طور پر ضروری اور کافی امداد دی جائے جس سے تعلیم کے ضمنی مدارج کی ترغیب اور ترقی ہو اور مسلمان قوم ملک کی تدریجی ترقی میں اپنا واجبی حصہ لے سکے۔

(و) بیرونی ملک میں تعلیم کے لئے جو وظائف سرکاری دیئے جاتے ہیں اُن میں مستحق مسلمان طلبا کا واجبی حصہ ہونا چاہیئے۔

(ز) جبریہ ابتدائی تعلیم کے نفاذ کے بعد گورنمنٹ کا فرض ہوگا کہ وہ ہمارے ابتدائی مدارس میں اُردو کا اور مذہبی تعلیم کا کافی و وافی انتظام کرے۔

۲ - اسکولوں میں فوجی تعلیم | یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ تمام ہندوستان کے اسکولوں میں فوجی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

محرک - مسٹر محمود الحسن صاحب پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی

موئید - سید عبدالباقی صاحب ایم اے

۳ - تعلیمی کمیٹی میں مسلمانوں کی نیابت | اس کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ ایڈمنسٹرڈ رقبہ جات کی تعلیمی ضروریات کی تحقیقات کے لئے جس کمیٹی کا تقرر کرنے والی ہے اُس میں مسلمانوں کی نمایندگی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ہونی چاہیئے۔

محرک - مولوی سید عبدالجبار صاحب

موئید - سید حامی الدین صاحب

۴ - مدارس کی سطح بلند کرنا | سرکاری طور پر مسلمانوں کے لئے جو مدارس قائم ہیں اُن میں مقابلۃً کم مصارف کو دیکھتے ہوئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ایسے مدارس کو اُن کے ہم رتبہ سرکاری مدارس کی سطح پر فوراً لے آنا مسلم قوم کے لئے نہایت اہم و ضروری ہے

محرک - مرزا عبدالقادر صاحب بی اے

موئید - مسٹر سلطان محی الدین صاحب (میسور)

۵ - تعلیمی امداد کے قواعد قابل اصلاح ہیں | اس کانفرنس کی رائے میں گورنمنٹ کی تعلیمی امداد کا موجودہ اصول جس کی رو سے لوکل گورنمنٹ اس شرط پر امداد دیتی ہے کہ اس قدر سرمایہ نجی طور پر فراہم کیا جائے غیر منصفانہ اور غریب اقوام مثل مسلمانوں کے حق میں نہایت مضر ہے۔ سرکاری امداد کا اصول یہ ہونا چاہیئے کہ ہر قوم کے لئے اس کی تعلیمی ضروریات کے مطابق سرمایہ فراہم کیا جائے۔

محرک - خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب منیجر اسلامیہ سٹی اسکول اٹاوہ

موئید - خان صاحب میر ولایت حسین صاحب

۶۔ اوقاف و بنک کا نفع تعلیم میں صرف ہو

اس کانفرنس کی رائے میں موجودہ قانونی واقعات اسلامی اوقاف کے جائز مصارف کی خواہ وہ اوقاف ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء کے ماتحت ہوں یا کسی دوسری قسم کے ہوں نگرانی کے لئے قطعی ناکافی او غیر موثر ہیں اور یہ نہایت ضروری ہے کہ مقامی حکومتیں ہر صوبے میں ایک سپرنٹنڈنٹ وقف مقرر کریں۔ جس کا یہ فرض ہو کہ اوقاف کی آمدنی کا جو حصہ تعلیم کے لئے متعین کیا گیا ہو یا وقف نامہ کے ماتحت مقرر کیا جا سکتا ہو وہ اسی مقصد پر صرف ہو ہندوستان کے کل بنکوں اور گورنمنٹ سکوریٹیز میں جو مسلمانوں کا روپیہ جمع رہا ہے اگر اس پر انھوں نے سود نہیں لیا ہے تو اس سود کو گورنمنٹ ہند وصول کرلے اور بطور جداگانہ مستقل فنڈ کے مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کے واسطے رکھے۔

محرک ۔ مسٹر عزیز احمد بی اے زبیری **موید** ۔ عام اجلاس

۷۔ تعلیم نسواں

اس ضرورت سے کہ تعلیم نسواں کو مسلمانوں میں ہر دل عزیز بنایا جائے اور ان اسباب کے لحاظ سے جو مسلمانوں کی تعلیم کی اس ضروری جزو کی راہ ترقی میں حائل ہیں۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ پر زور دیتی ہے کہ حسب ذیل تجاویز کا جلد سے جلد نفاذ کردے:

(الف) لڑکیوں کی تعلیم صنف اناث کی ضرورتوں کے موافق ہو اور نصاب تعلیم افادہ کے اصول پر تجویز کیا جائے اور مضامین کے انتخاب کا وسیع موقع دیا جائے۔

(ب) جو تعلیم مدارس میں دی جائے اس کی امداد کے واسطے ایسے زنانہ مکاتب کے لئے جو نجی طور پر قائم ہوں۔ لوکل تعلیمی شعبہ کی طرف سے تربیت یافتہ استانیاں فراہم کی جائیں۔

(ج) لڑکیوں کے ابتدائی و ثانوی مدارج میں انگریزی زبان نہ تو ذریعۂ تعلیم ہو اور نہ وہ ایک لازمی مضمون قرار دی جائے۔

(د) بڑے شہروں میں بڑی عمر کی پردہ نشین مستورات کے لئے لوکل بورڈ کی جانب سے ایسا انتظام ہونا چاہیئے جس سے ان کو جسمانی تفریح کے علاوہ اصول حفظان صحت فرسٹ ایڈ تیمارداری اور دوسرے ایسے کام سیکھنے کا موقع ملے جو امور خانگی میں مفید ہوں"۔

محرک ۔ مسٹر شمس الغنی صاحب پروفیسر ٹرننگ کالج **موید** ۔ مسٹر رضا حسین خاں صاحب

۸۔ پیشوں کی تعلیم

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ جداگانہ صنعت و حرفت کے مدارس کے علاوہ ثانوی تعلیم کے نصاب میں پیشہ کی تعلیم کا داخلہ ضروری ہے تاکہ تعلیم جاذب اور مفید ثابت ہو اور اہل ملک کی اقتصادی حالت کی اصلاح کا باعث ہو

محرک ۔ ڈاکٹر پروفیسر منصوری صاحب
موئد ۔ پروفیسر حامی الدین خاں صاحب

۹۔ لیتھو کے بجائے ٹائپ کا انتظام

یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ اُردو داں پبلک کی روز افزوں ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اُردو کی تمام چھپائی میں لیتھو کے بجائے ٹائپ کا استعمال کیا جائے اور مدارس کے لئے ٹائپ ہی میں چھپی ہوئی کتابیں استعمال کی جائیں۔

محرک ۔ مسٹر عزیز احمد زبیری
موئد ۔ مسٹر چاندبھائی پروفیسر (کاٹھیاوار)

۱۰۔ دیہاتی مدارس میں زرعی تعلیم

اس کانفرنس کی رائے میں دیہاتی مدارس میں تعلیم زیادہ تر پیشہ اور زرعی قسم کی ہونی چاہیئے محض لٹریری یعنی زبان دانی کے متعلق نہ ہونی چاہیئے اور دیہاتی مدارس کا نصابِ تعلیم اسی اصول پر مبنی ہونا چاہیئے۔

محرک ۔ پروفیسر شمس الغنی صاحب
موئد ۔ ڈاکٹر منصوری صاحب

۱۱۔ ابتدائی تعلیم لازمی مفت

اس کانفرنس کی رائے میں ابتدائی تعلیم جبریہ اور مفت ہونی چاہیئے۔
(الف) ہر ابتدائی اسکول میں خواہ سرکاری ہو یا امدادی اُردو پڑھانے کا انتظام موجود ہونا چاہیئے۔
(ب) ایسی باتوں کو جو کسی قوم کے مذہبی احساسات کے خلاف ہوں مدارس سے قطعی دور کردینا چاہیئے۔
(ج) مسلمان اُستادوں کے واسطے ملازمت میں کافی تعداد آسامیوں کی محفوظ کردی جائے اور ٹریننگ اسکول و کالجوں میں مسلمان اُستادوں کے ٹرینڈ ہونے کا خاص بندوبست کیا جائے۔

محرک ۔ پروفیسر شمس الغنی صاحب
موئد ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

۱۲۔ یونیورسٹیوں میں اسلامک اسٹڈیز

اس کانفرنس کی رائے میں یونیورسٹیوں میں ڈگری کے امتحانات کے لئے اسلامیات کے ایک جداگانہ نصاب کا خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیئے۔

محرک ۔ مسٹر عزیز احمد زبیری
موئد ۔ مرزا عبدالقادر صاحب

۱۳۔ امتحان مقابلہ کے لئے طلبہ کی تیاری

یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ علی گڑھ میں تمام سرکاری امتحانات مقابلہ کے واسطے طلبہ کو خاص طور پر تیار کرنے کا جلد انتظام کیا جائے۔

محرک ۔ سید عبدالجبار صاحب
موئد ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

۱۴- کانفرنس میں مستقل سفرا کا تقرر دفتر کانفرنس کو تنخواہ دار سفیر مقرر کرنے چاہئیں جو سال بھر ملک میں دورہ کرتے رہیں اور مسلمانوں کو تعلیم کا شوق دلائیں اضلاع میں کانفرنسیں تعلیمی کمیٹیاں اور سروس لیگ قائم کریں اور تعلیمی و تمدنی لٹریچر ملک میں تقسیم کریں۔

محرک۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موئد**۔ مولوی عبدالرشید خاں صاحب

۱۵- طلبہ کا طبی معائنہ اس کانفرنس کی رائے میں مقررہ اوقات پر لڑکوں اور لڑکیوں کے طبی معائنہ کا قاعدہ مرد اور عورت ڈاکٹروں کے ذریعہ سے تمام اسکولوں اور کالجوں میں ہونا چاہیئے۔

محرک۔ مسٹر سید عبدالجبار صاحب **موئد**۔ مسٹر رضا حسین خاں صاحب

۱۶- انٹرمیڈیٹ میں اسلامی تاریخ اس کانفرنس کی رائے میں اسلامی تاریخ امتحان انٹرمیڈیٹ کے واسطے اختیاری مضمون مقرر ہو اور ثانوی مدارس میں سرسری طور سے پڑھنے اور عام واقفیت بڑھانے کی غرض سے ایسی ابتدائی کتابیں پڑھائی جائیں جن میں اسلامی تاریخ میں سے قصص ہوں۔

محرک۔ مسٹر عزیز احمد زبیری **موئد**۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

۱۷- درخواست اعانت بغرض مکاتب چونکہ تمام ہندوستان میں عام طور پر دیہات کے مسلمان جہالت کی تاریکی میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے سخت نقصانات برداشت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کانفرنس کی رائے ہے کہ جن دیہات میں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے وہاں قومی چندہ سے مکاتب قائم کئے جائیں یا موجودہ مدارس کی مدد کی جائے۔ چونکہ کانفرنس باقاعدہ طریقہ سے یہ کام کر رہی ہے اس بنا پر وہ تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ اس کام کے لئے اُس کو چندہ عطا کریں تاکہ وہ اپنے دائرۂ عمل کو وسعت دے سکے۔

محرک۔ مسٹر امام بخش بی اے **موئد**۔ مسٹر محمد یوسف صاحب

۱۸- اپیل برائے وظائف طلبہ چوں کہ تعلیم کے مصارف اس زمانہ میں روز افزوں گراں ہوتے جاتے ہیں اور مسلمان بوجہ افلاس اُن مصارف کو برداشت نہیں کر سکتے اور تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس جو ہر سال ہزاروں روپیہ مستقل طور پر بلا قید کسی صوبہ کے وظائف پر صرف کر رہی ہے تمام مسلمانانِ ہندوستان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس مفید کام کے لئے کانفرنس کو چندہ عطا فرمائیں تاکہ کانفرنس آیندہ ہر صوبے کے زیادہ طلبہ کو وظائف دے سکے۔

محرک - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب   موید - مولوی محی الدین صاحب اجمیری

۱۹ - مرکزی کتب خانہ کا قیام | یہ کانفرنس اُردو زبان کے تحفظ و ترقی کے لئے یہ ضروری سمجھتی ہے کہ ایک عظیم الشان مرکزی کتب خانہ قائم کیا جائے جس میں اردو کی تمام کتابیں جو ابتدا سے اب تک تصنیف یا ترجمہ ہوئی ہیں ترتیب زمانی کے لحاظ سے فن وار جمع کی جائیں تاکہ اس کتب خانہ سے اُردو زبان کی مکمل تاریخ مرتب ہو سکے اور ابتدا سے اب تک اس زبان میں عہد بعہد جو تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور جو تدریجی ترقی و وسعت اُردو نے اختیار کی ہے اُس کا صحیح اندازہ کیا جا سکے۔ اور یہ چوں کہ کانفرنس کے پاس ایک وسیع و شاندار عمارت اور عملہ موجود ہے اور علی گڑھ مسلمانوں کا تعلیمی مرکز ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ یہ مرکزی کتب خانہ مسلم یونیورسٹی کے پہلو بہ پہلو کانفرنس کی شاندار عمارت میں قائم کیا جائے اور صاحب استطاعت مسلمان و مصنفین اپنی تصنیفات اور ادبی ذخائر سے اس لائبریری کے قائم کرنے میں مدد دیں۔

محرک - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب   موید - مولوی محی الدین صاحب اجمیری

۲۰ - اسلامیہ اسکولوں کے لئے نگراں کی ضرورت | اُن اسباب کے لحاظ سے جنھوں نے صوبۂ اجمیر و میرواڑہ کے مسلمانوں میں تعلیم کی ضروری ترقی کو ابھی تک روکا ہے یہ کانفرنس گورنمنٹ کو متوجہ کرتی ہے کہ مدارس اسلامیہ کے واسطے ایک نگراں اور انتظام کرنے والے افسر کی ضرورت ہے جو براہِ راست محکمۂ تعلیم کے اعلیٰ افسر کے ماتحت ہو اور اس کو ضروری اختیارات و ذرائع حاصل ہوں۔

محرک - مرزا عبدالقادر صاحب   موید - مسٹر سید حسین صاحب

۲۱ - تعلیمی بورڈ کی درخواست | تعلیمی معاملات میں پبلک کا دخل ہونے اور ہر درجہ کی تعلیم میں ترقی کی غرض سے یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ صوبۂ اجمیر میرواڑہ میں ایک تعلیمی بورڈ آف کنٹرول قائم کیا جائے اور اُس میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی ہو۔

محرک - مسٹر عزیز احمد زبیری   موید - مسٹر عبدالرشید خاں بی اے ایل ٹی

۲۲ - معینیہ اسلامیہ ہائی اسکول کی انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک ترقی | چوں کہ معینیہ اسلامیہ ہائی اسکول ہی ایک انسٹی ٹیوشن ہے جو اپنے قانون اور خصوصیات کے لحاظ سے اسلامی ہے اور نیز اس لحاظ سے کہ اُس نے گزشتہ دس سال میں بہت تیزی سے نمایاں ترقی کی ہے اور آئندہ ترقی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس حسب ذیل تجاویز اختیار کرنے کی سفارش

کرتی ہے تاکہ مسلمانوں کی بڑھنے والی ضرورتیں پوری ہوسکیں۔

(الف) اس مدرسہ کو انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک ترقی دی جائے اور اُس میں تجارت زراعت اور دوسرے پیشوں کی تعلیم کا انتظام ہو۔

(ب) تمام اختیاری مضامین کی تعلیم کا جو مختلف امتحانات کے واسطے نصاب میں داخل ہیں اور بالخصوص عربی کی تعلیم کا اُس میں انتظام ہو۔

(ج) اس مدرسہ کا انتظام اور اختیار ایک مسلمان ہیڈ ماسٹر کے ہاتھ میں ہو اور اُس کے ماتحت ایک قابل اور لائق مسلمان اسٹاف ہو۔

(د) اس مدرسہ کو بہت جلد ریذیڈنشل بنا دیا جائے یعنی اُس میں تعلیم پانے والے طلبہ اُس کے متعلق بورڈنگ ہاؤسوں میں رہیں۔

(ہ) اس مدرسہ میں مینول ٹریننگ یعنی ہاتھ سے کام کرنا بھی سکھایا جائے۔

محرک ۔ مسٹر عزیز احمد زبیری **موید** ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

۲۳۔ زنانہ تعلیم کے لئے دو لاکھ کا مطالبہ

چوں کہ لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت مسلمانان اجمیر و میرواڑہ میں بڑھتی جاتی ہے اور تعلیم کی اس ضروری شاخ کے راستہ میں موانع ہیں۔ اس کانفرنس کی رائے میں اس صوبہ میں ایک مکمل گرلز اسکول قائم ہونے کی فوراً ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس مسلمانان اجمیر میرواڑہ راجپوتانہ وسط ہند اور تمام ملک سے درخواست کرتی ہے کہ اس مقصد کے لئے دو لاکھ روپیہ چندہ جمع کریں اور لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند سے بھی درخواست کرتی ہے کہ اس باب میں مسلمانوں کی ہمت افزائی کرے اور فیاضی کے ساتھ گرانٹ دے تاکہ کامیابی یقینی ہو۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موید** ۔ خلیفہ ڈاکٹر شجاع الدین صاحب

۲۴۔ ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کی تعلیم

چوں کہ راجپوتانہ اور سنٹرل انڈیا میں حکمرانوں اور رعایا میں عمدہ تعلقات کی روایات موجود ہیں۔ ریاستوں کی رعایا میں مختلف اقوام کی اخلاقی اور مالی ترقی کی غرض سے یہ کانفرنس ادب سے درخواست کرتی ہے کہ مسلمان رعایا کی تعلیم کے واسطے حسب ذیل طریقہ پر مناسب بندوبست کی ضرورت ہے:

(الف) تعلیم پر فیاضی سے روپیہ خرچ کیا جائے اور اُس میں مسلمان رعایا کی تعلیم کے واسطے اُن کی تعداد کی نسبت سے روپیہ عطا کیا جائے۔

(ب) اُردو کو دفاتر کی زبانوں میں سے ایک زبان کی حیثیت سے قائم رکھا جائے اور جہاں وہ

قائم نہیں ہے اُس کو دوبارہ جاری کیا جائے۔

(ج) تمام تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں میں اُردو کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موئد** ۔ مسٹر امیرالدین صاحب (جے پور)

۲۵۔ ریلوے ورکشاپ میں مسلمانوں کا داخلہ

چوں کہ مقامی ریلوے ورکشاپ اور محکمہ جات میں مسلمانوں کی تعداد ناکافی ہے اور اُن میں داخلہ کے واسطے مسلمان نوجوانوں کے راستہ میں سے موانع دور کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ کانفرنس منتظمین ریلوے سے درخواست کرتی ہے کہ ورکشاپ میں صنعتی ٹریننگ کے لئے بطور اپرنٹس مسلمانوں کے داخلہ اور دیگر محکمہ جات میں ملازمت کا مناسب اور موثر انتظام کرے۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موئد** ۔ مسٹر عزیز احمد زبیری

۲۶۔ ریاست ٹونک میں ترقی تعلیم کا مطالبہ

چوں کہ راجپوتانہ کی ریاستوں میں ٹونک تعلیم کے لحاظ سے سب سے پیچھے ہے یہ کانفرنس ہز ہائی نس نواب صاحب ٹونک دام اقبالہ سے درخواست کرتی ہے کہ اپنی رعایا کی حالت بہتر بنانے کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کریں:

(الف) کہ تعلیم پر موجودہ خرچ کو جو ریاست کی آمدنی کا ۲ /۱ ہے ۱۰ فی صدی کر دیا جائے۔

(ب) ریاست کے موجودہ ہائی اسکول میں کافی تعداد ٹرینڈ ٹیچروں کی مقرر کرنے اور اُس میں تمام مضامین کی تعلیم کا مع ڈرائنگ و سائنس بندوبست کرنے سے اُس کو اول درجہ کا ہائی اسکول بنا دیا جائے۔

(ج) دیگر پرگنوں میں اچھے اینگلو ورناکیولر مڈل اسکول قائم کئے جائیں۔

(د) تعلیم نسواں کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موئد** ۔ مسٹر عزیز احمد زبیری

۲۷۔ اورینٹل کالج جے پور کی تجدید

یہ کانفرنس دربار جے پور سے درخواست کرتی ہے کہ عربی اور فارسی کی تعلیم کے واسطے اورینٹل کالج جو ۱۹۰۷ء تک قائم رہا اور بہت مفید ثابت ہوا تھا دوبارہ جاری کرے۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موئد** ۔ مسٹر امیرالدین خاں صاحب (جے پور)

۲۸۔ مسلمان انسپکٹر کے تقرر کا مطالبہ

یہ کانفرنس راجپوتانہ کی ریاستوں سے جن میں مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے درخواست کرتی ہے کہ کم از کم ایک مسلمان

انسپکٹر تعلیمات مقرر کرنے اور ہر مدرسہ میں اردو کی تعلیم بطور ایک اختیاری مضمون جاری کرنے سے مسلمانوں کی تعلیم میں مناسب آسانیاں بہم پہونچائیں۔

محرک - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب **موید** - عبدالرشید خاں صاحب

۲۹- مسلم مڈل اسکول جے پور کی امداد اس کانفرنس کی رائے میں مسلم مڈل اسکول جے پور جو سارے راجپوتانہ میں اپنی قسم کا واحد انسٹی ٹیوشن ہے راجپوتانہ میں مسلمانوں کی تعلیم کو بہت نفع پہونچا رہا ہے اس لئے یہ کانفرنس راجپوتانہ کی مسلمان ریاستوں اور مسلمان قوم سے بالخصوص اور تمام ہندوستان کی مسلمان ریاستوں اور مسلمان قوم سے بالعموم درخواست کرتی ہے کہ ہر ایک امکانی طریقہ پر اس مدرسہ کی مدد کریں تاکہ وہ سارے راجپوتانہ کے واسطے ایک تعلیمی انسٹی ٹیوشن بن جائے۔

محرک - مسٹر امیر الدین خاں جے پوری **موید** - مسٹر عزیز احمد زبیری

۳۰- اسلامی تمدن اور فلسفہ کی تعلیم موجودہ حالات اور ملک کی آئندہ ترقی کے خیال سے جو امن وہم آہنگی کے ساتھ ہو اس کانفرنس کی رائے ہے کہ یونیورسیٹیوں کے کمتر مدارج تعلیم میں اسلامی علوم اور فلسفہ کو نصاب تعلیم میں داخل کرنے سے ملک کے باشندوں میں باہمی رضامندی اور بہتر مفاہمت کو ترقی ہوگی۔

محرک - مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر **موید** - محمد یوسف خاں صاحب

۳۱- مذہبی تعلیم کے لئے اسکولوں میں وقت اس کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ اسلامیہ اور امدادی اسکولوں میں مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے متعلق جو قیود و شرائط بعض صوبجات میں سررشتۂ تعلیم نے مقرر کی ہیں اُن کی وجہ سے امدادی اسلامیہ انیگلو ورناکیولر اسکولوں میں مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم دینا ناممکن ہوگیا ہے لہذا یہ کانفرنس نہایت زوردار الفاظ میں ان صوبجات کی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان شرائط وقیود کو اُٹھا دیا جائے اور مثل سابق کے امدادی اسلامیہ انیگلو ورناکیولر اسکولوں کو امداد دی جائے کہ وہ صرف مسلمان طلبار کو اوقات تعلیم اسکول کے اندر تعلیم دلانے میں آزاد ہوں۔

محرک - خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب **موید** - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

۳۲- سوشل رفارم سکشن الہ آباد پر اظہار مسرت سوشل رفارم سکشن الہ آباد نے رسالۂ سوشل رفارم مفت تقسیم کرنے سے جو خدمت کہ ملک اور قوم کی انجام دی ہے۔ یہ کانفرنس اُس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ کارکنوں کو

اُن کی قابل قدر کوششوں میں کامیابی ہو یہ کانفرنس حافظ سراج الدین احمد صاحب الہ آبادی کا تقرر بطور اسسٹنٹ سکرٹری سوشل ریفارم سکشن آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس پسند کرتی ہے سوشل ریفارم سکشن کے دفتر کا ایک حصہ علاوہ علی گڑھ کے الہ آباد میں بھی ہوگا۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

موئد ۔ خاں صاحب میر ولایت حسین صاحب بی اے

۳۳۔ مسلم انسٹی ٹیوٹ کی مالی امداد کے لئے اپیل

چوں کہ مسلم انسٹی ٹیوٹ اجمیر عرصہ ۱۸ سال سے قومی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس لئے انسٹی ٹیوٹ سے نہ صرف مقامی حضرات بلکہ زائرین آستانۂ حضرت سلطان الہند مستفید ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے ذاتی مصارف سے انسٹی ٹیوٹ اپنی عمارت کا انتظام نہ کر سکا۔ لہذا یہ کانفرنس ضرورت کے لحاظ سے یہ تجویز کرتی ہے کہ مسلمان امداد فرما کر اس کے لئے عمارت مہیا فرمائیں اور اس کے لئے زمین میونسپل کمیٹی اجمیر سے حاصل کی جائے۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

موئد ۔ مسٹر محمد یوسف صاحب

۳۴۔ مہاراجہ صاحب الور سے درخواست

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب الور سے درخواست کرتی ہے کہ پرائیوٹ مکتبوں میں قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم کے واسطے آسانیاں پیدا کریں کیونکہ مسلمانوں کی تعلیم بغیر مذہبی تعلیم کے ناقص رہتی ہے اور ریاست کے مدارس میں فارسی اُردو اور عربی جاری فرمائیں۔

محرک ۔ مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

موئد ۔ ڈاکٹر پروفیسر منصوری صاحب

۳۵۔ ٹریننگ اسکولوں میں مسلمانوں کا داخلہ

چوں کہ پیشۂ معلمی کے مقامی مدارس میں معلمی سیکھنے والے مسلمان شاگردوں کی تعداد بہت ہی کم ہے اور معلمی سیکھے ہوئے مسلمان مدرسوں کی تعداد ناکافی اور اُن کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے اس لئے یہ کانفرنس زور کے ساتھ گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے۔

(الف) پیشۂ معلمی کے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں میں جو گورنمنٹ نے قائم کئے ہیں یا جن کو گورنمنٹ امداد دیتی ہے زبان اُردو کی تعلیم کا کافی بندوبست ہو۔

(ب) دیگر مضامین کی تعلیم بذریعہ زبان اُردو دی جائے۔

محرک - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

موئد - مسٹر عزیز احمد زبیری

۳۶ - اودے پور کے انٹرمیڈیٹ کالج میں فارسی تعلیم کی درخواست

ریاست اُودے پور کے انٹرمیڈیٹ کالج میں میٹرک سے آگے فارسی کا انتظام نہیں ہے اس لئے جو مسلمان طلبا میٹرک پاس کر لیتے ہیں اپنی تعلیم آگے جاری نہیں رکھ سکتے لہٰذا یہ کانفرنس دربار اودے پور سے باادب درخواست کرتی ہے کہ انٹرمیڈیٹ کلاس میں فارسی کی تعلیم کے لئے پروفیسر مقرر کیا جائے۔

محرک - مرزا عبدالقادر بیگ صاحب

موئد - مسٹر عزیز احمد زبیری

۳۷ - اجمیر میرواڑہ میں عربی اختیاری مضمون ہونا چاہئے

اجمیر میرواڑہ میں عربی اختیاری مضمون نہیں ہے حالانکہ ہر یونیورسٹی میں اس کی اجازت ہے مسلمانوں کو اس مضمون سے جو خاص علاقہ ہے اُس کی بنا پر یہ کانفرنس پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ عربی ایک اختیاری مضمون کے طور پر گورنمنٹ کالج اور اسکولوں میں جاری کیا جائے۔

محرک - مرزا عبدالقادر صاحب

موئد - مولوی محی الدین صاحب اجمیری

اجلاس چہل و دوم

آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ بنارس

سنہ ۱۹۳۰ء

زیر صدارت ڈاکٹر سید راس مسعود صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی

اعلان ہوا تھا کہ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء میں آل ایشیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بنارس میں ہوگا اعلان کے ساتھ وہاں ایک زبردست کمیٹی برادران وطن کی سرگروہی میں قائم ہوکر اجلاس کے انتظام میں مصروف تھی جس کا پروپیگنڈا ضابطہ اور قاعدہ کے ساتھ ملک کے ہر گوشہ میں ہو رہا تھا پروگرام چھاپے جا رہے تھے تمام ہندوستان کے ماہرین فن تعلیم کی آمد کے علاوہ ممالک غیر کے تعلیم یافتہ اور ماہران فن کی شرکت اجلاس کی بشارتیں دی جا رہی تھیں یہ خبریں پڑھکر جناب مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب کانفرنس کی خواہش ہوئی کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بھی بنارس میں کیا جائے تاکہ اس اجتماع سے جانبین کا تعارف ہونے کے علاوہ مسئلہ تعلیم ہندوستان سے ایک دوسرے کو مدد ملے چنانچہ اس خیال کو لے کر خود آنریری جائنٹ سکرٹری بنارس تشریف لے گئے۔ بنارس کے مسلم تعلیم یافتہ حلقہ کے سامنے اظہار خیال کیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ کانفرنس کو دعوت دیں منتظمان آل ایشیا کانفرنس سے ملاقات کرکے بنارس میں مسلم کانفرنس کے منعقد کرنے کا مقصد ظاہر کیا اور جانبین کے ممبران کانفرنس کے لئے دونوں اجلاسوں میں شریک ہونے کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بات معقول اور ضرورت ظاہر تھی تحریک کا خیر مقدم کیا گیا مسلم حلقہ سے امداد و اعانت کا وعدہ لے کر موصوف علی گڑھ واپس آ گئے خان بہادر مولوی مقبول عالم صاحب مشہور وکیل بنارس نے سر برآوردہ مسلمانان بنارس کا جلسہ طلب کرکے دعوت

کانفرنس کی تحریک پیش کی جو باتفاق رائے عامہ منظور ہو کر ضابطہ کا دعوت نامہ صدر دفتر کانفرنس کو موصول ہو گیا۔ دعوت کی کوشش اور تحریک میں کامیابی۔ اطمینان کا باعث ہوئی اور بنارس کے اجلاس کی سکیموں اور تجویزوں پر صدر دفتر میں غور ہونا شروع ہو گیا کہ کچھ وقفہ کے بعد دعوت دینے والوں نے اپنی مشکلات کا اندازہ کر کے اجلاس کی تاریخوں سے ڈیڑھ مہینے قبل معذرت کے ساتھ دست برداری کر کے انکار لکھ بھیجا۔ بنارس میں اجلاس کا انعقاد چونکہ ایک فیصلہ کن بات تھی آنریری جائنٹ سکریٹری صاحب بمشورہ آنریری سکریٹری صاحب کانفرنس اس عزم کے ساتھ دوبارہ بنارس گئے کہ مولوی مقبول عالم صاحب کی امداد اور مشورہ سے اجلاس کا اہتمام بطور خود انجام دیں۔ چونکہ اس مرتبہ ممبروں کے آنے کی زیادہ توقع تھی اور بنارس میں آل ایشیا کانفرنس کے اجلاس ہونے والے تھے قیام کے لیے مکانوں کی تلاش، اجلاس کانفرنس کے لئے جگہ کا بندوبست کرنے میں بیش از بیش مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تاہم طلب صحیح ہر مشکل پر غالب آئی۔ جے نرائن مشن ہائی اسکول کی عمارت اس کا نہایت وسیع احاطہ ہیڈ ماسٹر اسکول نے عنایت کر کے بڑی دقت اور دشواری کو آسانی میں تبدیل کر دیا عمارت سکول کے علاوہ وسیع شامیانے اور خیمے قیام مہمانان کی غرض سے کرایہ پر لئے گئے۔ علی گڑھ میں صدر دفتر نے اور خود آنریری جائنٹ سکریٹری نے بنارس میں بیٹھ کر مختلف اعلانات پوسٹروں اور خطوط کے ذریعے سے عام طور پر مسلمانوں پر اجلاس مذکور کی اہمیت اور ضرورت ظاہر کر کے ان کو شرکت اجلاس کی دعوت دی انتظامی کیفیت، رہائش کے طریقوں، تاریخ ہائے اجلاس ہر دو کانفرنسوں کو پیش نظر رکھکر پروگرام اس طرح پر مرتب کیا کہ دونوں کانفرنسوں کے ڈیلی گیٹ ہر دو جلسوں میں آسانی کے ساتھ شریک ہو سکیں۔ انتظام کا اہتمام بطور خود ہو رہا تھا کہ بابا خلیل احمد صاحب سے جو ایک پر جوش مبلغ ہیں اور جن کا کچھ عرصہ سے بنارس میں قیام تھا آنریری جائنٹ سکریٹری صاحب کی ملاقات ہوئی۔ جب موصوف کو انعقاد کانفرنس کے انتظام میں مشکلات کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے اپنی بے مثل ہمت سے اپنی جماعت کی طرف سے کانفرنس کو دعوت دی۔ بابا صاحب کی توجہ اور سرگرمی نے ایک کافی تعداد کی جماعت تحریک صلوٰۃ و تنظیم مسلمانان کے نام سے قائم کر لی تھی جس میں پارچہ بافی کے کاریگر اور دیگر اہل حرفہ شامل ہیں۔ بابا صاحب نے دعوت دینے کے ساتھ ہر قسم کے انتظام کی ذمہ داری اپنی اور اپنی جماعت کے ذمہ لی حتیٰ کہ کھانا بھی مہمانوں کو اپنی طرف سے دینے کا اعلان کیا۔ بابا صاحب کی جماعت نے جس جوش اور خلوص کے ساتھ انتظام کر کے ہر حصّے کو مکمل کرنے کی کوشش کی نظم و نسق کی یہ حیرت انگیز مثال تھی انھوں نے نہ صرف روپیہ سے اور سامان سے مدد کی بلکہ ہر کام کے کرنے میں

اپنے جسم تک کو شدید سے شدید تکلیف دینے میں عذر نہیں کیا۔ ان کی شبانہ روز کی محنت نے چند دن کے عرصہ میں شامیانوں کا ایسا وسیع اور شاندار پنڈال آراستہ اور پیراستہ کر دیا کہ بڑے سے بڑے امرا کے دربار ہال کا دھوکا دیتا تھا اور جو اس قدر وسیع بنا تھا کہ آج تک ایسا پنڈال کسی کانفرنس کا نہیں دیکھا گیا بعض اجلاسوں میں آٹھ آٹھ دس ہزار شریک ہوئے لیکن پھر بھی سیکڑوں کی جگہ خالی نظر آتی تھی

کیمپ کانفرنس کی آبادی ایسی خوبصورت نمائش کا منظر پیش کرتی تھی جس میں ضرورت کی ہر شے موجود نظر آتی تھی اس میں موٹر دار راستوں کے علاوہ چوڑی سڑکیں تھیں قرینے کے ساتھ ضروری اشیاء کا بازار تھا نماز کے لیے مسجد تھی ملاقات اور ملنے جلنے کے لئے خوش نما شامیانہ سوفوں اور عمدہ کرسیوں سے آراستہ تھا۔ ایک طرف پخت طعام کا اہتمام تھا تو دوسری طرف کھانے کے لئے وسیع ڈائننگ ہال موجود تھا' پانچ شبانہ روز مختلف قسم کے لذیذ کھانوں سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ صفائی کا اہتمام اس درجہ پر تھا کہ سیکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کی ہر وقت کی آمد و رفت کے باوجود کوئی حصہ کسی وقت بھی ناصاف نظر نہیں آتا تھا تمام کیمپ میں عارضی طور پر بجلی لگائی گئی تھی۔ جب رات کو رنگ برنگ کی روشنی ہوتی تھی تو مقام اجلاس بازار اور راستے ایک بقعۂ نور بن جاتے تھے۔ انتظام کی خوبی' سلیقہ اور آرائش کیمپ نے شہر بھر میں کانفرنس کی شہرت کر دی تھی اور ہزاروں آدمی محض تماشائی کی حیثیت سے کیمپ میں چلتے پھرتے سودا خریدتے کھاتے پیتے نظر آتے تھے۔ کئی سو والنٹیر اپنی اپنی باری سے مختلف خدمات پر مامور رہتے تھے۔ ایک شب کو کثرت سے بارش ہوئی بارش اور ہوا کے زور نے کیمپ کو درہم برہم کر دیا۔ پنڈال کے شامیانے گر پڑے' خیمے اوکھڑ گئے۔ میدان میں اور سڑکوں پر پانی بھر گیا لیکن سونے والے جب صبح کو اٹھے تو انھوں نے دیکھا کہ سیکڑوں والنٹیروں کی ہمت نے جو کیچڑ اور پانی میں لت پت تھے اجلاس کے وقت مقررہ تک پنڈال شامیانوں اور خیموں کو اپنی اپنی جگہ پر نصب کر دیا۔ سڑکوں پر جھاڑو دے دے کر پانی کو صاف کر دیا ان مزدوروں اور محنت کشوں کی صف میں جو سب سے نمایاں ہستی تھی وہ بابا صاحب کی نظر آتی تھی۔ بنارس شہر بجائے خود ایک تماشا گاہ عالم ہے لیکن اس شوکت' اس تشان' اس انتظام کے ساتھ وہاں اب تک کوئی مسلمانوں کا قومی جلسہ نہ ہوا تھا جس نے جلسہ سے گزر کر قومی میلے کی صورت اختیار کر لی تھی جو اپنی اجتماعی حیثیت' ظاہری شان' غرض ہر لحاظ سے نہایت کامیاب اجلاس ہوا اور جس کی سارے شہر میں دھوم مچ گئی تھی لوگ جیسے بچوں کو میلے میں سیر و تفریح کے لئے لے جاتے ہیں اسی طرح صبح شام سواریوں میں بچوں کو لاتے اور لے جاتے دیکھے جاتے تھے۔

کانفرنس کے معزز ارکان مثل نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکرٹری نواب مسعود یار جنگ بہادر

وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی صدر کانفرنس و صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس کمیٹی، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای، شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے وکیل آنریری سکریٹری شعبۂ تعلیم نسواں کو ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس نے اپنا مہمان بنایا تھا۔ یہ پوری پارٹی نذیر ہاؤس میں شاہی مہمان کے طور پر فروکش تھی۔ صدر کانفرنس و آنریری سکریٹری صاحب کانفرنس کا ریلوے اسٹیشن پر استقبال جس جوش اور خلوص کے ساتھ کیا گیا۔ وہ استقبال کا منظر بھی قابل دید تھا ہزاروں والنٹیر مختلف وردیوں میں بابا صاحب کے ساتھ ٹرین کے انتظار میں چشم براہ تھے شہر کے معززین کی صفیں پیشوائی کے لئے علیحدہ قائم تھیں۔

پنڈال کی رفعت و شان اپنی زینت اور آرائش کے ساتھ مکمل ہو چکی تھی۔ اجلاس اول کا وقت ۹ ½ بجے مقرر تھا لیکن پنڈال آٹھ بجے سے بھرنا شروع ہو گیا اور وقت مقررہ تک کوئی سیٹ خالی نہ رہی پُرشوکت اسٹیج پر مقامی معززین کے علاوہ مسٹر میکنزی ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم صوبۂ متحدہ، جسٹس سر شاہ محمد سلیمان جج ہائی کورٹ الہ آباد ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ڈاکٹر سر سہروردی، ڈاکٹر رورا پرو وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی، خان بہادر شیخ مقبول حسین صاحب سی۔ آئی ای کمشنر بنارس چیف سکریٹری صاحب ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس، سید جواد علی شاہ صاحب رئیس اعظم گورکھپور رجسٹرار صاحب جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد، اسسٹنٹ ڈائرکٹر صاحب میسور، خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب منیجر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ، خان بہادر شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ بی اے وکیل علی گڑھ زیب مجلس تھے آغاز کارروائی بابا خلیل احمد صاحب داعی کانفرنس کے خطبہ سے ہوئی جو صدر ریسپشن کمیٹی کی حیثیت سے دیا گیا تھا خطبہ بیان کی جامعیت کے لحاظ سے جاذب توجہ تھا جس میں (۲۳) کروڑ برادران وطن کے مقدس تیرتھ کی دلچسپ تاریخ بھی بنارس کی قدیم اور جدید تعلیم کے حالات پر روشنی ڈالی گئی تھی شہر کی مذہبی عظمت، تعلیمی شوکت جس کا تعلق برادران وطن کی تاریخ اور جدید علمی شغف سے ہے مسلمانان بنارس کی تعلیمی پستی کا حال دردناک الفاظ میں بیان کیا گیا تھا۔ فاضل صدر کانفرنس کا خطبہ بلحاظ طرز ادا، بہ اعتبار خیالات اور کیا بااظہار ضروریات قومی ان چوٹی کے خطبوں میں سے ایک تھا جو مشاہیر صدر نے اس پلیٹ فارم پر دیئے ہیں۔

اجلاس میں رزولیوشن (۴۶) بنارس میں اسلامیہ ہائی اسکول کے قیام کی ضرورت پر بڑے جوش و خروش کے ساتھ پاس کیا گیا۔ تھوڑے بہت چندے کا بھی اعلان ہوا۔ خان بہادر مولوی مقبول عالم صاحب نے اپنے بنگلہ پر منتخب ممبران کانفرنس کو شام کی چاء پر بلایا۔ اس صحبت میں بھی اسکول کی تعمیر عمارت، فراہمی سرمایہ، اخراجات پر کافی بحث ہوئی۔ اس وقت کا جوش ظاہر کرتا تھا کہ غالباً ایک سال

نہ گزرنے پائے گا کہ اسکول قائم ہوجائے گا۔ عمارت کی تعمیر شروع ہوجائے گی مگر افسوس تین برس گزرنے پر جہاں پہلا قدم اُٹھا تھا آج تک وہیں موجود ہے

رزولیوشن

۱۔ اسلامیہ ہائی اسکول بنارس کی تحریک

بہ لحاظ اس کے کہ بنارس مسلمانوں کی تجارت کا ایک اہم مرکز ہے اور بلحاظ مسلمانان بنارس کی افسوس ناک تعلیمی حالت کے یہ نہایت ضروری ہے کہ بنارس میں ایک اسلامیہ ہائی اسکول قائم کیا جائے اور اسی کے ساتھ تجارت و صنعت و حرفت کی تعلیم کا بھی مناسب انتظام کیا جائے۔

محرک ۔ بابا خلیل احمد صاحب

موئد ۔ شاہ عشرت حسین صاحب بی اے وکیل بنارس

۲۔ آفتاب ہوسٹل کے لئے چندہ کی تحریک

یہ کانفرنس صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم کی جو کانفرنس کے جائنٹ سکرٹری رہے ہیں مدت العمر کی تعلیمی و قومی خدمات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور عام مسلمانوں کو بالخصوص اولڈ بوائز علی گڑھ کو توجہ دلاتی ہے کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرحوم کی یادگار میں جو بورڈنگ آفتاب ہوسٹل کے نام سے تعمیر کرانا شروع کیا ہے آپ اس میں چندہ سے امداد فرمائیں۔

محرک ۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے وکیل علی گڑھ

موئد ۔ حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی

۳۔ تاریخ تعلیم مصنفہ سید محمود مرحوم کی تکمیل اشاعت پر توجہ کی ضرورت

اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تاریخ تعلیم مصنفہ سید محمود صاحب مرحوم کو مکمل بنانے کے لئے اُس کا دوسرا حصہ لکھا جائے جس میں سنہ ۱۹۳۰ء تک کے تاریخی حالات ہوں، معلوم ہوا ہے کہ کریم بخش برادرس تاجران کلکتہ اس کی طباعت کا صرفہ اپنی جیب سے دینے کے لئے تیار ہیں کانفرنس کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ وہ اس بارہ میں صاحبان موصوف سے شرائط طے کرلے اگر مناسب شرائط طے ہوجائیں تو کانفرنس کمیٹی اپنے انتظام اور صرفہ سے اس کتاب کی ترتیب اور تیاری کا کام شروع کردے۔

محرک ۔ صاحب صدر جلسہ　　**موئد** ۔ عام اجلاس

۴۔ قدیم فرامین و دستاویزات کے فراہمی کی کوشش

اس کانفرنس کی رائے میں اسلامی کلچر کے تحفظ کے سلسلہ میں قدیم کتب فرامین اور دستاویزات کا تحفظ نہایت اہم اور ضروری ہے اس لئے یہ کانفرنس کمیٹی کو اختیار دیتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے پرائیویٹ لائبریریوں اور مختلف افراد قوم کے پاس جو قلمی کتابیں اور فرامین و دستاویزات موجود ہیں اُن کو یا اُن کی فہرستیں یا اُن کی نقول حاصل کر کے کانفرنس کی لائبریری میں محفوظ کیا جائے اور اس کام کے لئے اسپشل چندہ کر کے علٰحدہ فنڈ قائم کیا جائے۔

محرک ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب

موئد ۔ مولانا غلام محمد صاحب شملوی

۵۔ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو انٹر کالج بنانے کی تجویز

یہ کانفرنس صوبۂ ہذا کی پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی اس تجویز کو کہ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ جلد از جلد انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا جائے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ اس اسکیم کو عملی صورت میں لانے کے لئے مالی مدد کریں۔

محرک ۔ نواب صدر یار جنگ بہادر

موئد ۔ حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی

۶۔ بنارس کی اسلامی و تاریخی عمارات کے تحفظ کی ضرورت

یہ کانفرنس حکومت کو شہر بنارس کی مندرجۂ ذیل تاریخی عمارتوں کے تحفظ کی جانب خاص طور پر نہایت زور کے ساتھ متوجہ کرتی ہے جو عہد اسلامی کی قدیم تاریخی عمارتیں ہیں۔

(۱) مسجد سلطان قطب الدین ایبک   (۲) مسجد و مزار واقع تریا گھاٹ

(۳) مقبرہ موسوم بہ ۳۲ کھمبہ   (۴) مقبرہ مولانا حافظ امان اللہ

(۵) مقبرہ شہزادہ مرزا بلاقی

اسی کے ساتھ یہ کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ تحفظ آثار قدیمہ کے متعلق ضروری کارروائی کرنے اور مختلف مقامات پر اس قسم کی تاریخی عمارتوں کا پتا چلانے اور اُن کے حالات کی تحقیق و تفتیش کی غرض سے مندرجۂ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اپنی کارگزاری کی رپورٹ کانفرنس کے اجلاس میں پیش کرے۔

ممبران

(۱) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب   (۲) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی

(۳) شیخ محمد عبداللہ صاحب (۴) مولوی عبدالمجید صاحب ایم اے ایل ایل۔بی بنارس
(۵) خان بہادر مولوی بشیرالدین صاحب (۶) نواب صدر یار جنگ بہادر
(۷) محمود احمد صاحب عباسی (۸) مولوی مقبول احمد صاحب صمدانی
(۹) پروفیسر محمد حبیب صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

محرک۔ مولوی محمود احمد صاحب عباسی
موئد۔ خان شیخ محمد عبداللہ صاحب

۷۔ معینیہ اسلامیہ ہائی اسکول اجمیر کو انٹر کالج بنانے کی تحریک

یہ کانفرنس متولی صاحب درگاہ معلّٰی اجمیر شریف کی اس تجویز کی پرزور تائید کرتی ہے کہ معینیہ اسلامیہ ہائی اسکول اجمیر شریف کو جلد سے جلد انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ پر پہنچانا چاہیئے اور اس کے لئے گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتی ہے۔

محرک۔ باباخلیل احمد صاحب
موئد۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب

اجلاس چہل و سوم

منعقدہ رہتک ۱۹۳۱ء

زیر صدارت

جناب سید رضا علی صاحب سی بی ای

رہتک کوئی ایسا قابل التفات مقام نہ تھا جہاں کانفرنس کا اجلاس کیا جاتا وہ احاطہ پنجاب کا ایک چھوٹا سا ضلع ہے جو گائے بھینس اور مویشی کی تجارت کے لئے مشہور ہے یہ کاروبار مسلمانوں کے ہات میں ہے جن کی جماعت شیخ قریشی کے نام سے مشہور ہے ان کے علاوہ وہاں دو قومیں مسلم راجپوت اور مسلم سفید باف بھی آباد ہیں تمام ضلع میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے اس آبادی میں مشکل سے دس آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن پر تعلیم یافتہ ہونے کا اطلاق ہو سکے۔

برخلاف اس کے ایسی بستی اور اس کے حوالی میں ہندو اقوام کی عملی ترقی حیرت انگیز ہے ان میں متعدد وکیل ہیں عہدہ دار ہیں خاص رہتک جو ایک زمانہ میں علم و فن کا مرکز تھا اور جس میں سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ کے اسلاف کرام آکر آباد ہوئے تھے اور جن کی مجلس ارشاد سے ہندوستان کا گوشہ گوشہ منور ہوا تھا وہاں کے مسلمانوں کی اب یہ حالت ہے کہ موقع پڑے پر وہ دستخط تک کرنے کے بجائے انگوٹھے کا نشان کرتے ہیں شہر کے شرفا تقریباً برباد ہو چکے ہیں آج ان کی وہ زمینیں جو دس دس روپیہ گز کی قیمت رکھتی ہیں انہوں نے کوڑیوں کے مول بہا دیں اور دو دو آنے اور چار چار آنے گز کی قیمت سے فروخت کر دیں جن پر برادران وطن کے محل آباد ہیں غرض املاک اور زمینداریوں کا تو کیا ذکر رہنے کے مکان تک باقی نہیں رہے علم اور اخلاق کی کناہ کشی کا ذکر اوپر ہو چکا نظام سلطنت اور آئین حکومت کا نقشہ بدل رہا ہے جس قوم کی علمی بے مائگی اور تہیدستی کا یہ عالم ہو اس کا مستقبل کیا ہوگا ظاہر ہے' یہ خیال تھا جس نے رہتک میں اجلاس کرنے کا خیال پیدا کیا' اتفاق وقت سے سید محمد باقر صاحب بی اے وہاں ایک شخص موجود تھے جو اس کیفیت

کے اندازہ داں تھے انہوں نے تحریک اجلاس کو نہ صرف پسند کیا بلکہ رہتک کے مسلمانوں کو ترغیب دی کہ وہ اپنے یہاں کانفرنس کو دعوت دیں اور اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں خود آنریری جنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ صاحب دفتر نے آنریری سکرٹری صاحب کے منشائے سے کئی مرتبہ رہتک کا سفر کیا رہتک کے بااثر اشخاص سے ملاقاتیں کیں اور اُن کو ان کی موجودہ اور آئیندہ حالت سے باخبر کرنے کی کوشش کی ترغیب اور تحریص نے اثر کیا اور باشندگانِ رہتک نے جمع ہو کر دعوت کا فیصلہ کر کے رہتک میں اجلاس ہونے کا اعلان کیا رسپشن کمیٹی انتظاماتِ جلسہ اور مدارات مہمانان کے لئے قائم کی جس کے صدر خاں صاحب سید نواب علی صاحب جو رائے سینا دہلی کے ممتاز ٹھیکیدار رئیس ضلع رہتک ہونے کے علاوہ علم دوست بزرگ ہیں منتخب ہوئے آنریری سکرٹری چودھری جان محمد صاحب چیرمین مینوسپل بورڈ رہتک قرار پائے چودھری صاحب بااثر اور منتظم اشخاص میں سے ہیں جن کی توجہ اور ہمت نے اجلاس کو کامیاب کرنے میں بڑی مدد دی وائس پریسیڈنٹوں کے عہدوں پر سید محمود شاہ صاحب بی اے ایڈوکیٹ تسلیم حسین خاں صاحب بی اے ایڈوکیٹ مامور ہوئے جنہوں نے ابتداء تحریک کے وقت سے آخر تک اپنی دلی توجہ اور ہمدردی کا ثبوت دیا، جلسوں میں پڑھے لکھے اور بااثر اصحاب کا مجمع گو کم تھا اور کچھ بھی نہیں سکتا تھا تاہم حاضرین اجلاس کی تعداد اتنی ہوتی تھی کہ بیٹھنے کو جگہ مشکل سے ملتی تھی جو تجویزیں پیش ہوتی تھیں اور ان پر جو مباحثے ہوتے تھے وہ پورے سکون کے ساتھ سنے جاتے تھے نواح رہتک کے ممتاز اور تعلیم یافتہ اصحاب پانی پت، سونی پت اور دہلی سے آکر شریک اجلاس ہوئے بنارس سے بابا خلیل احمد صاحب بھی آئے تھے مسلم یونیورسٹی کے اساتذہ اور پروفیسروں نے بھی شرکت اجلاس کی تھی رسپشن کمیٹی نے مہمانوں کی مدارات کثادہ دلی کے ساتھ کی سادہ اور بہتر کھانا مہمانوں کے سامنے رکھا اخراجات اجلاس کے لئے کئی ہزار روپیہ کی رقم فراہم کی اجلاس میں رزولیوشن نمبر ۱۱ اس غرض کے لئے پاس ہوا کہ ایک مستقل فنڈ امداد طلبہ کے لئے قائم کیا جاوے اور جو رقم استقبالیہ کمیٹی نے مصارف اجلاس کے لئے فراہم کی ہے اس کا جس قدر حصہ بعد مصارف باقی رہے وہ اس فنڈ میں دیکر اس کی ابتدا اس طریقہ سے کی جائے بعد ختم اجلاس سرمایہ اخراجات میں سے تقریباً چار ہزار روپیہ پس انداز ہوا جو رزولیوشن مذکور کی تعمیل میں محفوظ ہے۔

خاص شہر رہتک میں شیخ قریش، مسلم راجپوت، سفیدباف کی تین سر برآوردہ برادریاں ہیں جو کھاتی پیتی اور کاروبار میں مصروف عمل ہیں مگر بدقسمتی سے ان میں شدید اختلافات جنگ و جدل اور فوجداری کے مقدمات آئے دن جاری رہتے ہیں کانفرنس میں جب ان اختلافات اور باہمی کشمکش کا ذکر آیا

تو نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکرٹری نے نہایت موثر تقریر کے ذریعہ سے ان کو تنبیہ کی کہ اگر وہ آپس میں رواداری اور اخلاص کے ساتھ مل کر نہ رہیں گے تو تباہی و بربادی اس سے بڑھ کر آئے گی جس قدر کہ اب تک آئی ہے اور یہی سنت الٰہی ہے حاضرین پر اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ محاذ جنگ کے افسر اور سپاہی صدر مجلس کے سامنے آکر آپس میں مصافحہ اور معانقہ کر کے وعدہ کرتے تھے کہ ہم نے آج سے اپنے اختلافات کو دفن کر دیا حالات کی نزاکت نے آپس کی زندگی کو نہایت ناگوار اور تلخ کر دیا تھا مصالحت کا یہ منظر نہایت دلچسپ سین تھا جس سے تمام حاضرین خوش گوار اثر محسوس کر رہے تھے اکثر اصحاب نے اس خوشی میں رزولیوشن نمبر ا کے ماتحت چندہ کا اعلان کیا صدر رسپشن کمیٹی نے اپنے سابقہ چندہ میں کافی رقم کا اضافہ فرمایا خود صاحب صدر سید رضا علی صاحب اور نواب صدر یار جنگ بہادر نے اپنی اپنی طرف سے سو سو روپیہ کا اعلان فرمایا باہمی مصالحت کی کوشش اور اس میں کامیابی اس اجلاس کی نمایاں خصوصیت قابل یاد واقعہ بنکر رہے گی۔

رزولیوشن

ا۔ متعلق وظائف صنعتی تعلیم

اس کانفرنس کی رائے میں ان طلبہ کو جنھوں نے میٹرک یا انٹرمیڈیٹ تیسرے درجہ میں پاس کیا ہو وظیفے دیکر یونیورسٹی میں تعلیم دلانے کی پالسی غیر صحیح ہے اور جو روپیہ ایسے طلبہ کی وظائف میں صرف ہوتا ہے اس سے ہونہار مسلمان طلبہ کو جنھوں نے میٹریکولیشن یا انٹرمیڈیٹ امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہو اور جن کی صحت اچھی ہو صنعتی و ہر الکتابی تعلیم کے لئے وظائف دئے جائیں۔

محرک تسلیم حسین خاں صاحب بی اے وکیل رہتک

موئید مسٹر عظمت اللہ صاحب وکیل دہلی۔

۲۔ ہر قوم کی تعلیمی گاہ میں دوسری قوم کے طلبہ کے لئے مخصوص جگہ کا انتظام ہو

اس کانفرنس کے نزدیک ہندوستان میں مختلف فرقوں کی باہمی کشاکش تعلیمی قومی اور ملکی ترقی میں مانع ہے اور اس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ مختلف اقوام کے بچے ابتدا سے یکجا تعلیم پائیں جس سے ان میں باہمی کش مکش کی جگہ یگانگت کی مستقل بنیاد قائم ہو' اس لئے یہ کانفرنس ہندو اور مسلمان درسگاہوں کے مہتمموں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ دوسرے فرقہ والوں کے بچوں کے لئے ایک مقررہ تعداد مثلاً ایک چوتھائی جگہیں مخصوص کر دیں اور امید کی جاتی ہے کہ ہندو

اور مسلم یونیورسٹیاں اس تجویز پر عملدرآمد کرنے کی ابتدا کریں گی۔

محرک۔ خواجہ مسرور حسین صاحب پروفیسر کالج دہلی **مؤید۔** پروفیسر محمد اکبر منیر صاحب

۳۔ متعلق تعلیم نسواں

اس کانفرنس کی رائے میں لڑکیوں کی تعلیم اس وقت لڑکوں کی تعلیم سے کسی طرح کم ضروری نہیں۔

(الف) اس لئے یہ کانفرنس مسلمانوں کو مشورہ دیتی ہے کہ لڑکیوں کو زیادہ تعداد میں خواندہ بنانے کے لئے انہیں وظائف دیں، اور تعلیم کے انتظام میں ان کے پردہ کو مدنظر رکھیں۔

(ب) مسلمان لڑکیوں کے والدین کو سرکاری مدارس پر مزید اعتبار قائم کرنے کے لئے یہ کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ زنانہ مدرسہ میں مسلمان استانیوں کو معقول تعداد میں مقرر کیا جائے اور مسلمان لڑکیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم لازماً مسلمان استانیوں کے سپرد کی جائے۔

محرک۔ شوکت حسین صاحب زیدی وائس پرنسپل عربک کالج دہلی

مؤید۔ شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع دہلی۔

۴۔ متعلق کفایت شعاری و تخفیف اخراجات تعلیمی

اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کے تباہ کُن اسراف کی عادت چھڑانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ قوم کو کفایت شعاری کی تعلیم دلائی جائے اور بالخصوص مسلم یونیورسٹی سے درخواست کی جائے کہ وہ طلبہ کے اخراجات کی مقدار اس پیمانہ پر مقرر کریں کہ کل خرچ کی مقدار کسی صورت میں چالیس روپیہ ماہوار سے تجاوز نہ کرے۔ اور دیگر اسلامی درسگاہوں کو توجہ دلائی جائے کہ طلبہ کے خرچ کی مقدار میں معتدبہ کمی کا انتظام جلد سے جلد کریں۔

محرک۔ سید حبیب شاہ صاحب اڈیٹر سیاست لاہور۔

مؤید۔ مسٹر شوکت حسین صاحب زیدی وائس پرنسپل عربک کالج دہلی۔

۵۔ متعلق تعلیم انبالہ ڈویژن

انبالہ ڈویژن کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کانفرنس ضروری خیال کرتی ہے کہ امور مندرجۂ ذیل کی طرف محکمۂ تعلیم اور گورنمنٹ پنجاب کی توجہ مبذول کرائی جائے۔

(الف) ڈویژنل انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر صاحبان میں سے ایک ضرور مسلمان ہونا چاہئے۔

(ب) ضلع رہتک میں عرصۂ دراز سے کوئی مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر نہیں ہوا اب ایک مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر کیا جاوے۔

(ج) اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحبان میں کم از کم نصف مسلمان ہونے چاہئیں۔
(د) اس ڈویژن میں مسلمان سینیر انگلش ماسٹروں کی تعداد بہت کم ہے بعض ہائی اسکولوں میں ایک بھی نہیں ہے مناسب اضافہ کیا جائے۔
(ہ) رہتک اور حصار ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدرسین میں مسلمان اساتذہ کی تعداد نہایت کم ہے وہ پوری کی جائے۔

محرک۔ سید حبیب شاہ صاحب اڈیٹر سیاست لاہور۔ **موئد۔** سید محمود شاہ صاحب وکیل رہتک

متعلق دہلی یونیورسٹی — بہ لحاظ اس امر کے کہ دہلی یونیورسٹی کے شعبہ جات اور انتظامی و تعلیمی عملہ میں مسلمانوں کی بہت کمی ہے جس کا مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم پر برا اثر پڑتا ہے یہ اس کانفرنس کی رائے ہے کہ قانون اور اسٹیچوٹس کی فوراً اس طرح ترمیم کی جائے کہ مسلمانوں کو اپنی آبادی کے لحاظ سے اس یونیورسٹی کے کورٹ اکزیکٹو کونسل اکیڈمک کونسل میں پوری پوری نیابت حاصل ہو۔

محرک۔ مولوی محمد عظمت اللہ صاحب وکیل دہلی **موئد۔** مشتاق علی خاں صاحب

متعلق قیام گوہانہ ہائی اسکول — ضلع رہتک کے اسلامی علاقہ میں صرف ایک ہائی اسکول گوہانہ میں قائم ہے جو محض اسی بنا پر پراونشلائز ہوا تھا کہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں اضافہ کرے لیکن موجودہ مالی مشکلات کی بنا پر گورنمنٹ نے اس کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور چونکہ میونسپل گوہانہ کی حالت خراب ہے اس لئے یہ کانفرنس بزور گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ ہائی اسکول مذکور کو بدستور قائم رکھے اور اگر کسی قسم کی تجویز شاہ آباد اور نرائن گڑھ کے لئے بھی گورنمنٹ کے زیر غور ہو تو مسلمانوں کی تعلیمی پس ماندگی کو پیش رکھتے ہوئے ان کو بدستور قائم رکھے۔

محرک۔ سید محمود شاہ صاحب وکیل رہتک **موئد۔** تسلیم حسین خاں صاحب وکیل رہتک

موجودہ طریقۂ تعلیم میں اصلاح ضروری ہے — یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان کا موجودہ طریقۂ تعلیم نہایت کہنہ ناقص اور ضروریات زمانہ کے لئے ناموزوں ہے لہٰذا یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند سے درخواست کرتی ہے کہ وہ جلد سے جلد ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی قائم کرے کہ جو نظام تعلیم کے نقائص پر غور کر کے جدید طریقۂ تعلیم ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کرے۔

محرک۔ سر محمد یعقوب صاحب **موئد۔** خواجہ سرور حسین صاحب پروفیسر لا کالج دہلی۔

۹۔ سیاسی خونریزی پر ملامت — یہ کانفرنس پُرزور الفاظ میں سیاسی خونریزی (ٹریزرم) کی اس تحریک پر اظہار ملامت کرتی ہے جو ملک کے بعض حصوں میں رونما ہے اور اس کانفرنس کی قطعی رائے یہ ہے کہ اگر حکومت اور باشندگان ملک اور بالخصوص وہ اصحاب جن پر تعلیمی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس تحریک کی روک تھام کے لئے مناسب تدابیر اختیار نہ کریں گے تو عام نظام تعلیم درہم برہم ہو جائے گا اور ہندوستان میں تعلیمی مفاد کے لئے بے انتہا ضرر رساں ہوگا

محرک۔ تسلیم حسین خاں صاحب وکیل رہتک

موئد۔ چودھری جان محمد صاحب چیرمین میونسپل بورڈ رہتک

۱۰۔ متعلق شعبہ اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی — اس کانفرنس کی رائے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو جو سرسید اور ان کے تابعین کے عالم خیال میں اسلامی علوم اور تہذیب کا مرکز و منبع ہونے والی ہے اور جس سے ہماری تمام امیدیں وابستہ ہیں اسلامک اسٹڈیز کے مضمون کو زندہ کرنا لازمی ہے نیز دوسرے اسلامی اسکولوں اور کالجوں میں بھی محدود دسیچے میں اس کو پڑھنا چاہئیے۔

محرک۔ ڈاکٹر عبدالستار صاحب خیری   موئد۔ سید معز حسین صاحب

۱۱۔ قیام تعلیمی فنڈ برائے علاقہ ہریانہ — اس کانفرنس کی رائے میں علاقہ ہریانہ کے مسلمانوں کی تعلیمی اصلاح و بہبود کے لئے ایک مستقل راس المال قائم کیا جائے جس سے قوم کے ہونہار مستحق بچوں کو وظائف دئے جائیں یا دیگر ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جو حصول تعلیم میں ان کے معاون ہوں اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ زیر سرپرستی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ ایک لوکل کمیٹی کانفرنس رہتک میں علاقہ ہریانہ کے لئے قائم کی جاوے اور حسب ضابطہ اسے رجسٹر ڈکرایا جاوے اور مصارف اجلاس ہذا ادا کرنے کے بعد جو روپیہ استقبالیہ کمیٹی کے پاس بچے اس سے اس تعلیمی راس المال کی ابتدا کی جائے اور ۱۹۳۲ء کے آخر تک کم سے کم بیس ہزار روپیہ جمع کر لیا جاوے۔

محرک۔ خاں صاحب سید نواب علی صاحب رئیس رہتک   موئد۔ چودھری جان محمد صاحب

۱۲۔ تائید جماعت خدام اسلام بنارس — یہ کانفرنس جماعت خدام اسلام بنارس کی اس کوشش کو جو شبینہ مکاتیب قائم کرکے بچوں اور پوری عمر کے لوگوں کی تعلیم کے متعلق کی گئی ہے قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس تعلیمی کوشش میں امداد کا جماعت مذکورہ کو یقین دلاتی

ہے۔ نیز امید کرتی ہی کہ سال گزشتہ کے اجلاس کانفرنس میں جو تجویز بنارس میں مسلم ہائی اسکول قائم کرنے کے متعلق کی گئی تھی بنارس کے سربرآوردہ اور تعلیم یافتہ مسلمان جماعت خدام اسلام کے ساتھ تعاون کرکے اس کو عملی شکل میں لانے کی کوشش کریں گے۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جنٹ سکرٹری کانفرنس

موئید۔ مسٹر شبیر احمد صاحب (علیگ)

اجلاس چہل و چہارم

منعقدہ لاہور ۱۹۳۲ء

زیر صدارت

جناب لفٹنٹ کرنل مقبول حسن صاحب قریشی ایم اے ایل ایل بی (علیگ)

وزیر تعلیمات بہاولپور اسٹیٹ

سرسید کی تعلیمی تحریک کو جو مقبولیت صوبہ پنجاب میں حاصل ہوئی اور جس جوش عقیدت کے ساتھ ان کی آرزو پر پنجاب والوں نے صدائے لبیک بلند کی اس کی مثال اور صوبوں کو چھوڑ کر اس صوبہ میں بھی نہیں ملتی جہاں بیٹھ کر انہوں نے اپنی تمام عمر قومی ترقی کے وسائل کی تلاش بالخصوص تعلیم کے اعلیٰ تخیل اور اس کی بلند پایہ عمارت کی تعمیر میں صرف کی جب انہوں نے اس غرض کے لئے منادی کرنے کا عزم کیا اور علی گڑھ سے اٹھنے اور پھیری لگانے کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے ان کی نظر انتخاب پنجاب کی طرف اٹھی پنجاب ہی نے ان کے عزم پران کو دعوت دی ۱۸۸۴ء مسلمانان ہند کے دور جدید کی علمی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا جس میں تعلیم جدید کا علمبردار قائد اعظم تسخیر پنجاب کے لئے ۲۲ جنوری ۱۸۸۴ء میں ایک چھوٹی سی جماعت کو ساتھ لیکر اٹھا تھا باوجود پیرانہ سالی اور دل شکستگی کے ہمت کے قدم ہر شہر میں فاتحانہ طور سے داخل ہوئے جس مقام سے گزرے اور جس جگہ اترے پھولوں کی بارش میں اترے دعاؤں کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لئے گئے سر اور آنکھوں پر بٹھائے گئے۔ خیر مقدم کی ڈالیاں اور خلوص کی نذریں پیش ہوئیں جو چاہا وہ منوالیا اظہار اطاعت میں سمعنا و اطعنا کی گونج کے سوا اور اظہار خیال نہ تھا نتیجہ میں دیکھ لو آج پنجاب کی تعلیمی حیثیت ہر صوبہ کے مسلمانوں سے افضل اور برتر ہے۔

جب ۱۸۸۶ء میں کانفرنس کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو اس کا تیسرا اجلاس ۱۸۸۸ء میں لاہور میں کیا گیا ۱۸۹۸ء میں سرسید کی موت علمی تحریک کی موت کے مرادف تھی ان کے تمام منصوبے اور ارادے نامکمل اور ادھورے تھے سب سے بڑے آدمی کی سب سے بڑی موت نے اعوان و انصار کی جماعت

تک میں افسردگی پیدا کر دی تھی اس یاس انگیزی کے خیالات کو پنجاب والوں نے اس جوش اور سرگرمی کی شکل میں بدل دیا جو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی سالانہ دعوت کے طور پر پنجاب کے دارالامارہ شہر لاہور میں منعقد کرنے کے بارہ میں دی گئی تھی"۔

اس اجلاس نے مسلم یونیورسٹی کے خواب کو ان کی یادگار میں قائم کرنے کا حوصلہ محترم نواب محسن الملک جیسے سالار قافلہ کی رہنمائی میں ظاہر کر کے قوم میں زندگی کی خواہش اور عمل میں کوشش کا جذبۂ صادق پیدا کرنے کا سامان مہیا کیا تھا۔ تحریک کانفرنس کی تاریخ میں اس عملی بیداری کی اولیت کا فخر بے شبہ پنجاب کے حصہ میں رہے گا۔ سرسید کی زندگی تک اس تحریک کا محور صوبہ ممالک آگرہ و اودھ اور پنجاب ہی رہے اور آج تک من جملہ پنتالیس اجلاس ہائے سالانہ کانفرنس کے صوبہ پنجاب ہی بمقابلہ دیگر صوبہ جات کے اپنے صوبہ میں کانفرنس کو دعوت دینے کی فہرست میں اول درجہ پر نظر آتا ہے جہاں آٹھ اجلاس منعقد ہو چکے ہیں علاوہ ازیں تعلیمی رہنمائی اور برتری کا شرف اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ پنتالیس سالانہ اجلاسوں میں سے پندرہ اجلاسوں کی صدارت عظمےٰ کا شرف شرفاء پنجاب کے حصہ میں آیا ہے دیکھئے سلسلہ کی درازی تحریک کی قوت قبولیت کا اثر کہاں سے کہاں پہونچا۔

نومبر ۳۲ء میں معلوم ہوا کہ بنارس کی طرح اب کی مرتبہ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس لاہور میں اجلاس کرنے والی ہے مولوی طفیل احمد صاحب کو جو ایسے مواقع کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں خیال پیدا ہوا کہ اپنی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بھی لاہور میں کیا جائے خیال کے ساتھ ساتھ خواجہ سرور حسین صاحب پروفیسر دہلی یونیورسٹی کی تائید عملی اور سر شیخ محمد عبدالقادر صاحب کی توجہ نے جن کو قومی فلاح کے امور مہمات سے خاص طور پر انہماک اور دلچسپی ہے دعوت کی صورت میں بدل دیا اور سر موصوف ہی کی صدارت میں مسئلہ دعوت پر غور کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا اور جب دعوت کا دیا جانا قرار پا گیا تو اس جلسہ میں انتظامات جلسہ بوجہ احسن انجام پانے کے لئے مقامی حامیان تعلیم کی کمیٹی ریسپشن کمیٹی کے نام سے قائم ہوگئی جس کے معزز عہدہ دار حسب ذیل قرار پائے:-

(۱) ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا
(۲) میاں عبدالمجید صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا سکرٹری
(۳) ملک عبدالقیوم صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا
(۴) مسٹر غلام رسول خاں بی اے ایڈوکیٹ فنانشل سکرٹری

دسمبر کا مہینہ جو اجلاس کی کارروائیوں کا مہینہ ہی قریب آرہا تھا کمیٹی انتظام کے سلسلہ میں مصروف

کار تھی کہ آغاز دسمبر میں چیچک کے مرض نے لاہور میں ہولناک وبا کی صورت اختیار کی اور مجبوراً اجلاس کو ایسٹر کی تعطیلات میں ملتوی کرنا پڑا۔

کانفرنس کے اجلاسوں کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا جو اپنے مقررہ وقت کے خلاف ماہ اپریل میں کیا گیا۔

اجلاس کانفرنس سے دو روز قبل انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے ہو رہے تھے انجمن مذکور کے جلسے لاہور میں ایک خاص ذوق اور اہتمام کے ساتھ کئے جاتے ہیں جس میں تمام مسلمانان پنجاب کی دلچسپی شامل ہوتی ہے اس کے لئے عالی شان پنڈال بنایا جاتا ہے چنانچہ یہی پنڈال اجلاس کانفرنس کے واسطے بھی موزوں سمجھا گیا قبل ازیں ریسپشن کمیٹی نے کانفرنس کے ڈیلیگیٹس سے کھانے کی فیس مقرر کی تھی لیکن بعد میں اس قید کو اٹھا دیا گیا اور جس قدر بھی مہمان باہر سے آئے وہ مہمان کی حیثیت سے ٹھہرائے گئے۔

صدر کانفرنس کی آمد

صدر محترم ۱۴ اپریل کی سہ پہر میں لاہور اسٹیشن پر اترے استقبال کے لئے تعلیم یافتہ اور اکابر شہر کی جماعت اسٹیشن پر موجود تھی قیام کے لئے بہاولپور اسٹیٹ کی کوٹھی منتخب ہو چکی تھی تعارف اور معانقہ کی رسم کے بعد ممدوح کی سواری جلوس کے ساتھ قیام گاہ کو روانہ ہوئی۔

افتتاحِ اجلاس

۱۵ اپریل کو دس بجے دن کے پنڈال ڈیلیگیٹوں اور اکابر قوم سے بھر گیا پلیٹ فارم پر ممتاز اصحاب مثل نواب مسعود یار جنگ بہادر وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی جسٹس سر عبدالقادر ملک سر فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب مسٹر اما لطیفی فنانشل کمشنر لاہور خان سعادت علی خاں رئیس لاہور خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹر خواجہ غلام السیدین پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی ملک عبدالقیوم صاحب بیرسٹر وغیرہ تشریف فرما تھے اجلاس کی کارروائی خلیفہ صاحب صدر ریسپشن کمیٹی کے خطبہ سے شروع ہوئی پنجاب یونیورسٹی میں مسلمانوں کے حقوق کی جس قدر پامالی ہو رہی ہے خطبۂ مذکور میں ایک جامع اور موثر بیان کے ذریعہ سے ان پر تفصیلی نظر ڈالی گئی ہے خطبہ کی اہمیت کے متعلق نواب مسعود یار جنگ بہادر کی تقریر کا ایک فقرہ جو اس اجلاس میں کی گئی تھی نقل کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ گزشتہ پندرہ برس میں ایسا جامع اور پُرمغز خطبہ میں نے نہیں سنا چلیا ڈاکٹر شجاع الدین صاحب نے اس موقع پر دیا ہے علیٰ ہذا خطبۂ صدارت بھی اپنے پیشرووں کی طرح مفید خیالات اور حب قومی کے جذبات سے پراثر تھا جس میں تعلیمی اعداد کے لحاظ سے مسلمانوں کی صحیح تعلیمی کیفیت کو پیش کیا گیا تھا

رزولیوشن

۱۔ متعلق تحفظ حقوق مسلمین و پنجاب یونیورسٹی

یہ کانفرنس پورے طور سے واضح کرنا چاہتی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی تحقیقاتی کمیٹی نے یونیورسٹی کی اصلاح کے متعلق جو سفارشات کی ہیں وہ مسلمانوں کے لئے صرف اسی صورت میں قابل قبول ہونگی جبکہ یونیورسٹی کے تعلیمی اور انتظامی دونوں شعبوں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا گیا ہو اس کانفرنس کے نزدیک تحفظ حقوق مسلمین کے سلسلہ میں یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کو یونیورسٹی کے ماتحت علاقہ میں مسلمانوں کے تناسب آبادی پر مبنی کرنا ضروری ہے۔

محرک۔ حافظ عبداللطیف صاحب وکیل مردان

مؤید۔ خواجہ گل محمد صاحب ایڈوکیٹ فیروزپور

۲۔ پنجاب یونیورسٹی کے لئے مسلمان وائس چیرمین کا مطالبہ

اس کانفرنس کے نزدیک مسلمانوں کا اعتماد پنجاب یونیورسٹی کے لئے دوبارہ حاصل کرنے کی غرض سے ضروری ہے کہ وائس چانسلر کا عہدہ اس دفعہ خالی ہونے پر کسی مسلمان ماہر تعلیم کے سپرد کیا جائے۔

محرک۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ

مؤید۔ مولوی عبدالباری صاحب وکیل لائل پور

۳۔ پنجاب یونیورسٹی کے تعلیمی و انتظامی اداروں میں مسلمان عہدداروں کا تقرر

یہ کانفرنس افسوس کرتی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے تعلیمی اور انتظامی اداروں میں ذمہ داری کے عہدوں پر مسلمان افسروں کا تقرر شاذ و نادر صورتوں میں ہوتا ہے کانفرنس یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد کی توجہ مسلمانوں کی اس شکایت کے رفع کرنے کی طرف منعطف کرتی ہے۔

محرک۔ ڈاکٹر محمد عبدالحق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور مؤید۔ حاجی عبدالقادر صاحب رئیس قصور

۴۔ گرانٹ گریڈ کے قواعد میں ترمیم کا مطالبہ

یہ کانفرنس اینگلو ورنیکلر تعلیم میں مسلمانوں کی پستی اور ان کے افلاس کا خیال کرتے ہوئے چاہتی ہے کہ

(الف) گرانٹ ان ایڈ کے قوانین اس طرح سے وضع کئے جائیں کہ مسلمانوں کو ان کے استحقاق کے بموجب حصہ ملے۔

(ب) وہ اسلامی مدارس جن کو اب تک گرانٹ ان ایڈ نہیں ملی انہیں فی الفور ایڈڈ اسکولوں کی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

اس کی تقسیم اس طرح پر ہو جائے کہ انہیں یہ رقم اوسط سے کچھ زیادہ ملا کرے

(۵) وہ علاقے جو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں اور جہاں مسلمانوں کی تعلیم کے لئے سرکاری یا بورڈ اسکول موجود نہیں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہاں کی مقامی انجمنوں کی امداد کرے اور انہیں کچھ پیشگی رقوم بطور گرانٹ عطا کرے تاکہ وہ مدارس جاری کر سکیں اور حسب دستور سابق گرانٹ کے تعین کے وقت منیجر صاحبان مدارس متعلقہ کی موجودگی ضروری سمجھی جائے۔

محرک۔ شیخ اکبر علی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ سکرٹری اسکولز کمیٹی حمایت اسلام

مؤید۔ حاجی شمس الدین صاحب سابق سکرٹری انجمن حمایت اسلام

۵۔ متعلق تعلیم نسواں مسلم لڑکیوں کی تعلیمی پستی کو محسوس کرتے ہوئے یہ کانفرنس قرار دیتی ہے کہ

(الف) سرکاری اور بورڈ اسکولوں کے اسٹاف پر مسلم اسٹاف کی نمائندگی میں اسی حد تک اضافہ کر دیا جائے کہ ان کی تعداد کم از کم پچاس فیصدی ہو جائے۔

(ب) اسلامی اضلاع اور رقبہ جات کے سرکاری اور بورڈ کے زنانہ مدارس میں ایسی مسلم استانیوں کو ہیڈ مسٹرس مقرر کیا جاوے جو ہماری تعلیم نسواں میں ہمدردانہ دلچسپی لیتی ہوں۔

(ج) اینگلو ورنیکلر مدارس کی مسلم استانیوں اور ہیڈ مسٹرس کے متعلق ٹریننگ کی قید کو اس وقت تک نرم کر دیا جائے جب تک ایسے پردہ ادارے قائم نہیں ہو جاتے جہاں پر انہیں اینگلو ورنیکلر سائنٹفک کی تعلیم دی جائے۔

(۵) جہاں گورنمنٹ یا بورڈ اسکول موجود نہیں یا وہاں جلد تر ایسے مدارس کھلنے کا امکان نہیں حکومت کو چاہئے کہ وہاں کی مقامی انجمنوں کو فیاضانہ امداد دے تاکہ وہ اپنی سرپرستی میں اسلامیہ زنانہ مدارس قائم کریں۔

(س) گورنمنٹ کالج فار گرلز، لیڈی میکلگین ہائی اسکول، اور وکٹوریہ میری کالج کے اسٹاف میں بالعموم اور ان کے سینیر اسٹاف میں بالخصوص مسلم عنصر کا فی الفور اضافہ کیا جائے۔

(۴) تمام سرکاری مدارس میں اردو کو ایک لازمی مضمون قرار دیکر اسے ذریعہ تعلیم قرار دیا جاوے۔

محرک۔ خواجہ گل محمد صاحب ایڈووکیٹ فیروز پور

مؤید۔ پرنسپل مشتاق احمد صاحب زاہدی (بہاول پور)

۶۔ مسلمان ہیڈ ماسٹران و اساتذہ کے اضافہ کا مطالبہ

ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ مسلمان اینگلو ورنیکلر تعلیم میں دیگر اقوام سے بہت پیچھے ہیں ان کے ایڈڈ اسکولوں کو گرانٹ بہت کم ملتی ہے نیز یہ بھی جانتے ہوئے کہ ایڈڈ اسکولوں کے قیام کا عملی ذریعہ پبلک مالیہ ہے یہ کانفرنس پُرزور الفاظ میں سفارش کرتی ہے کہ گورنمنٹ اور بورڈ کے اداروں میں مسلم ہیڈ ماسٹر و اساتذہ کی تعداد میں کافی اضافہ کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے تعلیمی مفاد اور حقوق کا پورا پورا تحفظ ہو سکے۔

محرک۔ شیخ محمد دین صاحب ایڈوکیٹ لاہور

مؤید۔ خان غلام رسول خاں صاحب بی اے بار ایٹ لا

۷۔ اینگلو ورناکیولر مدارس میں مسلمانوں کے لئے تخفیف فیس کا مطالبہ

یہ کانفرنس نہایت رنج و اندوہ کے ساتھ دیکھتی ہے کہ محکمہ نے تمام صوبہ کے اینگلو ورنیکولر مدارس کی فیس میں کافی اضافہ کر دیا ہے حالانکہ اسے علم ہے کہ مسلمان مفلس ہیں اور موجودہ اقتصادی بحران نے ان کی حالت کو اور بھی خراب کر دیا ہے اس لئے یہ کانفرنس پُرزور الفاظ میں اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیمی افتاد کو بدستور جاری رکھنے کے لئے فیس کی شرح کم کی جائے خاصکر ان علاقوں میں جہاں کے لوگ بہت مفلس ہیں اور تعلیم میں بہت پیچھے ہیں علاوہ ازیں کانفرنس اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں مسلمان طلبہ اور بالخصوص زراعت پیشہ جماعتوں کو فیس کی معافی کی رعایت سو فیصدی دی جائے۔

محرک۔ شیخ عظیم اللہ صاحب بی اے۔ مؤید۔ خواجہ گل محمد صاحب

۸۔ متعلق شعبہ مشرقیہ پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی میں جو کوشش شعبۂ تعلیم مشرقیہ کو نقصان پہونچانے کے لئے کی جا رہی ہے اس کو یہ کانفرنس ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس حلقہ کے طلبار کو جو سہولتیں انگریزی کے امتحانات دیکر ڈگریاں حاصل کرنے اور اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کے متعلق حاصل ہیں ان کو کسی طرح کم نہ کیا جائے۔

محرک۔ مولوی عبدالقادر صاحب علیگ مؤید۔ نام نامعلوم

۹۔ گورنمنٹ کالج لاہور وغیرہ کے سینیر اسٹاف میں مسلم عنصر کے اضافہ کا مطالبہ

کانفرنس نے اس بات کو سخت رنج و اندوہ کے ساتھ محسوس کیا کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے سینیر اسٹاف میں بالعموم اور بیرونجات کے کالجوں کے اسٹاف میں مسلم عنصر کی قلت ہے

اس لئے یہ کانفرنس نہایت زور سے یہ بات پیش کرتی ہے کہ

(الف) گورنمنٹ کالج لاہور کے اسٹاف میں بالعموم اور مختلف شعبہ جات کے صدر میں بالخصوص کچھ اس قسم کی تبدیلیاں کر دی جائیں کہ مسلم عنصر کم سے کم چالیس فی صدی ہو جائے۔

(ب) ان اضلاع کے گورنمنٹ کالجوں کے پرنسپل مسلمان ہونے چاہئیں جہاں مسلمانوں کی آبادی اکثریت میں ہے۔

(ج) تمام بیرونجات کے گورنمنٹ کالجوں میں مسلم اسٹاف کا تناسب پچاس فیصدی ہونا چاہیے۔

محرک۔ مشتاق احمد صاحب زاہدی پرنسپل صادق ایجرٹن کالج بہاول پور

مؤید۔ خان صاحب شیخ محمد حسن ریٹائرڈ سب جج

۱۰۔ انڈسٹریز ٹیکنیکل کالج اور آرٹس میں مسلمانوں کی قلت پر احتجاج

یہ کانفرنس انڈسٹریز ٹیکنیکل کالج اور آرٹس کے محکموں اور اسکولوں میں مسلمانوں کی غیر معمولی قلت کو نہایت خوف وہراس کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور نہایت پُر زور سفارش کرتی ہے کہ

(الف) چونکہ انڈسٹریز کا محکمہ اپنے معرض وجود میں آنے کی تاریخ سے برابر غیر مسلم ڈائرکٹر کے ہاتھوں میں رہا ہے اس لئے اب یہ محکمہ ایک قابل مسلم ڈائرکٹر کے سپرد ہونا چاہیئے۔

(ب) ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے دفتر میں مسلمان ملازمین کی کافی نیابت کا انتظام ہونا چاہیئے۔

(ج) میو اسکول آف آرٹس اور ریلوے ٹکنیکل اسکول میں مسلم عنصر کا معقول اضافہ ہونا چاہیے

(د) ان اضلاع میں جہاں مسلم آبادی کی اکثریت ہے تمام انڈسٹریل مدارس میں مسلم ہیڈ ماسٹروں کا تقرر عمل میں آنا چاہیئے۔

(۲) تمام انڈسٹریل مدارس خصوصاً ٹکنیکل شعبوں میں مسلمانوں کا تناسب کم از کم ۷۵ فیصدی تک بڑھا دیا جائے تاکہ ان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک ہو اس طرح صنعت پیشہ جماعتوں کے بچے کہ جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے ان مدارس کی طرف راغب ہو کر داخل ہوں۔

محرک۔ مسٹر کاظم حسین پروفیسر میکلاگن کالج مغل پورہ

مؤید۔ خواجہ سرور حسین صاحب

۱۱۔ متعلق تعلیم مسلمانان کشمیر

یہ کانفرنس مسلمانان کشمیر کی تعلیمی پستی کو محسوس کرتے ہوئے پُر زور الفاظ میں سفارش کرتی ہے۔

(الف) ریاست کی جانب سے مسلمانوں کو خاص خاص تعلیمی وظائف اور مراعات دی جائیں۔

(ب) ریاست میں بہت سے اسلامی مدارس ایسے ہیں جنہیں اب تک گرانٹ ان ایڈ نہیں ملتی، اس لئے انہیں فی الفور ایڈڈ اسکولوں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔

(ج) مسلمانوں کی تعلیم کے تحفظ کے لئے ایک مسلمان انسپکٹر کافی نہیں اس لئے ہر دو صوبوں کے لئے علیحدہ علیحدہ با اختیار مسلم انسپکٹر مقرر کئے جائیں۔

(د) ریاست کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کو مدد دے تاکہ وہ سرینگر کے اسلامیہ ہائی اسکولوں کو فی الفور کالج میں تبدیل کر سکیں۔

(س) ریاست کے اسکولوں میں مسلمان اساتذہ کا بالکل فقدان ہے مسلمانوں میں تعلیمی ذوق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کا تقرر آبادی کے تناسب سے ہو اس لئے ریاست خالی شدہ آسامیوں پر مسلمان اساتذہ کو مقرر کرے تاکہ یہ قلت بہت جلد پوری ہو۔

محرک۔ سید محسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ لاہور

مؤید۔ شیخ اکبر علی صاحب

۲۔ ٹیکسٹ بک کمیٹی میں مسلمانوں کی حق تلفی

یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ

(الف) ٹیکسٹ بک کمیٹی میں مسلم عنصر کو تقویت دی جائے۔

(ب) مسلم ناشرین کو جو ابھی ابھی حلقہ طباعت میں داخل ہوئے اور پرانے تجربہ کار ناشرین کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے خاص طور پر امداد دینی چاہیئے۔

(ج) ٹیکسٹ بک کمیٹی کی آمدنی کا کم از کم ۴۵ فیصدی حصہ ادبیات کی نشر و اشاعت پر صرف ہونا چاہیئے اس رقم کا ½ حصہ اردو زبان کی مطبوعات کے لئے وقف ہونا چاہیئے کیونکہ اردو صوبہ کی ملکی زبان اور سب سے بڑی ورنیکلر ہے۔

(د) ٹیکسٹ بک کمیٹی کے دفتر میں مسلم عنصر کی تقویت ہونی چاہیئے اس محکمہ کا ہیڈ کلرک چونکہ ابتدا سے غیر مسلم چلا آتا ہے اس لئے اب اس اسامی پر ایک مسلمان متعین ہونا چاہیئے۔

(س) ٹیکسٹ بک کمیٹی کی کتب طباعت کا اجارہ اب تک ایک غیر مسلم فرم کے پاس رہا ہے آیندہ یہ اجارہ کسی مسلم فرم کو ملنا چاہیئے۔

(۲) ٹیکسٹ بک کمیٹی کی منظور کردہ کتب کی زبان (اردو) اکثر و بیشتر غلط ہوتی ہے لہذا اس کے روکنے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھایا جائے اور آیندہ سے ایسی کتب مقرر کی جائیں جن کی زبان درست ہو۔

محرک۔ خان بہادر شیخ نذیر احمد صاحب   مؤید۔ مرزا عبد الحمید صاحب

۱۳۔ صوبہ پنجاب کی ابتدائی تعلیم اور صنعتی تعلیم کے متعلق

یہ کانفرنس اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ

(الف) تمام صوبہ میں ابتدائی لازمی تعلیم کو چھٹے درجہ تک مقرر کر دیا جائے اور اس کے نفاذ کا بہت جلد انتظام کیا جائے

(ب) اس خیال سے کہ ورنیکلر تعلیم کیا بلحاظ اشاعت پذیر ہوا اور لوگ لازمی تعلیم سے پورا فائدہ اٹھا سکیں بالخصوص وہ جماعتیں جو دیہات میں مقیم ہیں ہر ایک ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ آف اسکولز اور ہر تحصیل میں ایک اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز اس جماعت با ترتیب سے مقرر ہونا چاہیے جو اس ضلع یا تحصیل میں اکثریت رکھتی ہو۔

(ج) صوبہ کی روز افزوں بیکاری کا خیال رکھتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ورنا کیولر تعلیم کے ساتھ ساتھ ہر مدرسہ میں بالعموم اور ثانوی مدارس میں بالخصوص زبردست صنعتی یا دستکاری سکھانے کا بندوبست ہونا چاہیے۔

(د) چونکہ لوئر مڈل تک ابتدائی تعلیم متصور ہوگی لہذا زراعت پیشہ جماعتوں کے بچوں کو ورنیکلر اسکولوں میں اس درجہ تک بالکل مفت تعلیم ملنی چاہیے۔

(س) وہ اضلاع جہاں کے باشندے افلاس زدہ ہیں اور تعلیم میں دیگر اضلاع کے مقابل بہت پست ہیں وہاں زراعت پیشہ جماعتوں کو ورنیکلر اسکولوں میں آٹھویں جماعت تک پوری فیس کی رعایت ملنی چاہیے۔

محرک۔ خورشید زماں صاحب بیرسٹر ایٹ لا

موئید۔ خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے بار ایٹ لا

۱۴۔ ترغیب متعلق کتب نصاب انجمن ہدایت اسلام

یہ کانفرنس اسلامی اداروں اور مدارس سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اسلامی تاثرین کو عموماً اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی کتب نصاب کو بالخصوص دوسری کتب پر ترجیح دیں کیونکہ انجمن کی مطبوعات میں مسلمان بچوں کے لئے دینی و دنیوی دونوں قسم کی معلومات بہم پہونچائی گئی ہیں۔

محرک۔ شیخ اکبر علی صاحب

موئید۔ مولوی یوسف سلیم صاحب پرنسپل اشاعت اسلام کالج

۱۵۔ صوبہ برہما کے ایک تعلیمی رزولیوشن کی تائید

یہ کانفرنس صوبۂ برہما کے حسب ذیل رزولیوشن کی جو اس کے سالانہ اجلاس میں پاس ہوا ہے تائید کرنے کے ساتھ اس کی گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ کرے۔

درباب چٹھی نمبری ۷۶۶ ۳۱۰-سی ۵۰۲ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء من جانب سکرٹری گورنمنٹ برہما (محکمۂ تعلیم) کافی غور کے بعد اس کانفرنس کی رائے ہے کہ پورے صوبہ کے اسلامی اسکولوں کے واسطے ایک خاص انسپکٹر اور لوئر برہما میں ایک زائد ڈپٹی انسپکٹر کے تقرر کے مسئلہ کو پھر چھیڑا جائے اور گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ مسلمانوں کی تعلیم کی پست اور سست حالت کی تلافی کے واسطے اس جائز اور معقول مطالبہ پر غور کرے جس کی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پہلے سے پوری تائید کر چکے ہیں۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب

مؤید۔ خاں صاحب میر ولایت حسین صاحب

۱۶۔ متعلق تائید دائرۃ الادب بمبئی

یہ کانفرنس ان کوششوں کو جو بمبئی میں اسلامی تعلیم اور تحقیقات علمی کے لئے کی جا رہی ہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ جس طرح وہ بھنڈارکار انسٹی ٹیوٹ پونا کو امداد دیتی ہے اسی طرح سے نئے قائم شدہ دائرۃ الادب کو بھی امداد دے۔

محرک۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

مؤید۔ خاں صاحب میر ولایت حسین

۱۷۔ صوبہ بمبئی کے کالجوں میں عربی و فارسی کے متعلق

اس کانفرنس کو نہایت افسوس ہے کہ

(الف) صوبہ بمبئی کے کالجوں میں عربی زبان کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور اب جبکہ سر محمد یوسف کے بیش بہا عطیہ سے اسمٰعیل کالج میں تعلیم عربی کا صیغہ قائم ہوا ہے وہ نہایت ادنیٰ حالت میں ہے اس لئے یہ کانفرنس صوبۂ بمبئی کی گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ عربی تعلیم کے انتخابات کو باعتبار قابلیت اور تنخواہ اساتذہ اور تعلیمی سہولتوں کے زبان سنسکرت کے انتظامات کے ہم پلہ کر دے۔

(ب) بمبئی گورنمنٹ نے زبان فارسی کے پروفیسر کا عہدہ الفنسٹن کالج بمبئی سے توڑ دیا ہے جو عرصہ دراز سے قائم تھا یہ کانفرنس گورنمنٹ مذکو سے پُرزور درخواست کرتی ہے کہ وہ اس عہدہ کو پھر قائم کرے۔

محرک - مولوی مسعود الرحمٰن خاں صاحب رئیس علی گڑھ

موئید - مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس

۱۸- ملتان اور راولپنڈی ڈویژن میں ڈگری کالجوں کا مطالبہ

ملتان اور راولپنڈی ڈویژن کے باشندوں کی انتہائی تعلیمی پستی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کانفرنس کی رائے میں ان ڈویژنوں میں ڈگری کالجوں کا قیام نہایت ضروری ہے لہذا یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ وزارت تعلیم سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ملتان، لائل پور، کیمبل پور اور گجرات میں موجودہ انٹرمیڈیٹ کالجوں کو ڈگری کالج کے درجہ پر پہونچا دے۔

محرک - شیخ محمد حسن صاحب ریٹائرڈ سب جج

موئید - خواجہ گل محمد صاحب

۱۹- مسلم گرلز اسکول لائل پور کی عمارت کے لئے زمین کا مطالبہ

اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مسلمانوں میں تعلیم نسواں کی حالت تسلی بخش نہیں ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس مقصد کے لئے گورنمنٹ ہر ممکن امداد دے لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ مسلم گرلز اسکول لائل پور کی عمارت کے لئے اراضی کسی موزوں مقام پر بلا قیمت دی جائے۔

محرک - خواجہ گل محمد صاحب

موئید - قاضی عبد القادر صاحب

۲۰- زنانہ مدارس میں سب کمیٹی کا تقرر

اس کانفرنس کی رائے میں موجودہ نصاب تعلیم جو سرکاری وغیر سرکاری مدارس میں بالعموم رائج ہے ناقص ہے، اس لئے یہ کانفرنس قرار دیتی ہے کہ وہ مختلف سرکاری وغیر سرکاری زنانہ مدارس بالخصوص مدرسہ جالندھر کا نصاب حاصل کرکے اس معاملہ پر غور کرنے کے بعد ایک مناسب نصاب تجویز کرے۔

کمیٹی کے ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب
(۲) مولوی عبد الباری صاحب
(۳) شیخ اکبر علی صاحب
(۴) خان بہادر سید مقبول شاہ صاحب
(۵) حاجی میر شمس الدین صاحب
(۶) پرنسپل خدیجہ بیگم صاحبہ ایم اے
(۷) میاں عبد المجید صاحب بار ایٹ لا

محرک۔ مولوی عبدالباری صاحب

موئد۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مشرقی

۲۱۔ صنعتی تعلیم کے متعلق کمیٹی کا تقرر

چونکہ مسلمانانِ ہند کی تعلیمی ترقی بلکہ حقیقتاً ان کی اصلاح کا ہر شعبہ بحالات موجودہ ان کی اقتصادی ترقی میں مضمر ہے اور مالی حالت درست کرنے کے واسطے ازبس ضروری ہے کہ قوم میں صنعت و حرفت اور تجارت کو رواج دینے کی غرض سے ایک معین نظام کے ماتحت مسلسل کوشش کی جائے لہذا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ اس مقصد کے واسطے حسب ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مرتب کی جائے جو مسلمانوں کی بیکاری کے مسئلہ پر غور کرے اور مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا ایک مکمل و مفصل لائحۂ عمل وضع کرے اور اس کو بروئے کار لانے کے لئے امکانی تدابیر اختیار کرے یہ کمیٹی ۶ ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے ان ممبروں کو اپنی مقدار میں اضافہ کرنے کا اختیار ہوگا

اسماء ممبران کمیٹی

(۱) ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب (۲) سید حضور عالم صاحب

(۳) میاں عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر (۴) مولوی سید طفیل احمد صاحب

محرک۔ مسٹر ظہور عالم صاحب بدایونی۔

موئد۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جنٹ سکرٹری کانفرنس

۲۲۔ اسلامی تعلیم گاہوں میں صنعتی تعلیم کی ترغیب

متوسط الحال مسلم نوجوانوں میں بے روزگاری کے روزافزوں اثرات کو کم کرنے کی غرض سے یہ جلسہ اسلامی تعلیم گاہوں کے منتظمین کو صلاح دیتا ہے کہ اپنے مقامی حالات اور وسائل کے لحاظ سے اپنے اداروں میں کم از کم صنعت سکھانے کا انتظام ضرور کریں اور یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ان کے مساعی میں ممد و معاون ہو۔

محرک۔ حضور عالم صاحب

موئد۔ خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے

۲۳۔ ائمۂ مساجد کی ٹریننگ کی اسکیم

عام مسلمانوں کی موجودہ تفریق و انتشار اور بالخصوص دیہاتی مسلمانوں کی دینی بے خبری جہالت اور اقتصادی کمزوری

کے پیشِ نظر یہ کانفرنس اسلامی مدارس اور مجالس اور علمائے کرام سے درخواست کرتی ہے کہ

(الف) ملک میں ائمہ مساجد کی ٹریننگ کے لئے ایسے مدارس قائم کئے جائیں جن میں عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کو دیہاتی مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر انجمن ہائے امداد باہمی کے کارکنوں کی طرح ایک عملی پروگرام کے لئے تیار کیا جائے۔

(ب) ضروریات وقت کے مطابق خطبات و مواعظ کی کتابیں لکھی جائیں اور ان کو مساجد میں رائج کیا جائے۔

(ج) تمام اسلامی مدارس میں سیرت نبوی کی تعلیم کو خاص اہمیت دی جائے۔

محرک۔ قاضی عبدالمجید صاحب قریشی اڈیٹر ایمان

موئد۔ مسٹر مشتاق احمد صاحب زاہدی

سر سید علیہ الرحمۃ کی زندگی میں کانفرنس کا اجلاس میرٹھ میں ۱۸۹۶ء میں منعقد ہوا تھا جو مرحوم کے دورِ زندگی کا آخری اجلاس تھا، اور جس کو کامیاب کرنے کے لئے نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے قوم کو کانفرنس کے مقاصد و اغراض سے مطلع کرنے اور عملی طور سے ان میں دل چسپی لینے کو بہ طور دعوتِ عمل کے میرٹھ ڈویژن کے اضلاع کا دورہ کر کے اپنی بے مثل فصاحت و بلاغت کے ذریعہ سے اور اپنی پُر زور اور پُر اثر قوتِ تحریر سے قوم کو مسائلِ تعلیم پر متوجہ کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ نتیجہ میں میرٹھ کا یہ اجلاس نواب محسن الملک مرحوم کی تبلیغ و اشاعت کی بدولت عظیم الشان اجلاس ہوا تھا۔ چنانچہ اجلاس مذکور کی اجتماعی عظمت اکابرِ مجلس کی پُر جمال و پُر جلال شخصیتوں کے مرقعے، نظم و نثر میں تقریروں کی سحر کاریاں اہتمام و آرائش کی دل فریبیاں، مہمانوں کی مدارات و استقبال کے سلسلہ میں مہمان نوازیاں یہ سب مناظر ۱۸۹۶ء کی رپورٹ کانفرنس کے اوراق میں بطور یادگار محفوظ ہیں اور جس کا ذکر اجمالی طور پر اپنی جگہ اس رسالہ میں بھی آ چکا ہے۔ سرزمین میرٹھ مجاہدین اسلام کی ایک ہزار برس گزرے جب سے حامل رہی ہے۔ اکابرِ سلف کی نشانیاں اب تک بصورت خشت و گل کاروانِ گزشتہ کے شوکت و اقبال کا پتا دے رہی ہیں۔ امتدادِ زمانہ نے ان کے خط و خال دھندلے اور ماند کر دیئے ہیں مگر آثارِ قدیمہ کے ماہر اور پرکھنے والے بہ زبانِ حال کہہ اٹھتے ہیں ؎

کوئی گزرا ہے یہاں سے باتجمل کارواں

غرض پورے (۴۸) برس گزرے مذکورۂ بالا قومی میلہ کا سماں بھی آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا جو دیکھنے والے آج باقی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں اس جمگھٹے کا تصور اب بھی باقی ہے۔ اس مرتبہ بہ تحریک مصطفےٰ احسن صاحب سفیر کانفرنس بزرگانِ میرٹھ نے پھر کانفرنس کو یاد کیا اور کانفرنس کمیٹی کے پاس دعوت نامہ بھیجکر میرٹھ میں اجلاس کانفرنس منعقد کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ ادھر کانفرنس کمیٹی نے دلی خواہش اور مسرت کے ساتھ دعوت کو قبول کیا۔ ادھر اجلاس کے اہتمام اور انصرام کے لئے مقامی تنظیم کے لئے کارکن جماعت کھڑی ہو گئی۔ میرٹھ میں عام طور سے ملی و قومی امور کی انجام دہی کے لئے کامیابی کی پوری پوری توقع اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب سی، آئی، ای اور ان کے برادر محترم خان بہادر شیخ بشیر الدین صاحب رئیسانِ لال کرتی کی امداد و اعانت ساتھ نہ دے۔ دونوں جگنشیں بھائیوں کو مقاصد و اغراض کانفرنس سے ہمدردی و اعانت کا برسوں اور نسلوں کا واسطہ ہے۔ اس لئے تحریک ہذا کے روز اول سے ہی معاون اور ہمدرد تھے۔ دوسری قوت نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا ٹریژرر مسلم یونیورسٹی کی شامل حال تھی نواب صاحب کی کانفرنس کے مقاصد سے دلچسپی کوئی نئی بات نہ تھی بلکہ موروثی تھی ان کے نامور والد مرحوم نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب کو سنہ ۱۸۹۱ء میں خود سرسید مرحوم نے کانفرنس منعقدہ علی گڑھ کا صدر منتخب کیا تھا۔ بعد ازاں نواب وقار الملک بہادر مرحوم کے مستعفی ہونے پر موصوف علی گڑھ کالج اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے آنریری سکرٹری منتخب ہوئے اور کم و بیش سات برس تک ممدوح نے دونوں قومی انسٹی ٹیوشنوں کی اہم قومی خدمات کو بہ حیثیت آنریری سکرٹری انجام دیا تھا۔ چنانچہ جماعت استقبالیہ کمیٹی میرٹھ کے ارکین کی صف اول میں بحیثیت صدر نواب اسمٰعیل خاں صاحب، نائب صدر و خزانچی خان بہادر بھتیجا شیخ بشیر الدین صاحب سکرٹری خان بہادر محمد اسلم صاحب سیفی اسپیشل مجسٹریٹ جائنٹ سکرٹری سید محمد اشرف صاحب بیرسٹرایٹ لا مسٹر اقبال احمد بی اے ایل ایل بی نظر آتے ہیں۔

مسلمانانِ میرٹھ کے منتخب شہریوں نے جماعت انتظامیہ کی ممبری قبول کر کے دس روپیہ فیس ممبری ادا کئے تھے اور کم و بیش کمشنری بھر کے ہمدردانِ تعلیم نے مالی اعانت کر کے رسیپشن کمیٹی کی مدد کی تھی۔

فیض عام ہائی اسکول کی عمارت اس کا بورڈنگ ہاؤس اور وسیع احاطہ مہمانوں کے قیام اور مقام اجلاس کے لئے تجویز ہوا تھا جس کی ترتیب، تہذیب و آرائش میں سلیقے اور دلچسپی کا اظہار ہوتا تھا۔ یوں تو ہر رکن انتظامی مصروفِ عمل تھا لیکن کیمپ کانفرنس کی ترتیب میں مولوی ارشاد علی خاں صاحب ایم اے

ایل ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول کی سرگرمی نمایاں طور پر محسوس ہوتی تھی۔

جس قدر بھی مہمان باہر سے بہ غرض شرکت اجلاس آئے تھے ان سب کی مہمان داری باستغنا و ناشتہ و چار جماعت استقبالیہ نے اپنے ذمہ لی تھی جو بہ فراخ دلی تین یوم تک جاری رہی۔ البتہ توقع سے کم مہمان آئے جس کو میزبان افسردہ دلی سے محسوس کرتے تھے۔ اس کی خاص وجہ تاریخہائے اجلاس کانفرنس کی بار بار کی تبدیلیاں تھیں۔ اجلاس کی صدارت عظمیٰ پر قوم کے مخیر اور بلند حوصلہ رئیس نواب سر محمد فضل اللہ خان صاحب بہادر کا انتخاب ہوا تھا جو عام طور سے پسند کیا گیا تھا۔ میرٹھ کے عام و خاص پر اس موزوں انتخاب نے کشش خلوص کا جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ میرٹھ کی ممتاز میونسپلٹی کے بورڈ نے بھی ایڈریس پیش کرنا تجویز کیا تھا ایڈریس کا لینا نواب بہادر نے بھی قبول فرمالیا تھا اور اس رسم خوش آمدید کے تمام مراحل مکمل ہو چکے تھے اجلاس کے دن جوں جوں قریب آرہے تھے نظم و اہتمام کی تمام مشینیں کام کی انجام دہی میں مصروف عمل تھیں۔

اجلاس کا وقت مہینوں اور ہفتوں سے گزر کر دنوں پر آگیا تھا جوش اور ولولوں کی لہریں تھیں کہ اٹھتی تھیں کہ دفعتاً صدر محترم نواب بہادر کی طبیعت ناساز ہو گئی اور جناب صدر نے ذریعہ تار اپنی صدارت سے معذرت کا اظہار فرمایا۔ اس تار نے خرمن آرزو پر بجلی کا اثر پیدا کیا۔ خیال اور عمل کی ہر حرکت ایک آن واحد میں جامد و ساکت بن کر رہ گئی۔ بالآخر صدر عالی مقام کی صحت کی توقع پر ایسٹر کی اور بعد ازاں ہولی کی تعطیل تک اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اور دسمبر سے لے کر مارچ تک انتظار صحت میں دن گزرے اور جب صدر موصوف کے تشریف لانے کی کوئی توقع نہ رہی تو بالآخر سر شیخ عبدالقادر صاحب جج ہائی کورٹ لاہور سے وقت کے وقت درخواست صدارت تاروں کے ذریعہ سے کی گئی۔ سر موصوف ان حامیان تعلیم میں سے ہیں جن کے وسیع قلب میں ہمدردی اور قومی خدمت کا ولولہ بدو شعور سے موجود ہے یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ ان کا وجود ایک ایسا قومی سرمایہ ہے جس کی قیمت کا اندازہ لگانا آسان کام نہیں۔ اجلاس میں صرف تین دن باقی تھے باوجود کثیر المشاغل ہونے کے اپنے تمام پروگرام کو تبدیل کر کے انھوں نے کانفرنس کی شرکت اور اس کی صدارت کو قبول فرمانا سب ضرورتوں پر مقدم سمجھا اور میرٹھ آنے صدارت کرنے کی اطلاع ذریعہ تار دی۔ چنانچہ کانفرنس کا اجلاس ممدوح کی صدارت میں اپنے وقت پر شروع ہوا۔

ڈائس پر مقامی کمیٹی کے معزز عہدہ داروں کے علاوہ حسب ذیل اصحاب تشریف فرما تھے: نواب سر مسعود یار جنگ بہادر وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکریٹری کانفرنس آنریبل مسٹر میکنزی ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ جات متحدہ۔ مولوی عبدالحق صاحب بی اے آنریری سکریٹری انجمن ترقی اردو، خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر۔ حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

سی آئی ای - مولانا حافظ احمد سعید صاحب دہلوی، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی۔ مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی کمشنر صاحب بہادر میرٹھ۔ خان صاحب مولوی محمد حفیظ صاحب حفیظ جالندھری، مسٹر عبدالعزیز صاحب ایڈوکیٹ الہ آباد وغیرہ۔

اجلاس مذکور میں دو واقعے خاص طور پر قابل توجہ تھے:

(۱) وقف بل کے متعلق علماء اور مجوز صاحب بل کے درمیان مفاہمت۔ (۲) ولادت باسعادت نبی کریم صلعم کا ذکر خیر حفیظ کی نظم میں خود ان کی زبانی۔ (۳) مسٹر میکنزی ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کی شرکت اور ان کی معنی خیز تقریر۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب مجوز بل اور علماء ملت کے درمیان شرعی نقطۂ نظر سے اختلاف تھا اسی زمانہ میں علماء کرام کی ایک کمیٹی مسودۂ قانون کو مذہبی پہلو سے قابل اصلاح سمجھکر بل کے شرعی پہلو پر غور کررہی تھی۔ بل کے متعلق گورنمنٹ نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی رائے بھی معلوم کرنی چاہی تھی۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری نے باندازۂ حالات کوشش کی اور اس مسئلہ کا حل اس طور سے تلاش کرنا چاہا کہ علماء کی جماعت اور خود مجوز صاحب وقف بل دونوں کانفرنس میں شرکت فرمائیں اور باہمی مفاہمت کے ذریعہ سے ایسے نتیجے پر پہونچیں جن میں اختلاف کی صورت باقی نہ رہے۔

کانفرنس کی دعوت پر محترم فریقین تشریف لائے دونوں فریق کا اجتماع شیخ وحیدالدین صاحب سی آئی ای کے بنگلہ پر ہوا جس میں صدر محترم کانفرنس اور آنریری سکرٹری نواب صدر یار جنگ بہادر نے بھی بہ معیت مولوی سید طفیل احمد صاحب شرکت فرمائی۔ بالآخر بہت سی گفتگو اور مباحثہ کے بعد اشتراک عمل کے لحاظ سے رزولیوشن ۹ء جو اپنی جگہ پر آیا ہے۔ بطور فیصلہ منظور قرار پایا اور اجلاس عام کانفرنس میں پیش ہو کر پاس کیا گیا مختصر طور پر یہ ظاہر کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ مولوی سید طفیل احمد صاحب کی اس خیر اندیشانہ تجویز سے یہ ایک ایسا مفید کام کانفرنس کے پلیٹ فارم پر انجام بخیر کو پہونچا جس پر توجہ نہ ہونے سے ایک اہم قومی مقصد کی فلاح میں انتشار اور ناکامی کا پیدا ہونا ایک بڑی قومی بدقسمتی متصور ہو سکتی تھی۔

(۲) حفیظ جالندھری اس دور کے ایسے مقبول شاعر ہیں جن کی شاعری کا سکہ پنجاب سے لے کر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں بھی جاری ہو چکا ہے۔ ان کی تیز جذبات شاعری نے اور پھر ان کے طرز ادا نے حیرت انگیز دل کشی اختیار کرلی ہے۔ انھوں نے کانفرنس کے بھرے جلسوں میں گھنٹوں اپنے بیان کی سحر کاریوں سے مجمع کو محو بصیرت بنا دیا ہے۔ اس مرتبہ ولادت باسعادت کے ذکر خیر کا جو نقشہ اپنی دل گیر اور دل کش نظم کے ذریعہ سے انھوں نے کھینچا۔ اس نے تمام جلسہ پر جو کیفیت وجدانی پیدا کردی وہ دیدنی تھی نہ شنیدنی۔

(۳۵) مسٹر میکنزی ڈائرکٹر تعلیم کی تشریف آوری کانفرنس کے اجلاس میں کوئی خاص طور پر قابل ذکر بات نہ تھی کانفرنس کے اجلاسوں نے ان سے بہت بڑی شخصیتوں کے حاکمانہ جاہ وجلال کی صورتیں دیکھی ہیں۔ یہاں ان کے ذکر سے فقط اتنی غرض ہے کہ ایک بڑے صوبہ کے بڑے افسر تعلیم نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کے اور بالخصوص ان کی تعلیم کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے جو تقریر کی اس کا حسب ذیل اقتباس لائق تحریر ہے۔ انھوں نے کہا۔

میں اس صوبہ کے سررشتۂ تعلیم کی طرف سے اس کانفرنس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہم لوگ جو اس صوبہ میں ہیں وہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ کانفرنس اس صوبہ میں پیدا ہوئی اور اس کے گہوارہ میں رہی۔ اس کے سب سے بڑے نمایاں لیڈر اس صوبہ کے لوگ تھے۔ ان میں سب سے بڑا آدمی، سب سے بڑا مسلمان اور اس زمانہ کے بڑے آدمیوں میں سے جو شخص تھا وہ سرسید احمد خاں تھے "اس کانفرنس کا سب سے بڑا کارنامہ مسلم یونیورسٹی ہے" صوبۂ ہذا کے سررشتۂ تعلیم نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی کارروائیوں کو ہمیشہ بڑی وقعت دی ہے۔ میرے نزدیک کانفرنس نے دو امور کو خاص طور پر پیش کیا ہے۔ اوّلاً یہ کہ اس نے مسلم روایات کو قائم رکھنے پر زور دیا ہے۔ اس بارہ میں کانفرنس کے ساتھ ہر معقول آدمی کو ہمدردی ہے۔ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ مسلمان جس ملک میں گئے ہیں۔ اس کو انھوں نے اپنے کلچر اور روایات سے مالا مال کیا ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جنھوں نے تمام منتشر مسلمانوں کو خواہ وہ باعتبار مرتبہ کے کیسے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ ایک بڑی برادری میں مربوط کر دیا ہے۔

کانفرنس کا دوسرا نقطۂ نظر جس نے مجھے متاثر کیا ہے وہ اس کا مدافعانہ طرز عمل ہے نہ کہ جارحانہ۔ جہاں تک میں کانفرنس کے طرزِ عمل سے سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اس ملک میں اپنے بچوں کے لئے زمانۂ مستقبل میں وہ حیثیت قائم رکھنا چاہتی ہے جس کی وہ اپنی روایات وخدمات کے لحاظ سے مستحق ہے وہ کسی فرقہ کو نقصان پہونچانا نہیں چاہتی۔ وہ اس بات کو سمجھتی ہے کہ اصل فوائد تمام فرقوں کے ایک ہی ہیں مگر اصلی ترقی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک ہر فرقہ کو تمام سہولتیں اس طرح حاصل نہ ہوں کہ وہ ملک کے کاموں میں یکسانیت کے ساتھ ملک کی زندگی میں حصہ نہ لیں۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ ان کے راستہ میں مشکلات ہیں اور ان مشکلات کے سمجھنے اور تا حد امکان ان کے دور کرنے کے لئے آنریبل منسٹر تعلیمات نے پچھلے دنوں مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس طلب کی تھی ہمیں اُمید ہے کہ اس کانفرنس کی وجہ سے مسلمانوں کی تعلیم کو معتدبہ نفع حاصل ہوگا۔ آنریبل منسٹر صاحب کی یہ بڑی خواہش ہے کہ بالعموم کسی فرقہ کی تعلیمی ترقی میں اور بالخصوص مسلمانوں میں جو امور مانع ترقی ہیں انھیں دور کیا جائے۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ "میں اپنی تقریر کو اس پیام پر ختم کرتا ہوں جس کی نسبت آنریبل منسٹر صاحب نے مجھے اس جلسہ میں پہونچانے کی ہدایت کی ہے" وہ پیام یہ ہے:

"مہربانی کرکے کانفرنس کی کامیابی کے لئے میری دعا اہل کانفرنس کو پہونچا دیجئے اور انھیں اس امر کا یقین دلائیے کہ مجھے مسلمانوں کی ترقی میں مستقل دلچسپی ہے"

کانفرنس کے پلیٹ فارم پر عام کارروائی سے پہلے ہمیشہ سے دو خطبے جاذب توجہ ہوتے ہیں۔ پہلا خطبہ صدر ریسپشن کمیٹی کا مہمانوں کے خیر مقدم میں مقامی حالات بالخصوص تعلیمی کیفیت، نیز کانفرنس کو امور خاص پر توجہ دلانے اور مفید مشورہ دینے پر حاوی ہوتا ہے۔ دوسرا خطبہ صدر مجلس کی طرف سے دیا جاتا ہے جو قومی حالات، قومی اخلاق قومی تعلیم کی تمام ضروریات پر اور اگلی پچھلی کیفیات اور مسائل موجودہ تعلیمی پر پورا تبصرہ کرنے کے بعد شاہراہ عمل کی رہنمائی کے لئے قوم کے ہاتھ میں بطور ایک دستور العمل کے دیا جاتا ہے۔ اجلاس ہذا کی صدارت گو آنریبل جسٹس سر شیخ عبدالقادر صاحب نے کی تھی لیکن من جانب صدر نواب سر محمد فضل اللہ خاں صاحب منتخب صدر کا تیار کردہ خطبہ سنایا گیا جو تمام مسائل حاضرۂ تعلیم پر محیط تھا۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب صدر ریسپشن کمیٹی کے خطبہ میں چند نکات پر کانفرنس کو توجہ دلائی گئی جن کے اختیار کرنے سے عام لوگوں کی توجہ کو کانفرنس کی جانب مائل کیا جا سکتا ہے

(۱) چونکہ مسلمانوں میں خواندوں کا اوسط ۴ ر ۵ فی صدی ہے۔ ضرورت ہے کہ کانفرنس ایسا تعلیمی پروگرام بنائے جو دس برس میں (جس کی وجہ سے) تمام اسلامی آبادی خواندہ بن جائے۔

(۲) اس سلسلہ میں دیہاتی آبادی کی تعلیم پر توجہ کی جائے۔

(۳) کانفرنس اس امر پہ توجہ کرے کہ تعلیم مادری زبان میں ہو۔

(۴) مسلم یونیورسٹی کی امداد پر کانفرنس اسی طرح متوجہ ہو جس طرح پر کہ اس نے مسلم یونیورسٹی کے قیام کے لئے مسلسل طور پر کامیاب کوشش کی۔

اس ذریعہ سے مسلم یونیورسٹی کی مفید کوششوں پر تحسین کی جائے اگر وہ اپنے مقصد سے ہٹ رہی ہو تو کانفرنس کا فرض ہے اصلاح خیر کے اصول پر ہمدردانہ طور سے آواز بلند کرے۔

اسی ضمن میں انھوں نے صنعتی تعلیم، تعلیم نسواں کی ضرورت، بچوں میں سادہ زندگی کی عادت ڈلوانی محنت اور مشقت کے اوصاف پیدا کرنے کی خواہشات کا ذکر کرکے قوم کی صحت جسمانی برقرار رکھنے پر بھی زور دیا۔ اور کہا کہ صحت جسمانی پر تمام تر تربیت قومی و تعلیم قومی کا انحصار ہے۔ لہٰذا

اجلاس کانفرنس کے در و دیوار پر ایک اور چیز بھی جاذب توجہ نظر آتی تھی وہ یہ کہ ۱۹۱۳ء کی مردم شماری کی رپورٹوں سے ایسے نقشے مرتب کرکے آویزاں کئے گئے تھے جن کے دیکھنے سے بیک نظر معلوم ہو سکتا تھا کہ ہر صوبہ میں بمقابلہ برادران وطن مسلمان خواندوں کا کیا تناسب ہے۔

پاس شدہ رزولیوشن اجلاس ہذا یہ ہیں :-

رزولیوشن

۱۔ نظام تعلیم میں تبدیلی اور صنعتی تعلیم کے اضافہ کی ضرورت جو طلبہ کہ ہائی اسکولوں سے امتحان کی اسناد اور کالجوں سے ڈگریاں حاصل کرتے ہیں وہ عام طور پر صرف ملازمت اور وکالت کے لئے کارآمد ثابت ہوتے ہیں جن کے مواقع بہت کم رہ گئے ہیں اور جس کا نتیجہ ہی کہ بالعموم تعلیم یافتہ نوجوان بالخصوص مسلمان بے کاری میں مبتلا ہیں اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہی کہ نظام تعلیم کو اس طرح تبدیل کیا جائے طلبہ تکمیل تعلیم کے ساتھ ساتھ کسی صنعت و حرفت یا دستکاری میں مہارت حاصل کریں۔

محرک ۔ مسٹر محمد اسلم صاحب سیفی

موئد ۔ سید حسن صاحب برنی ایڈووکیٹ

(۲) زنانہ کالج کے قیام کی ضرورت اس کانفرنس کی رائے میں یہ اشد ضروری ہی کہ مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کی غرض سے علی گڑھ میں ایک کالج قائم کیا جائے اور زیادہ مناسب ہے کہ موجودہ انٹرمیڈیٹ گرلس کالج میں بی اے کی ڈگری کا انتظام کیا جائے اور اس تجویز کو عمل میں لانے کے لئے چونکہ سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے یہ کانفرنس قوم سے چندہ کی اپیل کرتی ہے۔

محرک ۔ محمد اسلم صاحب سیفی

موئد ۔ خواجہ سرور حسین صاحب۔

(۳) صوبہ متحدہ کے ورناکیولر مڈل مدارس وغیرہ میں فارسی، عربی اور سنسکرت کو بطور اختیاری مضمون داخل کرنے کا مطالبہ یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ صوبہ متحدہ ورناکیولر مڈل مدارس میں فارسی عربی اور سنسکرت کو بطور اختیاری مضامین منظور کرکے ان کی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور طلبہ کو اختیار دیا جائے کہ وہ ان میں کوئی مضمون بجائے موجودہ اختیاری مضامین انگریزی یا دیگر زبان اُردو ہندی یا ڈرائنگ کے لے سکیں۔ اسی کے ساتھ یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ ٹریننگ اسکولوں اور نارمل اسکولوں میں بھی ان مضامین کو بطور اختیاری مضامین کے شامل کیا جائے تاکہ ان مضامین کی تعلیم کے واسطے مدرسین کافی تعداد میں تیار کر سکیں۔

محرک ۔ مولوی نظام الدین حسن نظامی　　**موئد** ۔ مولوی اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ

۴- سالانہ رقم زکوٰۃ کا ایک حصہ غریب طلبہ کے وظائف میں دیا جائے

یہ کانفرنس ہر صوبہ کی پراونشیل کانفرنس کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کے مسلمانوں سے سالانہ رقم زکوٰۃ کا ایک حصہ حاصل کرنے کی کوشش کریں اور وصول شدہ رقم کو غریب طلبہ کے وظائف دینے میں صرف کریں۔

محرک - سید الطاف علی صاحب بی اے بریلوی

موئد - سید محمد علی صاحب ایڈووکیٹ میرٹھ

۵- جملہ صوبہ جات ہند میں ابتدائی تعلیم کا وسیع پیمانہ پر انتظام کرنے کی ضرورت

اس کانفرنس کو افسوس ہے کہ جدید اصلاحات کا نفاذ ہو جانے کے بعد بھی گزشتہ دس سال میں ہندوستان میں خواندوں کی تعداد میں بقدر ۷ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ اور اب تک کل تعداد ۸ فی صدی تک پہنچی ہے۔ اس حساب سے دیگر ممالک تک پہونچنے کے لئے ہندوستان کو عرصہ دراز لگے گا۔ اس لئے یہ کانفرنس مختلف صوبہ جات کی گورنمنٹوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں ابتدائی تعلیم کا وسیع پیمانہ پر انتظام کریں تاکہ ہندوستان جلد سے جلد اس معیار پر پہونچ جائے کہ وہ خواندہ ممالک میں شمار ہونے لگے۔

محرک - مولوی سید طفیل احمد صاحب۔

موئد - سید حسن صاحب برنی - بی اے - ایل ایل بی

۶- منشی کی سند یافتوں کے لئے نارمل اسکولوں وغیرہ میں داخلہ کا مطالبہ

یہ اجلاس گورنمنٹ یو پی سے استدعا کرتا ہے کہ عربی و فارسی کے جو طالب علم منشی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیں ان کو نارمل اسکول و ٹریننگ کلاسوں میں داخلہ کا مجاز کیا جائے اور ورناکیولر مڈل اسکولوں میں لینگویج ٹیچرس کی جگہ دی جائے اور اردو مڈل پاس شدہ جن جگہوں پر مقرر کئے جاسکتے ہیں وہ جگہیں ان امتحانات کے پاس شدہ طلبہ کو مل سکیں۔

محرک - ابرار حسین صاحب مختار میرٹھ۔

موئد - سید محمد مستحسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۷- سود نہ لینے والے مسلمانوں کے بینک وغیرہ کا سود طلبائے مسلم یونیورسٹی کو وظائف دیئے جانے کا مطالبہ

یہ کانفرنس گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے کہ پرامیسری نوٹوں، بنکوں اور ڈاک خانوں

میں مسلمانوں کے سود کی جو رقوم پڑی رہ جاتی ہیں اور انھیں مسلمان نہیں لیتے اور ۱۹۲۸ء میں سرہارون جعفر نے کونسل آف اسٹیٹ میں تحریک کی تھی کہ اسے مسلم یونیورسٹی کے وظائف کے لئے دیدیا جائے اور سوالات کے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ عام رائے اس کے موافق ہوگی تو گورنمنٹ اس پر کامل غور کرے گی۔ اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس مسئلہ کو جلد طے کرکے مسلمانوں کی استدعا کو قبول کرے۔

محرک ۔ سید اشرف احمد صاحب بارایٹ لا میرٹھ

موئد ۔ مسٹر محمد علی ایڈووکیٹ میرٹھ

۸ ۔ آگرہ، الہ آباد، لکھنؤ اور پنجاب یونیورسٹیوں میں مسلمان وائس چانسلر کے تقرر کا مطالبہ

یہ کانفرنس آگرہ، الہ آباد، لکھنؤ اور پنجاب یونیورسٹیوں کی اس کارروائی کو کہ اب تک ان یونیورسٹیوں میں کوئی مسلمان وائس چانسلر مقرر نہیں ہوا، نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے اور ان کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اس معاملہ میں فراخ دلی سے کام لیں۔

محرک ۔ نواب صدر یار جنگ بہادر آنریری سکرٹری کانفرنس

موئد ۔ سید محمد علی صاحب ایڈووکیٹ

۹ ۔ مسودۂ قانون وقف میں شرعی نقطۂ نظر سے ترمیم و اصلاح کی ضرورت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسئلۂ اوقاف پر غور و فکر کے بعد اس حقیقت کا اعلان کرتی ہے کہ جہاں تک اوقاف کے نظم و انتظام کا تعلق ہے وہ بلاشبہ قابل اصلاح ہیں۔ یہ کانفرنس خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون وقف کو شرعی و مذہبی نقطۂ نظر سے قابل اصلاح و ترمیم سمجھتی ہے اور اس امر کو نہایت قوت کے ساتھ ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ جب تک خان بہادر صاحب کے مسودہ میں شرعی و مذہبی نقطۂ نظر سے ترمیم و اصلاح نہ کر لی جائے گی وہ مسلمانوں کے نزدیک کسی طرح قابل قبول نہ ہوگا۔

محرک ۔ خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب میرٹھ

موئد ۔ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب (باتفاق رائے عامہ)

۱۰۔ شعبۂ اصلاح تمدن میں مزید سرگرمی کی ضرورت

مسلمانوں کے موجودہ اقتصادی اور معاشرتی حالات کو دیکھتے ہوئے اس کانفرنس کی رائے میں ضرورت ہے کہ کانفرنس کے شعبۂ اصلاح تمدن میں تازہ روح پھونکی جائے تاکہ رسوم کی اصلاح اور اسراف کی روک تھام مستعدی کے ساتھ شروع کی جائے۔

محرک۔ مسٹر محمد اسلم صاحب سیفی

موید۔ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی

تمام شد

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا رزولیوشن متعلق کانفرنس گزٹ

پراونشل کانفرنس کے اجلاسِ دہم منعقدۂ علی گڑھ میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لاء ایم ایل سی نے کانفرنس گزٹ کے متعلق ایک خاص رزولیوشن پیش کیا اور مولوی ابوالحسن صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس صوبۂ متحدہ نے اس کی تائید کی۔ محرک و موید نے اس رزولیوشن کے متعلق زبردست تقریریں کیں اور حاضرین کو بتایا کہ کانفرنس گزٹ کس قدر مفید اخبار ہے، یہ رزولیوشن جو تمام حاضرین اجلاس کی تائید سے پاس ہوا حسب ذیل ہے:

رزولیوشن نمبر ۱۱

"یہ کانفرنس اس امر کو بہ نظر استحسان دیکھتی ہے کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے تعلیمی و اصلاحی اغراض نیز اپنے مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنا اخبار کانفرنس گزٹ جاری کیا ہے جو اپنے مفید و پرمغز اصلاحی مضامین کی بنا پر اہل علم کی ستائش حاصل کر چکا ہے۔

چونکہ ہر انسٹی ٹیوشن کے لئے ایک آرگن کی ضرورت مسلّم ہے، یہ کانفرنس اس اخبار کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے پبلک کو اس کی مالی و اخلاقی اعانت پر متوجہ کرتی ہے۔ نیز نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں بالقابہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ ممدوح نے سنہ رواں میں کانفرنس گزٹ کو پانسو روپیہ عطا فرما کر اس کی بنیاد کو مستحکم فرمایا۔"

کانفرنس گزٹ کا نمونہ حسب ذیل پتہ سے طلب کیجئے:

دفتر کانفرنس سلطان جہاں منزل علی گڑھ